إِنَّ اللّٰهَ وَمَلٰٓئِكَتَهٗ يُصَلُّوْنَ عَلَى النَّبِيِّ
يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا صَلُّوْا عَلَيْهِ وَسَلِّمُوْا تَسْلِيْمًا

از تصنیف علامہ جلیل و فاضل نبیل جناب مولانا مولوی محمد امیر الدین احمد صاحب دہلوی

مشہور واعظ جامع مسجد دہلی

CHECKED

CHECKED 19

Checked
1987

تفسیر ابر کرم

١١٦١١	داخلہ نمبر
٤ ح	فن نمبر
٦ ٨٧	نمبر

مطبع فیضی دہلی میں طبع ہوئے
صرف ٹائیٹل

www.sirat-e-mustaqeem.com

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

الحمد للہ رب العالمین والصلوٰۃ والسلام علی سید المرسلین صلی اللہ علیہ وسلم
وآلہ واصحابہ اجمعین الی یوم الدین برحمتک یا ارحم الراحمین **اما بعد** فقیر حقیر سراپا
تقصیر محمد امیر الدین احمد حنفی مشہور واعظ جامع مسجد دہلی بن منشی حسین علی صاحب مرحوم جعل الجنۃ مثواہ
کہتا ہے کہ حسب اصرار و فرمائش احباب و بخواہش تمام سامعین۔ تفسیر ابر کرم المعروف مناقب والا ئے امرا باخیر
جو تفسیر آیت ان اللہ وملائکتہ یصلون علی النبی یا ایھا الذین امنوا صلوا علیہ وسلموا تسلیما
کی گئی ہے۔ کہ جسمیں فضائل درود شریف و ذکر نماز و بیان مصائب امام حسین علیہ السلام اور دلچسپ عجیب
حکایتیں اور قدمائے اسلام اور ائمہ کی دلفریب بلفریب روایتیں ہ آدا دلربا اور مادۂ معرفت افزا ہیں کہ خداوند
تبارک تعالیٰ میرے دلخواہ ناظرین کو ان کے جزائے جزیل اور اجر جمیل عطا و مرحمت فرمائے۔ اور تحت ذکر
صالحین ابرار اخیار حالات امرائے صالحین جو فی زمانہ دینداری میں سبقت لیگئے ہیں بطور یادداشت و
بقائے نام ہیں نے اپنے نیک گمان کے بموجب انکا ذکر خیر لکھا ہے اور نیز ان حضرات کا میں نے شکریہ
ادا کیا ہے کہ جنہوں نے مجھکو مدرسہ اسلامیہ فتحپوری میں کوشش کرکے پڑھایا۔ اور جو اسوقت
متعینات دہلی ہیں انکا ذکر خیر بھی اپنی کتاب میں بقای یادداشت لکھتا ہوں اور جن حضرات سکا
میں نے اپنی کتاب میں حال لکھا ہے اُنکو دل سے دعا دیتا ہوں یا رب انکو اس جہان میں خوش رکھہ
اور خاتمہ بالخیر اور انکا حشر مع النبیین خصوصًا محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم و صحابہؓ

اس کتاب کی بلفظہ رجسٹری ہو چکی ہے تابعین بدون اجازت مصنف اسمیں سے ایک حرف نہیں نکل سکتا

تابعین و تبع تابعین و اولیاء کرام ہو۔ آمین۔ اللھم تقبل منا انک انت السمیع العلیم حسبی اللہ لا الہ الا ھو علیہ توکلت و ھو رب العرش العظیم ٥

التماس حقیر

جو لوگ مذاق تالیف و تصنیف سے واقف ہیں وہ خوب جانتے ہیں کہ اس قسم کی تصنیفات میں مصنف کو کیا کچھ صعوبتیں پیش آتی ہونگی۔ اس قسم کی تصنیفات کے لئے کسقدر سامان درکار ہونا چاہیئے۔ روسا کا حال دریافت کرنا اور صدہا کتاب کا دیکھنا اور پھر اسکے لئے فارغ البالی بھی چاہئے جو اس زمانہ میں عنقا ہے۔

کافہ اہل اسلام کو خوشنودی ہو

ہم بہت خوشی سے اپنے جیسے مند معزز مولانا مولوی محمد امیر الدین احمد صاحب۔ واعظ جامع مسجد دہلی کے سوانح عمری لکھتے ہیں۔ معزز مقتدر مصنف افصح الفصحاء ابلغ البلغاء حامی دین متین عالیجناب حضرت مولانا مولوی امیر الدین محمد صاحب مشہور واعظ جامع مسجد دہلی تذکرہ میں بہت فخر کے ساتھ اس بات کو ظاہر کرتا ہوں کہ ہمارے مولانا نے بعد انفراغ تحصیل علم حدیث شریف سنہ ۱۲۹۱ہجری نبوی صلی اللہ علیہ وسلم سے دہلی میں قیام اختیار کیا اور جب سے وعظ جامع مسجد دہلی میں شروع کیا اللہ کے فضل و کرم سے عرصہ سوا چھ سال میں آپکی ذات سے بہت فیض ہوا دو ہزار نو سو آدمیوں کو مشرف باسلام کیا یعنی مسلمان کیا جنمیں بلحاظ اختصار انکے نام نہیں لکھے گئے اور جس جگہ مولانا موصوف تشریف لیجاتے ہیں دو چار دس پانچ کو کلمہ نبوی صلی اللہ علیہ وسلم پڑھا دیتے ہیں اور روز و رات مولانا ممدوح کو ترقی اسلام کا خیال رہتا ہے مولانا بڑے عالی حوصلہ عالم اور قامع بدعت اور اظہار امر حق میں ملامت گر کی ملامت سے نہیں ڈرتے ہیں احیار سنت میں ہمہ تن مصروف رہتے ہیں اور بڑے مداح رسول اکرم اور اہلبیت اور صالحین ہیں آپ بڑے مشہور واعظ منصف اور لیاقت علمی میں اپنا مقابل نہیں رکھتے۔ آپکے مذاق کلام پر ایک عالم فریفتہ ہے۔ اسکے خاندان میں کوئی ایسا نہیں ہوا۔ آپکا بیان نہایت دردناک ہے۔ یہ حضرت بڑے نیکنام نیکی

www.sirat-e-mustaqeem.com

پسند - نیک راہ - نیک مزاج - عدیم المثل ہیں - آپ بڑے منکسر المزاج - فروتن - مشہور متقی دامن اخلاق آپکا بڑا وسیع اور کشادہ ہے - حکام وقت آپکی بہت عزت کرتے ہیں - حکام یورپین میں بھی آپکو بہت توقیر حاصل ہے - مگر آپ ایسے کم ملتے ہیں - ہر جمعہ کو آپ جامع مسجد میں وعظ فرماتے ہیں ہزارہا مسلمان بعد ادائے نماز جمعہ آپکی خدمت میں حاضر ہوتے ہیں - لوگ بڑے شوق سے آپکا وعظ سنتے ہیں بہرحال آپکی بود و باش دہلی میں آیہ رحمت الٰہی ہے اور اسلام کے لیئے زینت اور ترقی لاانتہائی ہے - آپکی خدمت گذاری دیندار لوگوں پر درہے قدمے سخنے ہر طرح واجب ہے - -

ایک خیرخواہ اسلام سید حسن الحق عفی عنہ

صاحب عالم جناب مرزا محمد سلیمان شاہ صاحب بہادر

بمصداق قول علیہ السلام من لا یشکر الناس لا یشکر اللہ خداوند کریم نے مجھے دلی جوش دلایا کہ میں اپنے محسنوں کا علیٰ قدر مراتب شکریہ ادا کروں - جیسا کہ اللہ تعالےٰ نے اُنکے مونہوں کو سفید کیا ہے آخرت میں بھی اُنکے مونہوں کو سفید کرے - آمین یا رب العالمین برحمتک یا ارحم الراحمین -

اطلبوا من الرحماء ومن حسان الوجوہ کا پورا مصداق دار الخلافہ شاہجہان آباد میں ہم اپنے معزز حامی اسلام صاحب عالم مرزا محمد سلیمان شاہ صاحب بہادر گورگانی تیموری کو پاتے ہیں احسن الخالقین نے جس حسن ترکیب سے آپکے جسم لطیف کو عمدہ سانچے میں ڈھالا تھا اُس سے سوا خوبیاں آپکو روحانی طور پر عنایت کیں حافظ قرآن آپ ہیں حاجی حرمین شریفین آپ ہیں علوم کا وہ حال کہ عربی فارسی انگلش سب میں طاق اور صفات نیک میں شہرہ آفاق ہیں حضرت بڑے باخیر شخص بابرکت ہیں - فیاض - بادل سخی - سیر چشم - منکسر المزاج خلیق بدرجہ غایت ہیں فقیر حقیر نے جو کچھ پڑھا سب آپ ہی کا فیض تربیت ہے میں جناب کا شکر بجز نہ زبان قلم سے بجا لا سکتا ہوں نہ قلم زبان سے مشعر از دست و زبان کہ برآید کز عہدہ شکرش بدر آید فی زمانہ ذات بابرکات جناب کی دہلی میں ایک یادگار خاندان تیموری ہے یا الٰہی آپکی عمر طویل اور آپکے دشمن ذلیل ہوں - آمین -

www.sirat-e-mustaqeem.com

حافظ وکیل عزیز الدین صاحب

حضرت عالیجناب بدر الصلحا رحاجی حرمین شریفین مولانا مولوی حافظ وکیل عزیز الدین صاحب دام فیضہ۔ حضرت کی خوبیاں بیان نہیں ہو سکتی ہیں۔ خدائے تعالےٰ نے آپ کو ایک مجموعہ محامد پیدا کیا ہے۔ جسکے وجود باجود سے باعتبار دین و دنیا ادہر تو مجمع نقبا کو رونق ہے ادہر بزم وکلا کو زیب و زینت ہے۔ حضرت میرے دوسرے محسن ہیں۔ آج دہلی بہر میں ماشاء اللہ جو بات آنکو حاصل ہے شاید کسی کو نصیب ہو۔ میری درس تدریس میں اس صاحب کمال نے بھی کوئی حصہ کم نہیں لیا بلکہ میری تحصیل علمی سب ایسی پارسا کے دامن الفت سے وابستہ ہے۔ یہ جناب بڑے نیکنام نیکی پسند۔ مخیر۔ باخیر آدمی ہیں۔ آپ اعلیٰ درجہ کے مشہور متقی اور نماز پنجگانہ اور تلاوت قرآن میں ناغہ نہیں ہوتے آپ ہر صبح اپنی مسجد میں۔ قرآن کا ترجمہ فرماتے ہیں اور صدہا مسلمان فیض پاتے ہیں۔ یہ جناب بڑے ذی علم۔ آپکی محاورات نازک سے خوبرو دلبران خجل اور مضامین پاکیزہ سے مزاج لطیف طبیعتاں منفعل معنی تازہ سے قالب الفاظ میں جان ڈالنا اور انفاس عیسوی سے معانی پژمردہ کو تازہ تر از گل بنانا حضرت ہی کا کام ہے۔ اخلاق میں ہمہ تن خلق کہوں تو بجا ہے۔ مروت میں مروت مجسم لکھوں تو زیبا ہے۔ یہ ہمارے سفر زمانی حوصلہ حامی اسلام ہیں اور آپکی ذات سے اسلام کو رونق علمار کو آپکی ذات سے بڑا فخر ہے علمار کی بڑی عزت کرتے ہیں اور تعظیم سے پیش آتے ہیں۔ نہایت خوش عقیدہ ہیں کلمہ خیر کے کہنے اور لکھنے سے کچھ عذر نہیں ہے اس حدیث پر آپکو بہت خیال رہتا ہے

حدیث فرمایا علیہ السلام نے من ستر مسلما سترہ اللہ فی الدنیا والاخرۃ ومن یسر علی معسر یسر اللہ علیہ فی الدنیا والاخرۃ واللہ فی عون العبد ما کان العبد فی عون اخیہ۔ جو صفتیں کہ مومن میں چاہئیں ذات والا میں موجود ہیں ذلک فضل اللہ یوتیہ من یشاء آپکا دم دہلی میں مغتنمات سے ہے اصل تو یہ ہے کہ ایسوں ہی سے زینت اسلام ہے اب فقیر بھی انکو دعا دیتا ہے یا الٰہی انکو دارین میں سرخرو رکھ اور حشر انکا مع النبین خصوصاً محمد رسول اللہ صلعم والصحابہ والتابعین و التبع تابعین و اولیاء اللہ رضوان اللہ علیہم اجمعین

اس کتاب کی بلفظہ رجسٹری ہو چکی ہے بدون اجازت مصنف اسمیں سے ایکحرف نہیں سکتا

www.sirat-e-mustaqeem.com

اجمعین کے ساتھ کرے آمین ثم آمین۔

مولانا محمد شاہ صاحب

یادش بخیر صاحب خلق محمدی تابع شریعت احمدی افضل الکرام اشرف العظام ملک سیرت فرشتہ صورت ہادی شریعت زبدہ فقہاے زماں **محدث دہلی** اعلےٰ جناب مولانا **محمد شاہ صاحب** مرحوم جعل الجنتہ مثواہ۔ عالیجناب مولانا ممدوح کی خوبیاں بیان نہیں کر سکتا ہوں۔ جو جو خوبیاں ذات بابرکات میں اللہ تعالےٰ نے دی ہیں۔ علم حدیث و تفاسیر و فقہ میں آپ نے ایسا مایہ کمال بہم پہنچایا تہا کہ آجتک سلف سے ایسا مفسر دیکھا نہ سُنا۔ زہد و تقوے بدرجہ غایت تہا اور خلق بدرجہ نہایت تہا۔ اس عاصی کے علم حدیث میں اُستاد شفیق تھے یاالٰہی انکو جنت میں خوش کہہ۔ آمین۔

جناب میر بادشاہ صاحب مرحوم

یادش بخیر حضرت عوالی مرتبت معلےٰ القاب افتخار الامرا بدر الصلحا **میر بادشاہ** صاحب مرحوم و مغفور جعل الجنتہ مثواہ۔ آپ بڑے دیندار مشہور متقی آدمی تھے اور نماز پنجگانہ و تلاوت قران بلا ناغہ کرتے تھے۔ یہ صاحب اعلےٰ درجہ کے فیاض۔ باذل۔ باخیر شخص بابرکت تھے **حکایت** آپکی بسنت ۲۷ ماہ رمضان المبارک ۱۳۰۳ھ کو میرے معزز مہربان حضرت عالیجناب شہزادہ محمد فرخ صاحب مرزائی نے بیان فرمایا کہ میں آج بعد سحری کے عالم رویا میں کیا دیکھتا ہوں کہ حضرت میر بادشاہ صاحب مرحوم ایک نہایت عمدہ سفید پوشاک پہنے ہوئے اپنی قبر میں ٹہل رہے ہیں اور اس آیت شریفہ کی تلاوت کر رہے ہیں قالوا الحمد للہ الذی صدقنا وعدہ واورثنا الارض نتبوء من الجنت حیث نشاء فنعم اجر العاملین۔ شہزادہ صاحب فرماتے ہیں میں نے حضرت مغفور سے دریافت کیا کہ آپ نے دنیا میں کیا عمل کیا تہا کہ جسکے عیوض میں آپکو خدا کے یہاں سے یہ مرتبہ ملا فرمایا اللہ کی حمد و ثنا کس منہ سے بیان کروں میں نے اپنے پیارے سید المرسلین صلی اللہ علیہ وسلم کی ایک حدیث کے

[illegible]

www.sirat-e-mustaqeem.com

بموجب ایک مقدمہ فیصل کیا تھا اسکے عیوض میں مجکو خدا نے یہ مرتبہ دیا - فرمایا جبکہ مجکو قبر میں کہا تو عجب ہے حکم ہوا کہ ہمارا بادشاہ نے ہمارے حبیب محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی روح خوش کی ہے ہم بھی انکی خطائیں معاف کر کے جنت میں انکو جگہہ دیتے ہیں میں نے یہ امر حق جانکر اپنی کتاب میں درج کیا ہے کہ اسکے دیکھنے اور سننے کی رغبت ہو کہ ہم بھی رسول خدا سے ایسی محبت کریں جیسی کہ اس مرحوم و مغفور نے کی اور اپنی مراد کو پہنچے اور دوسرے میں نے اس مرحوم کا نام نامی اسیواسطے لکھا کہ ان نام نامی کو دیر تک بقا رہے کہ ایسے لوگوں کا ذکر خیر باعث برکت ہے - اس مرحوم کی قبر احاطہ خواجہ باقی باللہ میں ہے یہ مرحوم طالبعلمی کی حالت میں میرے حال پر نہایت کرم فرمایا کرتے تھے اور ہر طرح کی امداد دیتے رہتے تھے یا الٰہی انکو جنت میں ہمیشہ خوش رکھہ - آمین اور اپکے صاحبزادونکو بھی دو جہان میں سرسبز کر اسوقت مجکو خدا نے دلی خوشی دلایا کہ میں حضرت کے دونوں لائق فرزندوں کا اپنی کتاب میں مغتنمات دہلی میں ذکر کروں -

محمد میر و محمد نصیر صاحبان

حضرت عالیجناب محمد میر محمد نصیر صاحبان دام اقبالہم - آپ صاحبان کی خوبیاں میں بیان نہیں کر سکتا دونوں صاحب نیکنام - نیک طینت - نیک راہ - نیک مزاج رئیس درویش طبیعت - یہ حضرات منکسر المزاج فروتن - مودب - متواضع - فیاض - مہمان نواز - شریف - شریف پرور - خوش عقیدہ - اعلے درجہ کے خلیق ہیں - علمی لیاقت ماشاء اللہ صاحبان عالیشان کی بہت اچھی ہے - ایک سے ایک لائق اور اعلے ہیں محب رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم ہیں - حضرت محمد نصیر صاحب گھر پر تشریف رکھتے ہیں اور حضرت محمد میر صاحب میرٹھہ میں درجہ اول کے وکیل ہیں - آج میرٹھہ شہر میں جو بات ماشاء اللہ آپکو حاصل ہے شاید کسیکو نصیب ہو - یہ کچھہ تھوڑی عزت نہیں ہے - آپ سند یافتہ ولایت ہیں - بہرحال دونوں صاحبونکا دم لبا غنیمت ہے - فقیر دونوں صاحبان ذیشان کا دل سے شکریہ ادا کرتا ہے شکریہ یہ ہے

طہر اللہ قلبکما فی قلوب الابرار و زکی عملکما فی عمل الاخیار -

ہر چند کہ شہر دہلی قبل از غدر ۱۸۵۷ء زمین پر نمونہ بہشت کہلاتا تھا - باوجودیکہ وہ حضرات صاحب کمال

www.sirat-e-mustaqeem.com

جو باعث رونق اور سبب زینت اس شہر کے تھے گذر گئے عالم بقا ہوئے - عمارات نامی گرامی معرض انہدام میں آگئیں مگر پھر بھی جو غور کیا جاتا ہے تو نسبت اور شہروں کے یہ شہر بہشت ہے نہیں تو اعراف ضرور ہے اب بھی بعض صاحب کمال اور اہل ہنر بحال تباہ بطور یادگار زمانہ سابق موجود اور مغتنمات سے ہیں چنانچہ انکا حال مختصراً چند سطور میں درج کیا جاتا ہے -

مغتنمات رؤساے دہلی

جناب نواب محمد امیر الدین احمد خانصاحب بہادر فخر الدولہ شمیر لوہارو

عالیجناب معلے القاب ممدوح الخطاب - فرشتہ رو ملک خو عاصف عہد حاتم مہد مقتداے روزگار آیہ رحمت پروردگار زیب افزاے سند دولت و اقبال جلوہ آراے وسادہ مکنت و اجلال عالی خاندان صاحب عز و شان حامی دین متین نواب محمد **امیر الدین احمد خاں** صاحب بہادر خلف اکبر نواب نیالی مآب فخر الدولہ محمد علاء الدین احمد خانصاحب بہادر علائی مرحوم طاب اللہ ثراہ وجعل الجنۃ مثواہ کم قبلہ - دار الخلافہ شاہجہان آباد بلکہ تمام ہندوستان میں رئیس المسلمین اور بدر الصلحاء اور سالار الابرار اور مشہور متقی - نیکنام نیکی پسند - نیکراہ نواب موصوف کو کہنا چاہیئے - عمدہ صفات پابند صوم و صلوٰۃ اور ورع تقوے اور لیاقت علمی میں آپ ہندوستان کے رئیسوں پر سبقت لیگئے ہیں شہرہ دادگستری اور آوازہ رعایا پروری آپکا چاردانگ عالم میں بلند ہے عدل و انصاف آپکا منصف حقیقی کو پسند ہے ادنے و اعلے کیطرف نظر فلاح ہے ہر کہ ومہ آپکے لطف و کرم کا مداح ہے ارکان مروت آپ پر ختم ہیں - سچ تو یہ ہے کہ خلق مجسم ہیں بہرحال آپکا دم فی زماننا غنیمت ہے - اصل تو یہ ہے کہ ایسوں ہی سے اسلام کی زینت ہے اللہ انکو دو جہان میں خوش رکھے آمین علاوہ اسکے آپکا ذکر خیر صفحہ ۂ میں بیان کیا گیا ہے -

جناب نواب علاء الدین احمد خانصاحب بہادر فخر الدولہ شمیر لوہارو مرحوم

وش تحیر طوطی ہندوستان وعندلیب ہزار داستان زنگ زداے آئینہ سخندانی مصقل مرات نکتہ دانی بلبل خوش لہجہ سخنوری رشک افزاے کلام ظہوری و حسرت افزاے مضامین انوری وحید العصر

کتاب کی بلفظ رجسٹری ہو چکی ہے — مہما — بدون اجازت مصنف اصلی کے ایک حرف نہیں نکل سکتا

فہامہ دہر امیر الہند والاجاہ اعنی فخر الدولہ نواب معلے القاب بدر الصلحار حضرت مولانا
مخدومنا نواب محمد علاء الدین احمد خانصاحب بہادر مرحوم و مغفور مبرور طاب اللہ ثراہ
وجعل الجنۃ مثواہ زبان فارسی میں عاصی کے استاد شفیق تھے - حضرت کا تبحر دریائے عمان سے کم نہ تھا
جناب کی روانی قلم و تیزی زبان پر دشمنوں تک نے درود بھیجا - حضور کی بذلہ سنجیاں اور رعایا پرور جناب
کی پیشگوئیاں اللہ اللہ جیسی خوش آیندہ تھیں کہ انہیں پر تمام ہوگئیں - اس ننگ جہان کو
جتنا فخر ہو بجا ہے کہ جسکا استاد فخر الدولہ علائی ہے - سچ پوچھیے تو ایک یہی بات اپنے ہاتھ
آئی ہے فقیر بھی حضرت نواب صاحب مرحوم کو دل سے دعا دیتا ہے کہ نواب صاحب مبرور کو جنت میں
خوش رکھے یا رب جب تک دریا میں صدف اور صدف میں در اور در میں آب اور آب میں موج باقی
ہے نواب صاحب کی اولاد کو سرسبز اور خوش و خرم رکھے - آمین - نواب صاحب مرحوم کی اولاد حضرت
نواب فخر الدولہ امیر الدین احمد خاں صاحب بہادر اور نواب بشیر الدین احمد خاں صاحب بہادر اور عزیز الدین
احمد خانصاحب بہادر و ضمیر الدین احمد خانصاحب بہادر و صفی الدین احمد خانصاحب بہادر دام
اقبالہم کو گرداب فتنہ و فساد سے محفوظ رکھے اور اقبال روز افزوں سے محفوظ بحرمۃ النبی وآلہ و
اصحابہ - این دعا از من و از جملہ جہاں آمین باد -

جناب نواب مرزا محمد حسین صاحب

حضرت معلے القاب زین الصلحار نواب مرزا محمد حسین صاحب عرف میاں خضر دام اقبالہ
قلم کو طاقت نہیں کہ انکے اوصاف حمیدہ سے ایک حرف لکھے زبان کو یارا نہیں کہ انکے محامد پسندیدہ سے ایک لفظ
کہے - یہ حضرت مشہور متقی - دیندار نیکنام - نیکی پسند - نرم طبیعت - رحمدل - پابند صوم و صلوۃ -
بڑے خوش عقیدہ - دریا دل - صادق الوعدہ منکسر المزاج - فروتن - حامی دین متین - از عشاق
رسول خدا - شب خیز تہجد گذار - اوراد سفر و حضر میں نہیں چھوٹتے - بزرگ و عمدہ - یہ رئیس درویش
طبیعت ہیں - آپکا انصاف منصف حقیقی کو پسند ہے - جس مقام کو نواب موصوف نے چھوڑا وہاں
کی رعایا چشم پر آب ہے - گو میں آپکا حال کتاب ہذا کے ۱۸ صفحہ میں درج کر چکا ہوں مگر آپکا دم

اصل کتاب کی بلفظہ جسکی طبع ہو چکی ہے   بھی   بدون اجازت مصنف اسمیں سے ایک ورق بھی نہیں نکل سکتا

www.sirat-e-mustaqeem.com

بہی دہلی میں غنیمت ہے اسلیے مغتنمات دہلی میں یہہ لکہنا مجکو ضرور ہوا۔ آپ بڑے عالی خاندان میں حضرت کے اجداد والا تبار عالی خاندان والا دودمان معزز و ممتاز تہے اور ہمیشہ شاہان عصر کی حضور میں مناصب جلیلہ سے سرفراز رہے۔ حضرت نواب قاسم جان علی خان صاحب بہادر مغفور آپکے جد امجد ہیں انکو شاہ عالم بادشاہ سے بصلہ نمک حلالی خطاب سہراب جنگ کا عطا ہوا تہا۔ بہرحال آپکا دم دہلی میں غنیمت ہے۔ راقم کو آپ سے نہایت تعلق دلی ہے۔ یارب انکو دارین میں خوش رکہہ اسوقت آپ تحصیلدار جگادہری ہو گئے ہیں۔

جناب نواب محمد سعید الدین احمد خان صاحب

حضرت عالیجناب افتخار الامرا وقار الرؤسا زین الحکام زینت العظام افصح الفصحا ابلغ البلغا نواب معلی القاب **محمد سعید الدین احمد خان صاحب** بہادر خلف الرشید حضرت بدر الصلحا نواب ضیاء الدین احمد خان صاحب مرحوم و مغفور دام اقبالہ۔ انکی خوبیوں کا حال تحریر میں لانا آب دریا کو پیمانہ سے ناپنا ہے آپکے کمالات کا حوالہ قلم کرنا آفتاب کا منہ چڑانا ہے رئیس بہی آپ اس وجہ کے ہیں کہ رفعت شان کے آگے بلندی اسمان کی پست اور دولت و حشمت کے سامنے قارون تنگدست ہے فیاضی اور حاتم طائی سے بہی زیادہ۔ اور شاعری میں آپ استاد وقت ہیں۔ یہ وہ شاعر ہے جسکے کلام کی چار دانگ عالم میں دہوم مچی ہوئی ہے۔ اردو زبان کے سمجہنے والے اور اہل تذکرہ اور شعرا انکی زباندانی کو سند لاتے ہیں۔ یہ صاحب خوش فکر نازک خیال فصیح اللسان۔ نغز گو۔ بذلہ سنج۔ عدیم النظیر۔ مقنن عقیل۔ مودب۔ خوشرو۔ وجیہہ۔ احسن الخالقین نے انکو ایسا خوشرو پیدا کیا ہے کہ دہلی میں اپنا نظیر نہیں رکہتے۔ آپ طالب تخلص کرتے ہیں۔ آپکی فصاحت و بلاغت طرز و ادا جو جو خوبیاں روسا میں چاہئیں وہ آپکی ذات میں موجود ہیں بہرحال آپکا دم دہلی میں غنیمت ہے۔ یاالہی انکو دوجہاں میں سرخرو رکہہ۔

مولوی فضل حکیم صاحب

حضرت عالیجناب افتخار الامرا زین الصلحا مولانا مولوی **فضل حکیم صاحب** دام اقبالہ۔ خلف الرشید بدر الصلحا مولانا مولوی **فضل رحمن صاحب** مرحوم انار اللہ برہانہ و جعل الجنۃ مثواہ۔ قلم کو طاقت نہیں کہ انکے حالات پسندیدہ سے ایک حرف لکہے زبان کو قوت نہیں کہ آپکے افعال برگزیدہ سے ایک لفظ کہے

اس کتاب کی ملکیت رجسٹری ہو چکی ہے بدون اجازت مصنف اسمیں سے ایک حرف نہیں نکل سکتا

کہہ - اللہ تعالے نے آپکو مجموعہ محامد پیدا کیا ہے حضرت بڑے مشہور متقی - آپکا تقوے اہل دہلی و ریاست پٹیالہ میں مشہور ہے - نماز پنجگانہ اور تلاوت قرآن کبھی قضا نہیں ہوتی ہے اور باوجود اس جاہ و حشمت کے نخوت غرور کا نام نہیں کبھی کسی اپنے نوکر اور غلام تک کو گالی نہیں دی ہے - آپ امیر ابن امیر ہیں - مولانا موصوف عالی خاندان ہیں - آپکا خاندان ہمیشہ بادشاہوں کی حضور میں باعز و توقیر رہا اور عالیجناب کے بزرگونکو مہاراجہ پٹیالہ بڑی عزت سے دہلی سے خود جا کر لائے اور بڑی عزت سے عہدہ ہائے معزز پر سرفراز فرمایا - حضرت بھی ماشاء اللہ بڑے معزز عہدے پر ممتاز ہیں - آپنے عہدہ معاون دیوانی کو اس دیانت سے سرانجام دیا کہ کل ریاست اور خاصکر مہاراجہ صاحب بہادر دام حشمتہم اسقدر خوش اور راضی ہیں کہ آپکو دوسرے عہدے پر نہیں بدلتے چنانچہ اب تک نیکنامی کے ساتھ آپ ہی مسند اعانت پر متمکن ہیں - آپ بڑے نیکنام نیک راہ متشرع - دیندار شخص بابرکت ہیں - جب آپ دہلی میں تشریف لاتے ہیں اور جبتک رہتے ہیں تو راقم آپکو ہر جمعہ مسجد جامع دہلی میں پاتا ہے - دامن اخلاق آپکا بڑا وسیع اور کشادہ ہے طبیعت ہمیشہ تواضع و تکریم آمادہ ہے انصاف آپکا منصف حقیقی کو پسند ہے - ہر ادنے و اعلے کیطرف نظر فلاح ہے - ہر کہ و مہ آپکے لطف و کرم کا مداح ہے - ارکان مروت آپ پر ختم ہیں سچ یہ ہے کہ خلق مجسم ہیں - آپکا دم دہلی اور پٹیالہ میں مغتنمات سے ہے -

جناب میر وزیر علیخان صاحب بہادر میر منشی ریاست نابہ

عندلیب دولت و اقبال بلبل بوستان حشمت و جلال نو بادہ گلشن مروت نخلبند حدیقہ ثروت حاتم کرم سکندر دوران رستم صفت نوشیروان مال حضرت عالیجناب رئیس اعظم **میر وزیر علیخان صاحب** بہادر میر منشی ریاست نابہ دام اقبالہ - جو جو خوبیاں اللہ تعالے نے ذات بابرکات میں عطا فرمائی ہیں انمیں سے اگر ایک شمہ لکھوں تو کیا امکان ہے حسن و خوبی کو جو میزان فکر میں وزن کیا تو ایک سے ایک کو برتر پایا - آپکی شان کے سامنے بلندی آسمان کی کمتر اور حشمت و جلال کے آگے جاہ سکندر و دستگاہ دارا ادنے تر ہے - آپکی دولت عمیق کو دیکھکر قارون اپنی تہی دستی پر حیران ہے اللہ تعالے نے آپکو مجموعہ محامد پیدا کیا ہے - نماز پنجگانہ اور تلاوت قرآن قضا نہیں ہوتے اور باوجود اس جاہ و حشمت کی نخوت

و غرور

اس کتاب کی بالقطار رجسٹری ہوچکی ہے بدون اجازت مصنف اسمیں سے ایک حرف بھی نقل نہ ہو

وغرور کا نام نہیں کبھی کسی کا دل دُکھتے ملازم کو بھی گالی دیتے نہیں سُنا۔ آپ بڑے فیاض۔ باذل
سخی۔ مخیر۔ بامروت آدمی ہیں۔ آپ مشہور متقی۔ پابند صوم وصلوۃ۔ نیکنام نیکی پسند۔ نیک مزاج۔ دیندار
شخص بابرکت ہیں۔ یہ صاحب بڑے امین۔ دیانتدار۔ سیر چشم۔ نیک طینت متقی۔ مدبر۔ ماشاء اللہ
چشم بد دور عہدہ میر منشی گری کو۔ اس بابت محنت لیاقت اور ارادت سے انجام دے رہے ہیں کہ
مہاراجہ صاحب بہادر بھی انسے بہت خوش ہیں۔ حضرت سید سندی عالی نسب آبا واجداد والانبار عالی
خاندان والاد ودمان معزز و ممتاز تھے۔ اور ہمیشہ شاہان عصر کے حضور میں بمناصب جلیلہ سرفراز رہے
و نیز سرکار گورنمنٹ نے آپکے بزرگوں کی بڑی عزت و توقیر کی ہے۔ میر منشی صاحب بڑے عادل۔ عدل
آپکا منصف حقیقی کو پسند ہے۔ اس اخلاق آپکا بڑا وسیع اور کشادہ ہے۔ طبیعت متواضع و تکریم آمادہ ہے
ہر کہ ومہ پر آپکا لطف وکرم یکساں ہے۔ جسکو سنو آپکا ثنا خواں ہے۔ اس وقت معاصرین میں ممتاز ہیں
ریاست نامہ میں بعہدہ میر منشی سرفراز ہیں۔ **فقیر** بھی اس بامروت کا شکریہ دل سے ادا کرتا ہے شکریہ
یہ ہے طہر اللہ قلبک فی قلوب الابرار وذکی عملک فی عمل الاخیار۔

جناب نواب لطیف الرحمن خانصاحب

حضرت فرشتہ رو ملک خو۔ عالی خاندان صاحب عز وشان **نواب لطیف الرحمن خانصاحب**
دام اقبالہ۔ خلف الرشید حضرت افتخار الامرا نواب امین الرحمن خانصاحب بہادر جعل الجنۃ مثواہ
مثواہ۔ اوصاف حمیدہ آپکے بیرون از تحریر اور اخلاق پسندیدہ حضرت کی خارج از تقریر ہیں
آپ بڑے عقیل فہیم متین شخص بابرکت ہیں۔ الحمد للہ یہ رئیس منکسر المزاج درویش طینت ہیں۔ یہ
بزرگ بڑے لائق اور خوش اخلاق رئیس ابن رئیس ہیں۔ نامدار خلق۔ ہمت میں انتخاب۔ حلم و مروت
میں لاجواب۔ بڑے حمیت مند۔ دیندار معتقد فرائض۔ و نوافل۔ خوش عقیدہ۔ آنکھ میں حیا و
شرم بہت ہے۔ مشیر آپ اعلے درجہ کے ہیں۔ انجمن حمایت اسلام لاہور کے آپ ممبر ہیں۔ حضرت
بامروت آدمی ہیں۔ سائل کو خالی نہیں پھیرتے ہیں علما کو بہت دوست رکھتے ہیں۔ محبت سے
ملتے ہیں۔ نیکنامی اور خیر خواہی اسلام کا آپکو ہر وقت خیال رہتا ہے۔ اعلے درجہ کے منتظم ہیں

اس کتاب کی بلفظہ رجسٹری ہوچکی ہے
آپ
بدون اجازت مصنف اسکے کوئی نقل نہیں کر سکتا

www.sirat-e-mustaqeem.com

آپ اس حدیث نبوی کے مصداق ہیں واللہ فی عون العبد ما کان العبد فی عون اخیہ۔ یعنی اللہ بندہ کی مدد میں ہے جب تک بندہ بیچ مدد اپنے بھائی کے ہے۔ سبحان اللہ بحمدہ ایسے لوگوں کا ہونا دہلی میں مغتنمات میں سے ہے۔ راقم کو اس مدہ اراکین روزگار کی خدمت میں نیاز بدرجہ غایت حاصل ہے آنکی بھی نظر عنایت و چشم شفقت خاکسار پر بمرتبہ نہایت ہے **فقیر** بھی اب صاحب ممدوح کو دل سے دعا دیتا ہے یا الٰہی نواب صاحب کو دو جہان میں خوش رکھ۔ اور حشر انکا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ کر۔ آمین۔

جناب نواب سید سلطان مرزا صاحب۔ آنریری مجسٹریٹ دہلی

عالیجناب معلے القاب سکندر بخت فرشتہ رو ملک خو آصف عہد حاتم روزگار آیہ رحمت پروردگار **نواب سید سلطان مرزا صاحب** دام اقبالہ۔ اللہ تعالیٰ نے انکو ایک مجموعہ محامد بنایا ہے نواب صاحب بڑے ملنسار۔ نیکی پسند مہمان نواز۔ خادم علما و مساکین۔ آپ قدیم نواب رئیس ابن رئیس کے مدار۔ عالی نسب۔ سید سندی۔ مخیر۔ پابند صوم و صلوۃ۔ عادل منصف۔ منکسر المزاج محب آل عبا شریف پرور مسکین نواز۔ آنکھ میں حیا و شرم بہت ہے۔ علما کی بڑی عزت کرتے ہیں۔ صاحب علم و حلم۔ امین متدین صادق الوعد۔ رحمدل متقی۔ خلیق بدرجہ غایت ہیں دامن اخلاق آپکا بڑا وسیع و کشادہ ہے۔ طبیعت ہمیشہ سے متواضع و تکریم آمادہ ہے آپکے اجداد والا تبار عالی خاندان و الا دودمان معزز و ممتاز تھے ہمیشہ شاہان عصر کی حضور میں بمناصب جلیلہ سرفراز رہے اس حدیث پر آپکا خیال رہتا ہے **حدیث** قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم لا یرحم اللہ من لا یرحم الناس ۵ ذلک فضل اللہ یوتیہ من یشاء دہلی میں سرکار سے عہدہ آنریری مجسٹریٹی حاصل ہے۔ فی زماننا دہلی میں حضرت کا دم لبسا غنیمت ہے۔ نیازمند کو بھی اس مدہ اراکین روزگار کی خدمت میں نیاز حاصل ہے۔ آپکی بھی نظر عنایت اور چشم شفقت خاکسار پر بدرجہ غایت ہے **فقیر** بھی عالیجناب کا شکریہ دل سے ادا کرتا ہے **شکریہ** یہ ہے طہر اللہ قلبک فی قلوب الابرار و زکی عملک فی عملی

www.sirat-e-mustaqeem.com

الاخیار - آپکا ذکر خیر تحت آل عبا صفحہ ۵ ۴ کتاب ہذا میں بیان ہو چکا ہے یہاں پر چونکہ دہلی کے معتنمات کا بیان تہا اسلیے مکرر ذکر خیر کیا گیا -

جناب شاہزادہ فرخ محمد صاحب

حضرت عالی جناب معلے القاب مرزا شاہزادہ فرخ محمد صاحب دام اقبالہ - اوصاف حمیدہ آپکے بیروں از تحریر اور اخلاق پسندہ آپکے خارج از تقریر ہیں - آپکی رفعت شان کے آگے بلندی آسمان کمتر ہے اور حشمت و اقبال کے آگے جاہ سکندر و دبدبۂ دارا ادنے تر - احسن الخالقین نے آپکو ایک عجیب شخص بابرکت پیدا کیا ہے - حضرت بڑے رحمدل متواضع خلیق - نیک راہ نیکی پسند پابند صوم و صلوٰۃ - خداترس عقیل و فہیم متدین آدمی ہیں - سبحان اللہ و بحمدہ آپ اس حدیث نبوی صلی اللہ علیہ وسلم کے پورے مصداق ہیں حدیث خیر الناس من ینفع الناس کلمۃ الخیر کے کہدینے اور لکھدینے سے درگذر نہیں کرتے ہیں - نہایت صاف گو مشہور متقی - متین مزاج و تہجد گذار - تفاسیر و احادیث کا اکثر مطالعہ رکھتے ہیں - بڑے بہادر عالی حوصلہ ہیں - محب رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم - راقم کو اس زبدہ اراکین روزگار کی خدمت میں نیاز حاصل ہے انکی نظر عنایت اور چشم شفقت اس خاکسار پر بدرجہ غایت ہے فی زمانا ذات بابرکات جناب کی ایک یادگار خاندان ورانی ہے بہرحال دہلی میں آپکا دم معتنمات سے ہے فقیر بھی آپکا شکریہ تہ دل سے ادا کرتا ہے شکریہ یہ ہے طہر اللہ قلبک فی قلوب الابرار و ذکی عملک فی عمل الاخیار -

نیک نامان دہلی

جناب مرزا احمد اسمعیل بیگ خانصاحب اجنٹ مدراس

حضرت فرشتہ رو ملک خو جناب مرزا احمد اسمعیل بیگ خاں صاحب اجنٹ مدراس خلف الرشید مرزا احمد یعقوب بیگ صاحب مرحوم دام اقبالہم - آپ بڑے مشہور متقی - نیکنام - پابند صوم و صلوٰۃ - متواضع - خلیق مہماں نواز - خادم علما و مساکین - نیکی پسند - صادق الوعد

www.sirat-e-mustaqeem.com

ہیں - اس عالی ہمت کا اکثر اس آیت پر عمل رہتا ہے کما قال اللہ تعالی والموفوق بعہدھم اذا عاھد وا یہ حضرت بڑے خیر باخیر آدمی ہیں جنکا فی زمانہ ادم دہلی اور مدراس میں بسا غنیمت ہے آپ کی ذات بابرکات سے بہت سے شرفاء و غرباء دہلی فیض پا رہے ہیں - اس عالی ہمت کی ہاں سے تین سو روپیہ ماہواری شاہزادگان دہلی کا مقرر ہے اور سو روپیہ ماہواری متفرق غرباء کے لئے دیا جاتا ہے فقیر بھی انکو دعا دیتا ہے - یا الہی انکو دو جہان میں خوش رکھہ - یہ چار سو روپیہ ماہوار کے کا خیر جاری کنندہ آپ کے ماموں جناب عالی القاب بدر الصلحاء جناب فیروز حسین صاحب منصبدار مدراس ہیں - جنکا ابھی دو ڈیڑھ برس ہوا انتقال ہوا ہے خدا جنت نصیب کرے اسوقت میں اپنے اخلاص اور جوش خیر خواہی اسلام سے خالصاً باللہ اس مرحوم کی یادش بخیر بطور یادداشت نام نامی اپنی کتاب میں لکھتا ہوں کہ نام نامی کو دیر تک بقا رہے - آمین

جناب مرزا فیروز حسین صاحب مرحوم

یادش بخیر عالی جناب فرشتہ سیرت ملک خصلت بدر الصلحاء فیروز حسین صاحب منصبدار مدراس مرحوم و مغفور جعل الجنۃ مثواہ - یہ بزرگ بڑے مشہور دیندار رحمدل خداترس پابند صوم و صلوۃ بامروت آدمی تھے اس بلند ہمت مغفور دیندار نیک بخت جوانمرد کو ہر وقت حمایت اسلام اور ہمدردی قوم کا خیال رہتا تھا - اور اس آیت کے مضمون پر عمل کرتے تھے - کما قال اللہ تعالے واتی المال علے حبہ ذوالقربی والیتمی والمساکین وابن السبیل والسائلین فی الرقاب واقام الصلوۃ والزکوۃ - اللہ تعالے نے اس مغفور کو ایک مجموعہ محامد بنا دیا تھا اور کیا کیا خوبیاں اللہ تعالے نے انکی ذات بابرکات میں عطا فرمائی تھیں کہ بیان نہیں ہو سکتیں فقیر بھی اس مغفور کے لئے دعاء خیر کرتا ہے کہ یا الہی اس حامی دین کو ہمیشہ جنت میں خوش رکھہ - آمین -

جناب مرزا محمد ایوب بیگ صاحب پوسٹ ماسٹر ڈاکخانہ حوض قاضی

و حسید عصر جناب مرزا محمد ایوب بیگ خان صاحب دام اقبالہ یہ عالی ہمت برادر حقیقی محمد

www.sirat-e-mustaqeem.com

اسمٰعیل بیگ خاں صاحب اجنٹ مدراس کے ہیں - آپ بڑے لائق فائق متشرع - دیندار - متین
متین - متدین - خلیق با مروت شخص بابرکت ہیں خادم علماء و مساکین ہیں - یہ صاحب محب رسول خدا
صلی اللہ علیہ وسلم ہیں - اکثر غرباء و مساکین و علماء سے سلوک ہوتے رہتے ہیں کلمۃ الخیر کے کہنے اور
لکھنے سے انکار نہیں آنکھہ میں حیا و شرم بہت ہے جنکا دم دہلی کے ملازمان ڈاکخانہ میں بسا
غنیمت ہے فقیر بھی آپکو دل سے دعا دیتا ہے - یا الٰہی انکو دو جہان میں خوش رکھہ -

راست پسندان بیرونجات

جناب گجو خاں صاحب مرحوم

بادش بخیر ہم فخر سے **خانصاحب گجو خاں** مرحوم و مغفور کا ذکر حیات و ممات
اپنی کتاب میں درج کرتے ہیں - یہ نامی گرامی دل عزیز رئیس عنہ جسکے غم میں آج تک ہندو مسلمان
مبتلا ہیں - معزز رئیس آزاد مزاج اعلےٰ درجہ کے مشہور دیانتدار ہوا خواہان سرکار پٹیالہ سے
کہ جنکو مہاراجہ صاحب کرم سنگھ بہادر کے وقت میں خدمت داروغگی اصطبل تہی - خانصاحب مرحوم
امورات متعلقہ میں نہایت ستودہ ریاست تہے - کہیرا گجوا آباد کیا ہوا آپکا ہے بلکہ اسکی مغفور نے
اپنے صرف سے اسکو بہت کیا - یہ بات ہر ایک کو نصیب نہیں ہوتی جو اس عالی ہمت مغفور کو خدا نے
خدا نے عزت عطا کی تہی ذلک فضل اللہ یؤتیہ من یشاء یہ بزرگ مغفور بڑے فیاض -
بادل - نیکنام - عالی نسب - راستی پسند مشہور دیندار تہے - آپکی یہ مشہور حکایت ہے
کہ آپ نے اپنے خدمتگار کو ایکہزار روپیہ دیکر گہر کو بہیجا تہا - راستہ میں اسنے کسی گانوں میں جلسہ
شادی دیکہا کہ وہاں ایک طائفہ کا ناچ ہو رہا ہے اسکو حاضرین جلسہ دیتے ہیں آپکے خدمتگار
نے بہی ایکہزار روپیہ اس طوائف کو دیکر خانصاحب مرحوم کے پاس واپس آگیا - آپ نے دریافت
کیا کہ روپیہ گہر دیا اسنے سچ سچ بیان کردیا کہ میرا ایک جگہہ پر گذر ہو گیا تہا وہاں لوگوں نے
کہا کہ خانصاحب کا آدمی بہی آگیا میں نے وہ سب روپیہ اسکو دیدیا - گہر نہ پہنچایا مناسب جانا کہ ہمیں
تیرے آقا کی بدنامی ہے خانصاحب عالی ہمت نے یہ حال سنکر اسکو آزاد کیا - اللہ اللہ کیا راست

اس کتاب کی بلفظ رجسٹری ہو چکی ہے

بدون اجازت مصنف اسمیں سے ایک حرف نہیں نکل سکتا

www.sirat-e-mustaqeem.com

پسند لوگ تھے کہ ایک راست بیان پر اپنے خدمتگار کو آزاد کر دیا۔ اسکو کچھ نہیں کہا۔ کما قال اللہ تعالے والکاظمین الغیظ والعافین عن الناس واللہ یحب المحسنین ٥ فقیر بھی اُن جیسے عالی ہمت کو دل سے دعا دیتا ہے کہ یا الٰہی انکو ہمیشہ جنت میں خوش رکھہ۔

یہ بزرگ راستی پسند عالیجناب حکیم بخش خانصاحب و حکیم خیر الدین خانصاحب رئیسان و والیان کھیڑہ گجو دام اقبالہم کے جد امجد حقیقی تھے جنکا ذکر خیر میں اپنی کتاب کے صفحہ ۵ میں کر چکا ہوں ماشاء اللہ تعالیٰ بہر منیع بات کہ ان دونوں رؤسا کو آج حاصل ہے کسیکو نصیب نہیں۔ دونوں صاحبوں کا دم لبا غنیمت ہے فقیر بھی انکو دعا دیتا ہے کہ یا الٰہی ان دونوں بھائیوں کو دو جہان میں سرخرو رکھہ۔ آمین۔

کہنا نیوالے غصہ کے اور معاف کرنیوالے لوگوں کے اللہ دوست رکھتا ہے احسان کرنیوالونکو

حکمایان دہلی

جناب حکیم محمود خاں صاحب

دار الخلافہ شاہجہان آباد دہلی بلکہ تمام ہندوستان میں بو علی وقت یا بقراط عہد کہا جاتا ہے وہ کون مسیحا دم حضرت حکیم محمود خاں صاحب ہیں اُسکا نور نظر اُسکا لخت جگر حضرت مولانا حکیم عبد المجید خاں صاحب ثانی الذکر بھی بزرگ ہے جسکے دل و دماغ نے مدرسہ طبیہ کی دوام بخشی جسکا وجود باجود ہے۔ حکمت و طبابت کا مستند ماخذ ہے۔ دہلی میں آفتاب و ماہتاب فن حکمت میں کون ہیں یہی دونوں حضرات ہیں۔ اسوقت حکمائے ہند کی ناک کون ہیں وہ یہی دونوں عالیجناب ہیں۔ یونانی طب قریب المرگ ہو جاتی پر مشیت ایزدی نے چاہا اُسے پھر سر نو زندہ کرے۔ اور اس گوہر غلطاں کو جو حکمائے فرنگ و نیم حکیموں کی لکد کوب سے مانند سنگریزے کے ریزہ ریزہ ہونے کو ہے سلامت نکالے۔ بہرحال فی زماننا دہلی میں دونوں حضرات کا دم غنیمت ہے۔

جناب حکیم بدر الدین خانصاحب

عالیجناب حکیم بدر الدین خانصاحب دام اقبالہ۔ اوصاف حمیدہ اور اخلاق برگزیدہ آپکی

اس کتاب کی بلفظ رجسٹری ہو چکی ہے خارج بدون اجازت مصنف اسمیں کے ایک حرف نہیں نکل سکتا

خارج از تقریر اور بیرون از تحریر ہیں علم اخلاق اور فن طبابت میں لاثانی و بے نظیر ہیں شافی مطلق
نے وہ دست شفا عطا کیا کہ جس مریض کے علاج سے مسیحا ہاتھ اٹھائے وہ حضرت کے ایک نسخہ میں
بھلا چنگا ہو جائے۔ ارسطو اور افلاطون انکے زمانہ میں ہوتے تو مجربات جناب کو سرمایہ اپنے کمال کا
ٹھہراتے۔ علاوہ اسکے آپ بڑے خلیق۔ عابد۔ مرتاض۔ مشہور متقی۔ پابند صوم و صلوۃ۔ جمعہ جماعت
قضا نہیں کرتے ہیں۔ اکثر آپ نماز جمعہ مسجد فتحپوری پڑھتے ہیں۔ حکیم صاحب کس عمدگی کے ساتھ نیت نماز
باندھتے ہیں۔ وقت نیت نماز اول اس آیت کی تلاوت فرماتے ہیں اِنِّیْ وَجَّهْتُ وَجْهِیَ لِلَّذِیْ
فَطَرَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ حَنِیْفًا وَّمَا اَنَا مِنَ الْمُشْرِکِیْنَ بعد اسکے اس آیت شریفہ کو پڑھتے
ہیں۔ قُلْ اِنَّ صَلَاتِیْ وَنُسُکِیْ وَمَحْیَایَ وَمَمَاتِیْ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ ۔ اسکے بعد کہتے ہیں
اللہ اکبر۔ سبحان اللہ نماز کس خشوع و خضوع سے ادا کرتے ہیں گویا کہ خیر القرون کے لوگوں کی
نماز تھی۔ سیر بار وعدہ صادق الوعدہ۔ محب رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم۔ منکسر المزاج۔ فروتن۔ خوش عقیدہ
باایں ہمہ اوصاف خلق و مروت میں شہرہ آفاق۔ جو آج دہلی بھر میں ماشاءاللہ بات آپکو حاصل ہے وہ شاید کسیکو
نصیب ہوئے۔ دہلی میں جنکا دم غنیمت ہے۔ اصل تو یہ ہے ایسوں ہی سے اسلام کی زینت ہے
فقیر بھی جناب حکیم صاحب موصوف کو دل سے دعا دیتا ہے یا الٰہی حکیم صاحب کو دنیا میں خوش رکھیو اور حشر انکا
و توفنا مع الابرار کر۔ آمین۔

حکیم میر اشرف علی خاں صاحب

جناب افتخار الحکماء عمدۃ الاطباء حاذق الزماں مسیحا نفس لقمان سیرت افلاطون حکمت
بقراط طبیعت سقراط طینت ارسطو خبرت جناب حکیم میر اشرف علی خاں صاحب
دام فیضہ۔ قلم کو طاقت نہیں کہ آپکے اوصاف حمیدہ سے ایک حرف لکھے۔ زبان کو یارا نہیں انکے محامد سے
ایک لفظ کہے۔ جالینوس اگر حکیم صاحب کے عہد میں ہوتا تو مقتضائے رشک و غیرت اپنی زندگی
ہاتھ دھوتا یا ایک شاگرد جناب کا اپنے زعم میں سمجھے بیٹھا ہے اور نسخہ نویس حضرت کے مطب کا
ارسطو و افلاطون کے نسخہ پر نام دہرتا ہے حضرت کے دست شفا میں بعنایت الٰہی وہ تاثیر ہے

www.sirat-e-mustaqeem.com

کہ خاک کی چٹکی میں خاصیت اکسیر ہے۔ مریضوں سے باخلاق تمام پیش آتے ہیں۔ ادنیٰ مریض ہمہ تن ملتفت ہو جاتے ہیں۔ فن طبابت میں حضرت حکمائے ہند کی ناک ہیں۔ جو آج دہلی بھر میں ماشاء اللہ آپکو عزت حاصل ہے شاید کسیکو نصیب ہووے۔ علاوہ اسکے سید صاحب بڑے دیندار مومنین میں سے ہیں۔ آپ بڑے پابند صوم و صلوٰۃ شخص با برکت ہیں بڑی خوشی سے میں نے آپکا ذکر خیر مغتنمات دہلی میں بطور یادداشت لکھا دہلی کی تقدیر اچھی ہے کہ ایسے ایسے نیکنام حکمار موجود ہیں یہ بزرگ بڑے لائق اور خوش اخلاق نوابوں اور رئیسوں میں باعزت و توقیر ہیں۔ حضرت عالی نسب سید سندی۔ شریف۔ شریف پرور۔ علمار کے بڑے قدردان۔ متواضع۔ سائل کو جواب دینا نہیں جانتے۔ فی زمانا ذات بابرکات جناب کی ایک یادگار خاندان علو نشان ہے۔ بہرحال آپکا دم فی زمانہ دہلی میں غنیمت ہے فقیر بھی حکیم صاحب موصوف کو دل سے دعا دیتا ہے۔ یا الٰہی حکیم صاحب کو دو جہان میں سرسبز کر اور حشر انکا آل عبا کے ساتھ کر۔ آمین ۔

حکیم ابراہیم علی خاں صاحب

رشک فرمائے سخن سنجان متقدمین خجلت دہ سخن پروران متاخرین یکتائے جہاں جناب حکیم محمد ابراہیم علیخاں صاحب دام اقبالہ آپکو فن حکمت میں دستگاہ کامل ہے بعنایت شافی مطلق دست شفا حاصل ہے۔ جو مریض لاعلاج حضرت سے رجوع لاتا ہے وہ ایک ہی نسخہ میں شفائے کلی پاتا ہے۔ باوصف ان کمالات کے خلق بدرجہ غایت ہے اور مروت بمرتبہ نہایت۔ علاوہ اسکے آپ پابند فریضہ اور باخیر آدمی ہیں۔ آپکے مذاق کلام پر ایک عالم فریفتہ ہے۔ بہرحال حکیم صاحب موصوف کا دم دہلی میں غنیمت ہے۔ کوچہ پنڈت میں آپکا مطب ہے۔ ذات بابرکات سے صدہا بندگان خدا فیض پاتے ہیں۔ راقم کو اس زبدہ اراکین کی خدمت میں نیاز حاصل ہے انکی بھی نظر عنایت اور چشم شفقت بدرجہ غایت ہے فقیر بھی حکیم صاحب کو دل سے دعا دیتا ہے یا الٰہی انکو دارین میں خوش و خرم رکھیو اور حشر انکا اخیار و ابرار کے ساتھ کر۔ اور آپکے دست شفا میز اسی طرح برکت رکھیو۔ آپ یادگار خاندان بقائی و ذکائی ہیں ـــ

www.sirat-e-mustaqeem.com

جناب حکیم قیام الدین صاحب

سرآمد حکما سرحلقہ اطبا علامۂ زمان عالی خاندان جناب حکیم **قیام الدین** خانصاحب. دام اقبالہ خلف الرشید حضرت بدر الصلحا حضرت افتخار الحکما حکیم حسام الدین خانصاحب مرحوم عرف حکیم منجہلے صاحب جعل الجنتہ مثواہ یہ صاحب نبض شناسی میں یگانہ اور مرض مرانی میں مشہور زمانہ ہیں بیشتر علاج آنکھوں کا کرتے ہیں۔ نابینا کو چشم زدن میں بینا کرتے ہیں چشم نرگسی انسے چارہ یرقان چاہے تو بجا ہے اور صنوبر علاج خفقان کے واسطے انسے رجوع لائے تو زیبا ہے علاوہ اسکے ہمارے معزز مقتدر حکیم صاحب اعلیٰ درجہ کے دیندار۔ نیکنام۔ خلیق۔ آدابِ ہمنار پانچوں نمازیں پابستہ ہیں۔ حضرت باخیر شخص بابرکت ہیں آپکی ذات بابرکات سے ہزارہا بندگان خدا فیض پاتے ہیں۔ آپ علمار کی بڑی قدر و منزلت کرتے ہیں۔ فی زمانا ذات بابرکات جناب کی ایک یادگار خاندان بقائی ہے۔ اللہ اکبر آپ بڑے باپ کے بیٹے ہیں۔ آپکے والد مغفور کی یادش بخیر بقاے یادداشت فقیر اپنی کتاب ہذا صفحہ ۲۰ میں درج کر چکا ہے۔ ناظرین کی خدمت میں عرض ہے کہ حکیم صاحب کے والد مرحوم کی یادش بخیر ملاحظہ فرما کر دعاء خیر سے یاد کریں کہ حکیم منجہلے صاحب کیا نیکنام تھے بزرگونکو یادش بخیر لکھنا اور یاد دلانا ہم لوگونکو ضروریات سے ہے کہ یاد انکی قیامت تک ہے۔ بہرحال حکیم قیام الدین خانصاحب کا دم دہلی میں غنیمت ہے فقیر بھی انکو دل سے دعا دیتا ہے۔ یا الٰہی حکیم صاحب کو دو جہان میں سرسبز کر۔ آمین

جناب حکیم نور الحسن صاحب.

حکیم حذاقت منش طبیب عیسیٰ روش حکیم الحکما اکمل الکملا زبدہ اطبائے جہاں حکیم سید **نور الحسن صاحب** دام فیضہ۔ انکی اوصاف حمیدہ اور اخلاق پسندیدہ حیز تحریر اور حیطہ تقریر سے باہر ہیں۔ ادنے و اعلیٰ حضرت کی مروت جبلی اور خلق طبعی سے ماہر ہیں شافی مطلق نے وہ دست شفا بخشا ہے کہ آجتک نہ دیکھا نہ سنا جو مریض لا دوا ہوا انکے علاج سے ایکدم میں چہا ہوا علاوہ اسکے ہمارے معزز حکیم صاحب مشہور متقی۔ پابند صوم و صلوٰۃ

پرہیزگار

اس کتاب کی بلفظہ رجسٹری ہو چکی ہے بدوں اجازت مصنف ایک حرف نہیں نکل سکتا

www.sirat-e-mustaqeem.com

پرہیزگار - صادق الوعدہ فروتن - متقی بزرگ آدمی ہیں - علماء کے ساتھ بڑی خوش خلقی سے پیش آتے ہیں اور مسلمان آدمی ہیں - فی زمانہ بریلی میں مطب کرتے ہیں - ذات بابرکات سے ہزارہا بندگان خدا فیض پاتے ہیں آپکا دم دہلی اور بریلی میں بسا غنیمت ہے - راقم کو اس زبدہ ارا کین روزگار کی خدمت میں نیاز حاصل ہے اور انکی بھی نظر عنایت اور چشم شفقت خاکسار پر بدرجۂ غایت ہے فقیر بھی حکیم موصوف کو دل سے دعا دیتا ہے دعا یہ ہے - لا يهار الله فلبك في قلوب الابرار وذكى عملك في عمل الاخيار -

جناب حکیم خواجہ بادشاہ صاحب

حکمت مآب کمالات اکتساب عیسیٰ دم مسیحا قدم قدوہ کملائے زمان زبدہ حکمائے جہان حضرت **حکیم خواجہ بادشاہ صاحب** دام اقبالہ - اس صاحب کمال کی صفت نہ زبان قلم سے ادا ہو سکے اور نہ حیطہ خیال میں سما سکے یہ صاحب فن طب میں یکتائے جہان اور استاد حکمت میں علامۂ زمان ہیں انکا دامن اخلاق بڑا وسیع اور کشادہ ہے - حضرت بڑے نیک طینت نیک نیت - خداترس - رحمدل - نمازی پرہیزگار آدمی ہیں - آنکھ میں حیا و شرم بہت ہے خوش عقیدہ بزرگ آدمی ہیں فی زمانہ ذات بابرکات جناب کی ایک یادگار خاندان ذکائی ہے بہرحال آپکا دم بھی دہلی میں غنیمت ہے - راقم کو اس بزرگ کی خدمت میں نیاز حاصل ہے انکی نظر عنایت اور چشم شفقت خاکسار پر بدرجہ غایت ہے یا الٰہی حکیم صاحب کو ہمیشہ خوش رکھ اور حشر انکا و توفنا مع الابرار کر آمین -

علمائے دہلی

جناب مولانا محمد نذیر حسین صاحب

حضرت عالیجناب مولانا **محمد نذیر حسین** صاحب محدث دہلی مدفیضہ - یہ حضرت عامل اکمل فاضل اجل جامع صفات پسندیدہ منبع اوصاف حمیدہ بہمہ صفت موصوف ہیں خصوص علم فقہ و حدیث میں مشہور و معروف ہیں محدث دہلی بھی آپکو کہنا چاہیئے سلسلہ درس و تدریس

اس کتاب کی ملفظ رجسٹری ہو چکی ہے - بدوں اجازت مصنفۂ اصنفی سے اکیحرف نہیں چھپ سکتا

www.sirat-e-mustaqeem.com

حضرت کی ذات سے جاری ہے باوجود ان کمالات کے مزاج میں انکے نہایت عجز و انکساری ہے یہ بھی مقتضائے دینداری ہے عمر انکی ۹۶ برس کی ہے چراغ سحری ہیں خدا نگہبان ہے

عالیجناب مولانا حافظ مرزا عبداللہ بیگ صاحب

فضائل پناہ کمالات دستگاہ رنگ چہرہ فضیلت آبروئے شریعت جامع معقول و منقول حاوی فروع و اصول زبدہ اہل کمال خلاصہ ارباب فضل و افضال سرگروہ علمائے جہاں مولانا مولوی حافظ مرزا عبداللہ بیگ صاحب قبلہ۔ آپکی ذات بابرکات سے ہزاروں آدمیوں کو فیض حاصل ہے ادنے ادنے شاگرد آپکا علم فقہ و حدیث میں کامل ہے۔ اخلاق آپکا مشہور عام اور آپ کی ذات فیض آیات سے رونق دین اسلام ہے ہمارے مولانا مرزا صاحب ہمارے استاد شفیق مولانا محمد شاہ صاحب علیہ الرحمہ کے شاگرد رشید ہیں۔ اور ہمارے محترم مہربان حمیت منید مفتخر حامی اسلام مولانا حافظ وکیل عزیز الدین صاحب دام اقبالہ و مد فیضہ کے دوست خاص ہیں بہرحال مرزا صاحب کا دم دہلی میں بسا غنیمت ہے فقیر بھی مولانا ممدوح کا دل سے شکر ادا کرتا ہے شکر یہ ہے کہ ہم اللہ فاطلب فی قلوب الابرار وذکی عملک فی عمل الاخیار۔

عالیجناب مولانا مخدومنا خواجہ ضیاء الدین صاحب

عالم العلماء افضل الفضلاء حدیقہ فضل و افضال مظہر جاہ و جلال شمس العلماء مولانا حضرت خواجہ ضیاء الدین صاحب دام اقبالہ۔ قلم کو طاقت نہیں کہ آپکے اوصاف حمیدہ سے ایک حرف لکھے زبان کو یارا نہیں کہ حضرت مولانا کے محامد پسندیدہ سے ایک لفظ کہے۔ منصب کسٹر اسسٹنٹی سرکار انگریزی سے حاصل ہے طبیعت داد دہی اور عدل گستری کیطرف خاص مائل ہے۔ مولانا بڑے دریادل۔ باذل سخی۔ باخبر شخص ہیں۔ اعلے درجہ کے دیندار مشہور متقی ہیں ہزار کار چھوڑ کر جمعہ کی نماز جماعت میں صف اول میں ادا کرتے ہیں۔ خدا ترس۔ رحمدل۔ رئیس و رئیس سیرت ہیں بڑے مہذب۔ لائق۔ خلیق۔ امین۔ متین۔ سخی شیم۔ منکسر المزاج۔ نیک طینت۔ سرکار سے خطاب

www.sirat-e-mustaqeem.com

شمس العلما کا حاصل ہے۔ مقدمہ میں انہ حد تحقیق کرتے ہیں۔ سفارش بسیلی نہیں لیتے ہیں بلکہ جو اور صادق الوعد ہیں۔ شریف پرور مسکین نواز۔ شریفوں اور حاجتمندوں سے بڑی فراخدلی سے مسلوک ہوتے ہیں۔ کلمۃ الخیر کے کہنے لکھدینے سے دریغ نہیں کرتے ہیں۔ بہرحال دہلی میں عالیجناب کا دم غنیمت ہے اصل تو یہ ہے کہ ایسوں ہی سے اسلام کی زینت ہے فقیر بھی مولانا موصوف کو دل سے دعا دیتا ہے طہر اللہ قلبك فی قلوب الاطہار و زکی عملك فی عمل الاخیار

عالیجناب مولانا علی احمد صاحب

کاشف دقائق معقول و منقول واقف حقائق فروع و اصول مولانا علی احمد صاحب دام فیضہ۔ اوصاف آپکے بیان ہو نہیں سکتے ہیں۔ حضرت مولانا نہایت عقیل و فہیم و متین ہیں اور آپ اعلیٰ درجہ کے مقنن مدبر اور منتظم ہیں۔ خلق و مروت بدرجہ اتم ہے۔ فصاحت و بلاغت انپر ختم ہے۔ حضرت بڑے ملنسار رئیس زمانہ حضرت نواب صاحب بہادر رودجانہ کے مصاحب خاص ہیں اور آپکے صاحبزادہ جناب مولانا نظام الدین صاحب ماشاءاللہ بڑے عقیل اور لائق اور شخص بابرکت اور خوش اخلاق ہیں۔ دامن اخلاق آپکا بڑا وسیع اور کشادہ ہے۔ آنکھ میں حیا و شرم زیادہ ہے۔ حضرت مصاحب خاص سید باقر علیخاں صاحب بہادر سی آئی ایس۔ آئی ہنیڈراول کے ہیں۔ بہرحال حضرت کا دم دہلی میں غنیمت ہے۔ فقیر بھی صاحبان عالی شان کا شکریہ دل سے ادا کرتا ہے **شکریہ** یہ ہے طہر اللہ قلبکما فی قلوب الابرار و زکی عملکما فی عمل الاخیار۔

عالیجناب مولوی مسعود صاحب

حضرت مولانا محمد و منا کا ذکر خیر فضیلت علماء صفحہ ۱۴۰ کتاب ہذا میں تحریر کر چکا ہوں مختصر منقبات میں بھی لکھتا ہوں۔ حضرت عالیجناب مولانا بالفضل اولانا مولوی رحیم بخش صاحب عرف مولوی مسعود صاحب مدفیضہ۔ آپ مفتی وقت ہیں۔ حضرت کی ذات فیض آیات سے رونق دین اسلام ہے یہ بزرگ شخص بابرکت صاحب سنت ہیں اور مسجد فتحپوری کے امام

اس کتاب کی بلفظ رجسٹری ہو چکی ہے بدون اجازت مصنف ایک حرف بھی نہیں چھپ سکتا

www.sirat-e-mustaqeem.com

امام ہیں بہرحال آپکا دم دہلی میں غنیمت ہے۔

جناب مولوی عنایت احمد صاحب وکیل

جامع فضائل ظاہری و باطنی مجمع کمالات صوری و معنوی بادشاہ کشور فضیلت فرمانروائے اقلیم طریقت حقیقت آگاہ حضرت مولانا بالفضل اولانا مولوی عنایت احمد صاحب وکیل خیرآبادی عم فیضہ۔ مولانا کی خوبیوں کا حال تحریر میں لانا آب دریا کو پیمانہ سے ماپنا ہے اُنکے کمالات کا بیان حوالۂ قلم کرنا آفتاب کا مُنہ چڑانا ہے۔ مولانا بڑے واعظ سحر البیان۔ آپکا بیان نہایت پراثر سفینہ عرفان کو چپّو چلایا جاتا ہے اثر بے حد رکھتا ہے۔ روح دلکو کھینچتا ہے جو سنتا ہے کھڑا ہوکر سر کو دھنتا ہے۔ آپکے مذاق کلام پر ایک عالم فریفتہ ہے۔ اللہ اللہ حضرت کی بذلہ سنجیاں عالم کو پسند ہیں۔ دل یہی چاہتا ہے کہ آپکی باتیں سنتے جائیں۔ یہ حضرات اعلےٰ درجہ کے مداح رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہیں۔ آپکا کلام بہادرانہ ہے۔ اظہار امر حق میں کسی ملامت گر کی ملامت سے نہیں ڈرتے ہیں۔ کما قال اللہ تعالےٰ لایخافون لومة لائم مولانا اعلےٰ درجہ کے مشہور متقی۔ دیندار حمیت مند۔ حامی سلام ہیں۔ مولانا امیر بن امیر ابن امیر ہیں غربا و مساکین کے لئے اکسیر ہیں۔ آپکے اجداد والاتبار عالی خاندان والا دودمان معزز تھے ہمیشہ شاہان عصر کی حضور میں بمناصب جلیلہ سرفراز رہے ونیز سرکار گورنمنٹ میں آپکے بزرگوں نے بڑی بڑی عزت پائی سب جانتے ہیں حضرت مولانا۔ مولوی ابن مولوی ابن مولوی ہیں۔ اپکے اجداد والاتبار ایک سے ایک اعلےٰ درجہ کا فاضل جلیل گذرا ہے چنانچہ حضرت عالی جناب مخدومنا و مرشدنا مولوی فضل امام صاحب علیہ الرحمہ آپکے نانا بڑے عالم متبحر گذرے ہیں اپ کی حکایت ہے کہ مولانا مرحوم نے انگریزی پڑھنی شروع کی تھی اسی رات کو خواب میں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم مع صحابہ کبار کے زیارت ہوئی۔ حضرت نے فرمایا مولانا تم میرے مداح ہوکر انگریزی پڑھتے ہو۔ لکھا ہے صبح کو جو انگریزی پڑھی تھی وہ سب بھول گئے۔ یہ حضرت مغفور مولانا از عشاق رسول خدا تھے۔ اللہ انکو جنت میں خوش رکھے۔ اور مولانا عبدالحق صاحب

خیرآبادی بڑے عالم منطقی ہیں جو زمانہ میں اپنا جواب نہیں رکھتے ہیں۔ بہرحال ہندوستان میں آپکا دم بھی غنیمت ہے۔ غرض آپ کے خاندان کے علماء و فضلا ہوتے چلے آئے ہیں۔ ہمارے پیارے مولانا بڑے خلیق۔ دامن اخلاق آپکا بڑا وسیع اور کشادہ ہے۔ طبیعت ہمیشہ سے تواضع و تکریم آمادہ ہے۔ فیاض۔ خوش فکر۔ جسوقت آپ کلام سے مقدمہ میں بحث کرتے ہیں گویا باغ میں بلبل چہکتا ہے۔ عالم بھی چاہتا ہے کہ مولانا کی باتیں سنے جاوں ذالک فضل اللہ یؤتیہ من یشاء۔ مولوی صاحب رحمدل شخص بابرکت ہیں۔ غریبوں اور حاجتمندوں سے بڑی فراخ دلی سے مسلوک ہوتے ہیں۔ راقم کو بھی اس بندہ از کلیں روزگار کیسے مستہین نیاز حاصل ہے۔ انکی بھی نظر عنایت اور چشم شفقت اس خاکسار پر بمرتبہ نہایت ہے۔ بہرحال آپکی ذات بابرکات فی زمانا دہلی میں مغتنمات سے ہے۔ **فقیر** بھی مولانا موصوف کا دل سے شکریہ ادا کرتا ہے **شکریہ** یہ ہے طہر اللہ قلبک فی قلوب الابرار و زکی عملک فی عمل الاخیار۔

واعظین دہلی

جناب مولانا حفیظ اللہ خاں صاحب

جناب فیضمآب مولانا **حفیظ اللہ خاں** صاحب دام فیضہ۔ یہ حضرت مشہور واعظ علم و فضل میں علامۂ جہاں ہیں اور خلق میں یگانۂ زماں انکے وعظ کا شہرہ چار دانگ گیتی میں بلند ہے۔ اور حلم انکا سبکو پسند ہے۔ جو جو تعریفیں واعظ میں ہونی چاہئیں سب آپ میں موجود ہیں۔ اللہ تعالے ذات بابرکات کو دیرگاہ سلامت اور دارین میں سرخرو رکھے۔

جناب حافظ محمد ادریس صاحب

فاضل اجل عالم باعمل تونگر صورت درویش سیرت انسان پیکر فرشتہ صفت واعظ بیبدل حضرت مولانا حافظ **محمد ادریس** صاحب دام فیضہ۔ یہ حضرت بعد ادائے نماز جمعہ جامع مسجد سے مسجد مچھلی والاں میں تشریف لیجا کر بجائے والد مرحوم و مغفور وعظ فرماتے ہیں۔ صدہا مسلمان

اس کتاب کی بلفظہ رجسٹری ہوچکی ہے

بدوں اجازت مصنف اسکے الفاظ نہیں نقل ہوسکتے

www.sirat-e-mustaqeem.com

آپکے وعظ سے فیض پاتے ہیں - آپکا بیان ہو بہو مولانا مغفور کا سا ہے حضرت کی سحر بیانی پر ایک عالم فریفتہ ہے اللہ اکبر آپ بڑے باپ کے بیٹے ہیں - اسوقت دل نے چاہا کہ حضرت کے والد مغفور کی یادش بخیر لکھوں -

جناب مولوی عبد الرب صاحب

یادش بخیر - بدر الصلحا مولانا و مخدومنا مولوی عبد الرب صاحب فخر ہند علیہ الرحمہ یہ بزرگ نیکنام جامع کمالات صوری و معنوی و نکتہ سنج حدیث نبوی تھے - آپکے اوصاف میں زبان کو طاقت تقریر ہے اور نہ قلم کو یارائے تحریر دلائل عقلیہ اور فنون حکمیہ کو آپکی طبع وقاد سے اعتبار تہا علوم ادبیہ کو آپکی زباندانی سے افتخار تہا - خلق و علم و حلم کا کچھ حساب نہ تہا - سحر البیانی میں روئے زمین پر انکا جواب نہ تہا - حضرت مرحوم راقم کے وعظ میں استاد شفیق تھے - وعظ جو کچھ فقیر نے حاصل کیا وہ حضرت ہی کا فیض ہے - یا الٰہی مرحوم علیہ الرحمہ کو ہمیشہ جنت میں خوش رکھہ - آمین -

جناب مولوی محمد حسین صاحب

زبدہ فقہائے جہاں اصلح صلحائے زمان اعرف العرفا افضل الفضلا حضرت مولانا محمد حسین صاحب دام فیضہ - آپکے علم و فضل کا بیان حیطہ تقریر سے افزوں اور حیز تحریر سے بیروں ہر جمعہ کو مدرسہ حسین بخش میں وعظ فرماتے ہیں - صدہا مسلمان بعد ادائے نماز جمعہ وہاں آتے ہیں یہ حضرت بڑے واعظ - قاطع بدعت - نیکی پسند نیک نہاد - اعلے درجہ کے دیندار - مشہور متقی شاعر بے بدل مفتی بے مثل - مداح رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم خلق و مروت میں اتم ہیں فصاحت اور بلاغت انپر ختم تخلص آپکا مقیر ہے - قطع نظر علم و فضل خط نسخ میں استاد یگانہ ہیں بہرحال آپکی ذات فی زماننا بہت غنیمت ہے فقیر بہی آپکا دل سے شکریہ ادا کرتا ہے **شکریہ** یہ ہے طہر اللہ قلبک فی قلوب الابرار و زکی عملک فی عمل الاخیار

جناب مولوی وزیر الدین صاحب واعظ جامع مسجد کا حال فضیلت علما کے بیان میں لکھا گیا جو

www.sirat-e-mustaqeem.com

کتاب ہذا کے ۱۰۴ صفحہ میں ہے۔

جناب حافظ محمد اکبر صاحب

سفر ریبے بدل لسان بے مثل جناب حافظ محمد اکبر صاحب واعظ مترجم قران دام فیضہ جناب حافظ جی صاحب بیان قران میں کسی ملامت گر کی ملامت سے نہیں ڈرتے ہیں اظہار امر حق میں کسی سے خوف نہیں کرتے ہیں یہی بہادر دینداروں کا کام ہے۔ جمعہ کے دن جامع مسجد کے ممبر پر بیان فرماتے ہیں اور ہر روز چاندنی چوک میں۔ بیشک یہ شخص اپنا ثانی نہیں رکھتا ہے یہ دہلی میں انکا دم غنیمت ہے۔ میں نے واقعی حال لکھا ہے جامع مسجد میں جو آجکل واعظوں کی شکل نظر آتی ہے وہ انہیں کے دم کا صدقہ ہے۔ پہلے امراء فساق وعظ جامع مسجد میں نہیں کہنے دیتے تھے یہ اس عالی ہمت نے انکا حکم سرکار سے منسوخ کرا کر اجازت عام حاصل کی اللھم انصر من نصر دین محمد صلی اللہ علیہ وسلم واخذل من خذل دین محمد صلی اللہ علیہ وسلم۔ وجعلنا منھم۔

جناب حافظ احمد صاحب نابینا

جناب حافظ احمد صاحب نابینا واعظ رد سندو۔ چاندنی چوک دام فیضہ۔ یہ مولانا رد ہنود میں کمال رکھتے ہیں اور اس دلیری اور بہادری سے بیان کرتے ہیں کہ انہیں کا حصہ ہے بہرکیف انکا دم بھی دہلی میں غنیمت ہے۔ خدا انکی نصرت میں رہے۔

جناب مولانا امان الحق صاحب

جناب مولانا امان الحق صاحب دام فیضہ۔ یہ حضرت جمعہ کے دن جامع مسجد میں نہایت عمدگی سے قران اور حدیث کا وعظ فرماتے ہیں علاوہ اسکے ایک حکیم بھی ہیں کوچہ میر عاشق میں رہتے ہیں۔ نہایت خلیق اور با مروت آدمی ہیں بہرحال آپکا دم دہلی میں غنیمت ہے ان سب حضرات سے اسلام کو بہت رونق ہے۔ اللہ تعالے انکو ہمیشہ خوش و خورم اور کامیاب رکھے۔

www.sirat-e-mustaqeem.com

شعراء دہلی

جناب مولانا الطاف حسین صاحب حالی

عندلیب شاخسار فصاحت بلبل بوستان بلاغت سرآمد سخنگویان جہاں سرتاج فصیحان زمان حضرت مولانا الطاف حسین صاحب المتخلص حالی دام اقبالہ - یہ صاحب فن شاعری میں یکہ روزگار ہیں - فن شاعری میں ایسا اُستاد کامل روئے زمین پر دیکھا نہیں شعرائے سلف میں ایسا صاحب کمال سنا نہیں اس فن میں یہ صاحب بے بدل ہیں اپنا نظیر نہیں رکھتے بے مثل ہیں انکے کلام کی ایک عالم میں دھوم ہے ہر ادنےٰ و اعلےٰ کو مرغوب ہے خاصکر وہ کلام جو دنیا کی حالت پر بطور نصیحت حضرت نے فرمایا ہے انکے فقرات یا اشعار آب زر ہی سے لکھنے کے قابل نہیں بلکہ دل پر نقش کرنیکے لائق ہے - آپکی تصنیفات سے ماشا اللہ بہت کتابیں ہیں مگر سب میں حیات سعدی اور مسدس زیادہ ممتاز اور مقبول جہاں ہے کہ سرکار گورنمنٹ میں بھی احاطہ ممالک مغربی میں مدارس کی تعلیم میں ہے - بہرحال فی زمانا آپکا دم دہلی میں غنیمت ہے

جناب مولانا حافظ عبد القدوس صاحب

عندلیب بہارستان سخن گستری طوطی شکرستان معنی پروری سرمست نشۂ سخندانی نظر باز شاہد نکتہ دانی غواص محیط تدقیق آشنائے بحر تحقیق افصح الفصحا ابلغ البلغا بادشاہ کشور فصاحت فرمانروائے قلمروئے بلاغت خلاق مضامین لطیف موجد قافیہ و ردیف ناظم بے بدل ناثر بے مثل زبدۂ شعرائے جہاں حضرت جناب مولانا حافظ **عبد القدوس صاحب** دام اقبالہ - آپکے کمالات کا اندازہ ظرف خیال سے بیروں اور حیطۂ شمار سے افزوں ہے معنی تازہ قالب الفاظ میں جان ڈالنا اور انفاس عیسوی سے معانی پژمردہ کو تازہ تر از گل بنانا حضرت ہی کا کام ہے آپکے محاورات نازک سے خوبی دلبراں خجل - سودا کو آپکے رشک سخن سے جنون اور میر انکے کلام بلاغت نظام سے سرنگوں ملاحت کلام سعدی آپکے خوان فیض کی نمکخوار اور شیرینی زبان حافظ شیراز آپکے مقال سے روزینہ دار جو خوبیاں شعرائے سلف میں کسیلئے ثابت محقق نہیں

اس کتاب کی ملفظ رجسٹری ہو چکی ہے ۵۵ بدون اجازت مصنف کسی کو طبع کا حق نہیں

www.sirat-e-mustaqeem.com

وہ بالا بہ حضرت کی ذات بابرکات میں موجود ہیں۔ قسام ازل نے آپکو مجموعہ محامد پیدا کیا ہے اور تخلص آپکا قدسی ہے۔ علاوہ اسکے بڑے خلیق۔ مداح رسول اللہ۔ عالی نسب مہمان نواز مشہور متقی۔ فیاض۔ کلمۃ الخیر سے درگذر نہیں کرتے۔ شریفوں اور حاجتمندوں سے بڑی فراخ دلی سے پیش آتے ہیں۔ راقم کے بڑے مہربان ہیں بہر حال فی زماننا آپکا دم دہلی میں غنیمت ہے یاالٰہی انکو دو جہان میں سرخرو رکھ۔ آمین۔

مدرسین

مولوی محمد نعیم صاحب

حضرت عالیجناب مولوی محمد نعیم صاحب خلف الرشید مولانا محمد عظیم صاحب دام فیضہ۔ آپکی خوبیاں بیان سے باہر ہیں آپ فن مدرسی سے خوب ماہر ہیں۔ نہایت دیندار مشہور متقی۔ ادائے نماز پنجگانہ اور تلاوت قرآن میں ناغہ نہیں کرتے۔ نہایت صالح۔ خلیق۔ مسلمان شخص با برکت ہیں۔ کسیکی برائی سے کام نہیں ہے مشن سکول کے ملازموں میں سے اہل اسلام پابند تقوے آپ ہی ہیں بہر حال آپکا دم غنیمت ہے یاالٰہی انکو دو جہان میں خوش رکھ۔ آمین۔

حامی اسلام

جناب عبد الغنی صاحب

حضرت عالیجناب حاجی عبد الغنی صاحب خلف الرشید حاجی قطب الدین صاحب سوداگر مرحوم جعل الجنۃ مثواہ۔ آپکی خوبیاں بیان نہیں کر سکتا ہوں قلم کو طاقت نہیں کہ انکے اوصاف حمیدہ سے ایک حرف لکھے۔ خدائے تعالیٰ نے انکو نہایت نیکنام اور نیک نیت پیدا کیا ہے۔ آپکو غربا کا بہت خیال رہتا ہے۔ مسکین پرور مہمان نواز۔ یہ نیک طینت عالم کی عزت و تواضع۔ طالب العلم کی توقیر۔ فقیر کا ادب بہت کرتے ہیں۔ آپکی ذات سے بہت فیض ہے لاوارث مسجدوں کی ماہوار امداد طلبا ء کا وظیفہ غربا مسکین یا بیوہ عورتوں کی دستگیری علماء فضلاء صلحاء کی قدر دانی فقراء و مساکین کی دلجوئی شرفا کی خفیہ طور پر مدد کرتے ہیں۔ دو

www.sirat-e-mustaqeem.com

قسم کا آپکا بھی کہا جاتا ہے ایک تو مساکین پروری کرلیے اور دوسرے امام مساجد و تعمیر مساجد پس یہی تو حمایت اسلام ہے ایسے لوگوں کی نسبت حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ دعا فرمائی ہے اللهم انصر من نصر دین محمد صلی اللہ علیہ وسلم یا اللہ مدد کر تو اسکی جو مدد کرے دین محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی اور جو مسجدوں کو آباد کرتا ہے انکی نسبت اللہ تعالے یہ فرماتا ہے انما یعمر مسٰجد اللہ من امن باللہ والیوم الاخر واقام الصلوٰۃ واٰتی الزکوٰۃ ۔ سوائے اسکے نہیں کہ آباد کرتے ہیں مسجدیں اللہ کی وہ لوگ کہ ایمان لائے ساتھ روز قیامت کے اور قایم کرتے ہیں نماز اور دیتے ہیں زکوۃ ۔ آپ سوداگر امین ہیں ۔ عن ابی سعیدٍ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال التاجر الصدوق الامین مع النبیین والصدیقین والشہداء ۔ روایت ہے ابی سعید سے ۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تاجر سچا امانت دار نبیوں اور صدیقوں اور شہیدوں کے ساتھ ہے آپ حاجی حرمین شریفین ہیں اور آداے نماز اور تلاوت قرآن میں ناغہ نہیں کرتے ہیں ۔ یہ صفتیں اللہ نے ہمارے معزز حاجی عبد الغنی صاحب کی ذات میں عنایت فرمائی ہیں ذالک فضل اللہ یوتیہ من یشاء یعنی یہ فضل اللہ کا ہے جسکو چاہتا ہے اپنے بندوں میں سے ۔ فقیر کو تو حاجی صاحب سے یہ نیک گمان ہے اپنے گمان کے موجب اللہ کی جانب میں دعا کرتا ہوں کہ یا اللہ حاجی صاحب کو اس جہان میں تو خوش رکھیو اور نیک کاروں کی توفیق اس سے زیادہ عنایت کر اور آخرت میں مغفرت کر اور حشر انکا حضرت سید المرسلین صلی اللہ علیہ وسلم واٰلہ واصحابہ و تابعین و تبع تابعین و ابرار و اخیار کے ساتھ کر آمین ۔ میں آپکا حال اور حاجی قطب الدین صاحب مرحوم کی یادوش بخیر کتاب ہذا کے ۲۰ صفحہ میں لکھ چکا تھا یہاں پر چونکہ دہلی کے معتمات کا ذکر خیر لکھا گیا اسلئے آپ کا ذکر خیر بھی معتمات میں مکرر لکھا جاتا ہے ناظرین یہاں حاجی صاحب کا حال ملاحظہ فرماکر ۲۰ صفحہ میں آپکے والد حاجی قطب الدین صاحب مرحوم کا حال بھی ملاحظہ کریں اور انکو دعاے خیر سے یاد کریں کہ وہ کیسے ہمدرد اسلام اور حامی اسلام تھے اللہ انکو جنت میں ہمیشہ خوش رکھے اور انکی اولاد کو بھی فتنہ اور فساد سے محفوظ رکھے آمین ۔ یا رب العلمین ۔ ہم لوگ جسمیں جو صفت دیکھینگے اپنے قلم اور زبان دونوں سے

اظہار کر سکیے جبکہ ہمارے حضرت سید المرسلین نے حامیان اسلام کو اس دعا سے یاد فرمایا اللھم انصر
من نصر دین محمد صلی اللہ علیہ وسلم پھر ہم حق لکھنے اور بیان کرنے اور دعا کرنے سے کب
درگذر کر سکتے ہیں امید کہ خدا انکو قبول کرے ـــ اور میں بھی سایہ عاطفت میں ہمیشہ رہوں ـ

خوشنویسان دہلی

عالی جناب مولوی رضی الدین صاحب دام اقبالہ

یہ حضرت خط نستعلیق میں استاد یگانہ اور مشہور زمانہ ہیں جو حرف آپکی قلم اعجاز رقم سے نکلتا ہے وہ خوبی میں مثل گل چمن ہے الف کی راستی قامت محبوبان جہاں پر طعنہ زن ہے ہر نقطہ پر خال رخ خوباں نثار اور ہر دائرہ سے دائرہ آفتاب شرمسار ـ سطر مسلسل مثل زلف مہوشاں پیچاں اور کشش مانند ابروے محبوبان جہاں کشاں ـ حروف نوک پلک سے باریک قواعد و اصول میں ٹھیک ٹھیک ـ گویا صفحہ پر عقد ثریا پدید ہے یا چاندی کی تقطیع پر سلک مروارید ہے ـ آغا عبد الرشید اگر آپکا کتبہ ملاحظہ فرماتے تو مثل آئینہ ششدر و حیران رہجاتے ـ میر عماد کا اپکے قواعد پر ضرور اعتماد ہوتا ـ میر پنجہ کش اپنے پس شاگرد کا خط دیکھتے تو اسکی قطعہ دیکھکر دل شاد ہوتا ـ اپکے فیضان اصلاح سے پچاس ساٹھ طلبا ہر سال خوش نویس ہوجاتے ہیں جیکو بتاتے ہیں ویسے بناتے ہیں بہرحال حضرت کا دم فی زماننا دہلی میں غنیمت ہے فقیر بھی آپکو دل سے دعا دیتا ہے طہر اللہ قلبک فی قلوب الابرار و زکی عملک فی عمل الاخیار ـ

جناب منشی انشاء اللہ خانصاحب

یہ صاحب خط نستعلیق میں مشہور قریب و بعید ہیں ہر فرد بشر کو آپکے قطعات کے دیکھنے کا از حد شوق ہے ـ علاوہ اسکے آپ دیندار خلیق بامروت آدمی ہیں فی زماننا ریاست دوجانہ میں نوابصاحب کے مصاحب خاص ہیں اور بعہدہ معزز ممتاز ہیں ـ فقیر بھی آپکا دل دعاگو ہے یا الٰہی انکو خوش رکھہ ـ

اس کتاب کی ملفظ رجسٹری ہو چکی ہے روشنائی بدون اجازت مصنف اسمیں ایکحرف نہیں نکل

www.sirat-e-mustaqeem.com

روشنائی سازان دہلی

جناب خانصاحب الف خاں زاد اللہ کمالہ

یہ حضرت اس فن میں استاد لاثانی ہیں اپنے وقت کے گویا بہزاد دوراں ہیں۔ علاوہ اسکے آپ بڑے دیندار مشہور متقی متدین صاحب تقوے۔ مومن پابند صوم وصلوۃ۔ پارسا نیک گمان۔ رحمدل۔ خداترس۔ خلیق۔ نیک نیت۔ صادق الوعدہ۔ چاشنی چشیدہ۔ بابرکت آدمی ہیں۔ آپ متواضعین میں سے ہیں خادم علماء و مساکین ہیں آپکو ہمدردی قوم اور خیر خواہی اسلام کا خیال ہر وقت دامنگیر رہتا ہے اچھے کاموں میں سب سے پہلے سبقت کرتے ہیں۔ جنکا دم دہلی میں ازبس غنیمت ہے۔ اصل تو یہ ہے کہ ایسوں ہی سے اسلام کی زیب زینت ہے ہمیشہ کتب نفیسہ علوم دینیہ مطالعہ میں رہتی ہیں۔ اکثر کتب طب بھی دیکھتے رہتے ہیں اور باخیر شخص ہیں فقیر بھی خانصاحب کا دل سے دعاگو ہے۔ طہر اللہ قلبک فی قلوب الابرار وذکی عملک فی عمل الاخیار۔ اور حشر آپکا مع الابرار ہو۔

مصوران دہلی

جناب محمد نذیر حسین صاحب

میں بڑی خوشی سے اس عالی ہمت کا نام اپنی کتاب میں درج کرتا ہوں کہ انکا نام نامی کو لقا ہے حضرت عالیجناب محمد نذیر حسین صاحب خلف الرشید محمد حسین صاحب دام اقبالہ۔ یہ عالی ہمت نیکنام بڑے معزز آدمی ہیں اس عالی ظرف نے لندن میں بر سر دربار کہ جسمیں ملکہ معظمہ اور وزراء انگریز بڑے بڑے زباندان علماء فضلاء موجود تھے اس نیکی پسند نے مدحیں حضرت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی اس عمدہ لہجہ سے پڑہیں کہ اسکے اثر جانگداز سے حاضران جلسہ شمع کی طرح روتے تھے وہ مدحیں نبی عربی کی روح کی کپکپا دینے والی وہ نئی نئی باتیں۔ اس مداح نبی عربی نے اہل جلسہ کے دلونکو کہینچ لیا۔ اس اثر بے حد نے ان یوروپین غیر زبان کا حال دگرگوں کر دیا۔

جو سنتا تہا کہڑے ہوکر سر دہنتا تہا ایک اژدہام مجمع خاص و عام تہا چاروں طرف سے صدا آ

www.sirat-e-mustaqeem.com

آفرین آفرین آنے لگی۔ یہ اس عالی ہمت نے انگریزی زبان میں بڑے بڑے انگریز زباندانوں سے گفتگو کی سب آپکی لیاقت سے حیران رہگئے اور معترف ہوئے کہ اسوقت بھی دہلی میں ایسے لئیق ہیں اُسوقت انکو ایک سند برسرِ دربار بلک سے عنایت ہوئی۔ یہ صاحب مصوری اور نقشہ نویسی دونوں میں استاد لاثانی ہیں اپنے وقت کے بہزاد ومانی ہیں غرض یکتا سے روزگار ہیں صورتگران جہاں انکی طرحداری کے حیرت نگار ہیں۔ آپ دیندار پابند صوم وصلوٰۃ محتسب لحاظ اور بامروت آدمی ہیں آنکھ میں حیا وشرم بہت ہے آپکا دم دہلی میں فی زمانناً غنیمت ہے فقیر بھی آپکے دل سے دعا دیتا ہے یا الٰہی انکو دو جہان میں شاد بامراد آباد اور سرخرو رکھیو۔ آمین۔

جناب محمد فضل خاں صاحب

انکا ذکرِ خیر بھی میں بہت خوشی سے لکھتا ہوں۔ حضرت عالیجناب محمد فضل خانصاحب دام اقبالہ یہ صاحب بھی فن میں طاق اور نقشہ نویسی میں شہرہ آفاق ہیں نقاشان فرنگ آپکا نقشہ دیکھکر دنگ ہیں اپنے ہمسروں میں بادانش و فرہنگ ہیں۔ آپ مشہور دیندار۔ پابند فرائض۔ فیاض رحمدل۔ خادم علماء و مساکین شریفوں اور حاجتمندوں سے بڑی فراخ دلی سے مسلوک ہوتے ہیں حضرت کا دم دہلی میں مغتنمات سے ہے فقیر بھی آپکو دعا سے یاد کرتا ہے طہر اللہ قلبک فی قلوب الاخیار و زکی عملک فی عمل الابرار۔

نقشہ نویسان دہلی

جناب ذوالفقار خاں و قطب الدین خاں صاحبان

یہ صاحبان اس فن میں بے بدل اور بے مثل ہیں مثرہ چشم حور اگر حضرات کا موئے قلم بنے تو سجا ہے اور بیاض گردن پری اگر ان حضرات کا صفحہ ہو تو زیبا ہے اور علاوہ اسکے دونوں صاحب اعلےٰ درجہ کے دیندار۔ پرہیزگار بزرگ و متقی ہیں۔ ادائے نماز میں کمر بستہ ہیں علماء کے ساتھ بڑی خوشدلی سے پیش آتے ہیں۔ بہرحال آپ دونوں صاحبوں کا دم دہلی میں مغتنمات سے ہے

www.sirat-e-mustaqeem.com

راقم کو بھی ان حضرات سے نیاز حاصل ہے دینی کتب اکثر مطالعہ میں رہتی ہیں۔ فقیر بھی شکریہ ادا کرتا ہے **شکریہ** یہ ہے طہر اللہ قلبک فی قلوب الابرار و زکی عملک فی عمل الاخیار

جناب حکیم عبدالرحیم صاحب خلف الرشید حسین علی صاحب مرحوم مغفور

یہ صاحب نقشہ کشی میں یگانہ آفاق ہیں بمبئی میں بعہدہ نقشہ کشی عنایت الٰہی سے ممتاز ہیں عزو وقار علاوہ اسکے آپ بڑے عابد۔ مرتاض تہجد گذار۔ پارسا متدین۔ دیندار۔ پابند صوم و صلوٰۃ متقی شخص بابرکت ہیں۔ یہ بزرگ بڑے لائق اور خوش اخلاق مسلمان آدمی ہیں۔ اور اکثر حضر کے سفر میں تنہا ہوتے ہیں حضر میں۔ ہر وقت سبحان اللہ اور درود شریف زبان پر جاری ہے بڑے محب رسول خدا ہیں۔ خیر آدمی ہیں۔ نیکو کاروں کی سعی میں کچھ دریغ نہیں۔ اس حدیث نبوی کے آپ مصداق ہیں **حدیث** من ستر مسلم سترہ اللہ فی الدنیا والاخرۃ ومن یسیر علی معسر یسرہ اللہ فی الدنیا والاخرۃ واللہ فی عون العبد ما کان العبد فی عون اخیہ — آپ صبح کو لوگوں کو یہ عبرت دلاکر الصلوٰۃ خیر من النوم بیدار کرکے مسجد میں جمع کرتے ہیں۔ ایسے بزرگوں کا ہونا فی زماننا عجائبات سے ہے۔ وہ اکے اسکے علماء کی آپ بڑی قدر و منزلت کرتے ہیں راقم کو بھی اس زبدہ اراکین روزگار کی خدمت میں نیاز حاصل ہے اور انکی بھی نظر عنایت اور چشم شفقت بدرجہ غایت ہے۔ فقیر بھی دل سے دعا دیتا ہے۔ یا خدا انکو دنیا میں خوش رکھ اور آخرت میں مغفرت کر اور حشر آپکا مع الشیخ حضور ہمارے محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ کے ساتھ کر۔ آمین۔

دندان سازان دہلی

جناب عبدالغفور صاحب

آپکا ذکر خیر متعلقات دہلی ہی میں بہت ہی خوشی سے اپنی کتاب میں درج کرتا ہوں۔ حضرت عالیجناب **عبدالغفور صاحب** دام اقبالہ۔ یہ حضرت فن دندان سازی میں ایسے استاد کامل ہیں کہ روئے زمین پر نہ دیکھا نہ سُنا۔ استادان سلف میں ایسا صاحب کمال اس فن کا کوئی سنے

www.sirat-e-mustaqeem.com

میں نہیں آیا۔ اس فن میں یہ حضرت بے بدل ہیں نظیر اپنا نہیں رکھتے بیمثل ہیں باوجودیکہ ولایت
انگلستان میں بڑے بڑے صناع اور ہمہ داں ہیں مگر انکے آگے وہ محض ہیچمداں ہیں واقعی خداوند
کریم نے دانت بھی عجیب نعمت عطا کی ہے جب دانت ٹوٹ جاتے ہیں تو دنیا کی تمام عیش و عشرت اوام
خاک میں مل جاتا ہے۔ پس جن صاحبوں کے کسی وجہ سے دانت ٹوٹ گئے ہوں تو اس عالی ہمت کے
پاس کوچہ بیچہ بنداں میں تشریف لائیں اور اس از دست رفتہ نعمت سے بہرہ یاب ہوں۔ اور
اس کارخانہ میں صرف دانت ہی نہیں بنتے بلکہ ربڑ کی مہر اور پتھر کی آنکھ بھی بنتی ہیں۔ مگر اس شخص
کی آنکھ بنائی جاتی ہے کہ جسکی آنکھ کسی وجہ سے کانی ہو گئی ہو یا جسکی آنکھ پر جالا وغیرہ آگیا ہو۔
یہ آنکھ پتھر کی بنائی جاتی ہے مگر واضح رہے کہ اس بنی ہوئی آنکھ سے کچھ دکھائی نہیں دیتا مگر دوسرا
شخص یہ نہیں جان سکتا کہ دونوں آنکھوں میں اصلی کونسی ہے اور بنی ہوئی کون سی ہے اور جب
چاہو اس آنکھ کو اتار لو اور جب چاہو پھر چڑھا لو یہ صفت اس عالی ہمت کی ذات سے جاری ہوگی
آنکی حکایت ہے کہ جب دہلی میں غدر محرم ہوا تو ڈپٹی کمشنر صاحب باہر کے کمیشن پر مقرر تھے وہ
انکے پاس تشریف لائے اور کہا کہ میرا دانت نصف ٹوٹا ہوا ہے اسکو درست کر دو اس عالی ہمت
نے اس دانت کو ایسا درست کیا کہ معلوم نہیں ہوتا تھا بلکہ بالکل قدرتی معلوم ہوتا تھا۔ صاحب
موصوف نے نہایت خوش ہو کر بہت سا انعام اور ایک چٹھی اس مضمون کی کہ ایسا کاریگر نہ دیکھا نہ سنا
عطا فرمائی۔ یہ حضرت شہر دہلی میں ہمہ صفت موصوف ہیں۔ نیکنام ایسے ہی کاریگر ایسے ہی آنکھ
میں حیا و شرم ایسی ہی فیاض ایسے ہی ذلک فضل اللہ یوتیہ من یشاء یہ اللہ کا فضل ہے
جسے چاہے عنایت کرے۔ ہمکو بھی فخر ہے کہ ایسے ایسے لوگ دہلی میں ہیں ایسوں کا ہونا فی زمانا
از بس غنیمت ہے۔ فقیر بھی اس عالی حوصلہ۔ باذل۔ مخیر۔ دیندار۔ مقید فریضہ۔ مسکین پرور۔ تہیدست نواز
محب رسول خدا۔ قدر دان علماء کو دل سے دعا دیتا ہے کہ یا الٰہی آپکو دو جہان میں خوش رکھ
اور حشر انکا اخیار و ابرار کے ساتھ کر۔ خصوصاً تابعین اور تبع تابعین اور اولیاء کرام
اور مشائخ عظام کے ساتھ۔ آمین

www.sirat-e-mustaqeem.com

مہر کنان دہلی

جناب سید منور علی صاحب

یہ صاحب بھی اس فن میں یگانہ روزگار ہیں ۔ اور مشہور دیار وامصار ہیں خط نستعلیق میں یہ دیندار نیکنام شاگرد سید محمد امیر صاحب مرحوم اور بسیج ہیں سید محمد امیر الدین نساخ مرحوم بے نظیر کے ہیں ۔ آپکا دم دہلی میں لبا غنیمت ہے ۔ یارب انکو دین و دنیا میں خوش رکھیہ ۔ آمین

جناب سعد اللہ خانصاحب

یہ حضرت بھی اس فن میں یکتائے جہاں اور علامۂ زماں ہیں ۔ علاوہ اسکے آپ دیندار ۔ عالی حوصلہ نیکی پسند ۔ ادائے نماز پنجگانہ میں کمربستہ ہیں اور صاحب املاک ہیں ۔ اللہ اکبر یہ صاحب حوصلہ بڑے باپ کے فرزند ہیں اسوقت مجکو خداوندکریم نے دلی جوش دلایا کہ میں انکے والد مرحوم و مغفور کا ذکر خیر ایک بڑی خوشی سے لکھوں کہ مغفور کے نام نامی کو بقا رہے ۔

جناب بدر الدین صاحب مرحوم

یادش بخیر حضرت عالیجناب **بدر الدین علی خاں** صاحب مرحوم جعل الجنۃ مثواہ یہ مرحوم نیک متقی مہرکنی میں ایسا استاد کامل تھا کہ ایسا استاد کامل نہ زیر زمین پر دیکھا نہ سنا استادان سلف میں ایسا صاحب کمال آجتک نہیں سنا اس فن میں یہ صاحب حوم بے بدل تھے اصل تو یہ ہے کہ اپنا مثل نہیں رکھتے تھے ولایت انگلستان میں بڑے بڑے صناع اور ہمہ داں تھے مگر انکے آگے وہ محض ہیچداں تھے ایکمرتبہ نگینہ ہیرے پر نام ملکہ معظمہ قیصرہ ہند دام اقبالہا کا کندہ کیا تھا اسکے صلہ میں خلعت و انعام ملا تھا فقیر بھی اس مرحوم کو دعائے خیر سے یاد کرتا ہے کہ یا الٰہی انکو جنت میں خوش رکھیہ ۔

گھڑی سازان دہلی

جناب نور محمد صاحب موتی بازار

اس کتاب کی بلفظہ رجسٹری ہو چکی ہے یہ بدون اجازت مصنف امین سے ایکحرف نہیں نکل سکتا

یہ صاحب اس فن میں یگانہ روزگار ہیں اور بہت ہی نیکنام ہیں علماء کے آپ بڑے قدر دان ہیں آپ بڑے دیندار اور مشہور متقی ہیں ہر جمعہ کو نماز جامع مسجد میں پڑھتے ہیں۔ مزاج میں حمایت اسلام بہت ہے۔ فی زمانا ایسوں کا ہونا بس غنیمت ہے فقیر بھی دعا دیتا ہے کہ یا الٰہی انکو دوجہان میں خوش و خورم رکھیو۔ آمین

جناب عبد العزیز صاحب

یہ صاحب اس فن میں استاد لاثانی ہیں اور بڑے خلیق ہیں اور جوان صالح اور نمازی آدمی ہیں۔ جیسے خوش رو ہیں ویسے ہی خوش اعمال ہیں خدا انکو دوجہان میں خوش رکھے آمین

جناب محمد یعقوب صاحب

یہ صاحب بھی اس فن میں مشہور نزدیک و دور ہیں اور نہایت عقیل و فہیم و ذی شعور ہیں علاوہ اسکے آپ متشرع اور دیندار ہیں۔ ادائے نماز و روزہ میں کمربستہ ہیں۔ فیاض۔ نرم طبیعت خدا ترس شخص بابرکت ہیں مولوی عبد الرب صاحب کے صحبت یافتہ ہیں۔ انکی جو تعریف کیجائے بحیثیت انکی ہنرمندی کے بہت کم ہے۔ فقیر بھی انکو دل سے دعا دیتا ہے یا الٰہی ان کو دنیا و آخرت میں خوش رکھیو آمین

عطاران دہلی

جناب شیخ جمال الدین صاحب

یہ صاحب معزز اس فن میں بڑے نیکنام اور نیک نیت ہیں وہ وہ عمدہ دوائیں مفرد و مرکب اور ہر قسم کی معجونات وغیرہ آپکی دوکان میں موجود ہیں اس فن کے لوگوں کی آپ ناک ہیں اور صاحب املاک ہیں۔ مشہور قریب و بعید ہیں علاوہ اسکے آپ متدین اور نمازی آدمی ہیں اور علماء کے بہت قدر دان ہیں۔ بہرحال آپکا دم دہلی میں غنیمت ہے یا الٰہ العالمین انکو دوجہان میں خوش و خورم شاد و بامراد اور اسیطرح ہمیشہ نیکنام رکھیو۔ آمین۔

www.sirat-e-mustaqeem.com

جناب سید فیض الحسن صاحب

یہ دیندار مشہور متقی بھی اس فن میں بڑے لائق ہیں - آپکی بھی عمدہ عمدہ اور چیدہ چیدہ دوائیں مفرد و مرکب اور ہر قسم کی معجون وغیرہ تیار رہتی ہیں - علاوہ اسکے آپ بڑے دیندار متقی ہیں سید صاحب محب رسول خدا علمار کے بڑے قدردان ہیں - یا الٰہی انکو دوجہان میں سرخرو رکھ

جناب محمود بخش صاحب و حاجی نظام الدین صاحب

آپ دونوں صاحبوں کی یہ کوٹھی واقعہ پھاٹک حبش خان جس میں ایک قسم کی ادویات اور میوہ جات اور ہر قسم کا مال موجود رہتا ہے اسلامیہ کوٹھی کے نام سے مشہور ہے اسکے مہتمان جناب حاجی لطیف بخش صاحب و حضرت مولانا حافظ حاجی احمد حسین صاحب ہیں یہ چاروں صاحب بڑے نیکنام - متدین امین متین شخص بابرکت ہیں بہرحال آپ صاحبان کا دم دہلی میں مغتنمات میں سے ہے یا الٰہی ان حضرات کو دارین میں خوش رکھ - آمین -

خیاطان دہلی

میاں مولا بخش صاحب

یہ صاحب اس فن میں یگانہ روزگار ہیں اور مشہور با مصارف و بار ہیں - علاوہ اسکے بڑے دیندار پابند صوم و صلوٰۃ اور نہایت خوش عقیدہ خادم علماء و مساکین ہیں اور آپ باخبر آدمی ہیں فقیر بھی انکے لئے دعا کرتا ہے - یا الٰہی انکو دوجہان میں خوش رکھ - اور حشر انکا مع الابرار کر - آمین -

میاں محمد ابراہیم خیاط صاحب

یہ صاحب بھی اس فن میں اُستاد لاثانی ہیں - اس کار میں اپنا نظیر نہیں رکھتے ہیں بے مثل ہیں اور علاوہ اسکے بڑے نمازی پابند و ظائف - پرہیزگار - خلیق بامروت آدمی ہیں انکے لئے بھی فقیر دعا کرتا ہے - یا الٰہی انکو بھی دارین میں سرسبز کر - اور حشر انکا مع الابرار کر - آمین -

نکل سکتا

اس کتاب کی باقاعدہ رجسٹری ہو چکی ہے بیچہ بدون اجازت مصنف اسمیں سے ایک حرف نہیں

نیچہ بندان دہلی

میاں چودھری فیض بخش صاحب

نیچہ بندی میں بڑے استاد ہیں ایسا کامل روئے زمین پر دیکھا نہیں۔ استادان سلف میں ایسا صاحب کمال آجتک سنا نہیں۔ اس فن میں یہ صاحب بے بدل ہیں۔ ہندوستان میں بے نظیر نہیں گنتے ہیں۔ چنانچہ اسوقت میں جو ایک حقہ بادشاہ فرانس نے ملکہ معظمہ قیصرہ ہند دام اقبالہا کو بطور تحفہ بھیجا اور ملکہ موصوفہ نے اس حقہ کو بطور تحفہ نواب بہاولپور صاحب بہادر کو عنایت کیا۔ اسکے لئے نواب صاحب ممدوح نے ایک نیچہ پیچوان بلاگت کثیر اپنے تیار کرایا ہے جسکو راقم نے بھی بچشم خود دیکھا۔ واہ واہ واہ کیا کیا عمدہ باریکیاں اور نزاکت اور خوبیاں صرف کی ہیں جنکی تعریف کرنی ممکن نہیں۔ اس فن میں آپ یکتائے دہر دہلی میں از بس غنیمت ہے۔ علاوہ اسکے بڑے دیندار۔ پابند صوم وصلوۃ صحبت یافتہ علمار چاشنی چشیدہ شخص ہیں۔ فقیر بھی انکو دعا دیتا ہے یا الٰہی انکو دوجہان میں خوش رکھیو۔ آمین آپکے دو صاحبزادہ ہیں جنکا نام عبد الرزاق و عبد القادر ہے۔ دونوں نیکنام اور سعادتمند۔ نمازی جنکی آنکھ میں حیا و شرم بہت ہے۔ ماشاء اللہ دونوں لائق اور اپنے اپنے کام میں طاق ہیں۔ فقیر انکو بھی دعا خیر سے یاد کرتا ہے۔ یا الٰہی ان دونوں کو بھی دوجہان میں سرسبز کرے۔ آمین

شکریہ انجمن حمایت اسلام لاہور

میں اپنے اخلاص اور جوش خیر خواہی سے اس انجمن کا تہ دل سے شکریہ اپنے کتاب میں درج کر کے اپنا نامہ اعمال حسنات سے پر کرتا ہوں مرحبا ہے اس انجمن کے ممبروں اور معاونوں کو کہ جنکے علو ہمت اور دانشمندی سے ہمدردی قوم کے لئے کیا کیا عمدہ تجاویز

اس کتاب کی باضابطہ رجسٹری ہو چکی ہے ہو بدون اجازت مصنف اسمیں سے ایک حرف نہیں نقل ہو سکتا

www.sirat-e-mustaqeem.com

ہو رہی ہیں اور ہمہ تن معروف اماتت بدعت و احیاء سنت میں سرگرم ہیں اور بواسطہ اور بلا
واسطہ تحریرًا تقریرًا نفسًا یدًا مالًا صراحتًہ اشارۃً حمایت اسلام ہو رہی ہے ۔ الحق اس زمانہ
میں کہ غربت اسلام ہو رہی ہے انجمن کا ہونا ازبس غنیمت ہے ۔ اسوقت اس انجمن سے کیا کیا
عمدہ کارروائیاں ظہور پذیر ہو رہی ہیں کہ جسکا شکریہ میں کیا بلکہ اہل اسلام ہندوستان
بھی ادا نہیں کرسکتے ہیں اس عمدہ کارروائی کو اپنی کتاب میں درج کرتا ہوں وہ یہ ہے
کہ شہزادہ واعق رئیس لدہیانہ کی دو لڑکیاں المشہور شہزادیان کابل جو عرصہ چہہ سال
سے مشنری لیڈیوں کی ترغیب سے معہ اپنی بوڑہی والدہ کے عیسائی ہو گئیں تہیں اور کچھ
عرصہ سے لاہور میں سکونت پذیر ہیں ۔ ہادی مطلق خدا نے برحق کی توفیق اور انجمن کی
سعی سے پہر شرف اسلام ہو گئیں ۔ چونکہ اُس قلیل پنشن پر جو گورنمنٹ سے انکو ملتی
تہی انکا گذارا بالکل مشکل تہا ۔ اسلئے اس انجمن نے بعد تحقیقات اور غور دس روپیہ ماہوار
ایک سال کے لئے صیغہ تیامے سے از ابتداے یکم ستمبر ۱۸۹۹ء شرائط ذیل پر عطا کرنے
منظور فرمائے ۔ نماز کی پابندی کریں ۔ مذہبی تعلیم حاصل کریں کوئی مشنری لیڈی یا مرد انکے
مکان پر نہ آوے اور نہ وہ انکے مکان پر جاویں ۔ شاباش ۔ آفرین ۔ مرحبا ۔ رحمت خدا
ایمانداری اسیکا نام ہے حمایت اسلام اس ہی کو کہتے ہیں ۔ اللہم زد فزد ۔
خداوند اکبر ہماری اس اسلامی انجمن کو اسلامی کاموں میں روز افزوں ترقی نصیب کرے
آمین اور انکے معاونوں اور منتظموں خصوصًا ہمارے معزز سکرٹری جناب مولانا شمس الدین
صاحب کو دو جہان میں سرخرو رکہو ۔ آمین ۔

معتنمات لکھنو

جناب منشی نظیر علی صاحب نقشہ نویس محکمہ نہر گنگا نیور دام اقبالہ

قلم کو طاقت نہیں کہ آپکے اوصاف حمیدہ سے ایک حرف لکہے زبان کو یارا نہیں کہ آپکے محامد
پسندیدہ سے ایک لفظ کہے یہ حضرت بڑے حامی اسلام ۔ دیندار مشہور متقی ہیں ۔ بواسطہ

بلا

اس کتاب کی بلفظہ رجسٹری ہو چکی ہے بدون اجازت مصنف اسمیں سے ایک حرف بہی نہیں نکل سکتا

www.sirat-e-mustaqeem.com

بلا واسطہ تحریراً تقریراً یداً لفظاً مالاً صراحتاً اشارۃً حمایت اسلام مد نظر ہے اور اماتت بدعت اور احیاء سنت میں سرگرم ہیں۔ اس عالی ہمت کو ہر وقت ہمدردی قوم اور ترقی اسلام کا خیال رہتا ہے۔ اور ترقی اسلام کیلیئے عمدہ عمدہ تجاویز نکالتے ہیں ہیں اس زمانہ غربت اسلام میں آپکا دم از بس غنیمت ہے یہ حضرت خادم واعظین ہیں اللھم انصر من نصر دین محمد صلی اللہ علیہ وسلم واجعلنا منہم فقیر بھی حضرت کو دعا دیتا ہے یا الہی انکو دوجہاں میں سرخرو رکھہ۔ آمین۔

مطبع رضوی دہلی

جناب محمد میر حسن صاحب

غواص بحر سخنوری آشنائے دریائے معنی پروری بلبل چمنستان لفظ و معانی رشک افزائے کلام فردوسی و خاقانی زبدہ زمن جناب سید محمد میر حسن صاحب دام اقبالہ۔ جو جو خوبیاں اللہ تعالیٰ نے ذات والا میں عنایت کی ہیں نہ زبان قلم سے ادا ہو سکتی ہیں اور نہ حیطہ خیال میں سما سکتی ہیں۔ آپ بڑے متقی بیدار پابند صوم و صلوٰۃ دوست نواز شریف پرور عالی نسب پسندیدہ سندی حامی اسلام۔ محب مولی خدا۔ صادق الوعدہ۔ برتاؤ عمدہ۔ امین متین منکسر المزاج۔ خادم علماء و مساکین خلیق بابرکت شخص ہیں۔ فی زمانہ دہلی میں ہمارے معزز میر صاحب کا دم از بس غنیمت ہے علاوہ اسکے آپ کا مطبع رضوی واقعہ محلہ پہاڑی دہلی میں ایک مغتنمات سے ہے۔ آپ کے مطبع کی چھپائی مشہور ہے۔ فقیر بھی تہ دل سے میر صاحب ممدوح کو دعا دیتا ہے یا الہی میر صاحب موصوف کو دوجہان خوش رکھہ۔

دعائے مصنف

یا الہی جنکا ذکر میں نے اپنی کتاب میں کیا ہے انکا و نیز جملہ اہل اسلام کا خاتمہ بالخیر کر۔ اور حشر انکا مع النبیین خصوصاً محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ الہ و تابعین و تبع تابعین و اخیار کے ساتھ کر آمین۔ ثم آمین۔

www.sirat-e-mustaqeem.com

وعظ اوّل

اعوذ باللہ من الشیطان الرجیم ۔ بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ۔
اِنَّ اللہَ وَمَلٰئِکَتَہٗ یُصَلُّوْنَ عَلَی النَّبِیِّ یٰۤاَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا صَلُّوْا عَلَیْہِ وَسَلِّمُوْا تَسْلِیْمًا ۔

تمہید قرآن سبحان اللہ اللہ اللہ نے قرآن میں کیا لذت بیان کہی ہے اسکی کیفیت صحابہ کرام سے دریافت کرنی چاہیئے تھی کہ اس قرآن کی خاطر ان لوگوں نے کیا کیا تکلیفیں اٹھائی ہیں مگر اس قرآن کو نہ چھوڑا۔ لکھا ہے مکہ معظمہ میں جب سے کوئی ہاتھ سے اہل اسلام پر نہایت سختی پہونچی شروع ہوئی کہ کوئی دہوپ میں الٹا کر کوڑوں سے پٹوایا جاتا ہے کسیکو قتل کیا جاتا ہے کسیکو زخم لگائے جاتے ہیں گوشت کاٹا جاتا ہے یہانتک کہ ایکدن عمار بن یاسر اور انکے والدین کو عذاب دیا جا رہا تھا کہ ابو جہل لعین بھی آ نکلا اس بدبخت نے سمیہ والدہ عمار کی پیشاب گاہ میں نیزہ چلایا وہ شہید ہو گئی۔ ایسی حالت میں ۸۲ ایماندار کہ جنمیں تیرہ عورتیں اور باقی مرد حضرت عمر بن الخطاب و جعفر بن ابیطالب وغیرہ تھے دریائے قلزم پار اتر کر ملک حبش میں ہجرت کر گئے اس ملک کا بادشاہ **اصحمہ نام نجاشی** لقب عیسائی مذہب کا ایسا افریقہ کے عقائد کا آدمی تھا یہ شخص ایک بڑا عالم توریت و انجیل کا تھا **صحائف** کی وجہ سے وہ ایک مدت سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ظاہر ہونے کا منتظر اور **مجملاً** یہ جانتا تھا کہ یہ اخیر نبی عرب کے قبائل سے مبعوث ہوگا اس بات کی طرف اسکے کان لگے ہوئے تھے اور ہمیشہ مناجات میں جناب باری میں دعا کیا کرتا تھا کہ وہ نبی عربی میرے زمانہ میں مبعوث ہو۔ کاش جمال باکمال مصطفوی سے میں بھی مشرف ہوں اور ایمان لاؤں **صحابہ کی جماعت** اسکے ملک میں اور اسکے خاص شہر میں تاجروں کی ہوائی کشتیوں پر سوار ہو کر پہونچی اور انکے بعد کفار قریش نے نجاشی کے لئے ہدیہ اور خط دیکر عبداللہ ابن ابی ربیعہ و عمرو بن العاص کو بھیجا کہ یہ جماعت حبش ۔ نئے مذہب کی پیدا ہوئی ہے یہ لوگ مسیح کو خدا نہیں بلکہ خدا کا بندہ کہتے ہیں انکو مقید کر کے ہمارے پاس واپس بھیج دیجئے تاکہ یہ آپکے ملک میں شورش برپا نکریں اس مراسلہ کے وصول ہونے کے بعد نجاشی نے اپنے امرا اراکین سلطنت اور اپنے علماء و فضلا و صلحا کی ایک مجلس قائم کی اور اس جماعت صحابہ کرام کو بھی ان دونوں ایلچیوں کے روبرو طلب کر کے مسلمانوں سے پوچھا کہ تم میں سے اپنے نبی محمد صاحب کا زیادہ قرابت دار کون ہے حضرت عالیجناب جعفر طیار نے فرمایا کہ میں انکا بھائی ہوں نجاشی نے آنحضرت کا تمام حال استفسار فرمایا اور ارشاد کیا کہ مشتاق ہوں کچھ انکے اوصاف بیان کرو۔ **اشعار**

اشراف کا بناؤ رئیسوں کی شان ہے ؛ شاہوں کی آبرو ہے سپاہی کی جان ہے ؛ پاتو میں لعل جلی میں [illegible]

www.sirat-e-mustaqeem.com

جمال لٹکے ہیں ہیرے کی چھوٹ پڑتی ہے ٹکڑوں پہ لال کے ٭ دید اسکی فرض عین ہے خوش اعتقاد پر
قربان ہے صبح و شام بیاض و سواد پر ٭ ندیکھا کوئی پھول اس سا ندیکھا ٭ بہت چھان اے گلستان عالم ٭
یہ سنکر تمام حاضرین مجلس حیران و ششدر رہ گئے اور نجاشی نے مہاجروں پر ظلم و ستم کا برپا ہونا معلوم کیا
اسکے بعد پوچھا کہ **محمد صاحب** پر کوئی آسمان سے کتاب نازل ہوتی ہے انہوں نے عرض کیا کہ ہاں کہا کچھ پڑھکر
سناؤ چونکہ عرب و حبش میں چنداں فاصلہ نہ تھا و نیز نجاشی عربی جانتا تھا اسلئے باہم عربی زبان میں تکلم ہوا کرتا تھا
حضرت جعفر طیار نے سورہ مریم پڑھنی شروع کی یہ پڑھتے جاتے تھے نجاشی و حاضران مجلس ان زار کلام الٰہی
سنکر رقت سے روتے جاتے تھے اور یہ **باتیں** منہ سے کہتے تھے کہ جنکو خدا تعالےٰ نے ان آیات میں نقل فرمایا سبحان
اللّٰہ صحابہ کا پڑھنا وہ وقت کیا کیفیت کا ہوگا پس نجاشی مسلمان ہوگیا اور حضرت کے پاس ہدیہ بھیجا اور صحابہ
کی بڑی عزت و توقیر کرتا رہا اسکے بعد آنحضرت کا **نامہ مبارک** بھی اسکے پاس پہنچ گیا **فقیر** کہتا ہے
کہ اللہ جل شانہ نے کس خوبصورتی کے ساتھ مضامین قران کو بیان فرمایا ہے کہ جس سے طبیعت سامع کو
ایک فرحت ہوتی ہے جبکہ سامع ایک بیان سے دوسرے بیان کیطرف متوجہ ہوتا ہے گویا ایک باغ کی سیر کرکے
دوسرے باغ کی سیر کرتا ہے قران کی آیتوں کا آپس میں ایک عجیب ربط و ضبط ہے کہ ہر ایک جملہ دوسرے
زنجیر کے حلقوں کیطرح مربوط و مسلسل ہے گویا ایک دوسرے کی دلیل ہے کہ مخاطب کے دل پر ذرا بھی ملال اور
تکان نہیں معلوم ہوتا دل یہی چاہتا ہے کہ پڑھتے چلے جائیں اور سنتے چلے جائیں خدا نے قرآن بھیجا گویا جہان کیلئے باران
رحمت ہے اللہ تعالےٰ نے کیا عظمت و برکت قرآن میں رکھی ہے کہ ایک ایک لفظ اسکا ہمارا رہنما ہو رہا ہے جو جو
معاملات کہ آخرت میں پیش آوینگے وہ خدا آپ بتلا رہا ہے کس عمدگی اور خوبی سے اللہ تعالےٰ نے مضامین کو بیان
فرمایا ہے کہ ما اعظم شانہ و جل جلالہ اپنے بندوں کو ابھی عالم آخرت کی سرگذشت سنا رہا ہے ایک حسرتناک گفتگو اہل جنت
اور اہل دوزخ کی نقل کرتا ہے کہ جس سے ایک حسرت ٹپکتی ہے جسکے سننے سے رونگٹے کھڑے ہوتے
ہیں اور کلیجہ باہر آتا ہے زبان کو اسکے بیان کی طاقت نہیں اس حسرتناک گفتگو کے نقل کرنے
سے کہ جس سے سراسر حسرت ٹپکتی ہے یہاں پر یعنی دنیا میں عالم آخرت کا اظہار کردینے میں مقصود
عالم بالا کے **منشی** یعنی پروردگار کا یہ تھا کہ اچھے لوگوں کو عبرت ہوجاوے **وہ گفتگو باہمی**

اس کتاب کی بلفظ رجسٹری ہوچکی ہے بدون اجازت مصنف اسمیں سے ایک حرف نہیں نکل سکتا

www.sirat-e-mustaqeem.com

کہ جس سے حسرت ٹپکتی ہے **وہ یہ ہے** وَنَادٰی اَصْحٰبُ النَّارِ اَصْحٰبَ الْجَنَّةِ اَنْ اَفِيْضُوْا عَلَيْنَا مِنَ الْمَآءِ اَوْ مِمَّا رَزَقَكُمُ اللّٰهُ **ترجمہ** یعنی دوزخی لوگ اہل جنت سے کہینگے کہ ہمپر کچھہ پانی ڈالو یا جو کچھہ تمکو اللہ نے دیا ہے اُسمیں سے ہمیں کچھہ دو **جواب دینا اہل جنت کا** قَالُوْا اِنَّ اللّٰهَ حَرَّمَهُمَا عَلَى الْكٰفِرِيْنَ **ترجمہ** اہل جنت جواب دینگے ان دونوں چیزونکو خدانے تمپر حرام کردیا ہے **تفسیر** دوزخی جنتیوں سے نہایت عاجزی سے سوال کرینگے کہ جہنم کی گرمی اور اُسکے شعلوں نے ہمارے دل بہون ڈالے پہر کچھہ پانی تو ڈالو اور جو کچھہ خدانے تمکو دیا ہے اُسمیں سے وہ بہی پہینکدو اہل جنت اُنکے جواب میں کہینگے اِنَّ اللّٰهَ حَرَّمَهُمَا عَلَى الْكٰفِرِيْنَ خدانے یہ چیزیں کافروں پر حرام کردی ہیں اِس خوف کے مراتب میں کہاں ہی تقصیر عبادت کا کہیں اُسکی بے نیازی کا ؎ یار بے پرواہ فریادِ دل من بے اثر ✦ گر ز دل فریاد میدارم کجے فریاد رس ✦ **فقیر کہتا ہے** ان چیزوں اعمالِ بد کے چھوٹنے سے دار الخلد ملتا ہے یعنی **جنت ہمیشگی** کا گہر جہاں موت کا کہٹکا بہی نہیں ہے کچھہ ایسے بہاری مشکل کام بہی نہیں ۔ وہ چیزیں جو روحانی تاریکیوں کے اصول ہیں کہ جو قرب خدا سے مانع ہیں اور یہ قرب سے محروم رہنا آخرت میں دوزخ اور طوق و زنجیر وغیرہ چیزوں کی صورت میں ظاہر ہوکر جہنم ہو جاویگا اور طرح طرح کی سختیاں دکہاویگا وہ یہ ہیں کہ انسان اپنی زبان سے وہ باتیں بولے اور پاؤں سے وہ کام کرے کہ جو نور فطرت کے خلاف ہوں جنکو عرف شرع میں حرام و مکروہ کہتے ہیں جیسا کہ کلماتِ کفر بکنا گالی دینا غیبت کرنا جہوٹ بولنا فحش باتیں منہ سے نکالنا ناحق قتل کرنا چوری کرنا شراب پینا لوٹ مار کرنا وغیرہ وغیرہ ۔ وہ افعال و اقوال جنکی تاریکی روح پر اثر کرتی ہے اور بہیمیت کو زور دیتی ہے چنانچہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اسکی تشریح فرمادی ہے کہ جب انسان گناہ کرتا ہے تو اُسکے دل پر ایک سیاہ نقطہ ہو جاتا ہے پہر وہ پہیل کر تمام دل کو گہیر لیتا ہے **رواہ البغوی** یہ سات چیزیں تمام گمراہی کی باتوں کے اصول ہیں کہ جنکے مٹانیکے لئے سلسلۂ انبیاء علیہم السلام دنیا میں آیا اور تمام کتب آسمانی بلکہ جمیع کتب حکمت و اخلاق انہیں سات چیزوں کی شرح ہیں اسی کے مٹانے کیواسطے ہمارے نبی عربی آئے اور قرآن مجید میں بہی مختلف عنوان سے اسکو بیان کیا ہے چنانچہ ایک ہی جملہ میں اسکو ختم کردیا ۔ قَدْ اَفْلَحَ مَنْ زَكّٰهَا وَقَدْ خَابَ مَنْ دَسّٰهَا **ترجمہ** یعنی جسنے اپنے کو پاک و ستہرا کیا اُسنے مراد پائی اور جسنے آلودہ

www.sirat-e-mustaqeem.com

کیا تو بشارت اٹھائی اور ایک جگہہ اس نجات ابدی حیات کو اور لطف سے بیان فرمایا - فَمَنْ شَاءَ اتَّخَذَ اِلٰی رَبِّہٖ مَاٰبًا ۵ ترجمہ جو چاہے اپنے رب کے پاس ٹھیکا ٹھکانا بنا لے اور ایک جگہہ اور بہی خوبصورتی سے اسکو ادا کرتا یَا اَیُّھَا الْاِنْسَانُ اِنَّکَ کَادِحٌ اِلٰی رَبِّکَ کَدْحًا فَمُلٰقِیْہِ ۵ ترجمہ اے انسان تو اپنے رب کیطرف کہٹ کہٹ کرکے چلا آتا ہے آخر اسکے پاس پہنچیگا شعر رخصت دے باغباں کہ ذرا دیکھ لیں چمن ؛ آجاتے ہیں وہاں جہاں سے پہر آیا نہ جائیگا جبکہ انسان نے عادات کو چہوڑا تو اسکے لئے سچی سیڑہی خدا ورسول کے ملنے کی طالبان محمدی صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فقیر بتلاتا ہے - ۵ یہ اسکے بام کا زینہ ہے آئے جسکا جی چاہے ؛ وہ یہ ہے کہ ہمہ تن اتباع رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو قایم کرکے مصداق اس حدیث کے ہوجاؤ حدیث یہ ہے کہ حضرت نے فرمایا یَا بُنَیَّ اِنْ قَدَرْتَ اَنْ تُصْبِحَ وَتُمْسِیَ وَلَیْسَ فِیْ قَلْبِکَ غِشٌّ لِاَحَدٍ فَافْعَلْ یَا بُنَیَّ وَ ذٰلِکَ مِنْ سُنَّتِیْ وَمَنْ اَحَبَّ سُنَّتِیْ فَقَدْ اَحَبَّنِیْ وَمَنْ اَحَبَّنِیْ کَانَ مَعِیَ فِی الْجَنَّۃِ (رواہ الترمذی) ترجمہ اے میرے چہوٹے سے بیٹے اگر تجہ سے ہوسکے اس حالت میں صبح شام کرنا کہ تیری دل میں کسی کیطرف سے کچہہ کہوٹ نہو تو یہ کر اے لڑکے یہ میری سنت ہے جسنے میری سنت کو دوست رکھا اسنے مجھے دوست رکھا اور جس نے مجھے دوست رکھا وہ میرے ساتہ جنت میں ہوگا - شعر چاہیے تجکو اگر وصل صنم ؛ دلکو خالی غیر سے کر بکلیم - اس حدیث میں حضرت نے بہت ہی کچہہ فرمایا اول تو حضرت کی ایک بات نے کسقدر جنمی اندہوں کو بینا اور مرض مہلک کے بیماروں کو تندرست کردیا اور کسقدر مردہ دلونکو زندہ کر دیا جناب سید المرسلین کی اس حدیث میں تمام ثمار جنت اور حیات ابدی اور صحت روحانی ٹہیک ہی ہے جو شخص ہمارے حضرت کی معیت چاہے کہ میں حضرت کے ساتہ جنت میں جاؤں تو وہ اس حدیث رسول اللہ کو اپنا پیشوا سمجھکر اسپر عمل کرے پہر تو ضرور حضرت اُس سے وعدہ کا ایفا فرمائینگے ۵ کیا اک بات سے عالم کو زندہ ؛ یہ اک دم نے ہے فیضان محمد ؛ لبوں میں آپکے کیا اثر ہے ؛ مسیحا بہی ہے قربان محمد صلی اللہ علیہ وسلم حضرت سرور عالم صلعم ترے در پہ ساجد ہیں شاہان عالم ؛ تو سلطان عالم ہے اے جان عالم یہ پیاری ادائیں یہ نیچی نگاہیں ؛ فدا جان عالم ہوا سے جان عالم ؛ کسی اور کو بہی یہ دولت ملی ہے ؛ گدا کسکے در کے ہیں شاہان عالم ؛ میں در در پہروں چہوڑ کر کیوں ترا در ؛ اٹھائے بلا میری احسان عالم ؛ میں کار عالی سکے قربان جاؤں ؛ بہکارے میں اس در کے شاہان عالم ؛ مرے دبدبہ والے میں تیرے قربان

www.sirat-e-mustaqeem.com

ترے در کے کتے ہیں شیران عالم ❊ تمہاری طرف ہاتھ پھیلے ہیں سبکے ❊ تمہیں پورے کرتے ہو ارمان عالم
مجھے زندہ کر دے مجھے زندہ کر دے ❊ مری جان عالم مری جان عالم ❊ مسلماں مسلماں ہیں تیرے سبب سے
مری جان تو ہی ہے ایمان عالم ❊ مری آن والے مری شان والے ❊ گدائی ترے در کی ہے شان عالم
تو بحر حقیقت تو دریائے عرفاں ❊ ترا ایک قطرہ ہے عرفان عالم ❊ کوئی جلوہ کسیر بھی روز سیہ پر ❊ خدا کے قمر مہر
تابان عالم ❊ بس اب کچھ عنایت ہو اب ملا کچھ ❊ انہیں تکتے رہنا فقیران عالم ❊ تو دولہا ہے سارے خدائی
براتی ❊ ترے ہی لیے ہے یہ سامان عالم ❊ نہ دیکھا کوئی پھول تجھ سا نہ دیکھا ❊ بہت چھان ڈالے
گلستان عالم ❊ ترے کوچہ کی خاک ٹھیری ازل سے ❊ مری جاں علاج مریضان عالم ❊ کوئی جان عیسےٰ کو
جا کر خبر دے ❊ مرے جاتے ہیں دردمندان عالم ❊ ابھی سارے بیمار ہوتے ہیں اچھے ❊
اگر لب ہلا دے وہ درمان عالم ❊ سمیعا خدا راحسن کی بھی سن لے ❊ بلا میں ہے یہ لوٹ دامان عالم **اب فقیر**
اس بات کو اہل سلام پر ظاہر کرتا ہے کہ اس حدیث سے یہ بات اظہر من الشمس ہے کہ ہمارے رسول خدا کی
معیت جنت اسکو ہوگی جو شخص اسپر نظر رکھے گا نفس کو ادہر ادہر جانے نہ دیگا اور دلکو کھوٹ سے
محفوظ رکھیگا **اب میں** اس مقام پر کچھ عاشقانہ مضمون بیان کرتا ہوں میرے اس عاشقانہ مضمون سے حضرات
فقرا لذت اٹھاینگے اور فقیر کو دعائے خیر سے یاد فرماینگے **(وہ یہ ہے) قلب** کہ جسکی سلامتی خدا
تعالے کی ایک بڑی نعمت عظمے ہے کہ جسکی نسبت یہ ارشاد ہے **يَوْمَ لَا يَنفَعُ مَالٌ وَلَا بَنُونَ** **ترجمہ**
جسدن نہ فائدہ دیگا مال اور اولاد **إِلَّا مَنْ أَتَى اللَّهَ بِقَلْبٍ سَلِيمٍ** **ترجمہ** مگر جو کوئی لاوے اللہ کے پاس
دل کو سلامت کھوٹ سے **فقیر** کہتا ہے اس قلب کا کام شوق و محبت ہے پس جسکا دل محبت الٰہی سے معمور ہو گیا وہ اپنی
مراد کو پہنچا اسلیے ہمارے خدا مہربان نے اس آیت میں صاف صاف محبت پیدا کرنیکا طریقہ ہمارے تمہارے لیے ارشاد
فرمایا کہ جس سے محبان خدا اور خاصان کبریا سے ملنے کا شوق محبت بحد پیدا ہو **ع** نالہ من برسانید بجانان
چین ❊ کہ ہم آواز شما در قفس افتادست ❊ اور نہایت اشتیاق میں **إِلَّا مَنْ أَتَى اللَّهَ بِقَلْبٍ سَلِيمٍ** کہا
مومن کا دل محبت الٰہی سے ایسا بھر گیا کہ کوئی جگہہ بھی خالی نہ رہی مومن اسکے شوق میں بیساختہ بول اٹھا **شعر** بیحجابانہ درآ از در کاشانۂ ما
کہ کسی نیست بجز درد تو در خانۂ ما ❊ یہ لوگ محبان خدا اور خاصان کبریا ہیں انکا نام مسلمان تہا ہمارا تمہارا اس قافلہ برگزیدہ کے ساتھ جانا بہت مشکل ہے

کیونکہ یہ لوگ بڑے عالی حوصلہ تھے اور محبت الٰہی میں اپنا نام و نشان اور لقب حسب و نسب سب مٹا دیا
مگر ہم تم تو انکا حال یاد کر کے اپنے نفسوں پر ملامت ہی کیا کریں اس فقیر کے پاس ایک شخص فقیر کے ملنے والا
ہے جو کہ بادشاہی چھوڑ کر اللہ کی محبت میں فقیر ہو گئے ہیں وہ حضرت عالیجناب میر احمد قایم الملک صاحب خلف الصدق جناب
صاحب عالم مرزا بلاقی صاحب مرحوم و مغفور ہیں۔ رہتے ہیں جن حضرت کا نام سید حسن الحق ہے۔ بحمد اللہ اُس سعی
کی برکت سے میرے دل کا یہ حال ہو گیا ہے کہ ایسے مضمون **عاشقانہ** صادر ہوتے ہیں جو فقرا
کی سراسر غذائے روح ہیں اللہ اللہ وہ کیا اہل اللہ لوگ ہونگے کہ جنکی صحبت کی برکت سے فیض
پا کر منور ہو گئے یہاں پر کچھ حال اُن بزرگوں کا **تبرکاً** مشتے نمونہ از خروارے بیان کرتا ہوں اسلئے کہ تم کو
عبرت ہو۔ حضرت عالیجناب مرزا جان جاناں رحمۃ اللہ کا حال اسطرح پر لکھا ہے کہ کسی نے مرزا رحمۃ اللہ
کی خدمت میں عرض کیا کہ حضرت کے کیسے مزاج ہیں اسکے جواب میں مرزا صاحب نے فرمایا کہ بھائی پچیس سال
سے اپنے دل کی **تصحیح** کرتا ہوں وہ خیال کرتا ہوں کہ ایک سال میرے دل میں تکبر تھا اُسکو خوب مٹایا اور دوسرے
سال خیال کیا کہ دل میں حسد ہے اُسکو خوب کھویا۔ پھر خیال کیا کہ اس سال دل میں بغض و کدورت تھا اُسکو
نکالا اب یہ حال ہے کہ ہنوز دل کی تصحیح پوری نہیں ہوئی۔ اور حال مولانا شاہ عبد العزیز صاحب رحمۃ اللہ کا بھی
ملاحظہ کرو آپکا حال بھی عجائبات میں سے ہے **نقل ہے** کہ ایران کے بادشاہ نے کہ مذہب شیعہ تھا دہلی کے
بادشاہ کو مراسلہ بھیجا کہ علماء میرے مذہب کے یہ کہتے ہیں کہ علماء سنت والجماعت سے گفتگو مذہبی کریں
جو مذہب کہ حق ثابت ہو اُسی پر سب قایم ہو جائیں سو آپ اپنے علماء کو میرے پاس بھیجیں مگر اُسمیں شرط
یہ ہے کہ جو شخص آوے پہلے وہ اپنے علم کی حقیقت و کیفیت لکھکر بھیجدے کہ کون کون علم میں وہ مہارت
رکھتا ہے بعد اُسکے وہی عالم طلب کیا جاویگا شاہ دہلی نے جو علماء کہ موجود تھے سبکو طلب کیا اور
کیفیت مراسلہ سنائی سب نے جانے ایران سے انکار کیا اُس وقت شاہ دہلی کو بڑا فکر ہوا ناچار
وزیر سے فرمایا کہ اسکا بندوبست کیونکر ہو وزیر نے عرض کیا کہ حضور مولوی شاہ عبد العزیز صاحب
کے مکان پر تشریف لیچلیں میں یقین کرتا ہوں کہ وہ جانا ایران کا منظور کرینگے بادشاہ مع وزیر
شاہ صاحب کی خدمت میں حاضر ہوا کل کیفیت مراسلہ عرض کی مولانا نے فرمایا کہ میں حاضر

www.sirat-e-mustaqeem.com

ہوں مجھکو جانے ایران سے کوئی عذر نہیں لیکن میرے پاس اسقدر زاد راہ نہیں ہے کہ اپنے طور پر ایران
پہنچوں بادشاہ نے عرض کیا کہ مولانا یہ کیا ارشاد ہے آپ پر میری ساری سلطنت قربان شعر جو
بندہ نوازی کرے جان اسپہ فدا ہے + بے فیض اگر یوسف ثانی ہے تو کیا ہے پھر بادشاہ نے
عرض کیا کہ آپ اپنی کیفیت علم تحریر فرما کر مجھکو عنایت کریں فرمایا بہت اچھا شاہ صاحب نے اپنی کیفیت
علم کی اسطرح تحریر کی کہ میں اپنے علم کی کچھہ کیفیت نہیں تحریر کر سکتا لیکن اسقدر اپنی کیفیت لکھتا
ہوں کہ میں نے اپنے دل کی تصحیح کر کے حضرت کے صحابہؓ جیسی نماز تصحیح کر لی ہے مولانا شاہ صاحب
نے یہ تحریر کر کے بادشاہ دہلی کے حوالہ کر دی اور فرمایا کہ بھیجدو جسوقت یہ مراسلہ بادشاہ دہلی بادشاہ
ایران کو پہنچا تو بادشاہ ایران نے اُن عالموں کو طلب کر کے فرمایا کہ دیکھو یہ کیفیت ایک عالم
شاہ عبدالعزیز صاحب ثانی لکھتے ہیں اب تم مذہبی گفتگو میں کیا کہتے ہو لکھا ہے کہ بوقت پڑھنے کیفیت
شاہ صاحب اُن علماء حاضرین جلسہ پر لرزہ ہو گیا تھا اُنہوں نے عرض کیا کہ ہماری مجال نہیں کہ ایسے صاحب
سے مذہبی گفتگو کریں سبحان اللہ یہ وہ نماز اور دل کی تصحیح ہے حدیث میں آچکا ہے کہ جن
لوگوں نے ایسی نماز حاصل کر لی ہے اُنسے قبر میں فرشتے جو سوال کرتے ہیں تو اُنکے جواب میں ایسے مومن
کہتے ہیں کہ ذرا تم ہمکو مہلت دو ہم نماز پڑھ لیں۔ اب فرشتے بھی حیران ہیں عجب شان ایزدی ہے کہ
اپنے بندوں کو اپنی رحمت سے وہاں بھی نواز رہا ہے فرشتوں پر یہ ظاہر کر رہا ہے کہ ہمارے محبان خاص نے
دنیا میں انہوں نے اپنے دلوں میں ہماری محبت کو خوب بھر لیا تھا۔ ما اعظم شانہ۔ اُنکو یہ آیت جتلا رہی ہے
اِلَّا مَنْ اَتَى اللّٰهَ بِقَلْبٍ سَلِيْمٍ وَاُزْلِفَتِ الْجَنَّةُ لِلْمُتَّقِيْنَ ترجمہ مگر جو کوئی لاوے
اللہ کے پاس دل سلامت اور نزدیک کیجاویگی بہشت واسطے پرہیزگاروں کے۔ یہ متقی لوگ ہیں
اُنکو مثل دُھن کے سلادو فقیر کہتا ہے کہ اے بھائیو دل کی تصحیح ایسی ہوتی ہے اس زمانہ میں
سوا بحث تقلید اور غیر تقلید کے کوئی بات نہیں اسکے دریافت کے سب درپے ہو رہے ہیں کہ مولوی صاحب
یہ بات کیونکر ہے اسکا فکر کسی کو نہیں ہے کہ ہمارے دل پلید ہو گئے۔ اجی تم کس جھگڑے میں پڑے
ہو قرآن میں ان دو باتوں کا انتظام ہو رہا ہے اول تو یہ۔ يَوْمَ لَا يَنْفَعُ مَالٌ وَّلَا بَنُوْنَ

اس کتاب کی رجسٹری بلفظہ ہو چکی ہے   بدون اجازت مصنف اسمیں سے ایک حرف نہیں نکل سکتا

www.sirat-e-mustaqeem.com

إِلَّا مَنْ أَتَى اللَّهَ بِقَلْبٍ سَلِيمٍ ۝ اور دوسری ۔ وَمَنْ يُطِعِ اللَّهَ وَالرَّسُولَ فَأُولَٰئِكَ مَعَ الَّذِينَ أَنْعَمَ اللَّهُ عَلَيْهِمْ مِنَ النَّبِيِّينَ وَالصِّدِّيقِينَ وَالشُّهَدَاءِ وَالصَّالِحِينَ وَحَسُنَ أُولَٰئِكَ رَفِيقًا ۝ **ترجمہ** اور جو کوئی فرمانبرداری کرے اللہ کی اور رسول کی پس تو لوگ ساتھ ان لوگوں کے ہیں کہ نعمت کی ہے اللہ نے اوپر انکے پیغمبروں سے اور صدیقوں سے اور شہیدوں سے اور صالحوں سے اور اچھے ہیں یہ لوگ رفیق ۔ **تفسیر** خدا عز اسمہ نے اس مقام کو کس خوبی اور کس لطف کے ساتھ اس مقام پر اپنے بندوں کو رغبت دلائی ہے کہ جسکے تسلیم کرنے میں کسی منصف مزاج کو انکار نہیں مجال نہیں ہے اس خوبصورتی کے ساتھ ارواح کو عالم غرور سے عالم سرور کیطرف اور خلق سے حق کیطرف کھینچتا ہے کہ جسکا کچھ بیان نہیں ہو سکتا اور اس عمدہ مضمون کو کس خوبی کے ساتھ اٹھایا گیا ہے کہ تھوڑے سے کلام میں کیا مقاصد ضروریہ بیان کرتا ہے اور **کس عمدہ** پیرایہ میں بیان انبیاء و ابرار و شہداء و صالحین اتقیا کا دستور العمل بیان فرمایا ہے کہ جسکے سنتے ہی یا سناتے ہی **قلب سلیم** انہیں جا ملنے کو اسطرح تڑپنے کہ جسطرح مرغ چمن قفس میں طائران خوش الحان کی آواز سنکر تڑپا کرتا ہے اور پھر جو کچھ اس آیت کے الفاظ میں اسرار ہیں وہ بیشمار ہیں کہ ایک جملہ کو دوسرے جملے سے زنجیر کے حلقوں کی طرح سے مربوط اور مسلسل کیا ہے گویا ایک دوسرے کی دلیل ہے **سبحان اللہ** کیا عجیب بیان ہے جسطرح چاہو کیفیت حاصل کرو جس پہلو سے چاہو مطلب لیلو ہدایت برابر متصور ہوگی **فائدہ** اول تو اس آیت میں اللہ جل جلالہ نے عالم آخرت کے لیے ایک سیدھی راہ کیطرف اشارہ فرمایا کہ ہوشیار ادہر اُدہر مائل نہونا یہ جو رستہ عالم آخرت کا ہم بتلاتے ہیں منزل مقصود عالم قدس تک تمکو پہونچا دیگا جہاں پر ہمارے **انبیاء** اور ابرار اور صدیقین اور شہدا اور صالحین رہتے ہیں جہاں نہ کچھ غم ہے نہ رنج بلکہ سرور ابدی اور حیات جاودانی ہے انکے ساتھ ہونے سے یہ بات نہیں پائی جاتی کہ تمہارے درجات میں کچھ تفاوت ہو جیسے کہ امیر وزیر عام رعایا ایک شہر میں ہوتی ہے اور ہر ایک کے درجات اور مقامات جداگانہ ہوتے ہیں چنانچہ یہ تفاوت خیال کرکے **حضرت ثوبان** غلام آنحضرت کے جو آپ پر عاشق زار تھے آنحضرت سے عالم آخرت

www.sirat-e-mustaqeem.com

ہیں جدا رہنے سے رنج ظاہر کیا کہ آپ تو اُن اعلےٰ مقامات میں ہونگے جہاں ہمارا گذر نہوگا پھر جمال باکمال کیونکر دیکھینگے - اسپر یہ آیت نازل ہوئی کہ وہاں جدائی نہوگی اور اسمیں سر **لطیف** یہ ہے کہ ہر چیز اپنی اصل کیطرف رجوع ہوتی ہے معلوم ہوا جنکو یہاں پر جس سے محبت ہے آخرت میں اُسی کیطرف رجوع ہوجائینگے جن لوگوں نے یہاں پر صحبت انبیاء و صدیقین اور شہداء اور صالحین سے پائی ہے عالم قدس میں یہ لوگ خود بخود اُن لوگوں کیطرف رجوع ہوجائینگے کیونکہ اللہ اور رسول کا کہنا وہی مانتے ہیں جو انکے زمرہ کے لوگ ہیں - دوم اس آیت میں خدائے تعالےٰ نے چار قسم کے لوگ بیان فرمائے ہیں اوّل انبیاء دوم صدیقین سوم شہید چہارم صالحین ان چاروں کی نسبت یہ ارشاد فرمایا ہے کہ یہ کیا اچھے رفیق ہیں اور جنت کا خزانہ ہمنے انہیں کو عطا کیا ہے پس اب جو کوئی ہماری نعمت میں شریک ہونا چاہے اور ہمیشہ کی بہشت کا مستحق ہونا چاہے ہمارے اور ہمارے ان چار گروہوں کی اختیار کرے اب ہمارے دل بگڑے ہوئے کیونکر درست ہوں اور اس نعمت عظمےٰ میں کیونکر شامل ہوں سوائے اسکے کوئی صورت نہیں - پس چاہیے کہ عام مسلمین رفاقت صالحین کی طلب کریں اور صالحین رفاقت شہیدوں کی ڈہونڈیں اور صدیق رفاقت انبیا کی اختیار کریں اور کوئی عوام میں سے چاہے کہ میں انبیاء کا رفیق ہوں تو اُسکو چاہیے کہ **اول وہ** ان تینوں گروہوں سے درجہ بدرجہ رفاقت پیدا کرے اُسوقت اُسکو رفاقت انبیاء کی حاصل ہوگی اس وقت **فقیر** یہ بھی ظاہر کرتا ہے عالی دماغ لوگ اسکو خوب سمجھینگے اگر کوئی رفاقت بادشاہ کی چاہے تو پہلے رفاقت جمعدار کی اُسکے سبب سے رفاقت رسالدار کی حاصل ہوگی رسالدار کے سبب سے رفاقت وزیر کی پائیگا وزیر کے سبب سے رفاقت بادشاہ کی ممکن ہے اسواسطے داخل ہونا سلسلہ اولیاء اللہ میں اور وسیلہ ڈھونڈنا بسبب انکے نزدیک اہل اسلام کے مستحسن ہوا اسلیئے کہ اصل راہ بارگاہ الٰہی انبیاء علیہم السلام کو **تعلیم ہوا** اور انسے صدیقوں کو حاصل ہوا - انکے واسطے سے شہیدوں کو ملا اور ان حضرات سے صالحین کو پہونچا - اب جو کوئی ہمارے **رسول خدا** سے ملنا چاہے تو صالحین کی صحبت اختیار کرے **فقیر کہتا ہے** کہ جو کوئی اس حکم کو بجالایا اور اس نوکری کو ادا کیا وہ جنت میں ہمیشہ کے رہنے کا مستحق ہوگیا ایسا ہی

www.sirat-e-mustaqeem.com

بھی اس سالدار کی فوج میں داخل کر دیا جاویگا جہاں پر حیات ابدی اور جنان الفردوس کی دائم نشین ملتی
ہے اور بیویاں بھی وہاں پر اسقدر روشن ہیں کہ جنکے ساق کی سفیدی ستر تہ کپڑے کو پھوڑ نکلے گی
اور ساق استخواں کا مغز نظر آتا ہوگا۔ حدیث میں آیا ہے کہ حوریں جنت میں پکارتی پھرتی ہیں کہ
نَحْنُ الْخَالِدَاتُ نَحْنُ النَّاعِمَاتُ نَحْنُ الْمُقِیْمَاتُ نَحْنُ الرَّاضِیَاتُ طُوْبٰی لِمَنْ کُنَّا لَهٗ
ترجمہ یعنی ہم سب ہیں ہمیشہ رہنے والیں ہم سب ہیں بہشت کی نعمتیں ہم سب ہیں قائم رہنے والیاں
ہم سب ہیں پسندیدگان مبارکی ہے اسکو جسکے لیے ہم مہیا ہیں۔ الغرض سب کچھ ہے مگر یہ سب اطاعت
رسول اللہ اور صحبت صالحین سے حاصل ہوتی ہے۔ صحبت صالحین گویا اکسیر کا حکم رکھتی ہے۔
وہ حال ظاہر کیا جاتا ہے **نقل** ہے کہ ایک وقت حضرت عالیجناب پیر معین الدین چشتی ہند الولی رحمۃ اللہ
وعظ فرما رہے تھے۔ خاتمہ وعظ کا اسیر تھا آپ نے سامعین کیطرف مخاطب ہو کر
فرمایا کہ خداوند تعالیٰ نے ایک وقت ایسا ارشاد فرمایا کہ جسکا مضمون اس شعر میں ادا کیا جاتا ہے
شعر دونوں عالم کی سعادت ہم دلویں اسکے ساتھ * ایسے یوسف کا خریدار کوئی ہے بولو * جاتا
فضل و عنایت جو یہ اپنا محبوب * کوئی دن کے لیے دیتے ہیں امانت لیلو * مراد اس سے اللہ جل جلالہ
کی اپنے حبیب صلی اللہ علیہ وسلم سے ہے۔ کوئی ہے کہ اس امانت ہماری کو لیوے۔ اس سے سب نے
انکار کیا۔ مگر آدم نے اسکو لے لیا۔ لکھا ہے کہ اسوقت آپکے وعظ میں ایک سقہ جو آپ کی صحبت سے
ہر وقت فیضیاب رہتا تھا اُسنے کھڑے ہو کر دست بستہ عرض کی کہ یا شیخ المشائخ میں جناب
سید المرسلین کی محبت چاہتا ہوں **سبحان اللہ** کیا صحبت اولیاء اللہ کی ہے کہ سقہ داعی اس
اس بات کا ہو کہ میں حضرت کی محبت چاہتا ہوں حضرت شیخ المشائخ نے فرمایا کہ میاں سقہ تم ہمارے
حضرت کی محبت کا احتمال کر سکو گے یہ تو بڑا بھاری کام ہے اسکا احتمال تو سادات عظام بھی مشکل
کر سکتے ہیں چہ جائے کہ تو۔ اُسنے عرض کیا میں کیا عرض کروں یہ آپ کی صحبت کی برکت ہے
ورنہ میں جو ہوں سو ہوں آپکو خدا نے اس لائق کیا ہے مرد شد از فیض تو عالم سیراب * اسکے
جواب میں آپ نے فرمایا کہ میں ہی جناب باری میں عرض کرونگا اگر منظور الٰہی ہوا۔ تجھکو اس نعمت

[illegible]

www.sirat-e-mustaqeem.com

عظمےسے حصہ ملیگا۔ راوی کہتا ہے کہ آپنے اسکو یہ دُرود شریف بتلایا اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا
مُحَمَّدِنِ النَّبِیِّ الْاُمِّیِّ وَاٰلِہٖ وَسَلِّمْ کہ تم اسکو پڑہو۔ خدا نے چاہا تو تمکو حضرت کی زیارت ہوگی تو اسوقت
تم حضرت صلعم سے عرض معروض کرلینا۔ آپکا اخلاق بڑا وسیع ہے یقین ہے کہ حضور تمکو محروم نہ رکھینگے بلکہ
محبت عطا کرینگے اُسنے بموجب ارشاد شیخ پڑھا اور اُسی حالت میں وہ سوگیا تو عالم رویا میں بوقت نیم شب
کیا دیکھتا ہے کہ حضور سید المرسلین مع صحابہ کبار تشریف رکھتے ہیں حضور نے صحابہ رضہ کیطرف مخاطب ہوکر
ارشاد فرمایا کہ تمکو معلوم ہے کہ یہ کون ہے عرض کیا اللہ اور اُسکا رسول بہتر جانتا ہے فرمایا یہ سقہ شیخ
معین الدین چشتی کا ہے یہ اُنکی صحبت سے مدعی میری محبت کا ہوا ہے (واہ کیا **صحبت** صالحین ہے
کہ فقرا کے سقوں کا یہ حال ہے) حضور نے سقہ کیطرف مخاطب ہوکر فرمایا کہ تو ہماری محبت چاہتا ہے
اُسنے نہایت عجز و نیاز سے عرض کیا حضور کے **اخلاق** کریمانہ کا بڑا شہرہ ہے خداوند تعالے نے
آپ کے اخلاق کی قرآن مجید میں جا بجا مدح فرمائی ہے اسلئے میں بھی داعیہ محبت کا رکھتا ہوں آپنے فرمایا
تو ہماری محبت اُٹھا سکیگا اس بار کا اُٹھانا سادات عظام کا کام ہے تو میری محبت نہ اُٹھا سکیگا اُسنے عرض کیا کہ
ارشاد حضور بجا اور درست لیکن میں کیا کروں کہ خدا نے آپکی **محبت** میرے دل میں ڈالدی میں مجبور ہوں
حضور نے فرمایا۔ یا **علی** رضہ تم اسکو میری طرف سے شہادتین پڑھاؤ حضرت علی رضہ نے اُسکو شہادتین پڑہائی
جسوقت آپکا نام شہادتین میں آیا۔ اشہدان محمدًا عبدہٗ و رسولہٗ تو سقہ کا جسم پارہ پارہ مثل بہوٹ کے
کھل گیا حضرت علی رضہ نے عرض کیا کہ حضرت اسکا یہ حال ہوگیا فرمایا محبت میں محب کا یہی حال ہوجاتا ہے۔
فرمایا آپ نے تیرے خاتمہ کا میں سردار ہوں تیرا حشر میرے ساتھ ہوگا تو مجھپر **بالغیب** ایمان لاکر تھوڑی سی
بات پر طالب میری محبت کا ہوا۔ اسطرف حضرت خواجہ صاحب کو بھی زیارت ہوئی فرمایا آپ نے کہ آپکی سفارش
منظور ہوئی اسی حالت میں بیدار ہوگئے حسب عادت وضو کیواسطے تشریف لیگئے تو سقہ کا یہ حال دیکھا
کہ جابجا سے اُسکا جسم پارہ پارہ ہوگیا چونکہ آپ بہت رحمدل اور خلیق تھے یہ حال دیکھکر آب دیدہ ہوئے
اور فرمایا میاں سقہ یہ کیا حالت ہے تو سقہ نے آپ کے جواب میں یہ آیت پڑہی۔ اِنَّا عَرَضْنَا الْاَمَانَۃَ
عَلَی السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَالْجِبَالِ فَاَبَیْنَ اَنْ یَّحْمِلْنَھَا وَاَشْفَقْنَ مِنْھَا وَحَمَلَھَا الْاِنْسَانُ

اس کتاب کی بلفظہ رجسٹری ہوچکی ہے (راقم) بدوں اجازت مصنف اسمیں سے ایک حرف نہیں نکل سکتا

www.sirat-e-mustaqeem.com

اِنَّهٗ كَانَ ظَلُوْمًا جَهُوْلًا ترجمہ تحقیق روبرو کیا تہا مینے امانت کو اوپر آسمان کے اور زمین کے اور پہاڑوں کے پس انکار کیا سب نے یہ کہ اٹھاویں اور ڈر گئے اُس سے اٹھالیا اُسکو انسان نے تحقیق تہا انسان بیباک نادان۔ اور یہ عرض کیا کہ حضرت یہ وہی تو امانت ہے جسکے اٹھانے سے تمام نے انکار کیا تہا اٹھالیا اس امانت کو انسان نے۔ اصل تو یہ ہے کہ جسنے اس امانت کو نہیں اٹھایا وہ انسان ہی نہیں یہ سنکر حضرت شیخ المشایخ ہم لسمل ہوگئے مقدس کی روح پرواز کر گئی۔ کیا اچھی موت پائی کیا خوب خاتمہ ہوا۔ آپ صاحب بھی تو ماشاء اللہ ذی فہم ہیں۔ ذرا فکر تو کیجے اس نیک خاتمہ کا ہونا یہ صحبت صالحین کا اثر نہ تہا تو اور کیا ہے صحبت اہل اللہ ایسی ہی ہے کہ جناب نواب معلے القاب حامی اسلام حضرت محمد ابراہیم علیخاں صاحب بہادر رئیس اسرولی جو اکثر شہر دہلی کمرہ حافظ داؤد میں تشریف رکھتے ہیں ایکدفعہ حضرت نے ایک مستری کے پاس ایک نقشہ مکان کا ملاحظہ فرماکر ارشاد فرمایا کہ یہ مکان جسکا یہ نقشہ ہے نحس ہے بعد تیاری گر جائیگا سو بعد تیاری ایسا ہی ظہور میں آیا کہ اسکی چہت گر گئی اور ایکدفعہ کا یہ ذکر ہے کہ جب دہلی میدان تیس ہزاری میں جنگ مصنوعی کیواسطے ویسرائے نے اُس میدان کو دربار کیلئے آراستہ کیا اُس موقع پر بھی نواب صاحب نے فرمایا کہ جسوقت ویسرائے یہاں آوینگے کرسی پر بیٹھنے بھی نہ پاوینگے کہ خوب اولے برسینگے اُسوقت مطلع بھی صاف تہا کوئی علامت آسمان پر ظاہرا بارش کی نہ تھی مگر جسوقت ویسرائے کی آمد آمد ہوئی یکلخت آسمان پر ابر آگیا سامان بارش ہو گیا ویسرائے کرسی پر نہ بیٹھنے پائے تھے کہ وہ زور وشور سے اولے پڑے اور بارش بھی ہوئی کہ جسکا مشاہدہ صدہا لوگوں کو ہوا اب لوگ حیران ہیں کہ نواب موصوف کیا صاحب دل ہیں انکو کیا صفائی دل حاصل ہے۔ واقعی نواب صاحب کی خوبیاں بیان نہیں ہو سکتیں یہ شخص نہایت دیندار مسلمان آدمی ہے اوقات شریف کا یہ حال ہے کہ ہر دم تلاوت قرآن صوم وصلوٰۃ میں مشغول رہتے ہیں نہایت خدا ترس اور رحم دل ہیں انکی ذات سے غربا کو بہت فیض ہے۔

عالیجناب نواب محمد ابراہیم علیخانصاحب رئیس اسرولی

www.sirat-e-mustaqeem.com

صاحب خلق محمدی تابع شریعت احمدی افضل الکرام اشرف العظام مالک سیرت فرشتہ صورت جامع صفات پسندیدہ مجمع اوصاف حمیدہ یگانۂ عمائد روزگار۔ نواب محمد ابراہیم علیخاں صاحب جو جو خوبیاں آپکی ذات بابرکت میں اللہ تعالے نے عطا فرمائی ہیں انہیں سے اگر ایک شمہ لکھوں تو کیا امکان ہے حسن خوبی کو میزان فکر میں وزن کیا ایک سے ایک کو برتر پایا آپکی دولت وحشمت کے آگے قارون شکستہ ہے اخلاق میں ہمہ تن خلق کہوں تو بجا ہے صالحین سے بہت اچھی طرح سے ملتے ہیں آپ صحیح کمالات زہد و تقوے میں یکتا ہے جہاں پناہ سچ تو یہ ہے کہ ایسے رئیسوں کا فی زمانہ ہونا غنیمت ہے یہ حضرت برادر اس بیدار مسلمان کے ہیں جو اس زمانہ میں مغتنمات سے ہیں

حضرت عالیجناب معلے القاب نواب فیض محمد علیخاں صاحب بہادر رئیس پہاسو

جناب نواب معلی القاب مہر سپہر جاہ و جلال خورشید آسمان دولت اقبال گوہر درج سخاوت نیر برج شہامت شمع شبستان مروت چراغ بزم ہمت فخر خاندان شرف دودمان فیض بخش فیض رسان نواب فیض محمد علیخاں صاحب بہادر رئیس آپکی خوبیاں بیان نہیں کر سکتا۔ اللہ نے انکو کیا دینداری عطا کی ہے [illegible] ایک امر سے بات ظاہر کرتا ہوں وہ یہ ہے کہ آپنے ایک **دستور العمل** ایسا تجویز کیا ہے کہ میری برادری اور عزیزوں میں شادی و غمی میں کوئی بات خلاف جناب **رسول اللہ** صلی اللہ علیہ وسلم کے نکرینگے اسمیں ایک فقرہ یہ بھی ہے۔ عدل و انصاف آپکا منصف حقیقی اور رسول مقبول کو بھی پسند ہے ہر ادنے و اعلیٰ کیطرف نظر فلاح ہے۔ ہر کہ ومہ آپکے لطف و کرم کا مداح ہے ارکان مروت آپ پر ختم ہیں۔ سچ تو یہ ہے کہ خلق مجسم ہیں۔ آپکو بھی صالحین سے بہت محبت ہے اور ہر دم تلاوت قرآن اور صوم و صلوٰۃ میں مشغول رہتے ہیں۔ اور سخاوت اور بلند حوصلگی نے قصہ حاتم کا جہان کے دلوں سے بھلا دیا۔ ابر نیساں آپکی گہر باری سے عرق آلودۂ انفعال ہے اور دنیا آپکے جود و کرم سے مالامال۔ اوصاف حمیدہ آپکے بیرون از تحریر ہیں نیک کاموں پر آپکی طبیعت بہت رجوع کرتی ہے مساجد کی تعمیر وغیرہ وغیرہ کا آپکو بہت خیال رہتا ہے۔ اکثر حاجیوں کو حج کیواسطے امداد دیتے رہتے ہیں سچ تو یہ ہے کہ ایسوں کا ہونا فی

اس کتاب کی بلفظ رجسٹری ہو چکی ہے (زمانہ) بدوں اجازت مصنف اسمیں سے ایک حرف نہیں نکل سکتا

www.sirat-e-mustaqeem.com

زمانہ زینت اسلام ہے۔ صاحب بھی انکو خدا نے دیندار عطا فرمائے جیسے **مولانا** محمد سلیم صاحب اتالیق نبیرہ نواب صاحب۔ یہ خوبی ہے تو کیوں ہے فقط صحبت صالحین کی برکت سے یہ دونوں بھائی چونکہ دیندار ہیں اسلئے انکو صحبت صالحین بہت رہتی ہے اکثر فقراء صلحاء علماء انکے مکان پر رہتے ہیں یہ انکی صحبت کی برکت ہے۔ بہرکیف صحبت صالحین اکسیر کا حکم رکھتی ہے۔ ہم تم بھی اگر دلوں کو صاف کرکے صحبت صالحین اختیار کریں تو یہی حال ہو جائے۔ اگر اپنا عیب دیکھیں تو دوسروں کے عیب پر نظر نہ پڑے الغرض یہ بات متفق علیہ ہے کہ جبتک روح کو صفائی نہیں۔ اُسکا کسائی نہیں **بھلا فقیر** تم سے یہ بات دریافت کرتا ہے ماشاء اللہ تم تو اہل قرآن اور اہل فہم ہو ذرا اس بات کا تو جواب عنایت کرو یہ کیا بات ہے کہ بچہ بچہ اور ہر ایک کی زبان پر حضرت **محبوب** الٰہی سلطان نظام الدین اولیاء رحمۃ اللہ جاری ہے اسکا کیا سبب ہے کیا کوئی اُنہوں نے اشتہار جاری کیا ہے۔ یا خدا سے حکم آگیا ہے کہ انکو یہ کہا کرو۔ آخر کوئی تو سبب ہے۔ وہ یہ ہے کہ ان لوگوں نے اپنا نام و نشان لقب حسب و نسب اللہ کی راستہ میں بالکل مٹا دیا تھا اور ایسا دل کو صاف کیا کہ دل میں فقط اللہ و رسول کی محبت باقی رہگئی تھی اُنکا حال مصداق اس حدیث کا ہو گیا۔ **مُوْتُوْا قَبْلَ اَنْ تَمُوْتُوْا** ترجمہ مرجاؤ تم پہلے مرنے سے **سبحان اللہ** ہمارے رسول خدا کا کیا کلام معجز نظام ہے اللہ اللہ حضرت کا ایک عجیب بیان ہے کہ ایک چھوٹی سی حدیث میں حضرت نے رضا و تسلیم کو کس لطف و خوبی کے ساتھ ادا کیا ہے کہ جسکا بیان نہیں ہو سکتا۔ حضور کی اس ارشاد مراد کیا ہے۔ مراد یہ ہے کہ تم اللہ کی ایسی اطاعت کرو کہ اپنی ہستی کو بالکل مٹا دو یعنی حکم شرع شریف سب چیزوں پر مقدم رکھو اُسکے ماننے میں کوئی عذر نہو ہمہ تن **شرع شریف** کے ایسے تابعدار ہو جاؤ جیسے کہ غسال کے ہاتھ میں مردہ ہوتا ہے اب غسال کو اختیار ہے کہ جسطرح چاہے اُسکو لٹائے بٹھائے اُس میت کو کوئی عذر نہیں ہوتا پس انسان کو شرع شریف کے احکام بجا آوری میں ایسا ہونا چاہیئے جیسے غسال کے ہاتھ میں مردہ ہوتا ہے مصرعہ جائینگے ہم اُدہر کہ جدہر یار لیجائے **فقیر کہتا ہے** اسلام کیا ہے۔ اسلام عشق الٰہی کا نام ہے۔ اور عاشق تمام مقاصد مٹانا کام ہے عشق حقیقی کا جب کوئی نام لے تو پہلے اپنے ارزوؤں کے درخت کو جڑ سے کاٹ دے **شعر** حضرت منصور

www.sirat-e-mustaqeem.com

سولی پہ پکار اعشق بازونکو ۔ یہ اسکے بام کا زینہ ہے آسے جسکا جی چاہے ۔ پس جو ان مصائب کی
کسوٹی پہ پکھر نکلے تو وہ صابر ہے اور صابروں پہ اسکی طرف سے صد رحمت اور مہربانی ہے جن لوگوں نے
اس مقام رضا و تسلیم کو اختیار کیا وہ اپنے مقاصد ضروریہ کو پہنچے **قطعہ** گر گزندت رسد تحمل کن ۔ کہ
عفو از گناہ پاک شوی ۔ اے برادر چو عاقبت خاکست ۔ خاک شو پیش ازانکہ خاک شوی **شعر** در بہار
کے شود سرسبز سنگ ۔ خاک شو تا گل بروید رنگ رنگ ۔ چنانچہ یہ مصائب صحابہ بلکہ خود حضرت
رسالتمآب علیہ الصلوٰۃ والسلام پر پڑے بھوک کے مارے پیٹ پر پتھر بندھا رہا کرتا تھا جنگ احزاب کے
وقت تمام شب خوف سے رات کو نیند نہ آتی تھی تجارت اور زراعت بلکہ مہاجرین نے تو گھر بار بھی راہ مولا میں چھوڑ
دیئے تھے ۔ اور جنگوں میں آدھی شہید ہوگئے بھائی نے بھائی کو بیٹے نے باپ کو اپنے ہاتھ سے باول زار
کفن پہنایا مگر کبھی شکوہ زبان پر نہ آیا کہو تو یہ **مقام رضا و تسلیم** نہیں تو اور کیا ہے یہ انہی حضرات
پر تو عمل ہو رہا ہے مُوْتُوْا قَبْلَ اَنْ تَمُوْتُوْا ۔ ایسے ہی **اولیاء اللہ** نے جسوقت یہ حالات رسول خدا اور
صحابہ کرام و تابعین و تبع تابعین کے دیکھے ان حضرات کے دل انکے برتاؤ پر جھکتے چلے گئے انکو بھی یہ مرتبہ رضا و تسلیم
کا حاصل ہوتا چلا گیا چونکہ فقراء کو اس حدیث سے اب بھی بہت محبت ہے فقیر کا بیان یہ تھا کہ بچہ بچہ سے حضرت
محبوب الٰہی سلطان نظام الدین اولیاء رحمۃ اللہ کہلا دیا ۔ یہی تو وجہ تھی کہ انہوں نے حالات رسول خدا
اور صحابہ کا سا اپنا برتاؤ کر لیا اور اپنے لقب حسب نسب جان مال عزت آبرو ہر ایک قسم عیش و راحت کو
اس معبود حقیقی کی نذر کر چکے خدا نے بھی انکے نام کو ایسا روشن کیا کہ بچہ بچہ سے محبوب الٰہی کہلا دیا
اور محبوبیت کا خطاب ہندوستان میں پا گئے اسکا ثبوت قرآن و حدیث سے سوا اسکے اور
کیا ہے چنانچہ ایکبار آنحضرت علیہ السلام کے سامنے سے ایک جنازہ گیا لوگوں نے اسکی مذمت
کی تو آپ نے فرمایا وَجَبَتْ وَجَبَتْ پھر دوسرا جنازہ آیا لوگوں نے اسکی مدح کی تو آپ نے فرمایا
وَجَبَتْ وَجَبَتْ لوگوں نے عرض کیا کہ آپ نے دونو کیلئے ایک ہی کلمہ فرمایا آپ نے جواب دیا جسکی
تم نے مذمت کی اسکے لیے آتش دوزخ واجب ہوئی اور جسکی تم نے مدح کی اسکے لیے جنت واجب ہوئی
شعر وہ جنت جسکی شہرت ہے وہ نقشہ ہے ترے گھر کا ۔ وہ طوبیٰ جسکا چرچا ہے ستون تیری

www.sirat-e-mustaqeem.com

مسجد کا + فرمایا تم خدا کے دنیا میں گواہ ہو جسکو تم اچھا کہو وہ اچھا ہے جسکو تم برا کہو وہ برا ہے ٩٧
ہے **شعر** سچا کہے جسے عالم اُسے سچا سمجھو + زبان خلق کو نقارۂ خدا سمجھو + خلاصہ یہ کہ امت مرحومہ کی حیثیت
اجتماعیہ نبی علیہ السلام کے کمالات کا آئینہ ہے اسی لیے حضرت نے فرمایا لن تجتمع اُمّۃ محمدٍ علی
الضلالۃ ترجمہ ہرگز جمع نہوگی اُمت محمدیہ اوپر گمراہی کے یعنی امت محمدیہ گمراہی پر مجتمع نہوگی
یہاں سے اجتماع ہونا اُمت کا برحق پایا گیا اسلئے جو مسلمانوں سے علیحدہ راہ اختیار کریگا جہنم میں جائیگا
اب **فقیر** پھر اپنا اصلی مطلب بیان کرتا ہے کہ سچ سچ سے حضرت محبوب الٰہی سلطان نظام الدین اولیا
کہلا دینا من جانب اللہ ہے سبحان اللہ آپکو کیا اللہ و رسول سے محبت تھی کہ اُسکے سبب سے آپ
ہندوستان میں محبوب کا خطاب پا گئے ملفوظات میں جو فقیر نے آپکے حالات کو دیکھا تو ظاہر ہوا کہ
کسی نے آپکے روبرو اس رکوع کی تلاوت کی مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ ط وَالَّذِیْنَ مَعَہٗۤ اَشِدَّآءُ عَلَی
الْکُفَّارِ۔ آخر تک تو آپکو ایک بیہوشی طاری ہوگئی جب ہوش آیا تو آپ نے فرمایا اس امانت کو اسی
نبی کے نام کے سہارے سے تو آدم علیہ السلام نے اُٹھا لیا تھا کہ جس امانت کے اُٹھانے سے سب نے
جواب دیدیا تھا خدام میں سے ایک نے عرض کیا کہ حضرت وہ کیا امانت تھی جسکو آدم علیہ السلام نے
اٹھا لیا ہے آپ نے اُسی حالت شوق و ذوق میں فرمایا وہ یہ امانت ہے اِنَّا عَرَضْنَا الْاَمَانَۃَ
عَلَی السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَالْجِبَالِ فَاَبَیْنَ اَنْ یَّحْمِلْنَہَا وَاَشْفَقْنَ مِنْہَا وَحَمَلَہَا الْاِنْسَانُ اِنَّہٗ کَانَ
ظَلُوْمًا جَہُوْلًا اس آیت میں جو فرمایا اسیطرف اشارہ ہے سو یہ بوجھ بھاری بغیر کسی سہارے
کے اُٹھ نہیں سکتا پس اس تکان اور درماندگی کے دفع کرنیکے لئے ہمیشہ شربت حضوری کا پیالہ پلایا
کہ اُسکے نشہ اور سرور میں چور ہوکر دنیا وما فیہا سے غافل ہوکر ہمہ تن عبادت میں مستغرق رہے
اور اسیر تکان و درماندگی نہ آوے **شعر** ہر چند پیر خستہ دل و ناتوان شدم + ہر گہ کہ یاد روئے تو کردم جوان
شدم + فرمایا آپ نے دیکھیے جب کوئی کسی پر عاشق زار ہوتا ہے تو جب اُسکے محبوب کا نام لیکر
کوئی کچھ کہے کیسی ہی بھاری کام کو کہو تو وہ اُسکے نام کے نشہ میں خوشی سے اُٹھا لیتا ہے جیسا اُسکے
سامنے کلمہ ادا کر لوں کہ تیرے قربان کیونکہ عبادت دراصل قربان ہونا ہے محبوب کا تو نام
سکتا

www.sirat-e-mustaqeem.com

ہی سننے سے دل بیقرار ہوجاتا ہے چہ جائے کہ وصال اور مشاہدہ ٭ جمال ہو۔ شعر جو میرے
سامنے تیرا کسی نے نام لیا ٭ دل ستمزدہ کو میں نے تھام تھام لیا ٭ نیز یا سعی جب محمد مصطفےٰ کا نام لیتے ہیں تو پہلے دونوں ہاتھ
کلیجہ تھام لیتے ہیں ٭ لاؤ مشک نافہ ہم نہیں لیتے ٭ محمد کی شمیم زلف عنبر فام لیتے ہیں ٭ خدام نے آپکی خدمت میں عرض کیا
اس آیت اِنَّا عَطَیْنَا الاکما میں و نیز آپکے ارشاد میں خدا کی محبت ثابت ہوتی ہے آپ نے فرمایا رسول خدا سے محبت کرنا
اللہ ہی سے محبت کرنا ہے اور اس آیت کو تلاوت فرمایا قُلْ اِنْ كُنْتُمْ تُحِبُّوْنَ اللّٰهَ فَاتَّبِعُوْنِىْ
ترجمہ کہہ کر اگر تم خدا سے محبت رکھتے ہو تو میرا کہنا مانو۔ کیونکہ اطاعت رسول اللہ عین اطاعت الٰہی ہے اسلئے
محبت کا نتیجہ اول تو پوری اطاعت ہے سو فرمانبرداری و جاں نثاری جسقدر امت محمدیہ کو رسول خدا سے پائی جاتی ہے
اسکا بیسواں حصہ بھی کسی امت میں نہیں سبحان اللہ اولیاء اللہ کو کیا خدا و رسول سے محبت ہے
آپکے اس ارشاد سے کیا محبت ٹپکتی ہے اسلئے تو کہا ہے صالحین کی صحبت سے مردہ دل زندہ ہوتے
ہیں۔ فی زمانہ بھی ایسے حضرات بہت موجود ہیں کہ صالحین کی صحبت سے انکے دل منور ہوگئے ہیں
لیکن کل کا حال میں درج نہیں کرسکتا کیونکہ میرا مطلب اصلی ہاتھ سے جاتا ہے۔ بقایائے یادداشت
مشتے نمونہ از خروارے ایک دو صاحبوں کا حال بیان کرتا ہوں کہ اس صحبت کی برکت سے انکے نفس کو تزکیہ
اور روح کو تازگی حاصل ہے۔ خشوع و خضوع انکی عبادت کا اس درجہ کو پہنچ گیا ہے جیسا کہ حالات تبع تابعین
کے دیکھنے والوں کا تھا چنانچہ نواب مرزا محمد حسن صاحب عرف خضر ہمشیرہ زادہ جناب نواب ضیاء الدین
احمد خان صاحب بہادر مغفور کا۔ انکا ذکر میں نے اسلئے یہاں پر کیا ہے کہ اوپر سے بیان صالحین خصوصاً
حضرت محبوب الٰہی نظام الدین اولیاء رحمہ کا تھا۔ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَلْمَرْءُ مَعَ مَنْ اَحَبَّ
ترجمہ فرمایا حضرت نے آدمی ساتھ اسکے ہے جسکو دوست رکھتا ہے یعنی جو کوئی کسیکو دوست
رکھتا ہے اسکا ذکر اسکے صحبت میں آجاتا ہے اسلئے کہ محبت محبوب تک پہنچا دیتی ہے۔ آپکی کیفیت
عبادت کا یہ حال ہے کہ جسقدر ہے محبت سے ہے ایک وقت میں جو خدمت میں حاضر ہوا تو آپ نماز
میں مشغول تھے میں نے جو خیال کیا تو نماز کا خضوع و خشوع قریب قریب ابرار لوگوں کے پایا یہ اثر فقط
صحبت صالحین کا ہے جو اس کیفیت سے انکو نماز حاصل ہے یہاں پر بیان روسا جو کہ متقی ہیں

اس کتاب کی بالمحافظ رجسٹری ہوچکی ہے (کیا) بدون اجازت مصنف صاحب کے ایک حرف نہیں نکل سکتا

کیا جاتا ہے ❊

نواب مرزا محمد حسن خانصاحب عرف خضر میاں

عندلیب گلستان دولت و اقبال بلبل بوستان حشمت و جلال حاتم کرم سکندر دوراں رستم صفت نوشیروان زماں محمد حسن خانصاحب خلف الرشید حضرت حافظ صوفی نواب مرزا احمد حسین خانصاحب مرحوم و مغفور خلف الصدق جناب نواب مرزا غلام حسین خانصاحب بہادر مغفور خلف الصدق جناب نواب فیض اللہ خاں صاحب بہادر مغفور خلف الصدق حضرت جناب نواب قاسم جان خان صاحب بہادر مرحوم - انکو شاہ عالم بادشاہ سے بصلہ نوکری خطاب سہراب جنگ کا عطا ہوا تھا یہ آپکے جد امجد ہیں جو جو خوبیاں اللہ تعالے نے آپکی ذات بابرکات میں عطا فرمائی ہیں انمیں سے اگر ایک شمہ لکھوں تو کیا امکان ہے تونگر صورت درویش سیرت انسان پیکر فرشتہ صفت پابند صوم و صلوۃ - آپکا دامن اخلاق بڑا وسیع اور کشادہ ہے طبیعت حضرت کی ہمیشہ بتواضع و تکریم آمادہ ہے تلاوت قرآن سے بہت محبت ہے فی زمانہ حضرت بعہدہ تحصیلداری سرفراز ہیں - آپ بھی امیر ابن امیر ابن امیر ابن امیر ہیں آپ کے بھائی نواب محمد حسین خانصاحب عرف بڑے میاں بعہدہ سفر ز دہلی میں سرفراز ہیں وہ بھی نہایت دیندار پابند صوم و صلوۃ ہیں آپ مغل بخاری ہیں - اصل تو یہ ہے کہ ایسے حضرات سے بہت فیض ہے اور ان کا ہونا باغنیمت ہے فقیر بھی انکا شکریہ تہ دل سے ادا کرتا ہے اور وہ شکریہ یہ ہے طہر اللہ قلبکم فی قلوب الابرار و زکی عملکم فی عمل الاخیار ترجمہ پاک کرے خدا تمہارے دلکو نیک لوگوں کے دلوں میں اور پاک کرے تمہارے کاموں کو نیکوں کے کام میں ❊

جناب نواب معلی القاب محمود علیخان صاحب بہادر رئیس چھتاری

جناب مستطاب معلی القاب گردوں رکاب فلک انتساب مسند آرائے عز و جلال جلوہ افزائے جاہ و ملت و اقبال فخر خاندان شرف و دوراں نواب محمود علیخانصاحب - آپکی عدل گستری اور رعایا پروری نے نام نوشیرواں کا مٹا دیا اور [illegible] حاتم کا بھلا دیا [illegible] دل سے

www.sirat-e-mustaqeem.com

پہلا دیا - ابر نیساں آپکی گہر باری سے عرق آلودہ انفعال ہے اور دریا آپ کا جود و کرم دیکھہ کر شرم سے آب آب ہے اوصاف حمیدہ آپ کے بیرون از تحریر ہیں آپکو علماء و فقراء سے کمال محبت ہے جو آپکا کار ہے وہ سب مطابق سنت ہے آپ بہت بڑے متقی ہیں آپکے اوقات شریف کا یہ حال ہے کہ ہر وقت عبادت اور تلاوت قرآن میں مشغول رہتے ہیں اسکی برکت سے آپکے چہرہ پر نور برستا ہے جی چاہتا ہے کہ چہرہ کو دیکھتے رہیں یہ بات خداداد ہے ذٰلِكَ فَضْلُ اللّٰهِ يُؤْتِيهِ مَنْ يَّشَآءُ - دامن اخلاق آپکا بڑا وسیع اور کشادہ ہے - ادنے غریب بھی باخلاق بشری نے ہیں ہمہ تن اُس سے ملتفت ہو جاتے ہیں آپکی ذات بابرکات سے ہزارہا اللہ کے بندونکو فیض ہے سچ تو یہ ہے کہ ایسے ہی لوگوں سے اسلام کی زینت ہے فقیر بھی اُنکا شکریہ تہ دل سے ادا کرتا ہے اور وہ شکریہ یہ ہے طَهَّرَ اللّٰهُ قَلْبَكَ فِي قُلُوْبِ الْاَبْرَارِ وَ زَكّٰى عَمَلَكَ فِي اَعْمَالِ الْاَخْيَارِ ترجمہ پاک کرے اللہ تیرے دلکو نیک لوگوں کے دلوں میں اور پاک کرے تیرے کام کو نیکوں کے کام میں ✣

عالیجناب نواب امیر الدین احمد خانصاحب بہادر رئیس لوہارو

جناب مستطاب معلے القاب گردوں کاب فلک انتساب حاتم زمان سکندر دوراں زیب افزائے مسند دولت و اقبال جلوہ آرائے وسادۂ مکنت و اجلال عالی خاندان صاحب عز و شان رئیس المسلمین جناب نواب محمد امیر الدین احمد خانصاحب بہادر خلف الرشید جناب نواب علاء الدین احمد خانصاحب بہادر مرحوم و مغفور خلف الصدق نواب معلے القاب جناب امین الدین خانصاحب بہادر مرحوم خلف اکبر نواب جہانیاں مآب فخر الدولہ نواب احمد بخش خانصاحب مرحوم - آپکے اوقات شریف کا حال میں نہیں بیان کر سکتا یہ صاحب نہایت دیندار و متشرع پابند صوم و صلوٰۃ و تلاوت قرآن میں اکثر مشغول رہتے ہیں - آپکے کمالات کے لکھنیکی زبان قلم میں کہاں طاقت ہے کلام معجز نظام آپکا تمام فصاحت و بلاغت سے ہے شہرہ داد گستری و آوازۂ عالم پروری آپکا چار دانگ عالم میں بلند ہے عدل و انصاف آپکا منصف حقیقی اور رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم کو بھی پسند ہر ادنیٰ و اعلے کیطرف نظر فلاح ہے ہر کہ و مہ آپکے لطف و کرم کا مداح ہے ارکان مروت آپ پر ختم ہیں سچ تو یہ ہے کہ خلق مجسم ہیں قطع نظر اسکے آپ عالم بھی ہیں آپ امیر ابن امیر

اس کتاب کی بلفظہٖ رجسٹری ہو چکی ہے　(ابن امیر)　بدون اجازت مصنف اسمیں سے ایک حرف نہیں نکل سکتا -

www.sirat-e-mustaqeem.com

ابن امیر ابن امیر ہیں غربا و مساکین و مستغیثوں کے لئے اکسیر ہیں کیوں نہو یہ استاد کی صحبت کی برکت ہے اعنی جناب مولانا سید ولی خان صاحب اکرمہ اللہ تعالے زبدۂ فقہا سے جہان صلحا ئے زمان اعرف العرفا افضل الفضلا تونگر صورت درویش سیرت انسان پیکر فقیہ بیمثل افتخار علما حضرت مولانا سید ولی خانصاحب ۔ آپکی علم و فضل کا بیان احاطہ تقریر و تحریر سے باہر ہے بہرحال آپکی ذات فی زمانہ بہت غنیمت ہے سچ تو یہ ہے کہ ایسوں ہی سے اسلام کی زینت ہے دامن اخلاق آپکا بڑا وسیع و کشادہ ہے طبیعت آپکی متواضع و تکریم آمادہ ہے اَللّٰھُمَّ ضَاعِفْ فِی حَالِہٖ وَقَالِہٖ ۔

عالیجناب محمد یحییٰ خانصاحب بہادر

یہ صاحب موضع تاوڑی ضلع میرٹھ کے رئیس ہیں نہایت دیندار اور متقی پابند صوم و صلوۃ اور تلاوت قرآن میں ہر وقت مشغول رہتے ہیں آپ اپنے نواح و اطراف میں گویا چراغ ہیں عدل و انصاف آپکا منصف حقیقی اور رسول مقبول کو بھی پسند ہے ہر ادنے و اعلی کیطرف نظر فلاح ہے ہر کہ و مہ آپکی لطف و کرم کا مداح ہے اخلاق آپکا بہت وسیع اور کشادہ ہے آپکی ذات سے غربا کو بہت فیض ہے آپکا دم غنیمت ہے فقیر بھی انکا شکریہ تہ دل سے ادا کرتا ہے اور دعوٰی شکریہ ہے طَهَّرَ اللّٰہُ قَلْبَکَ فِی قُلُوْبِ الْاَبْرَارِ وَ ذَکّٰی عَمَلَکَ فِی اَعْمَالِ الْاَخْیَارِ ترجمہ پاک کرے اللہ تیرے دلکو نیک لوگوں کے دلوں میں اور پاک کرے تیرے کام کو نیکوں کے کام میں ۔

جناب حاجی قطب الدین صاحب مرحوم

دہلی میں آپ ایک بڑے ارکین اسلام میں سے گذرے ہیں آپ کے کیا کیا حالات لکھے جاویں قلم میں کہاں طاقت ہے کہ وہ بیان کر سکے مختصر اً کچھہ حال آپکا فقیر اپنی تفسیر میں بطور یادداشت لکھتا ہے انکا نام بقا رہے اول تو اس بلند ہمت دیندار نیکبخت جوانمرد کو یہی خیال ہر وقت دامنگیر رہتا تھا کہ جس حمایت اسلام اور ہمدردی قوم پائی جائے اسی خیال سے اس عالی ہمت نے انجمن اسلام قایم کی تھی انجمن کا شورہ ہر وقت یہی رہتا تھا کہ فلاں سبجکٹ کی تفسیر ہونی چاہیئے اور فلاں فلاں مسئلہ

www.sirat-e-mustaqeem.com

کی مرمت ہونی چاہیے چنانچہ مسجد فتحپوری اور جامع مسجد کی آپ نے اس صدق نیتی اور عمدگی سے
مرمت کرائی جو صدہا سال کو کافی ہوگی علاوہ اسکے لاوارث مسجدوں کی ماہواری امداد۔ اور طلباء
کا وظیفہ اور بیوہ عورتوں کی دستگیری۔ علماء فضلاء صلحاء کی قدردانی فقراء کی تواضع مساکین کی دلجوئی
مہمان نوازی بزرگوں کا ادب آداب شرفاء کی خفیہ طور پر مدد وغیرہ وغیرہ اللہ تعالے نے آپکی ذات فیض آیات
کیا کیا خوبیاں عطا فرمائی تہیں یہ اللہ کی توفیق ہے جس سے چاہے کام لے ذٰلِكَ فَضْلُ اللّٰهِ
يُؤْتِيهِ مَن يَشَاءُ اللہ تعالے نے کیا کیا اوصاف حمیدہ آپ میں رکھے تہے امین بہی آپ اعلے درجہ کے
تہے محسن بہی آپ ایسے تہے سخاوت اور بلند حوصلگی نے قصہ حاتم جہان کے دل سے بہلا دیا تہا دامن
اخلاق آپکا بڑا وسیع اور کشادہ تہا ہر ایک وادنے کیطرف نظر فلاح تہی ہر کہ ومہ آپکے لطف و
کرم کا مداح تہا دنیا میں کون آپ سے ناواقف تہا آپ کی خوبیاں سب پر اظہر من الشمس تہیں
حاجی صاحب مرحوم کو خدا جنت عطا فرماے آمین۔ الحمد للہ کہ آپنے اپنے قایم مقام بقاء نام کیواسطے
اپنے چار صاحبزادونکو چہوڑا جنکے اسماء عالی یہ ہیں۔ حافظ فضل الرحمٰن صاحب حاجی عبدالغنی صاحب۔ محمد شفیع
صاحب عبدالرزاق ماشاء اللہ اپنی اپنی عادات میں سب اچہے اور صالح ہیں۔ لیکن انہیں سے عالیجناب
حاجی عبدالغنی صاحب نہایت دیندار صالح پابند صوم صلوٰۃ خدا ترس رحمدل غرض جو جو خوبیاں
اللہ تعالے نے حاجی صاحب مرحوم میں عطا کی تہیں وہ تمام ہو بہو اس چہوٹی سی عمر میں آپکو عطا فرمائیں
وہی حمایت اسلام اسیطرح مہمان نوازی غرباء پروری مسکین نوازی ماہواری امداد مساجد لاوارث و وظیفہ
طلباء بیوہ عورتوں کی دستگیری علماء فضلاء کی قدردانی اور صلحاء سے محبت فقراء کی تواضع شرفاء کی
خفیہ طور پر امداد آپکی ذات بابرکات سے صدہا کو فیض ہے اور دامن اخلاق آپکا بہی بڑا وسیع و
کشادہ ہے طبیعت آپکی ہمیشہ تواضع وتکریم آمادہ ہے آپ بہی امیر ابن امیر ہیں آپکا دم غنیمت ہے
سچ تو یہ ہے کہ ایسوں ہی سے اسلام کی زینت ہے فقیر بہی اُنکا شکریہ تہ دل سے ادا کرتا ہے اور
وہ شکریہ یہ ہے طَهَّرَ اللّٰهُ قُلُوبَكُمْ فِي قُلُوبِ الْأَبْرَارِ وَزَكّٰى عَمَلَكُمْ فِي أَعْمَالِ الْأَخْيَارِ ترجمہ
پاک کرے اللہ تمہارے دلونکو نیک لوگوں کے دلوں میں اور پاک کرے تمہارے کامونکو نیکوں کے

کام ہیں اب **فقیر** اپنا اصلی مطلب یاد دلاتا ہے کہ اس قلب کی حفاظت پر تمام انبیا اور
صدیق تاکید کرتے چلے آئے اور اسی دل کی صلاحیت کیواسطے آخر کو ہمارے رسول اللہ بھی تشریف لائے
اور اول آپکی تعلیم یہی تھی جیسا کہ اس حدیث سے واضح ہوتا ہے یَا بُنَیَّ اِنْ قَدَرْتَ اَنْ تُصْبِحَ وَتُمْسِیَ
وَلَیْسَ فِیْ قَلْبِکَ غِشٌّ لِاَحَدٍ فَافْعَلْ یَا بُنَیَّ وَذٰلِکَ مِنْ سُنَّتِیْ وَمَنْ اَحْیٰی سُنَّتِیْ
فَقَدْ اَحَبَّنِیْ وَمَنْ اَحَبَّنِیْ کَانَ مَعِیْ فِی الْجَنَّۃِ **فائدہ** اس حدیث پر آپنے اپنی معیت اور
جنت کا دارمدار فرمایا کہ جو میری معیت سے جنت ملنی چاہے تو وہ اپنی صفائی قلوب آپس کی محبت
پیدا کرے اس حدیث سے صاف معلوم ہوا کہ جبتک ہم تم یہ اوصاف نہ پیدا کرینگے مستحق اسکے نہ ہونگے
کہ جسکی رب العالمین کیطرف سے بشارت دیرہے ہیں وَبَشِّرِ الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ اَنَّ
لَھُمْ جَنّٰتٍ تَجْرِیْ مِنْ تَحْتِھَا الْاَنْھٰرُ کُلَّمَا رُزِقُوْا مِنْھَا مِنْ ثَمَرَۃٍ رِّزْقًا قَالُوْا ھٰذَا
الَّذِیْ رُزِقْنَا مِنْ قَبْلُ وَاُتُوْا بِہٖ مُتَشَابِھًا وَلَھُمْ فِیْھَآ اَزْوَاجٌ مُّطَھَّرَۃٌ وَّھُمْ فِیْھَا
خٰلِدُوْنَ **ترجمہ** اور خوشخبری سنا ان لوگوں کو جو کہ ایمان لائے اور اچھے کام کئے یہ انکے لئے باغ
ہیں جنکے نیچے نہریں جاری ہیں جب انکو وہاں سے کوئی پھل کھانیکو ملیگا تو کہینگے یہ وہی ہے جو ہمکو
پہلے ملا تھا اور انکو وہ پھل (باہم رنگ و صورتیں ملے ہوئے) دیے جائینگے اور انکے لئے وہاں پاکیزہ
بیویاں ہیں اور وہ وہاں ہمیشہ رہینگے **تفسیر** کہ اے نبی صلی اللہ علیہ وسلم جو لوگ ایمان لائے اور انہوں نے
اچھے کام عبادت و سخاوت وغیرہا کئے ہیں انکو یہ مژدہ سنادے کہ انکو مرنیکے بعد اس عالم میں ایسے
باغ عنایت ہونگے کہ جنمیں نہریں بہتی ہونگی اور باغوں کے میووں میں عجب لطف ہوگا کہ شکل و صورت رنگ
ہو یکساں اور مزے الگ الگ ہونگے یہانتک کہ جب کوئی میوہ انکو ملیگا تو اس مشابہت سے یہ سمجھینگے کہ
ہم ابھی کھا چکے ہیں مگر جب کھاوینگے تو نیا لطف پاوینگے اور انکو جسطرح مکانات اور کھانے عمدہ
عنایت ہونگی اسیطرح انس و صحبت کیلئے پاکیزہ بیویاں ملینگی کہ جو نفرت کی باتیں ہوتی ہیں وہ انمیں
نہونگی نہ صورت میں نہ سیرت میں نہ انکو بڑھاپے اور موت یا افلاس کا غم نہوگا بلکہ وہ اسی عیش و آرام
کے ساتھ ہمیشہ رہینگے۔ **اب فقیر** کہتا ہے کہ یہ بات عام پر **واضح** ہو کہ انسان کی رغبت

اس کتاب کی بلفظہ رجسٹری ہوچکی ہے [illegible] بدون اجازت مصنف اسمیں ایک حرف نہیں نکل سکتا

www.sirat-e-mustaqeem.com

تین چیزوں سے زیادہ ہوتی ہے اور انہیں کیطرف زیادہ احتیاج پڑتی ہے (۱) **مکان عمدہ**
(۲) اچھا سامان عمدہ کھانا پینا (۳) عورت حسین پس اوّل کو تو لہم جنات میں اور دوسرے کو
کلما رزقوا میں و تیسرے کو جملہ لہم فیہا ازواج میں بیان کر دیا اور اسپر ایک کھٹکا ان چیزوں
کے فنا ہوجانے یا اپنے مرجانیکا بھی ہوتا ہے کہ جو تمام لذت کو خاک میں ملا دیتا ہے **ع** مراد
منزل جاناں چہ امن عیش چوں ہر دم ٭ جرس فریاد میدارد کہ بربندید محملہا ٭ اس کھٹکے کو ہم فیہا
خالدون نے مٹا دیا اس سے زیادہ کیا نعمتیں چاہئیں۔ خدا کیا مہربان ہے اپنے بندوں پر اپنی ہمہ وقت
رحمت اور عنایت کا امید وار بنا کے مفتون کر دیا ان آیات اور ان جملوں سے دلوں پر نقش کر دیا
اور ہر ایک قسم کی محبت سے سچا کر دلونکو پھر دیا آخرت کی نعماے باقیہ اور عنایات غیر متناہیہ کا نقش دل
پر جما کر دیوانہ اور مجنوں بنا لیا **فقیر** کہتا ہے کہ یہ سب کچھ ہے مگر تمام دنیا اور آخرت کی مصلحتیں
اسی پر موقوف رکھی گئی ہیں کہ رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی اطاعت ہو پھر اس یقینی امر کے لئے کچھ توشہ
آخرت کا بندوبست نکرنا کیسے درجہ کی حماقت ہے کیا ایسے لوگونکو اس حیات مستعار پر ایسا خیال ہے کہ
ہم اس دنیا میں ہمیشہ زندہ رہینگے افسوس اُنکے لئے **عبرت** ہونی چاہیئے ہم تو ہر روز اپنی آنکھوں
سے دیکھتے ہیں کہ کیسے کیسے نوجوان حسین اور کیسے کیسے با اقبال اور ذی اقتدار اور کیسے کیسے بادشاہ
ہفت کشور اور کیسے کیسے عیش و آرام اُٹھانیوالے ہزاروں من مٹی کے نیچے آتے جاتے ہیں
شعر مقدور ہو تو خاک سے پوچھوں کہ اے لئیم ٭ تو نے وہ گنجہاے گرانمایہ کیا کئے ٭ اب
اُنکے وہ سامان عیش ہیں نہ وہ ارباب جلسہ ہیں نہ وہ مال و زر اُنکے پاس ہے۔ پھر جب آخر کار
ایکدن یہ تمام عیش و آرام ہاتھ سے جاتا ہے۔ غایت الامر دس بیس برس کے بعد تو اس چند روزہ
متاع دنیا پر دل لگانا عبث ہے **شعر** قابو میں ہوں میں تیرے گر اب جیا تو پھر کیا ٭ خنجر
تلے کسو نے ٹک دم لیا تو پھر کیا ٭ **اشعار** عالم میں جو تھے فیض کے دریا وہ کہاں ہیں ٭ جو نور خدا سے
ہوئے پیدا وہ کہاں ہیں ٭ ہم سب سے جو تھے افضل و اعلےٰ وہ کہاں ہیں ٭ پیدا ہوئی جنکے لئے
دنیا وہ کہاں ہیں ٭ جو زندہ ہے وہ موت کی تکلیف سہیگا ٭ جب **احمدؐ** مرسل نہ رہے کون رہیگا

www.sirat-e-mustaqeem.com

پس جبکہ یہی حالت ہے پہر اس دنیا ے فانی پر دل لگانا عبث ہے مگر ہمارا تمہارا حال مثل اُن بچوں کے ہے کہ جسطرح وہ نادان بچے ذرا سی مٹھائی میں بہل جاتے ہیں اور عمدہ چیز ہاتھ سے دیدیتے ہیں اس تہوڑی سی لذت فانی کیواسطے ایسے خدا اور رسول کو ہاتھ سے دیدینا اپنے پاؤں پر آپ کلہاڑی مارنا ہے اِسکی ایسی مثال ہوئی جیسے کوئی مریض حکیم کے حکم کو نہ مانے اور بدپرہیزی کرے تو حکیم کا کیا نقصان کرتا ہے اپنی ہی جان پر ستم ڈہاتا ہے وَمَا عَلَیْنَا اِلَّا الْبَلَاغُ ✦

فضائل قرآن مجید

حدیث فرمایا نبی علیہ السلام نے کہ تین آدمیوں کو دوزخ نہ جلائیگا (ا) ایک تو وہ شخص جو قرآن کی محبت سے تلاوت کرتا ہے (۲) دوسرا وہ شخص جو مہمان کو دوست رکہتا ہے (۳) تیسرا وہ شخص کہ اُسکے پاس مال زنا موجود ہے مگر اللہ کے خوف سے وہ زنا نہیں کرتا **حکایت** شفیق بلخی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ہم نے پانچ چیزوں کو جو تلاش کیا تو اُنکو پانچ چیزوں میں پایا جواب منکر و نکیر کو جو تلاش کیا تو تلاوت قرآن میں پایا روشنی قبر کو ڈہونڈہا تو اسکو رات کی نماز میں پایا (فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے کہ دو رکعت تہجد کی پیاری ہیں مجکو دنیا ومافیہا سے بارہ رکعت نفل تہجد میں ہیں ترکیب اُسکی علیحدہ ہے بعضوں نے لکہا ہے کہ اول رکعت میں سورہ اخلاص بارہ بار سے شروع کرے اور آخر بار میں ایک بار پڑہے اور سورہ یٰس بہی عمدہ ترکیب ہے کہ بارہ رکعت میں اس سورہ کو ختم کرے کیونکہ سورہ یٰس دل ہے قرآن شریف کا اور ایک دل وقت تہجد کا اور ایک دل مومن کا تین دل جمع ہوکر دعا بہت جلد قبول ہوتی ہے روشنی قبر کیلئے یہ نہایت عمدہ نسخہ ہے طالبان خدا کو واجب رہے کہ سوائے تہجد کے قبر کی روشنی نہوگی) تیسرے عبور پل صراط کو جو ڈہونڈہا تو صدقہ میں چوتھے عرش کا سایہ جو ڈہونڈہا تو خلوت میں پایا پانچویں قوت برکت کو ڈہونڈہا تو صلوٰۃ ضحیٰ میں پایا غرض جو کار ہوتا ہے محبت سے ہوتا ہے تلاوت قرآن ہو تو وہ بہی محبت سے ہو یعنی باعمل ہو پہر تو قرآن اکسیر کا عمل کرتا ہے مثلاً اس کی تلاوت میں یہ آیت گذری وَالْکَاظِمِیْنَ الْغَیْظَ وَالْعَافِیْنَ عَنِ النَّاسِ وَاللّٰہُ یُحِبُّ الْمُحْسِنِیْنَ ترجمہ جو روکتے ہیں غصہ کو یعنی کہا جاتے ہیں غصہ کو اور درگذر

فضائل قرآن

کرتے ہیں لوگوں سے خدا کو بہاتے ہیں احسان کرنیوالے صاحب تلاوت کو معلوم ہوا کہ
خدا کو ایسے لوگ بہاتے ہیں تو اسنے اپنی عادت خونخواری سے توبہ کرکے عادت اُن لوگوں کی اختیار کی تو
خدا کو یہ ہی بہاگیا اور خدا کے دوستوں میں شمار کیا گیا۔ پس تلاوت قرآن اسکے حق میں کیسی مفید ہوئی
اگر اسکو یہ خیال ہے کہ تلاوت قرآن بھی دنیا کے کاموں میں سے ایک کام ہے (جیسے اور کاروبار دنیا کے
میں منجملہ انکے تلاوت قرآن بھی ہے) اور عظمت قرآن کی اُسکے دل میں نہیں ہے تو ایسے قاری پر قرآن
لعنت کرتا ہے ایسے قاری کا حال میں قریب قریب اس **نقل** کے پاتا ہوں کہ ایک مولوی صاحب نے ایک
بھنگڑ کو بہت **ہدایت** کی کہ میاں بھنگڑ صاحب تم اس فعل بد کو رمضان سے رمضان تو چھوڑ دو
اور تم رمضان شریف کے روزے رکھو ورنہ تمہارے حق میں اچھا نہ ہوگا اُسنے عرض کیا کہ مولوی صاحب
آپکا یہ ارشاد میرے سر آنکھوں پر میری سعادت دارین ہے انشاء اللہ کل سے میں ضرور روزہ رکھونگا۔ خیر اُسنے
مولوی صاحب کی ہدایت کے بموجب روزہ رکھا جب دن قریب غروب کے ہوا تو اُسنے کچھ بھنگ نکالکر گھوٹنی شروع کی
تو اسکے یاروں نے اُس سے کہا کہ اللہ کے بندے اگر تونے **احکام** شریعت کو دل سے قبول کیا ہے
اور یہ روزہ بھی اللہ کیواسطے رکھا ہے تو اس فعل بد کو بھی اللہ کیواسطے چھوڑ دے اُسنے کہا کہ یہ تمہارا
کہنا بہت صحیح ہے میرا بھی اسمیں بہت فائدہ ہے لیکن میرے خیال میں کچھ اور ہی بات سما گئی ہے اُنہوں
نے کہا وہ کیا بات ہے۔ کہا میں تو اسی بھنگ سے روزہ **افطار** کرونگا اسلئے کہ روزہ کا ثواب
اور بھنگ کا عذاب دونوں آپسمیں لڑتے ہوئے آسمان کو جاوینگے اور میں تماشا دیکھونگا۔ پس یہی خیال تو
ہمارے تمہارے دلوں میں سما گیا ہے۔ افسوس تلاوت تو یہ ہو رہی ہے يَمْحَقُ اللّٰهُ الرِّبٰوا وَيُرْبِي الصَّدَقٰتِ
ترجمہ خدا سود کو مٹاتا اور خیرات کو بڑھاتا ہے۔ اور صحیح آجکل اسکا برعکس ہو رہا ہے۔ کہو تو یہ کلام
اسلام سے تمسخر نہیں تو اور کیا ہے ایسے لوگونکو بھی تو خیال ہے کہ نماز کا ثواب اور سود کا عذاب لڑتا ہوا
آسمان کو جاوے اور ہم تماشا دیکھیں۔ پس اب کوئی ملحد منش تیرھویں صدی میں خواہ مخواہ یا بجواب
سوار ہنکر اس آیت کی تخصیص کرے کہ صرف غریبوں سے **سود** لینا حرام ہے اور دولتمندوں سے
درست ہے اور گورنمنٹ پرامیسری نوٹ کی آمدنی بھی درست ہے اور رفاہ عام کے سرمایہ کا سود

اس کتاب کی بلفظ رجسٹری ہو چکی ہے بدون اجازت مصنف اسمیں سے ایک حرف بھی نقل کرنا

www.sirat-e-mustaqeem.com

لینا بھی سنت ہے جیسا کہ علیگڈھ کا مدرسہ سود لیتا ہے اور ریل وغیرہ اور اسور تمدن میں بھی سود کے لئے روپیہ دینا درست ہے پھر اسپر دہلی کے علماء پر بہتان باندھنا کہ اُنہوں نے ایسا فتوے دیا تھا صریح غلط ہے اور یہ کہنا کہ مسئلہ تجارت اور ترقی ملک کے حق میں سد راہ ہے سخت بیوقوفی اور ابلہ فریبی ہے حق یہ ہے کہ سود کی تمام قسمیں حرام ہیں اور اسپر چار وعید نازل ہیں اول يَتَخَبَّطُهُ الشَّيْطٰنُ اور اسکے بعد حَرَّمَ الرِّبٰوا ۔ دوم وَمَنْ عَادَ فَاُولٰٓئِكَ اَصْحٰبُ النَّارِ هُمْ فِيْهَا خٰلِدُوْنَ سوم يَمْحَقُ اللّٰهُ الرِّبٰوا ۔ چہارم فَاْذَنُوْا بِحَرْبٍ مِّنَ اللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ اسیطرح احادیث صحیحہ میں سود کے لینے والے اور دینے والے اور کاتب و شاہد سب پر لعنت آئی ہے سب جانتے ہیں سب تلاوت کرتے ہیں پھر اس فعل بد کو کیوں اختیار کر رکھا ہے ۔ **فقیر کہتا ہے** عقلمند ونکا یہ کام نہیں ہے کہ بُری چیز کو اچھا جانکر اُسپر نقد عمر عزیز کو صرف کرنا بڑے خسارہ کی بات ہے اور اسی لئے اس جہل مرکب کو حکما نے مرض لا دوا مانا ہے مرض بڑھتا گیا جوں جوں دوا کی ۔ نیز خدائے تعالے نے بھی اپنے کلام میں اسکو سب سے بڑا مرض گردانا ہے قُلْ هَلْ نُنَبِّئُكُمْ بِالْاَخْسَرِيْنَ اَعْمَالًا ۝ اَلَّذِيْنَ ضَلَّ سَعْيُهُمْ فِي الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا وَهُمْ يَحْسَبُوْنَ اَنَّهُمْ يُحْسِنُوْنَ صُنْعًا ۝ **ترجمہ** تو کہہ کہ آؤ ہم تمکو بتلاویں کہ سب سے زیادہ کون خسارہ میں پڑے ہوئے ہیں وہ جنکی دنیا اکارت گئی اور وہ یہ سمجھتے ہیں کہ ہم اچھا کر رہے ہیں

نقل ہے کہ حضرت بایزید بسطامی رحمہ اللہ کسی جنگل میں تشریف لیجاتے تھے جماعت خدام ہمراہ تھی آپکا ایک آدمی کی کھوپری پر گذر ہوا اُسکی پیشانی پر لکھا ہوا تھا خسر الدنیا والاخرۃ ۔ آپ نے فرمایا کہ اس شخص نے تلاوت قرآن کی اُسپر عمل نکیا آخر اُسکا یہ بد انجام ہوا کہ دونو جہان میں خسر ہوا سبحان اللہ کیسے عاملان قرآن تھے لکھا ہے کہ جب حضور پر یہ آیت نازل ہوئی لَنْ تَنَالُوا الْبِرَّ حَتّٰى تُنْفِقُوْا مِمَّا تُحِبُّوْنَ ۝ **ترجمہ** تمکو بر کی نیکی نملیگی جبتک کہ تم کچھہ اپنی دل پسند چیز میں سے خرچ نکروگے **تفسیر** یہاں اللہ کی راہ میں صرف کرنیکا ذکر ہے یعنی ابرار لوگوں کا مرتبہ تمکو جب ملیگا جب تم اپنی دل پسند چیز کو اللہ کیواسطے صرف کر دوگے ۔ یہ

اس کتاب کی باضابطہ رجسٹری ہو چکی ہے بدوں اجازت مصنف اسمیں سے ایک حرف بھی نقل نکیا

www.sirat-e-mustaqeem.com

ایسے پاکیزہ الفاظ میں جل اپنے مطلب ادا کیا ہے کہ جسمیں ہزاروں اسرار کیطرف اشارہ ہے مختصر اسکا یہ ہے اول تو انسان کو اپنی جان ایسی محبوب ہے اسکا صرف کرنا یہ کہ روح کو اسکے مشاہدہ جمال میں ہمہ تن محو و فنا کردے پھر اسکے وصال حقیقی کا طالب ہو اسکے بعد مال ہے اسکو اللہ کے راستہ میں کوئی جب مجلس برابر میں ہو پہونچیگا جب یہ آیت نازل ہوئی فقام طلحۃ وقال یا رسول اللہ ان اللہ تعالی یقول لن تنالوا البر حتی تنفقوا مما تحبون ترجمہ کہڑے ہوئے طلحہ اور عرض کیا یا رسول اللہ تحقیق اللہ یہ فرماتا ہے لن تنالوا البر حتی تنفقوا مما تحبون میرے پاس مرغوب مال صرف ایک باغ بیرحا ہے۔ قبول فرمایئے اور راہ خدا میں صرف کیجیے۔ یا اللہ یہ کیا لوگ قرآن کے قدردان تھے آیت نازل ہوئے نہیں پائی عمل کر دیکھایا اللہ اور رسول بھی ایسے قدردان ہوئے کہ خدا نے انکی نسبت اپنے حبیب محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی زبانی یہ کہلا دیا طلحۃ فی الجنۃ۔ طلحہ کیلئے خدا کیطرف سے بشارت جنت ہے یہ بھی کیا عالی ظرف لوگ تھے کچھ خیال نہیں کہ ہماری نسبت ایسی بشارت ہو چکی اسیطرح عبادت میں مشغول ہیں نقل ہے کہ ایک بزرگ دیندار نے دنبہ پال رکھا تھا اتفاق سے وہ بیمار ہو گیا انکی اولاد نے عرض کیا کہ حضرت دنبہ قریب المرگ ہے ارشاد ہو تو اسکو ذبح کرکے راہ خدا میں صرف کریں اس بزرگ نے کہا کہ اسکا گوشت تم بھی کہاؤ گے۔ کہا نہیں۔ کہا کیوں نہیں کہاؤ گے۔ انہوں نے کہا نقصان کریگا۔ اس بزرگ نے کہا کہ خدا کی راہ میں ایسی چیز دینی کہ جسپر یہ تاکید لن تنالوا البر حتی تنفقوا مما تحبون۔ اور تمہارا یہ خیال کرنا گویا قرآن پر ایمان نہیں لانا ہے اس ہی رات عالم رویا میں اس بزرگ کو زیارت رسول خدا کی ہوئی فرمایا کہ تیرے اس خیال پر صد ہزار آفرین ہے تیرے لئے جنت کا ... یہ کسکی صحبت کی برکت تھی فقط تلاوت قرآن کا سبب تھا اسی لئے حضرت نے فرمایا کہ جو کوئی سورہ والنازعات بعد نماز عصر کے ہمیشہ پڑہیگا وہ قبر میں اتنی دیر رہیگا کہ جتنے عرصہ میں نماز عصر پڑہی جاتی ہے پھر جنت میں چلا جاویگا۔ سبحان اللہ قرآن کیا عجب نعمت ہے الحمد للہ اس زمانہ میں بھی ایسے ایسے دیندار عاملان قرآن اور انصار اسلام موجود ہیں کہ انکی عالی ہمتی پہ ہزار آفرین ہے کہ باوجود ایسے عہدوں جلیل القدر پر معزز ہونیکے پھر انکی دینداری کا یہ حال ہے کہ پابند صوم وصلوۃ ہر وقت تلاوت قرآن میں مشغول ہیں

اس کتاب کی باضابطہ رجسٹری ہو چکی ہے اللہ بدون اجازت مصنف صاحب ایک حرف نہیں چھپ سکتا

اللہ و رسول کی رضاجوئی میں جان و مال کا کچھ خیال نہیں جیسے کہ افتخار الامراء عالیجناب مستطاب
معلے القاب گردوں رکاب فلک رفعت انتساب حاتم زمان سکندر دوران زیب افزائے مسند دولت و اقبال جلوہ آرائے
وسادہ مکنت و اجلال عالی خاندان صاحب عز و شان جناب منور علیخان صاحب بہادر ممبر کونسل ریاست نابہ آپکی کمالات
لکھنے کی زبان قلم میں کہاں طاقت ہے کلام معجز نظام آپکا تمام فصحاء و بلغاء میں شہرہ و دادگستری آوازہ رعایا پروری
آپکا چار طرف گیتی میں بلند ہے عدل و انصاف آپکا منصف حقیقی کو پسند ہے مراد فی ذا علی الکبطر نظر فلاح پر
ہر گروہ آپکی لطف و کرم کا مداح ہے ارکان مروت آپکے حشم میں سچ تو یہ ہے کہ ایسے ہی اسلام کی رونق ہے آپ امیر ابن
امیر غنی باستغنا ہیں فقیروں کیلئے اکسیر ہیں فقیر بھی انکا شکریہ تہ دل سے ادا کرتا ہے اور وہ یہ ہے طھر اللہ قلبک فی قلوب
الابرار و زکی عملک فی اعمال الاخیار ترجمہ پاک کرے اللہ تیرے دلکو نیک لوگوں کے دلوں میں اور پاک کرے تیرے کام کو نیکوں
کام میں الغرض جو شخص قرآن اور انکی محبت اور اللہ کیواسطے تلاوت کرتا ہے بقول پیغمبر علیہ السلام دوزخ میں نجاویگا دوم حضرت نے اس حدیث میں
فرمایا مہمان نواز دوزخ میں نجاویگا اگر اُسکی مہمان نوازی اللہ ہی کیواسطے ہے حکایت ایکروز امیر طلحہ شکار کھیلتے
ہوئے لشکر سے علیحدہ ہوگئے اور اکیلے قبیلہ قیس میں جا نکلے مالک ابن عوف اس قوم کا سردار تھا اسنے اُنکی مہمانی کچھ نکی امیر صاحب صبح
کو چلے آئے پیچھے سے مالک ابن عوف کو معلوم ہوا کہ امیر طلحہ تھے اُسنے ایک عرضی اپنی عدم شناخت کی لکھی
امیر نے جواب لکھا کہ مجھکو اپنی تکلیف کا کچھ خیال نہیں صرف یہ افسوس ہے کہ آپکی ذات میں مہمان نوازی کا وصف
نہیں معلوم ہوا اگر تمنے پہچانکر مہمان نوازی کی تو کیا کی میں نے رسول خدا ﷺ سے سُنا ہے کہ مہمان نوازی
وہ ہے کہ میزبان امیر و فقیر کو یکساں جانے **شعر** تفاوت جب ہو درویش و غنی میں ❁ بھلا پھر شرط مہمانی
کہاں ہے ❁ کہ وہ سبکو یکساں جانتا ہے ❁ جو با مہر و محبت میزبان ہے ❁ اگر ایسی مہمان نوازی ہے تو
بیشک بقول علیہ السلام وہ میزبان دوزخ میں نجائیگا اور تیسرا شخص وہ جسکو حدیث میں یہ بیان ہوا تھا کہ جسکے
پاس تمام سامان زنا موجود ہوا اور وہ خوف خدا سے زنا نکرے **حکایت** ایک بادشاہ اپنے ملک کا
دورہ کرتا ہوا ایک جنگل میں فوج سے علیحدہ ہوگیا تو اسکو پیاس کا غلبہ جو ہوا ایک آبادی کیطرف گھوڑا
اُٹھا کر پہنچا جب گانوں میں پہونچا تو ایک عورت حسین کو دیکھا کہ اپنے دروازہ پر کھڑی ہے اُسپر بادشاہ فریفتہ
ہوگیا بے ساختہ اُس مکان کے اندر جا گھسا چونکہ وہ عورت نہایت دانا تھی **شعر** نہ ہر زن زن ست

اس کتاب کی بلفظہ رجسٹری ہو چکی ہے بدون اجازت مصنف اسمیں سے ایک حرف نہیں نکل سکتا

www.sirat-e-mustaqeem.com

زہر مہرو مرد ٭ خدا پنج انگشت یکساں نکرد ٭ معلوم کرگئی کہ یہ شخص کوئی بڑا صاحب اقبال ہے عرض کیا
میں حاضر ہوں لیکن آپ سے ایک بات دریافت کرنا چاہتی ہوں بادشاہ نے کہا وہ کیا ہے بیان کر اس عورت نے
کلام مجید لا کر سامنے رکھدیا اور عرض کیا کہ اس آیت کے معنی بتلاؤ۔ وَلَا تَقْرَبُوا الزِّنَىٰ إِنَّهُ كَانَ فَاحِشَةً
وَسَاءَ سَبِيلًا ٥ ترجمہ اور مت نزدیک جاؤ زنا کے تحقیق وہ ہے بےحیائی اور بری ہے راہ۔ لکھا ہے کہ
اسوقت بادشاہ کی حالت خوف خدا سے دگرگون ہوگئی اسی عالم بیہوشی میں جناب سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی
زیارت ہوئی فرمایا بیٹا میں دنیا میں تیرا نبی ہوں اور قبر میں تیرا غمخوار ہوں اور حشر میں تیرا شفیع ہوں جیسی کہ
تونے بالغیب قرآن کی تصدیق کی ہے میں تیرے ایمان کی تصدیق کرتا ہوں واہ کیا شفقت رسول اللہ صلعم
ہے شعر نبی سمجھا نہیں پیدا مجھ سا گنہ پیدا ٭ میرے شاہا عنایت ہو شفاعت کی دعا مجکو ٭
فقیر کہتا ہے اے دینی بہائیو یہ مقام غور ہے کہ بادشاہ کو ایک آیت پر ایمان لانے سے زیارت
رسول اللہ ہوا و جنت کی بشارت ہو کاش اگر ہم تم بھی قرآن کی تصدیق دل و جان سے کریں تو
اسی انعام ہمیشگی کے مستحق سمجھے جاویں سبحان اللہ خدا سے ڈرنا بھی ایک عمدہ توشہ آخرت کے
لئے ہے حکایت کعب احبار فرماتے ہیں کہ دو آدمی بنی اسرائیل میں سے ایک مسجد کیطرف گئے ایک
مسجد کے اندر چلا گیا دوسرا مسجد کے باہر بیٹھ گیا اور کہنے لگا مجھ سا آدمی اللہ تعالے کے گھر میں جاوے جس نے تو
اللہ تعالے کی نافرمانی کی ہے۔ اتنے خوف کے سبب سے وہ صدیق لکھا گیا ایک اور آدمی سے بنی اسرائیل میں
گناہ ہوگیا اسکو اس گناہ کا رنج ہوا بیقرار بیٹھے رہنا باہر باہر سے اندر جانے لگا اور یہ کہتا جاتا تھا کہ کس چیز کے ساتھ
میں اپنے رب کو راضی کروں کونسی بات سے میں اپنے رب کو خوش کروں وہ اس ڈر کیوجہ سے صدیق لکھا گیا
الحمد للہ کیا اچھے وقت پر خبر ہوئی کہ جسکا بندوبست اب ہو سکتا ہے بہائیو یہ عادتیں پیدا کرو
جیسے کہ اللہ و رسول نے ہمارے تمہارے وصف قرآن اور حدیث میں فرمائے ہیں وہ وصف تو ہم تمکو
ضرور پیدا کرنے چاہئیں اب وہ وصف بطور مختصر بیان کرتا ہوں **فضائل امت محمدیہ** قال اللہ
تعالے كُنْتُمْ خَيْرَ أُمَّةٍ أُخْرِجَتْ لِلنَّاسِ تَأْمُرُونَ بِالْمَعْرُوفِ وَتَنْهَوْنَ عَنِ الْمُنْكَرِ وَتُؤْمِنُونَ
بِاللَّهِ ٥ ترجمہ تم اچھی جماعت ہو پیدا کئے گئے ہو لوگوں کے لئے کہ انکو اچھی باتیں بتایا کرو اور بری باتوں سے

اس کتاب کی بلفظہ رجسٹری ہو چکی ہے منع بدون اجازت مصنف اسے کوئی نہیں نقل کر سکتا

www.sirat-e-mustaqeem.com

منع کیا کرو اور ایمان رکھتے ہو اللہ پر۔ **تفسیر** اجماع امت کے برحق ہونیکے لئے یہ ضرور ہے کہ امت میں
کوئی خوبی اور عصمت ہو اسلئے فرمایا کہ تم اے امت **محمدیہ** اچھی امت ہو علاوہ اپنی تکمیل کے تم اوروں کے
بھی ہادی اور معلم خیر ہو **سبحان اللہ** کیا عمدہ کلام ہے کہ ہر پہلو پر ایک عمدہ معنی حاصل ہوتے ہیں تامرون
بالمعروف وتنہون عن المنکر میں قوت عملیہ کی تکمیل کیطرف اشارہ ہے وتؤمنون باللہ میں قوت نظریہ
کی تکمیل کیطرف اشارہ ہے اسی لئے نبی علیہ السلام نے فرمایا ہے کہ اللہ کا ہاتھ جماعت پر ہے اور یہ کہ
میری امت کبھی گمراہ نہ ہوگی **سبحان اللہ** کیا شفقت ایزدی ہے اس امت پر اللہ تعالے ایک وقت
کا حال اپنے حبیب محمد رسول اللہ پر نقل کر رہا ہے کہ ہمنے تیری امت کو روز ازل سے لقب مرحومہ
دیکر اپنے خامۂ قدرت کو حکم دیا کہ اُکْتُبْ یَا قَلَمُ یعنی لکھ تو اے قلم عرض کیا الٰہی میں کیا لکھوں
ہمنے حکم دیا کہ امت محمدیہ کا حال لکھو اُسوقت قلم نے چاہا کہ اس امت مرحومہ کو بھی مثل امتوں
انبیاء سابقین کے لکھے کہ سرکش گنہگار دوزخ میں اور سب بے گناہ جنت میں پھر تو ہمنے قلم کو یکبارگی
آواز ہیبت اور جلال سے روکا تَأَدَّبْ یَا قَلَمُ تَأَدَّبْ یَا قَلَمُ یعنی ادب کر اے قلم ادب کر اے
قلم بھائیو مقام غور ہے کہ قلم کو اللہ نے لفظ تادب فرمایا اور توقف اور تامل نہیں فرمایا **سبحان اللہ**
امت محمدیہ کے ساتھ خدا کا کیا ادب و آداب ہے۔ لکھا ہے کہ اس ہیبت ایزدی سے قلم شق ہوا پھر بعد چار
ہزار سال صانع قدرت نے قلم کو پیدا کیا پھر لکھنے کا حکم دیا لکھا ہے کہ قلم اُس مقام پر آکر ٹھہر گیا
اور عرض کیا الٰہی اس امت مرحومہ کی نسبت کیا لکھوں حکم ہوا اُکْتُبْ یَا قَلَمُ اُمَّةٌ مُذْنِبَةٌ
وَرَبٌّ غَفُوْرٌ یعنی اے قلم لکھ امت گنہگار اور خدا بخشنے والا ہے **فقیر کہتا ہے** کہ اے بھائیو
یہ کیا کچھ تھوڑی فضیلت ہے دولت کی خواہش چھوڑو اور خصائل حمیدہ کا اکتساب کرو کہ خدا
غفار الذنوب اور ستار العیوب ہے اگر تم طلب مغفرت چاہو تو اُسکے خزانہ میں کمی نہیں واقع ہوتی

شعر خدا کی دین کا موسیٰ سے پوچھئے احوال کہ آگ لینے کو جائیں پیمبری ہو جائے ❊

فضائل امت محمدیہ از احادیث صحیحہ چنانچہ مسند احمد ابن حنبل وغیرہ کتب حدیث میں منقول ہے
کہ ایکروز **حارث** بن قیس نے جماعت صحابہ میں بیان کیا کہ اے اصحاب محمد صلی اللہ علیہ وسلم ہمکو

اس کتاب کی بلفظ رجسٹری ہو چکی ہے نہایت بدوں اجازت مصنف اسمیں سے ایک حرف نہیں نکل سکتا

www.sirat-e-mustaqeem.com

نہایت حسرت و افسوس ہے کہ ہم آنحضرتؐ کے دیدار سے مشرف نہوئے اور اس دولت سے محروم رہے
عبد اللہ ابن مسعودؓ نے فرمایا یہ صحیح مگر ایک نعمت سے ہم محروم رہگئے وہ تمکو نصیب ہے وہ یہ ہے کہ تم بے دیکھے
آنحضرتؐ پر ایمان لائے خدائے تعالے کی قسم جسنے محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو آنکھ سے دیکھ لیا اُسکے نزدیک آپکی نبوت
آفتاب سے زیادہ روشن ہوگئی ایمان تمہارا ہے کہ بغیر دیکھے ایمان لائے۔ طبرانی نے ابن عباس سے روایت
کیا ہے کہ سفر میں صبح کیوقت ایک بار قافلہ میں وضو کو پانی نہ تھا آنحضرتؐ نے ڈھونڈوایا تو ایک
آدمی کے پاس صرف ایک آبخورہ پانی کا نکلا آپنے اُسمیں اپنی انگلیاں ڈالدیں۔ وہ آبخورہ فوارہ کی
طرح جوش مارنے لگا بلالؓ کو حکم دیا کہ پکار دو سب آکر وضو کرلیں سینکڑوں صحابہ نے وضو کیا
اور خوب پیٹ بھر کر پانی پیا جب نماز سے فارغ ہوئے تو آپنے لوگوں سے پوچھا اَیُّ الخَلقِ
اَعجَبُ اِلَیکُم اِیمَاناً یعنی تمام مخلوقات میں سے کسکا ایمان عجب ہے لوگوں نے کہا ملائکہ کا
قَالَ وَمَا لَھُم لَا یُؤمِنُونَ وَھُم عِندَ رَبِّھِم فرمایا اُنکے ایمان میں کیا تعجب ہے وہ بارگاہ
الٰہی میں حاضر ہیں اُسکے احکام کی تعمیل کرتے ہیں وہ کیونکر ایمان نہ لاتے لوگوں نے پھر عرض کیا انبیاء
علیہم السلام کا آپنے فرمایا کیا تعجب ہے ایمان انبیاء کا کہ اُنپر وحی آتی ہے پھر عرض کیا آپکی صحابہ
کا آپنے جواب دیا کہ میرے صحابہ صدہا معجزات دیکھتے ہیں اُنکے ایمان میں کیا تعجب ہے البتہ عجب اُنکا ایمان ہوگا
جو میرے بعد پیدا ہونگے اور قرآن و حدیث کو دیکھکر مجھپر صدق دل سے ایمان لاوینگے وہ میرے بھائی ہیں اور
تم اصحاب (یہ حضور کا ارشاد فرمانا ہماری نسبت بطور شفقت کے ہے ورنہ کجا ہم گنہگار اور
کجا صحابہ کا مرتبہ مصرعہ چہ نسبت خاک را با عالم پاک + ابو داود طیالسی نے روایت کی ہے کہ ایک
شخص عبد اللہ بن عمر کے پاس آیا اور کہا اے ابو عبد الرحمن تم نے ان آنکھوں سے جناب رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم کو دیکھا ہے عبد اللہ نے کہا ہاں پھر اُسنے کہا تم نے اپنی زبان سے آنحضرتؐ سے کلام
کیا ہے اُنہوں نے کہا ہاں پھر اُسنے کہا تم نے اپنے ہاتھوں کو حضرت کے ہاتھوں میں دیکر بیعت
کی ہے اُنہوں نے کہا ہاں یہ سنکر وہ شخص حضرت کے شوق میں زار زار رونے لگا ایک حالت وجد
اُسکو پیدا ہوگئی عبد اللہ ابن عمر نے کہا میں تجھکو ایک خوشخبری سناتا ہوں کہ جو میں نے حضرت سے

اس کتاب کی ملفظ رجسٹری ہو چکی ہے سنی بدون اجازت مصنف اسمیں سے ایک حرف نہیں نکل سکتا

www.sirat-e-mustaqeem.com

سنی تہی قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم طوبیٰ لمن رانی وطوبیٰ سبع مرات لمن لم یرانی وآمن بی ترجمہ آپنے فرمایا خوشحالی ہے اُسکو کہ جسنے مجکو دیکہا اور مجہپر ایمان لایا اور اُس سے بہت زیادہ خوشحالی اُسکو جو بغیر دیکہے مجہپر ایمان لایا شعر کیا خوب جماعت ہے یہ ارباب یقیں کی ٭ افلاک کی زینت ہی تو رونق ہے زمیں کی

فقیر کہتا ہے کہ عشاق رسول اللہ کو بشارت ہو کہ یہی روحانی جذبہ ہے جو ابتک چلا آتا ہے یہی حضرت کا معجزہ ہے کہ جو کوئی ہمارے روبرو حضرت کا حال بیان کرے تو دل چاہتا ہے کہ سُنتے ہی چلے جائیں اور اپنا جان و مال اللہ کیواسطے فدا کرتے ہی چلے جائیں الحمد للہ اس زمانہ میں بہی ایسے لوگ موجود ہیں جو حمایت اسلام میں سعئ سر گرم ہیں چنانچہ خان بہادر فقیر سید جمال الدین صاحب جنت اکسٹرا اسسٹنٹ کمشنر لاہور فقیر صاحب بہادر ممدوح الاوصاف نے اثاث البیت اور زیورات کے سوا منقولہ اور غیر منقولہ جائداد مخلصاً لوجہ اللہ اہل اسلام کیلیے وقف کردی کہ جس سے مسلمان طلبا کو وظیفہ دیا جاوے حقیقت میں یہ فیاضانہ کام بہت بڑا کام ہے اللہ تعالے جزائے خیر دے حسن خوبی کو جو میزان فکر میں تولا گیا تو ایک کو ایک سے برتر پایا جو جو خوبیاں اللہ تعالے نے آپکی ذات میں عطا کی ہیں میری زبان میں کہاں اتنی قوت ہے اور قلم میں کہاں اتنی قدرت کہ بیان کروں یا لکہہ سکوں آپ نہایت دیندار تہجد گذار پابند صوم و صلوۃ خدا ترس خلق مجسم ہیں اصل تو یہ ہے کہ انکا ہونا زینت اسلام ہے فقیر بہی انکا تہ دل سے شکریہ ادا کرتا ہی اور وہ شکریہ یہ ہے طہر اللہ قلبک فی قلوب الابرار وزکی عملک فی عمل الاخیار ترجمہ پاک کرے اللہ تیرے دلکو نیک لوگونکے دلوں میں اور پاک کرے تیرے کام کو نیکوں کے کام میں اور ایسے ہی محبان خدا اور رسول میں سے حضرت عالیجناب میر محمد حسین صاحب تحصیلدار گوہانہ ضلع رہتک ہیں جو جو خوبیاں اللہ تعالے نے سید صاحب کی ذات بابرکات میں عطا کی ہیں میں انکا کچہ حال نہیں عرض کرسکتا ایک شمہ اُسمیں سے لکہتا ہوں آپ نہایت دیندار پابند صوم و صلوۃ تابع شریعت محمدی نوجوان صالح خوشرو متواضع نیکبخت دو رپرست شریف توانا با مروت آدمی غریبوں اور حاجتمندوں سے بڑی فراخ دلی اور تواضع سے سلوک ہوتے ہیں آپکا دامن اخلاق وسیع اور کشادہ ہے انصاف آپکا منصف حقیقی کو پسند ہے جس مقام کو میر صاحب موصوف نے چہوڑا وہانکی رعایا چشم براہ ہی قطع نظر اسکے آپ اپنے عملہ کو احکام اسلام یاد دلاتے رہتے ہیں سچ تو یہ ہے کہ ایسونکا ہونا رونق اسلام ہے فقیر بہی انکا شکریہ تہ دل سے ادا کرتا ہے اور وہ یہ ہے طہر اللہ قلبک فی قلوب الابرار وزکی عملک فی عمل الاخیار

www.sirat-e-mustaqeem.com

سے حجہ پاک کرے اللہ تیرے دلکو نیک لوگوں کی دلوں میں اور پاک کرے تیرے کام کو نیکوں کے کام میں

جنہوں نے انکا حال بطور یادداشت اپنی کتاب میں درج کیا کہ دیر باقی ہے کہو تو یہ ایمان بالغیب نہیں تو اور کیا ہے

نقل ہے کہ نور جہاں بیگم مرحومہ ایک وقت مینے میں بیٹھی ہوئی چلی جاتی تھی راہ میں ایک فقیر پر گذر

ہوا دیکھا فقیر صاحب اپنے پاؤں پر مٹی سے گھر بنا رہے ہیں بیگم صاحبہ نے یہ حال دیکھکر عرض کیا کہ شاہ

صاحب یہ گھر بیچتے ہو۔ کہا کہ ہاں بیگم صاحبہ کیا تم لوگی عرض کیا کہ ہاں ۔ شاہ صاحب نے فرمایا کہ اس

گھر کی قیمت سوا لاکھ روپیہ ہوگا ۔ اگر آپکا دل چاہے تو خرید لیں ۔ لکھا ہے کہ بیگم صاحبہ نے اسیوقت

سوا لاکھ روپیہ توشخانہ سے منگوا کر شاہ صاحب کے حوالہ کیا شاہ صاحب نے اسیوقت وہ روپیہ غربا

و مساکین کو اللہ کے واسطہ تقسیم کر دیا اور بیگم صاحبہ سے فرمایا کہ تم جاؤ اللہ تمکو ایک نہایت عمدہ گھر عنایت

کریگا لکھا ہے کہ جب بیگم صاحبہ حویلی میں پہونچیں تو بادشاہ کو یہ خبر ملی کہ بیگم صاحبہ نے آج یہ سخاوت کی ہے

جہانگیر بادشاہ نے فرمایا کہ اے نادان بیگم ایسے ایسے فقیروں کے کہنے پر ایک رقم کثیر کا ضایع کرنا عقل

سے بعید ہے غرض اسی گفتگو میں رات بہت گذر گئی اسی حالت میں سو گئے ۔ لکھا ہے کہ بادشاہ عالم رویا میں کیا

دیکھتا ہے کہ میں سامان پر ہوں وہاں پر ایک عمدہ و نفیس مکان تیار ہے آپنے دریافت کیا کہ یہ مکان کسکا ہے

اسکا مکین کون ہے جواب ملا کہ ایک عورت نور جہاں بیگم نے سوا لاکھ روپیہ کو خرید آیا ہے اسی حالت میں بادشاہ بیدار

ہوگیا تو اسوقت آپکو اس خواب کے خیال سے ملال تھا بیگم صاحبہ جان گئیں ۔ عرض کیا کہ یہ کیا حال ہے

کہا کچھ نہیں ۔ جب صبح ہوئی تو بادشاہ فقیر صاحب کی خدمت میں حاضر ہوگئے ۔ شاہ صاحب نے دیکھتے ہی بادشاہ

سے کہا کہ میاں یکھی کہانی جنت نہیں ملتی ہے اللہ اور رسول پر بالغیب ایمان لاؤ جب یہ نعمت تمہیں ملیگی

اسوقت فقیر بھی اپنے بھائیوں کی خدمت میں یہی التماس کرتا ہے اگر تمہارے آخرت چاہتے ہو تو بالغیب

اللہ اور رسول کو خوش کرو ۔ بھائیو ہمارے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی بڑی شان ہے جسنے ہمارے

رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی روح مبارک کو بالغیب ایمان سے خوش کیا وہ دو جہان میں سرسبز ہے اسوقت

دل چاہتا ہے کہ کچھ فضائل رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بیان کروں تاکہ ناظرین معلوم کریں کہ ہمارے

پیغمبر علیہ السلام کی کتنی بڑی توقیر ہے ✢

فضائل

اس کتاب کی بلفظ رجسٹری ہو چکی ہے بدوں اجازت مصنف اسمیں سے ایک حرف نہیں نقل ہوسکتا

www.sirat-e-mustaqeem.com

فضائل جناب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم

عجب شان محمدی صلی اللہ علیہ وسلم ہے کہ جنکی مدح میں کروبیان عالم بالا اور ملائکہ ملاء اعلیٰ قاصر البیان ہیں
پھر ہمارے حضرت کا مرتبہ وہم انسان میں کب آسکتا ہے اور کاغذ پر کیونکر سما سکتا ہے ؎ ہم خوش ہونے
کو مدح کے دریا بہادے * کیا بڑھ گیا جو بحر میں قطرہ ملادے * میں کیا ہوں میری مدح کیا اے شہ شہاں * حسان
فرزدق ہیں یہاں مضطر و حیراں * شرمندہ زمانہ سے گئے وائل و سحباں * قاصر ہیں سخن فہم و سخن سنج
و سخنداں * کیا مدح کفِ خاک سے ہو نور خدا کی * لکنت یہیں کرتی ہیں زباں فصحا کی * سبحان
اللہ کیا شان رسول اللہ ہے ؎ اُو دو سر اللہ سے واصل دہر مخلوق سے شامل * خواص
اُس برزخِ کبرا میں ہے حرف مشدد کا * شعر آدم کو کیا فرض ملائک نے جو سجدہ * یہ نور محمد کا فقط
پاس ادب تھا * ہے یوسف و یعقوب کے جو حسن کا شہرہ * تھا وہاں بھی فقط نور محمدی کا جلوہ *
اک صاعقہ گرتے ہوئے جو دور سے دیکھا * موسیٰ نے اُسی نور کو تھا طور سے دیکھا * ؎ جز ذاتِ
خدا سب پہ محمد کے ہیں احساں * اُس شاہ کے ہیں خوان کرم پر سبھی مہماں * پھر ہمارے نبی عربی
کی کیا کوئی مدح کر سکے جنپر ایمان لاکر ہم تم نے خطاب اُولٰٓئِكَ هُمُ الْمُؤْمِنُوْنَ پایا شعر مسلماں
مسلماں ہیں تیرے سبب سے * مری جان تو ہی ہے ایمانِ عالم * جسکی شان میں اللہ تبارک وتعالے
وَمَآ اَرْسَلْنٰكَ اِلَّا رَحْمَةً لِّلْعٰلَمِيْنَ فرماوے جسکے طفیل سے تمام کائنات ظہور میں آوے پھر اُسکی
مدح اور ہماری زبان سے ہماری بے ادبی نہیں تو اور کیا ہے شعر ہزار بار بشویم دہن زمشک و گلاب
ہنوز نام تو گفتن کمال بے ادبیست * بزرگان دین نے حضور سید عالم کے سینہ اطہر و اقدس کا
حال اسطرح پر لکھا ہے کہ ایک میدان لق و دق ہے اسمیں ایک بڑی عمارت عظیم الشان بنی
ہوئی ہے اسمیں تارہ مجلسیں ہیں انہیں سے اول مجلس یہ ہے کہ اسمیں ایک محبوب نازنین چاند کا سا ٹکڑا
بیٹھا ہوا ہے اور اللہ جل جلالہ کے جمال کی تجلی نے اُس گلبدن کو اپنا گھر پاک ٹھیرالیا ہے اور طرح طرح کی ایک
شکل حسن ازلی کے انواروں نے اُسکو روشن کرکے خدا کی محبوبیت کی شان اسمیں جلوہ گر
کر رکھی ہے اور وہ محبوب نازنین اپنی محبت کی کشش سے جہان کے دلونکو اللہ کیطرف کھینچ رہا ہے

اس کتاب کا [illegible] بدون اجازت مصنف [illegible]

www.sirat-e-mustaqeem.com

اور لاکھوں اُس ازلی نور کے عاشق زار بڑی بڑی دور سے بغیر اسباب منفعت اور بدون کسی خواہش کے حاصل کرنیکو فقط دیدار کے بھوکے دیوانوں کیطرح ملک ملک سے دوڑتے ہوئے چلے آتے ہیں اور عشاق لوگ اپنے دلوں کے جوش نکال رہے ہیں ؏ یہ لب لب کوثر ہے لب نہر لبن ہے ✦ یہاں کب دہن نطق کو یارا سخن ہے ✦ دانتوں کو کہوں گر کہ ہار دُر عدن ہے ✦ کہتی ہے طبیعت کہ یہ مضمون کہن ہے اور کوئی یہ کہہ رہا ہے **شعر** تو دولہا ہے ساری خدائی براتی ✦ ترے ہی لئے ہے یہ سامان عالم ✦ نہ دیکھا کوئی پھول تجھسا نہ دیکھا ✦ بہت چھان ڈالے گلستان عالم ✦ یہ پیاری ادائیں یہ نیچی نگاہیں ✦ فدا جان عالم ہوا جان عالم ✦ کوئی یہ کہہ رہا ہے ؏ عشاق کیا سامان کریں کیا ہدیہ سلطان کریں ✦ کیا دعوت مہمان کریں کیا تحفہ شاہان کریں ✦ ہاں نذر نقد جاں کریں جان فدیۂ جاناں کریں ✦ اس ماہ پر قربان کریں فرزند و زن **الغرض** ایک روئے زمین کے عشاق اُس محبوب نازنین کے در دولت پر اپنی پیشانیاں گھسا رہے ہیں اور اسکے جمال کی ایک جھلک کے مشتاق ہیں جیسے پروانے شمع پر گرتے ہیں - لو گو یہ کون محبوب نازنین ہے کہ جسپر تمام کا جان و مال قربان ہے یہ شان محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی ہے واہ کیا جمال محمدی ہے جسنے آنحضرت کو ایمان کی نظر سے ایکبار بھی دیکھہ لیا دوزخ اُسپر حرام ہوگیا **کاش** جمال مصطفوی ہم بھی دیکھتے تو اس نعمت سے مشرف ہوتے مگر اُسوقت کہاں تھے جو دیکھتے اور کیوں نہیں دیکھہ سکتے بسر ہی تزکیۂ نفس ضرور ہے جسکا ذکر پہلے کیا گیا **شعر** دل کے آئینہ میں ہے تصویر یار ✦ جب ذرا گردن جھکائی دیکھ لی ✦ اَللّٰهُمَّ احْشُرْنَا مَعَهٗ وَاَقِدْ مْنَا تَحْتَ لِوَائِهٖ **ترجمہ** اے خدا میرا حشر کر رسول اپنے کے ساتھ اور قایم رکھ لواے حمد کے نیچے - اللہ اللہ کیا جمال مصطفوی ہوگا دل چاہتا ہے کہ مختصر طور پر کچھہ حضور کے حسن کا یہاں بیان کروں تا کہ عشاق مصطفوی اُسے پڑھیں اور فقیر کو دعا خیر سے یاد کریں

بیان حسن محمدی ﷺ

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَعَلٰى اٰلِ مُحَمَّدٍ وَبَارِكْ وَسَلِّمْ - بیہقی نے ابو اسحاق سے نقل کیا ہے کہ ایک عورت ہمدانی نے مجھ سے کہا کہ ایک حج کیا ہم نے ہمراہ رسولخدا ﷺ کے میں نے کہا اے عورت میں نہایت مشتاق ہوں کہ تو مجھ سے اوصاف رسولخدا بیان کرے کہ حضور کا کیسا حسن و جمال تھا

www.sirat-e-mustaqeem.com

قالت کالبدر لیلۃ القدر ترجمہ کہا اُسنے جیسے چودھویں رات کا چاند واللہ میں نے
نہیں دیکھا مثل اُنکے نہ قبل اُنکے نہ بعد اُنکے ؎ آتی ہے صدا ہر قلم سے دم ترقیم ۔ ہے جو ہر
فرد اسکی نہوگی کبھی تقسیم ہی ہے الف زلف ہے لام اور دہن میم ۔ یہ حرف ہے قرآں کا وہ ہے لائق
تو تفہیم ۔ وسعت دہن تنگ بیں وقت تجھے کیا ہے ۔ کافی ہے بس اتنا ہی کہ اسرار خدا ہے ۔
آتی ہے ثنائے دُر دنداں جو زباں پر ۔ تقریر کے رشتہ میں پروتا ہوں میں گوہر ۔ پھر کے
نگیں نسبے ہوں کسطرح برابر ۔ یہ بحر شرافت کے ہیں موتی تو وہ پتھر ۔ ہنسنے میں جو کھل جاتا ہے عکس انکا فلک پر
بجلی سی چمک جاتی ہے دانتوں کی چمک پر ۔ دل کسکا نہ گردن کی صفائی پہ ہو قرباں ۔ مینا
کو ہے جس سے گلے ملنے کا ارماں ۔ گویا کہ ہلال شب اول ہے گریباں ۔ شانوں کی نشان
اس حق سے کیا شاں ۔ اللہ کا نام ہاتھ سے حضرت کے عیاں ہے ۔ قرباں ہیں شان کے کیا
شوکت وشاں ہے ۔ ؎ کوئی پیدا ہوا ایسا نہوگا ۔ عدیم المثل ہے خوئے محمد ۔ واہ
سبحان اللہ کیا جمال با کمال مصطفوی تہا جسے دیکھا یہی تمنا کی کہ اگر حکم ہو تو سجدہ کروں
تو ہمارے حضور اسکے جواب میں یہی ارشاد فرماتے تھے کہ سجدہ سوائے خدا کے نہیں اگر
سوائے خدا کے سجدہ ہوتا تو میں عورتوں کو ضرور حکم کرتا کہ تم اپنے خاوندوں کو
سجدہ کیا کرو اسوقت عورتیں بھی فقیر کی وعظ میں معلوم ہوتی ہیں
یہ ہمارے حضرت کا حکم ہے جو میں اپنی دینی بہنوں کو سناتا ہوں واہ کیا رحمۃ للعالمیں کا
بیان ہے کہ کوئی محروم نہ رہے یہ حدیث تو بڑی طول طویل ہے
لیکن مختصر طور پر اُسکا خلاصہ یہ ہے ۔ حدیث
ایک وقت حضرت خاتون جنت بی بی فاطمہؓ نے جناب سید عالم کی خدمت میں عرض کیا کہ ابا جان
عورتوں میں سب سے اول جنت میں کونسی عورت جاویگی فرمایا آپ نے اے بیٹی فاطمہؓ یہ عورت
شتربانی جو تمہارے ہمسایہ میں بستی ہے یہ ارشاد کرنا حضورؐ کا حضرت فاطمہؓ کو تعجب میں لایا کہ میں
کل جاکر اُس عورت کو دیکھونگی کہ یہ کیا عمل نیک کرتی ہے کہ جو مجھ سے پہلے جنت میں جاویگی

www.sirat-e-mustaqeem.com

غرض کہ حضرت فاطمہؓ دوسرے روز اسکے گھر پر تشریف لیگئیں اور جا کر اسکو آواز دی اور وہ عورت دروازہ پر آئی اور کہا تو خاتون جنت ہے بیٹی رسول اللہ کی ہے آپ نے فرمایا ہاں اس عورت نے اندر سے عرض کیا کہ اے بیٹی رسولخدا کی میری گستاخی معاف کرنا میں نے جناب رسولخدا سے سنا ہے کہ بدوں اجازت خاوند اپنے کے کسی کو گھر میں نہیں آنے دیتی ہوں یہ حضور کا ارشاد ہے ورنہ آپ ہمارے دین و ایمان ہیں آج شام کو میرا خاوند آئیگا میں اس سے آپ کے لئے اجازت لونگی اگر اس نے اجازت دی تو میں اطلاع دونگی آپ بسم اللہ تشریف لائیں یہ میں خوب جانتی ہوں کہ جبتک تمہاری محبت ہمارے دل میں نہ ہو گی مومن نہیں لیکن مجبور ہوں یہ حکم رسولخدا کا ہے کہ بدوں اجازت اپنے خاوند کے کسیکو گھر میں مت آنے دو۔ لکھا ہے خاتون جنت واپس آئیں ان کو اس عورت شتربانی کا خاوند اونٹوں کو لیکر آیا اسنے عرض کیا کہ آج ہمارے گھر حضرت خاتون جنت بی بی فاطمہؓ تشریف لائی تھیں لیکن تیری اجازت کسیکی لئے نہ تھی میں نے یہ کہدیا کہ میں اپنے خاوند سے اجازت لیلونگی کل آنا۔ اسنے کہا زہے ہمارے نصیب ہے حضرت کے لخت جگر ہمارے گھر آئے اجازت ہے خیر صبح کو وہ تو اپنی شتربانی کے لیئے چلا گیا اور حضرت آئیں اور آواز دی اسنے اسیوقت کواڑ کھولدے کہ جلدی تشریف لائیے اے آمدنت باعث آبادی ما۔ مگر دیکھا کہ حسنینؑ آپکے ہمراہ ہیں عرض کیا صرف آپکی اجازت ہے بچوں کی اجازت نہیں آپ نے حسنینؑ کو حکم دیا کہ تم دروازہ پر اسکے ٹھہرو تمہاری اجازت نہیں۔ واہ کیا عامل حدیث تھیں حضرت بی بی خاتون کو یہ خیال تھا کہ میں دیکھوں اسکا عمل کیا ہے حضرت فاطمہؓ نے دیکھا کہ ایکطرف مصلا بچھا ہوا ہے وہ مصلا کچھ تو دھوپ میں ہے اور کچھ سایہ میں ہے اور وہ عورت دو رکعت نفل پڑھتی ہے اور قرآن کی تلاوت میں مشغول ہو جاتی ہے اور سر برہنہ ہو کر جناب باری میں دعا کرتی ہے یا اللہ تیری عبادت مجھ سے کیا ادا ہو گی یا اللہ تو اپنی لونڈی کو محبت اپنی اور رسولخدا کی اور اسکی آل کی عنایت کر دے حضرت فاطمہؓ اسکی عبادت دیکھکر حیران ہو گئیں اور کیا دیکھا کہ کچھ گرم پانی موجود ہے اور کچھ ٹھنڈا پانی موجود ہے حضرت فاطمہؓ نے کہا میں تجھ سے کچھ دریافت کرنا چاہتی ہوں اسنے دست بستہ ہو کر عرض کیا جو حکم حضرت فاطمہؓ نے فرمایا کہ یہ کیا بات ہے کہ نصف مصلا تو تیرا دھوپ میں ہے اور نصف سایہ میں ہے اسکا کیا سبب ہے عرض کیا کہ بیٹی رسول اللہ کی میرا خاوند شتربانی کرتا ہے کبھی تو وہ سایہ میں ہوتا ہے

اور کبھی دھوپ میں ہوتا ہے میں نے اسلئے یہ کہا کہ میرے سر پر بھی سایہ اور دھوپ ہے سبحان اللہ
کیا نیکبخت صالحہ عورتیں تھیں ایک ہماری عورتیں ہیں سرکش و نافرمان ہیں کہ اپنے خاوندوں کی کچھ بھی
عزت نہیں کرتی ہیں۔ خیر حضرت فاطمہؓ نے فرمایا یہ تو معلوم ہو گیا کہ اسمیں یہ سبب ہے۔ اور یہ پانی گرم
بھی ہو رہا ہے اور ٹھنڈا بھی تیار رہے اسکا کیا سبب ہے عرض کیا انسان کو حاجت دامنگیر ہے اگر میرا خاوند
اسوقت آجاوے اور صحبت داری چاہے تو میں جلد غسل کرکے اپنی عبادت میں مشغول تو ہو جاؤں۔ افسوس
ہماری بہنوں کو اسکا خیال نہیں ہے۔ غرض کہ حضرت فاطمہؓ نے گھر میں آکر ویسے ہی حضرت علیؓ کو خوش کیا
حضرت علیؓ نے حضرتؐ کی خدمت میں عرض کیا کہ حضرت فاطمہؓ نے آج مجھکو بہت ہی خوش کیا حضورؐ نے آپکو
طلب فرمایا کہ بیٹی کیا بات ہے عرض کیا کہ میں آج اس شتربانی کے گئی تھی اسکا جو حال دیکھا میں نے بھی کیا
اسوقت فاطمہؓ نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ اول کلام معتبر ہوتا ہے آپ نے فرمایا کہ اول جنت میں
یہی شتربانی جاویگی اور اب آپ ارشاد فرماتے ہیں کہ اول جنت میں میری بیٹی فاطمہؓ جاویگی آپ نے
فرمایا کہ اول تو ہی جنت میں جاویگی عرض کیا کیونکر فرمایا بیٹی تو ناقہ پر سوار ہوگی اور اس شتربانی کے ہاتھ
میں اسکی نکیل ہوگی اول پیدل تو جنت میں وہ قدم رکھیگی اور سواری میں اول تو جاویگی۔ واہ کیا
کلام رسول اللہ ہے کیا عورتوں کی خوش نصیبی ہے کہ خدا نے اس حدیث کو وعظ میں یاد دلا دیا۔

حکایت ہے کہ ایک مرد سفر کو گیا تھا اور اپنے عورت کو کوٹھے کے مکان میں چھوڑ گیا تھا
اور فہمایش کر گیا تھا کہ کوٹھے کے اوپر سے نیچے مت آنا لکھا ہے اُن ہی ایام میں اس عورت کا
باپ بیمار ہوا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے اُسنے عرض کیا کہ باپ میرا بیمار ہے اور میرے خاوند کا
میری نسبت یہ حکم ہے حضورؐ میری نسبت کیا حکم کرتے ہیں میں باپ کی عیادت کو جاؤں یا
نہیں فرمایا تجھے تیرے خاوند کی اطاعت لازم ہے میں نہیں کچھ اجازت دے سکتا ہوں کہتے ہیں
اسکا باپ مرگیا۔ اُسنے پھر عرض کیا کہ یا رسول اللہ اب میری نسبت کیا حکم ہے میں کوٹھے سے
اُتر کر جاؤں آج میرا باپ مرگیا ہے فرمایا میں نہیں اجازت دے سکتا ہوں پھر وہ دفن کیا گیا حضرت
نے اسکی تجہیز و تکفین کی بعد دفن کرنے کے رسول خدا خود اس عورت کے پاس تشریف لائے فرمایا اے عورت

اس کتاب کی بلا اجازت رجسٹری ہو چکی ہے عبد اللہ بدون اجازت مصنف اسمیں سے ایک حرف نہیں نکال سکتا

www.sirat-e-mustaqeem.com

خدا نے تیرے باپ کو بسبب اطاعت خاوند کے بخش دیا اور فرمایا ہے کہ یہ تابعداری تو نے خاوند کی نہیں کی بلکہ یہ حکم بجا آوری میرے رسول کی ہے ۔ واہ کیا محبت تھی ان لوگوں کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے **فقیر کہتا ہے** محبت وہ چیز ہے کہ جہاں انسان عقل کے ذریعہ سے برسوں میں پہنچتا ہے اس محبت کی بدولت ایک لمحہ میں وصال ہوتا ہے محبت ایسی چیز ہے کہ محبوب کو اپنے مکان پر لاتی ہے کمالات عزیزی میں لکھا ہے کہ جب مولانا شاہ عبد العزیز صاحب نے اول سال کلام مجید حفظ کر کے سنایا تھا نماز تراویح کی ہو چکی تھی اس عرصہ میں ایک سوار زرہ بکتر وغیرہ لگائے ہوئے برچھا ہاتھ میں لئے آیا اور کہا کہ حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کہاں تشریف رکھتے ہیں جو وہاں تھے سب نے دوڑ کر انکو گھیر لیا اور پوچھا کہ حضرت یہ کیا تقریب ہے اور آپ کا کیا نام ہے انہوں نے فرمایا کہ میرا نام ابوہریرہ ہے جناب سید عالم نے فرمایا تھا کہ ہم عبد العزیز کا کلام مجید سننے چلینگے ۔ پھر مجکو ایک کام کیواسطے بھیجدیا اس سبب سے دیر میں آیا ۔ یہ بات کہکر غائب ہوگئے **سبحان اللہ** اللہ نے اپنے عاشقوں کیلئے دنیا میں اپنے حبیب محمد رسول اللہ کو بھیجکر اپنی محبت کا ایک نشان قایم کر دیا اور انکو اپنے دیدار فیض آثار کی کھڑکی قرار دیدیا اور اپنے جمال کا آئینہ بنا دیا اور اہل ایمان کیلئے یہ حکم بھی بھیجدیا مَنْ يُطِعِ الرَّسُولَ فَقَدْ أَطَاعَ اللّٰهَ **ترجمہ** جس نے اطاعت رسول کی بیشک اُسنے اطاعت اللہ کی کی **تفسیر** محبت کرنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے گویا اللہ کو راضی کرنا ہے محبت کرنیوالوں نے حضرت سے محبت کیسی کچھ کی کہ جنہوں نے اپنی جان و مال کو رضای الٰہی کیلئے بالکل فروخت کر دیا الحمد للہ اس زمانہ ناقص میں بھی ایسے ایسے محب رسول اللہ اور ایسے انصار اسلام دیندار عاملان قرآن موجود ہیں کہ جنکی عالی ہمتی پر ہزار ہزار آفرین ہے کہ باوجود اس جاہ و جلال اور حشم و خدم کے آنحضرت کی فیض کی برکت نے اُنپر ایسا اثر کیا ہے کہ انہوں نے احکام اللہ اور رسول کو اپنے سب کاروبار دنیوی پر مقدم رکھا ہے اور اپنی خواہشوں کو بمقابلہ احکام اسلام بالکل مٹا دیا ہو تو بدون محبت رسول اللہ یہ بات کب حاصل ہو سکتی ہے **جیسا کہ ہز ہائینس رئیس المسلمین بدر الصلحا** حسب ارشاد خلق محمدی تابع شریعت احمدی افضل الکرام اشرف العظام

ملک سیرت فرشتہ صورت جناب معلے القاب نواب حافظ محمد ابراہیم علیخان صاحب
والی ٹونک جو جو خوبیاں اللہ تعالے نے آپکی ذات بابرکات میں عطا فرمائی ہیں اُنمیں سے اگر ایک شمہ
لکھہ سکوں تو کیا امکان حسن خوبی کو میزان فکر میں وزن کیا ایک سے ایک کو برتر پایا آپ صوم و صلوٰۃ
کے نہایت پابند جمعہ کو بلا ناغہ جامع مسجد میں نماز ادا کرتے ہیں اور یہ صفت آپ میں خاص ہے کہ جب
کوئی جنازہ سامنے سے آجاتا ہے خواہ امیر کا ہو یا غریب کا اُسکی نماز جنازہ ضرور پڑھتے ہیں بنفس
نفیس چند قدم تک اُسکو کندھا بھی دیتے ہیں رمضان شریف میں آپ دو کلام مجید ختم کرتے ہیں
ماشاءاللہ قرآن اچھا پڑھتے ہیں فقیر بھی نواب صاحب موصوف کا دل سے شکریہ ادا کرتا ہے۔ شکریہ
یہ ہے طہّر اللہ قَلْبَكَ فِي قُلُوبِ الْاَبْرَارِ وَ زَكّٰى عَمَلَكَ فِي عَمَلِ الْاَخْيَارِ ترجمہ پاک
کرے اللہ تیرے دل کو نیک لوگوں کے دلوں میں اور پاک کرے تیرے کام کو نیکوں کے کام میں
جناب رفیع الزمانی بیگم صاحبہ مرحومہ خاتون اعلیٰ حضرت نواب حافظ
محمد ابراہیم علیخاں صاحب بہادر بالقابہ والی ٹونک جب فوت ہوگئیں
تو جناب نواب صاحب بہادر نے اُنکی ایصال ثواب کیلیے ایک مدرسہ جلالیہ موتی باغ میں ہمیشہ کیلیے
جاری کر دیا ہے فقیر بھی یہ دعا کرتا ہے کہ اللہ تعالے اُن مرحومہ کی قبر کو نور سے بھر دے اور جنت
اعلےٰ نصیب کرے ہمارے معزز و معتبر دوست جناب حافظ محمد عبد القدوس صاحب
قدسی نے بیگم صاحبہ مرحومہ کی جو تاریخ رحلت فرمائی ہے میں بطور یادداشت اپنی کتاب میں بھی درج
کرتا ہوں ۔ چل بسیں خاتون نواب آج کیا ✱ حشر اک قدسی ہوا ہے ٹونک میں ✱ چار تاریخیں
کہیں کل دردناک ✱ غم بپا در دو آہ و بکا ہے ٹونک میں ✱ نواب صاحب کے میں کہاں تک اوصاف
لکھوں عدل و انصاف آپکا منصف حقیقی کو پسند ہے مراد ملنے واعلے کیطرف نظر فلاح ہے
ہر کہ و مہ آپکے لطف و کرم کا مداح ہے ارکان مروت آپ پر ختم ہیں اصل تو یہ ہے کہ ایسوں
ہی سے زینت اسلام ہے سبحان اللہ صحابہ کرام رض کا کیا اچھا زمانہ تھا کہ دن رات آپسمیں
یہی تذکرہ رہتا تھا کہ وصف رسولخدا سناؤ۔ اب ایک ہمارا زمانہ ہے کہ حضرت کے وصف سے

www.sirat-e-mustaqeem.com

بعض لوگ مثل رندوں کے بھاگتے ہیں معلوم ہوا کہ ایسے لوگوں پر نور آفتاب ایمان کا نہیں

چمکا ۵ خاک ہوجائیں عدو جلکر مگر ہمیشہ رضا ٭ دم میں جبتک دم ہے ذکر انکا سناتے جائینگے

خمسہ کہتے ہیں گو دوش پر اپنے گنہ کا بار ہم ٭ پر ہیں مداح جناب سید ابرار ہم ٭ پا گئے اسلام

نہیں گر طاقت گفتار ہم ٭ لطف پڑہکے وصف کوئی احمد مختار ہم ٭ لیلگے خالق سے صلہ میں

خلد کا گلزار ہم ٭ سبحان اللہ عجب شان رسول اللہ ہے دوم مجلس میں ایک مرشد

کامل بیٹھا ہوا ہے ہزاروں مرید طالب خدا خدمت بابرکت میں دست بستہ حاضر ہیں اور اپنی مشکلیں

اس پیر کامل سے حل کر رہے ہیں کوئی مرید عرض کر رہا ہے کہ یا ہادی دوجہان ذکر اللہ

کے قسم پر ہے ارشاد ہوتا ہے کہ تین قسم پر اول تو یہ کہ زبان سے اسکی حمد اور تسبیح اور تحمید

اور تہلیل و تکبیر پڑہی جاوے اور اسکی کتاب پڑہی جاوے دوم ذکر قلبی وہ یہ ہے کہ اپنے لطائف

باطنہ کو اور اپنے جمیع قوے اور ادراک کو اسکی طرف متوجہ کر دے اور یہانتک محویت حاصل

ہو کہ اپنے تئیں بہی بہول جاوے خواہ نفی و اثبات کر کے خواہ مراقبہ سے خواہ توجہ اور ہمت شیخ سے

یہ بات حاصل ہو جب انسان کو یہ حالت نصیب ہوتی ہے تو جسطرح ممکنات میں ایک دوسرے کے اثر

سے حال بدلتا ہے مٹی پہولوں کی صحبت سے معطر اور لوہا آگ میں رہنے سے اخگر ہوجاتا ہے اسیطرح

انسان پر آثار تقدس فائز ہوتے ہیں پہر تو اسکی زبان اور اسکے کان خدا کے کان اور اسکی

آنکہہ خدا کی آنکہہ اور اسکے ہاتہ پاؤں اسکے ہاتہ پاؤں ہوجاتے ہیں (حالانکہ وہ انسان کی ان چیزوں

سے پاک ہے چنانچہ حدیث قدسی میں وارد ہے بروایت صحیح بخاری مَا تَقَرَّبَ اِلَیَّ عَبْدِیْ

بِشَیْءٍ اَحَبَّ اِلَیَّ مِمَّا افْتَرَضْتُ عَلَیْہِ وَمَا یَزَالُ عَبْدِیْ یَتَقَرَّبُ اِلَیَّ بِالنَّوَافِلِ

حَتّٰی اُحِبَّہٗ فَکُنْتُ سَمْعَہُ الَّذِیْ یَسْمَعُ بِہٖ وَبَصَرَہُ الَّذِیْ یُبْصِرُ بِہٖ وَیَدَہُ الَّتِیْ یَبْطِشُ

بِهَا وَرِجْلَہُ الَّتِیْ یَمْشِیْ بِهَا وَاِنْ سَاَلَنِیْ لَاُعْطِیَنَّہٗ الخ ترجمہ خلاصہ حدیث قدسی کا قدرت

کی زبان سے فرمایا جل شانہ نے جن چیزوں کا میں نے اپنے بندوں پر فرض کیا ہے بڑہکر کسی محبوب

چیز سے میری طرف بندہ تقرب نہیں کرتا اور نوافل سے میرا بندہ مجہہ سے مدام مقرب ہوجاتا ہے

اس کتاب کی بلفظہ رجسٹری ہوچکی ہے یہانتک بدون اجازت مصنف اسمیں سے ایک حرف نہیں نکل سکتا

www.sirat-e-mustaqeem.com

یہانتک کہ میں اُسکو چاہنے لگتا ہوں پس ہو جاتا ہوں اُسکا کان جس سے وہ سنتا ہے اور آنکھہ جس سے وہ دیکھتا ہے اور ہاتھ جس سے وہ پکڑتا ہے اور پاؤں جس سے وہ چلتا ہے اور اگر مجھہ سے مانگتا ہے تو میں اُسکو یقیناً دیتا ہوں اگر پناہ چاہتا ہے پناہ دیتا ہوں غرضکہ ایسا بندہ نفل ادا کرنیوالا اللہ کی سماعت اور بصارت کا مرتبہ پاتا ہے واضح رہے کہ اللہ ہاتھ پاؤں سے پاک ہے مطلب اس حدیث کا یہ ہے کہ اللہ تعالے اولیاء اللہ کے ہاتھ پاؤں کان آنکھہ کو ایسی توفیق دیتا ہے کہ یہ **اعضا** اُسکے کام میں مشغول رہتے ہیں غیر کیطرف متوجہ نہیں ہوتے جیسا کہ حدیث صحیح میں وارد ہوا ہے۔ اور پھر اس بندہ سے آثار عجیبہ سرزد ہونے لگتے ہیں کہ جنکو معجزہ اور کرامات کہتے ہیں اس عالم کا ہر ذرہ اُسکے جمال جہاں آرا کے لئے آئینہ ہو جاتا ہے اسی لئے ایک عارف نے فرمایا ہے مارئیت شئی الا ودت اللہ فیہ یعنی میں جب کسی چیز کو دیکھتا ہوں تو اُسمیں خدا ہی نظر آتا ہے **سبحان اللہ** کیا مرتبہ نوافل عبادت سے اولیاء اللہ کو حاصل ہوا کہ بعد انتقال کے بھی حیات ابدی کا مرتبہ پایا ہمارے نبی عربی کی امت میں ایسے ولیاء اللہ ہزاروں اور لاکھوں گذری ہیں کہ جنکا فیض ماشاء اللہ ابتک جاری ہے اور **انشاء اللہ** قیامت تک جاری رہیگا الحمد للہ اس زمانہ میں بھی اولیاء اللہ ایسے ایسے موجود ہیں کہ جنکا فیض ایک ملکوں میں جاری ہے چنانچہ **حضرت خواجہ خواجگان غلام فرید صاحب** سجادہ نشین چاچڑاں شریف علاقہ بہاولپور جو جو خوبیاں اللہ تعالے نے آپکی ذات بابرکات میں عطا فرمائی ہیں میں بیان نہیں کر سکتا اور نہ قلم کو طاقت ہے کہ تحریر کر سکے اُنمیں سے تبرکاً کچھہ لکھتا ہوں۔ آپ حاجی حرمین شریفین۔ عارف باللہ۔ عابد۔ زاہد۔ مرتاض۔ سیاح۔ سیر چشم۔ دریائے معرفت۔ باذل۔ سخی۔ فیاض۔ مسکین پرور۔ خلیق۔ رحم دل۔ دستگیر بیکساں۔ صاحب کرامات وسیع۔ آپ بڑے سخنور۔ سخن سنج۔ سخنداں۔ آپکی کافیاں سینۂ عرفان کو چیرتی چلی جاتی ہیں ہر ادنے و اعلے کیطرف نظر فلاح ہے سرکہ وہہ آپکے لطف وکرم کا مداح ہے آپکے سلسلہ بیعت میں **رئیس المسلمین رکن الدولہ حافظ الملک نصرت جنگ مخلص الدولہ نواب صادق محمد خان صاحب** بہادر عباسی۔ جی۔ سی۔ ایس۔ آئی والی

www.sirat-e-mustaqeem.com

والی بہاولپور ہیں جو اللہ تعالے نے آپ میں خوبیاں عطا فرمائی ہیں میں نہیں بیان کرسکتا ہوں آپ بڑے دریا دل سخی۔ فیاض۔ آپکی سخاوت اور رحم دلی نے آوازہ حاتم کو لوگوں کے دلوں سے بھلا دیا۔ آپکا عدل منصف حقیقی کو پسند ہے آپکا دامن اخلاق وسیع اور کشادہ ہے اور طبیعت ہمیشہ تواضع وتکریم آمادہ۔ آنکھ میں حیا وشرم ہے۔ مذہب حنفی سنی آپکی ذات سے مذہب حنفیہ کو بڑی تقویت ہے آپ نہایت متشرع۔ دیندار پابند صوم وصلوٰۃ آپکو اوراد وظائف اور تلاوت قرآن کا بہت شوق ہے۔ آپ علما وفقرا کے بڑے قدرداں ہیں آپکی ایک **حکایت** ہے کہ ایکدن آپ نور محل میں تھے یہ ایک عالیشان محل بہاولپور میں ہے جو نو لاکھ کی لاگت میں تیار ہوا تھا ایک سنتری پہرہ دار کو دیکھا کہ نماز پڑھتا تھا۔ آپنے اُس سے پوچھا کہ اب پہرہ پر کون ہے۔ اُس نے دست بستہ عرض کیا میں ہوں مگر نماز پڑھتا ہوں آیندہ نہ پڑھونگا۔ فرمایا معاذ اللہ منہا۔ میری کیا مجال وطاقت ہے کہ ایسے نیک کام سے بندگان خدا کو روک دوں نہیں نہیں میں تو خود خدا سے چاہتا ہوں کہ میرا کوئی نوکر بھی نماز نہ چھوڑے اس بات کا انتظام ضرور چاہتا ہوں کہ جب پہرہ دار سپاہی نماز کو جاوے تو اُسکا قایم مقام پہلے ہی سے کمربستہ موجود رہے۔ چنانچہ افسر فوج کو اس حکم سے متنبہ کیا گیا۔ وہی قانون جاری ہے۔ **سبحان اللہ** کیوں نہو۔ یہ پیر کامل حضرت خواجہ خواجگان کی صحبت کا اثر ہے ایسے حضرات کا ہونا اسلام کی زیب وزینت ہے یہ فقیر بھی حضرت خواجہ خواجگان اور نواب ممدوح اور امرا وارکین کا دل سے یہ شکریہ ادا کرتا ہے طَهَّرَ اللّٰهُ قُلُوْبَكُمْ فِي قُلُوْبِ الْأَبْرَارِ وَزَكّٰى أَعْمَالَكُمْ فِي أَعْمَالِ الْأَخْيَارِ ترجمہ پاک کرے اللہ تمہارے دلوں کو نیک لوگوں کے دلوں میں اور پاک کرے تمہارے کاموں کو نیکوں کے کام میں۔ سبحان اللہ اللہ تعالے نے نواب صاحب کو ارا کین اور مصاحب بھی ایسے ایسے عنایت کئے ہیں جنکا دم آجکل کے زمانہ میں غنیمت ہے جیسے **حضرت سید غلام مرتضی شاہ صاحب** مصاحب باختصاص حضور سیدی سندی۔ بڑے ملنسار۔ نہایت خلیق رحم دل عابد مرتاض۔ متشرع۔ دیندار۔ پابند صوم وصلوٰۃ۔ رضا جوئی اللہ ورسول کا ہر وقت خیال

تلاوت قرآن مجید و اوراد سفر میں ترک ہوتے ہیں نہ حضر میں آپ کا دم بھی غنیمت ہے

اور حضرت عالیجناب سید شیر شاہ صاحب سپہ سالار برادر کلاں سید غلام مرتضیٰ

شاہ صاحب مصاحب خاص - آپ بھی بڑے دیندار متشرع پابند صوم و صلوٰۃ خداترس حمدل -

بڑے ملنسار - نہایت خلیق - آپکا دامن اخلاق بھی بڑا وسیع اور کشادہ ہے - آپ یتیم پرور

مسکین نواز منصف مزاج - متواضع نیکبخت - دوست پرست - شریف نواز بامروت آدمی ہیں

آپ بھی علما فقرا کے بہت قدردان ہیں فی زماننا آپکا دم بھی بہت غنیمت ہے اور حضرت

عالیجناب سید محمد نواز شاہ صاحب چیف جج بہاولپور صاحب بھی بڑے دیندار

شریف دوست پرور - شریف نواز - متواضع - نیکبخت اور عادل ہیں شہرۂ دادگستری

اور آوازہ رعایا پروری آپکا چارطرف گیتی میں بلند ہے عدل و انصاف ان جناب کا منصف

حقیقی کو پسند ہے آپ بھی نہایت پابند صوم و صلوٰۃ ہیں - خداترس - شریفوں اور

حاجتمندوں سے بڑی فراخ دلی سے سلوک ہوتے ہیں صالحین سے آپکو نہایت محبت ہے علماء فقرا

کو آپ دوست رکھتے ہیں الحمد للہ کہ فی زماننا آپکا دم بھی غنیمت ہے اور حضرت سید

محمد ابراہیم علی صاحب سابق اکسٹرا اسسٹنٹ کمشنر پنجاب حال مشیرمال بہاولپور

آپکے اوصاف کا میں بیان نہیں کر سکتا جو جو خوبیاں آپکو اللہ تعالے نے عطا فرمائی ہیں کیونکر

بیان ہو سکیں - متشرع متقی - خداترس - متین - عادل - کم گو - بے رو و رعایت -

دامن اخلاق آپکا بڑا وسیع ہے - ہر ادنے و اعلی کیطرف نظر فلاح ہے - ارکان مروت آپ

پر ختم ہیں - قطع نظر اسکے آپ بڑے امین و دیانتدار ہیں - یہ ایک بڑا جوہر ہے - کمالات عزیزی

میں حضرت مولانا شاہ عبد العزیز صاحب کی لونڈی کا حال لکھا ہے کہ حالت جان کنی

میں آیت شریفہ - فَادْخُلِي فِي عِبَادِي وَادْخُلِي جَنَّتِي پڑھنے لگی حاضرین کو تعجب ہوا

اور اس کنیزک سے اس آیت کے پڑھنے کا سبب پوچھا اُسنے ہاتھ اُٹھا کر بتایا کہ مجکو یہ دو آدمی

پڑھاتے ہیں - مولانا صاحب کو اس حال سے اطلاع دیگئی - آپنے فرمایا اُس کنیزک سے کہو کہ

www.sirat-e-mustaqeem.com

اُن پڑہانے والوں سے جو واقع میں فرشتے ہیں دریافت کرنے کہ کس عمل کے باعث خداوند تعالے نے اُسکو بہشت عطا فرمائی۔ چنانچہ بعد استغفار لونڈی نے جواب پایا یہ کہتے ہیں کہ ایکمرتبہ بازار سے روغن زرد خریدکر لایا تہا تو میں نے اُسکو آگ پر گرم کیا اُسمیں سے ایک روپیہ برآمد ہوا وہ روپیہ تو نے مالک روغن کو واپس دیا اور خود تصرف نہیں کیا یہ دیانت اور امانت تیری خداوند تعالے کو پسند آئی اور اسکے عوض میں بہشت عطا فرمائی۔ **الغرض** اُس ہادی دوجہان اور پیر کامل سے کوئی مرید یہ عرض کرتا ہے یا ہادی دوجہان ہمکو معلوم نہیں کہ عبادت کے کتنے درجے ہیں عبادت کسکو کہتے ہیں **سبحان اللہ** پیر کامل ہر ایک مرید کی اطمینان فرماتے ہیں اور ارشاد کرتے ہیں کہ **عبادت** کے تین مرتبہ ہیں **پہلا** مرتبہ یہ کہ ثواب کی اُمید اور عذاب کے خوف سے عبادت کیجاوے **دوسرا** مرتبہ یہ کہ اپنی عبادت کے مقبول ہونے سے بزرگی اور کمال پیدا کرنیکے لئے عبادت کرے **تیسرا** مرتبہ یہ کہ عبادت خاص اُسکے لئے ہو (یعنی وہی مقصود ہو) اُسی کے اشتیاق میں عبادت ہو فرمایا **علیہ السلام** نے مَنْ بَکَا بِاشْتِیَاقِ الْمَوْلٰی فَلَہُ الْجَنَّۃُ الْمَاْوٰی یعنی جو کوئی خدا کے اشتیاق میں روویگا اُسکے لئے آرام گاہ بہشت ہے اور حضرت شعیب علیہ السلام کا حال سنا ہوگا کہ دس برس تک برابر روتے رہے یہانتک کہ اندہے ہوگئے۔ پہر حق تعالے نے انکی آنکہیں روشن کیں گیارہ برس پہر روتے رہے کہ اندہے ہوگئے پہر حق تعالے نے آنکو بینا کیا گیارہ سال پہر روئے پہر نابینا ہوگئے پہر اللہ تعالے نے آنکی آنکہیں روشن کیں اور فرمایا کہ اے شعیب اگر واسطے بہشت کے تو روتا ہے تو وہ تیرے واسطے ہے اور اگر دوزخ کے خوف سے روتا ہے تو وہ خود تجہپر حرام ہے کہا اے پروردگار نہ میں تمنا بہشت کی کہتا ہوں اور نہ خوف دوزخ کا فقط تیرے اشتیاق میں روتا ہوں **شعر** احمد بہشت و دوزخ بر عاشقاں حرام است ✤ ہر دم رضائے جاناں رضوان شد است مارا ✤ یہ عرض کرنا حضرت شعیب کا جناب باری میں یا الٰہی مجہے تو تو ہی مقصود ہے اور تیرے ہی لئے عبادت کرتا ہوں **شعر** دنیا و دین کو اور خریدار لے چلے ✤ ہم دل کے آئینہ میں فقط یار لیچلے ✤ فرمان ہوا فَلْیَکُنْ بِالْبُکَاءِ فَعَلَیْکَ بِالْبُکَاءِ یعنی پس رویا کر رویا کر۔ بعدہ دس سال اور روئے اور اندہے ہوگئے۔ حضرت **ام المومنین** حفصہ

اس کتاب کی بلحاظ رجسٹری ہوچکی ہے نہت بدوں اجازت مصنف اسمیں سے ایک حرف نہیں نکل سکتا

www.sirat-e-mustaqeem.com

بنت امیر المومنین حضرت عمرؓ۔ روایت کرتی ہیں کہ ایک رات آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی میرے گھر نوبت تھی اور میرا سر بازو پر آنحضرت کے تھا اور میں ریش مبارک آپکی کھجلاتی تھی اور میرا بھائی عبید اللہ قرآن پڑھتا تھا اُسکی آواز پیغمبر علیہ السلام کے گوش مبارک میں پہنچی۔ آپ اُٹھ بیٹھے۔ میں نے سر اپنا حضرت کی بغل میں رکھا اور سو رہی۔ جبکہ عبید اللہ اس آیت پر پہنچا اِنَّھُمْ عَنْ رَّبِّھِمْ یَوْمَئِذٍ لَّمَحْجُوْبُوْنَ ترجمہ ہرگز نہ یوں تحقیق وہ پروردگار اپنے سے اُسدن البتہ حجاب میں ہیں پیغمبر علیہ السلام رونے لگے اور آنسو آپکی چشم مبارک کا میرے بدن پر پڑنے لگے میں نے عرض کیا کہ رونا آپکا بہشت کے واسطے ہے فرمایا نہیں۔ میں نے عرض کیا دوزخ کے خوف سے ہے۔ فرمایا نہیں۔ پھر میں نے عرض کیا غصہ اسکے اشتیاق دیدار کے واسطے ہے۔ فرمایا۔ ہاں اَنَا مُشْتَاقٌ وَلِیَ اشْتِیَاقٌ اَنَا مُشْتَاقٌ وَلِیَ اشْتِیَاقٌ یہ فرماتے تھے اور روتے تھے۔ ع

آرزو دارم کہ مہمانت کنم ٭ جان و دل آدوست قربانت کنم ٭ صحابہ اور تابعین اور تبع تابعین و اولیاء اللہ اور بزرگان دین کا حال تمام پر اظہر من الشمس ہے کہ انہوں نے رات کو کیسا کیسا قیام کیا کہ تمام تمام رات اشتیاق الٰہی میں روتے تھے الحمد للہ ہمارے زمانہ میں وہ امرا صالحین موجود ہیں کہ جناب سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے فیض نے انمیں وہ اثر کیا ہے کہ انکے اتقا کا بیان نہیں ہو سکتا چنانچہ حضرت عالیجناب افتخار الامرا بدر الصلحا فخر الملک صاحبزادہ محمد عبید اللہ خانصاحب بہادر۔ فیروز جنگ۔ سی۔ ایس۔ آئی یہ جناب ذی عزت بدر الصلحا روالی ٹونک کے حقیقی چچا ہیں اور ریاست کے مدار المہام ہیں باوجود اس جلیل القدر مرتبہ کے آپکا یہ حال ہے کہ شب کو بعد نماز تہجد جناب باری میں بہت گریہ وزاری کرتے ہیں جو جو خوبیاں اللہ تعالے نے ذات بابرکات میں عنایت فرمائی ہیں۔ میں انکا بیان نہیں کر سکتا ہوں شمہ اُسمیں سے تحریر کرتا ہوں آپ پابند صوم۔ صلوۃ۔ متقی۔ پرہیزگار۔ حاجت دا۔ اشراق گذار۔ عابد۔ مرتاض۔ سیر چشم۔ باذل۔ سخی۔ فیاض۔ مسکین پرور۔ دستگیر بیکسان۔ شریف نواز۔ متواضع۔ خدا ترس۔ رحم دل

ہر کتاب کی باضابطہ رجسٹری ہو چکی ہے کوئی بدون اجازت مصنف اسمیں سے ایک حرف نہیں نکال سکتا

www.sirat-e-mustaqeem.com

کوئی سائل آپ کے دروازہ سے محروم نہیں جاتا - آپکا دامن اخلاق بڑا وسیع اور کشادہ
ہے ہر ادنے و اعلیٰ کیطرف نظر فلاح ہے ہر کہ ومہ آپکے لطف و کرم کا مداح ہے ارکان مروت
آپ پر ختم ہیں عدل و انصاف آپکا منصف حقیقی کو پسند ہے الحمد للہ ایسونکا ہونا فخر زمانہ اور رونق
اسلام ہے **القصہ** واہ کیا پیر کامل ہے کہ ہر ایک مرید کی استعداد اور حوصلہ کے موافق بیگانگی
کے پردے دور کر رہا ہے اور اپنے مریدونکو واصل بحق کر رہا ہے اور فائدہ لینے والوں کے باطن کو طرح
طرح کی توجہ دے رہا ہے اور نفس کی پاکی کے کارخانوں کو رونق دے رہا ہے اور اپنے مریدوں کے
دلوں سے حجاب دور کر رہا ہے **اے لوگو** یہ پیر کامل کون ہے - یہ شان محمد رسول اللہ ہے **سوم**
مجلس میں ایک سوال اولوالعزم نورانی چہرہ بڑے قصد والا عالی ہمت بیٹھا ہوا ہے اور امت کو راہ
راست پر لانے اور اُنکے سمجھانے کے واسطے ہزارہا عمدہ عمدہ **تدبیریں** پیش کر رہا ہے اور کہیں ارشاد
ہو رہا ہے - قال اللہ تبارک وتعالیٰ - وَبِالْوَالِدَیْنِ اِحْسَانًا **ترجمہ** اللہ تبارک و تعالے نے فرمایا
اپنے ماں باپ کی خدمت کرو - اور یہ بھی ارشاد ہوا ہے کہ جنت تمہارے ماں باپ کے قدموں کے نیچے ہے
اُنکی خدمت کرکے جنت حاصل کرو - اگر محتاج ہیں تو اُنکو کھانا دو اگر تونگر ہیں تو اُنکا ادب بجا لاؤ
اور کہیں مثنوی قصہ کو سنا رہا ہے **حکایت** اللہ سبحانہ تعالے نے سلیمان علیہ السلام کیطرف وحی
بھیجی کہ تو دریا کے کنارے پر جا وہاں ایک عجیب چیز دیکھیگا **سلیمان** علیہ السلام مع جن و انس
کے نکلے جب دریا کے کنارہ پر پہنچے تو اُنہوں نے دائیں بائیں طرف دیکھا کچھ نظر نہ آیا عفریت کو
حکم دیا کہ تو دریا میں غوطہ لگا جو تو وہاں پاوے اُسکی خبر مجھے دینا اُسنے غوطہ لگایا گھڑی بھر کے بعد
لوٹ کر آیا عرض کیا کہ یا **نبی اللہ** میں نے اس دریا میں اتنے اتنے دور تک غوطہ لگایا میں اُسکی تہ
تک نہیں پہنچا نہ اُسمیں میں نے کوئی چیز پائی - دوسرے عفریت کو حکم دیا اُسنے غوطہ لگایا گھڑی بھر کے
بعد لوٹ کر آیا اُسنے بھی پہلے کیطرح کہا مگر اُسنے بہ نسبت پہلے کے دوگنی مسافت طے کی پھر **آصف**
بن برخیا اپنے وزیر کو حکم دیا جنکا ذکر قرآن شریف میں آیا ہے قَالَ الَّذِیْ عِنْدَهٗ عِلْمٌ
مِّنَ الْکِتٰبِ **ترجمہ** کہا اُس شخص نے جو نزدیک اُسکے تھا علم کتاب سے - اُسنے کہا کہ تو اس دریا کے

اس کتاب کی بحفاظت رجسٹری ہو چکی ہے اندر بدون اجازت مصنف اسمیں سے ایک حرف نہیں نکل سکتا

www.sirat-e-mustaqeem.com

اندر کی خبر لا- وہ ایک قبہ سفید کافور کا لے آئے اسکے چار دروازے تھے ایک موتی
کا دوسرا یاقوت کا تیسرا جواہر کا چوتھا سبز زبرجد کا تھا- اور یہ سب دروازہ کھلے ہوئے
تھے اسکے اندر ایک قطرہ پانی کا نہیں جاتا تھا اور وہ دریا کے اندر ایسی گہری جگہہ میں تھا کہ
جتنی دور پہلا افریت یعنی جن گیا تھا اُسکی نسبت اسکی مسافت تین گنی تھی جو حساب سے سیکڑوں
میل معلوم ہوتی ہے- آصف نے اسکو لاکر حضرت سلیمان علیہ السلام کے روبرو رکھدیا
قبہ کے وسط میں ایک جوان آدمی نہایت خوبصورت پاک و صاف کپڑے پہنے ہوئے نماز پڑھتا
تھا س وہ حسن کسی شب کی سحر نے نہیں پایا ؛ وہ روئے دل افروز قمر نے نہیں پایا ؛ رنگ
لب نازک گل تر نے نہیں پایا ؛ نور اُس گوہر دنداں کا گہر نے نہیں پایا - سلیمان علیہ السلام
اُس شخص کے پاس گئے اور اُس سے کہا کہ اس پایہ تک تجھے کونسا عمل لایا اُسنے عرض کیا یا نبی اللہ میرا
باپ اپاہج تھا اور ماں اندھی تھیں انکی خدمت میں ستّر برس رہا جب میری ماں مرنے لگی تو اُسنے کہا یا اللہ
اسنے تیرے حکم سے میری اطاعت کی ہے یا اللہ تو اپنی اطاعت میں میرے بیٹے کی عمر دراز کر اور جو
کتاب اللہ میں وعدہ ہے اُسے ایفا کر اور جب میرے باپ کی وفات ہونے لگی تو اُسنے بھی جناب باری میں
دعا کی کہ یا اللہ تو میرے بیٹے سے ایسی جگہہ میں خدمت لیجیو جہاں اسپر شیطان کا دخل نہو پھر میں
انکے دفن کرنیکے بعد اسکے کنارہ پر آیا میں نے یہ قبہ رکھا ہوا دیکھا اسکا حسن دیکھنے کیلیے اسکے
اندر گُھسا- اتنے میں ایک فرشتہ آیا اُسنے اس قبہ کو اُٹھایا اور میں اُسکے اندر تھا پھر اُسنے
مجھے اس دریا کی تہ میں رکھدیا- سلیمان علیہ السلام نے پوچھا کہ یہ قصہ کس زمانہ میں ہوا اور اُس زمانہ
میں کون نبی تھا اور تو نے کس نبی کی صحبت پائی اُسنے عرض کیا کہ وہ زمانہ حضرت
ابراہیم خلیل اللہ علیہ السلام کا تھا- سلیمان علیہ السلام نے تاریخ میں فکر کیا تو معلوم
ہوا کہ اُسکو دو ہزار ۴ سو برس ہوئے تھے عجب شان ایزدی ہے کہ وہ شخص باوجود اتنی مدت
کے جوان تھا ایک بال تک بھی اُسکا سفید نہ ہوا تھا سلیمان علیہ السلام نے پوچھا اے عزیز دریا کے
اندر تیرا کھانا پینا کیا ہے- اُسنے عرض کیا- یا نبی اللہ ہر روز ایک سبز پرندہ اپنی چونچ میں

www.sirat-e-mustaqeem.com

ایک ذرہ چیز مثل آدمی کے سر کے لاتا ہے میں اسکو کھا لیا کرتا ہوں دین و دنیا کی ہر نعمت
کا مزا مجھے انہیں میں مل جاتا ہے میری بھوک پیاس گرمی سردی نیند اونگھ سستی وحشت
دہشت سب دور ہو جاتی ہے سلیمان علیہ السلام نے فرمایا تو ہمارے ساتھ رہنا چاہتا ہے یا تجکو
تیری جگہ پر پہنچا دیں۔ اسنے عرض کیا یا نبی اللہ آپ تو مجھے وہیں پہنچا دیجیے۔ آپ نے آصف کو
حکم دیا۔ اسکو وہیں پہنچا دیا۔ پھر سلیمان علیہ السلام نے کہا دیکھو اللہ تعالے نے والدین کی
دعا کیسی قبول کی۔ میں تمکو ماں باپ کی نافرمانی سے ڈراتا ہوں اللہ تعالے تمپر رحم فرماوے
اے اللہ تو مجھے والدین کے احسان کرنیکا الہام کر۔ **فقیر کہتا ہے** کہ اولاد صالح بھی ایک
نعمت عظمیٰ ہے اللہ تعالے کی نعمتوں میں سے کسی نے کیا خوب کہا ہے۔ ؎ دولت کوئی
دنیا میں پسر سے نہیں بہتر ٭ راحت کوئی آرام جگر سے نہیں بہتر ٭ لذت کوئی پاکیزہ ثمر سے نہیں
بہتر ٭ نکہت کوئی بوئے گل تر سے نہیں بہتر ٭ صد دردوں میں علاج دل مجروح یہی ہے ٭ ریحان
ہے یہی روح یہی روح یہی ہے ٭ شوکت یہی صولت یہی جلال یہی ہے ٭ ثروت یہی حشمت یہی اقبال
یہی ہے ٭ سرمایہ یہی تقا یہی مال یہی ہے ٭ گوہر یہی یاقوت یہی لعل یہی ہے ٭ دلبند ہو پہلو میں تو
غم پاس نہیں ہے ٭ کچھ پاس نہیں گر یہ قمر پاس نہیں ہے۔ **چونکہ** اس **مقام** پر یہ اشعار
بطور جملہ معترضہ بیان کئے گئے ہیں ورنہ **فقیر** کا مطلب اصلی اس جگہ پر یہ ہے۔ کہ ان لوگوں
نے جو کچھ احکام اللہ اور رسول کی بجا آوری کی یہ بات کچھ **تعجبات** میں سے نہیں ہے اسلئے
کہ یہ لوگ **صحبت** یافتہ انبیاء علیہم السلام کے تھے۔ **عجب** یہ ہے کہ جن لوگوں نے۔ نہ انبیاء
علیہم السلام کو دیکھا اور نہ صحابہ و تابعین اور تبع تابعین کو دیکھا۔ جیسے کہ ہم تم۔ کہ صرف کتاب اللہ
اور سنت رسول اللہ کے احکام ہم تمکو زبانی علمائے ربانی پہونچے اسپر یہ ایمان بالغیب لائے
اور وہ بجا آوری احکام اسلام کی کہ اپنی خواہشوں کو **بمقابلہ** احکام اسلام بالکل مٹا دیا
آنحضرت کے فیض نے وہ اثر کیا کہ اپنی جان و مال کو رضائے الٰہی میں فروخت کر دیا ہے اللہ
کی رضا جوئی کیواسطے شب بیداری کرتے ہیں اور جناب باری میں گریہ و زاری کرتے ہیں

اس کتاب کی بضابطہ رجسٹری ہو چکی ہے اور بدون اجازت مصنف کے ایک حرف نہیں نکل سکتا۔

www.sirat-e-mustaqeem.com

اور اپنی خطاؤں کی اللہ سے معافی چاہتے ہیں اور کہتے ہیں - رَبَّنَا اَفْرِغْ عَلَیْنَا صَبْرًا وَّ
ثَبِّتْ اَقْدَامَنَا وَانْصُرْنَا عَلَی الْقَوْمِ الْکٰفِرِیْنَ ط **ترجمہ** کہ اے رب ہمکو استقلال عطا کر
اور ہمارے پاؤں جمادے اور فتح دے ہمکو کافروں کی قوم پر **تفسیر** یہ دعا کرتے ہیں کہ یا اللہ ہمکو
محبت اسلام عطا کر اور ہمکو مسلمان رکھ اور شیاطین سے ہمکو بچا - الحمد للہ کہ ایسے ایسے امراؤ
وصالحین ہمارے زمانہ میں جو ان صفتوں سے موصوف ہیں موجود ہیں جنکی عالی ہمتی پر ہزار ہا آفرین ہے
باوجود اس فارغ البالی اور عہدہ جلیل القدر کے انکا یہ تقوے ہے **چنانچہ حضرت**
عالیجناب بدر الصلحا رملک سیرت فرشتہ صورت افضل الکرام
اشرف العظام صاحب خلق محمدی تابع شریعت احمدی آل نبی اولاد
علی میر عابد علی صاحب خلف الرشید میر عبد الواحد صاحب مرحوم سابق بخشی ریاست پٹیالہ
حال مختار فرخ نگر - جو جو خوبیاں اللہ تعالے نے آپکی ذات بابرکات میں عطا فرمائی ہیں میں
بیان نہیں کر سکتا ہوں جس خوبی کو جو میزان فکر میں وزن کیا تو ایک کو ایک سے برتر پایا
آپ عابد - مرتاض - متین - کم گو - فیاض - عادل - شریف نواز - متواضع - رحمدل -
خدا ترس - متقی - بردبار - سخی - باذل - دوست پرور - علماء فقراء کے قدردان - صلحا
سے بہت محبت ہے - تہجد گذار - پابند صوم وصلوۃ - آپکا دامن اخلاق بڑا وسیع اور
کشادہ ہے - ہمیشہ سے طبیعت تواضع وتکریم آمادہ ہے - ارکان مروت آپ پر ختم ہیں
ہر ادنے واعلے کیطرف نظر فلاح ہے - آپ بڑے درجہ کے دیانتدار ہیں آپکی **حکایت**
ہے کہ ایک دفعہ ایک عورت اہل مقدمہ آپ کے گھر گھی دیگئی جب آپ گھر میں تشریف لائے
دریافت کیا کہ یہ گھی کیسا ہے عرض کیا کہ ایک عورت اہل مقدمہ دیگئی ہے آپ نے فرمایا تم نے
کیوں لیا اتنے میں وہ عورت بھی آگئی آپنے اسکو سمجھایا کہ ہمارے رسول خدا صلعم نے رشوت کو منع فرمایا
ہے - تم یہ گھی لیجاؤ میں تمہارا مقدمہ از روے انصاف کرونگا - مجھکو خدا کا بہت خوف ہے
اس عالی ہمتی پر ہزار آفرین ہے - فی زماننا ایسوں کا ہونا بہت غنیمت ہے **فقیر** بھی انکا دل سے

اس کتاب کی باضابطہ رجسٹری ہو گئی ہے شکریہ بدون اجازت مصنف اسکے ایک حرف بھی نہ چھاپا جائے

www.sirat-e-mustaqeem.com

شکریہ ادا کرتا ہے۔ شکریہ یہ ہے۔ طَہَّرَ اللّٰہُ قَلْبَکَ فِی قُلُوْبِ الْاَبْرَارِ وَزَکّٰی عَمَلَکَ
فِی عَمَلِ الْاَخْیَارِ الْقِصَّہ کہیں وہ رسول یہ ارشاد فرما رہا ہے کہ ایماندار کی روح کو ملائکہ آسمانوں کی
طرف لیجاتے ہیں۔ ہاں انکے لئے دروازہ افلاک کے کھلتے ہیں (مشکوٰۃ) روح پاک اس تن کے قفس
سے نکلکر سمٰوات کیطرف اسطرح دوڑتی ہے کہ جسطرح بلبل قفس سے نکلکر چمن کیطرف اڑتی ہے
اشعار تو ئی آں مست پرور مرغ گستاخ ٭ کہ بودت آشیاں بیروں ازیں کاخ ٭ چرا زاں آشیاں
بیگانہ گشتی ٭ چو دوناں چغد ایں ویرانہ گشتی ٭ بیفشاں بال و پر زامیزش خاک ٭ بپر تا کنگرۂ ایوان
افلاک ٭ ہاں ایسے اوصاف پیدا کرو تا کہ یہ مرتبہ حاصل ہو۔ اس بے بنیاد ہستی پر یہ غرہ و مستی اور غفلت
؎ کس کس گل رنگیں کی نہ اس باغ میں تھی ہوم ٭ اک آن میں شبنم کیطرح ہو گئے معدوم ٭ دکھلا
رہی ہے رنگ عجب ہستی موہوم ٭ کیا قصد ہے گلچین اجل کا نہیں معلوم ٭ اس باغ میں جس کو دیکھا
وہ رواں ہے ٭ جس گل پہ بہار آج ہے کل اسپہ خزاں ہے ٭ دنیا یہ صدا عبرت و اندیشہ کی جا ہے ٭ یاں
کیسا مقام اٹھ پھر کوچ لگا ہے ٭ جا بیٹھیں چلے مرگ کا دروازہ کھلا ہے ٭ رہجائے نکوئی یہی آواز
درا ہے ٭ ہے راہ کڑی زاد سفر پاس نہیں ہے ٭ منزل پہ پہنچنے کی ہمیں آس نہیں ہے **عبرت** وہ استحکام
کہاں۔ شاہجہانی عمارتیں بھی کئی سو سال بعد ملنے لگتی ہیں۔ مجھکو ایک دوست کے مکان دیکھنے کا
بعد مدت کے اتفاق ہوا۔ کیا دیکھتا ہوں کہ ہر جگہ کا چونا جھڑ گیا دیواروں میں ادہر ادہر سے درزیں
پڑ گئیں نہ کمرے پر وہ رونق ہے۔ نہ کڑی تختہ کا وہ حال یہ دیکھکر مجھکو ترکیب انسانی کیطرف
دہیان آیا کہ اسی طرح یہ گل بھی مرجھا جاتا ہے اور اس **خانہ تن** کا نقشہ چند روز میں ایسا ہی بگڑ جاتا
ہے **اشعار** افسوس کہ گلرخاں کفن پوش شدند ٭ وز خاطر یکدگر فراموش شدند ٭ آنانکہ بصد
زباں سخن میگفتند ٭ آیا چہ شنیدند کہ خاموش شدند ٭ پھر چند احباب عزیز و اقارب کی وہ شکلیں
کہ جو ہمارے روبرو **خاک** میں ملگئی تھیں آنکھوں کے روبرو کھڑی ہوگئیں۔ پھر تو بے اختیار میرے
اور ارباب جلسہ کے دل آنکھوں کی راہ آنسو ہوکر بہنے لگے ؎ مقدور ہو تو خاک سے پوچھوں کہ
اے لئیم ٭ تو نے یہ گنجہائے گرانمایہ کیا کئے۔ اس بے بنیاد ہستی پر یہ کچھ غفلت ؎

اے شمع صبح ہوتی ہے روتی ہے کسلیئے ۔ تھوڑی سی رہگئی ہے اسے بھی گذار دے
شمع سفر در ہو بزم فروزی پہ بہت ۔ رات بھر کی یہ تجلی ہے سحر کچھ بھی نہیں **فقیر** کہتا ہے کہ تھوڑی سی زندگانی پر ایسے اللہ اور رسول کی مخالفت کرنا بڑی شقاوت ہے میں نے یہ سب صاحبونکو آئینہ کر کے دکھا دیا کہ امرا کا آجکل یہ حال ہے کہ باوجود ایسے عہد والوں کے انکو اللہ اور رسول کا خوف اسقدر دامنگیر ہے کہ اپنی نفسانی خواہشونکو مقابلہ احکام اسلام کے بالکل مٹا دیا ۔ وائے برحال غربا کہ باوجود نملنے دنیا کے یہ غفلت کہ نماز پر نماز قضا ہوئے چلی جاتی ہے اور کچھ خیال نہیں ۔ مجرم ہوں کبھی ایسی خطا کی نہیں میں نے ۔ بہولے سے بھی آپ اپنی ثنا کی نہیں میں نے ۔ دل سے کبھی مدح امرا کی نہیں میں نے ۔ تقلید کلام جہلا کی نہیں میں نے ۔ مگر کیا کروں حق بات کو چھپا نہیں سکتا ۔ اسلیئے کہ حق کا ظاہر کرنا عبادت ہے پس اس خیال سے امرائے صالحین کے **نام نامی** بطور یادداشت واسطے عبرت دلانے غربا کے جا بجا درج کیئے ۔ کہ یا اللہ یہ لوگ امیر ہو کر تیرے خوف سے فقیر خصلت ہو گئے فی زماننا اللہ کے بندے ایسے ایسے موجود ہیں جنکا یہ حال ہے کہ دل بیدار دست بکار چنانچہ

حضرت عالیجناب عندلیب گلستان محمدی صاحب دولت و اقبال بلبل بوستان حشمت و جلال حاتم کرم سکندر دوراں نوشیروان مال عبدالحمید خانصاحب نائب ناظم اناحدگڈہ ساکنہ قصبہ سور جو جو خوبیاں اللہ تعالی نے ذات بابرکات میں عطا کی ہیں میں بیان نہیں کر سکتا ہوں ۔ حسن و خوبی کو جو میزان فکر میں وزن کرتا ہوں تو ایک کو ایک سے بر تر پاتا ہوں ۔ آپ نہایت لائق مرتاض عابد ۔ متین امین دیانتدار کم گو ۔ فیاض ۔ باخبر ۔ عادل شریف نواز ۔ دوست پرور متواضع ۔ رحمدل خدا ترس متقی ۔ بردبار ۔ سخی ۔ باذل ۔ پابند صوم و صلوۃ آپکا دامن اخلاق بڑا وسیع اور کشادہ ہے ہمیشہ سے طبیعت بتواضع و تکریم آمادہ ہے ۔ ارکان مروت آپ پر ختم ہیں ہمارا دنے و اعلے کیطرف نظر فلاح ہے ۔ ہر کہ و مہ آپکے لطف و کرم کا مداح ہے ۔ علما فقرا کے قدر دان ہیں شعرا سے بہت محبت ہے ۔ آپکے کلام بلاغت نظام میں مذاق سخن نظامی پیدا ہے ۔ اور شیریں

زبانی میں لطف کلام جامی ہویدا ہے سچ تو یہ ہے کہ فی زماننا ایسوں کا ہونا غنیمت ہے **فقیر** بھی
اُنکا شکریہ ادا کرتا ہے **شکریہ یہ ہے** طہر اللہ قلبک فی قلوب الابرار و زکی عملک فی عمل
الاخیار **الغرض** وہ رسول اللہ کے بندوں کو ہر طرح سے سمجھا رہا ہے کہ **گناہ کی پانچ قسمیں ہیں**
اول وہ کہ جنکا اثر سب بدن پر پہنچتا ہے وہ زنا ہے جسکو الفواحش میں تعبیر کیا ہے دوم وہ جنکا
اثر عقل پر پہونچتا ہے وہ شراب ہے جسکو الاثم سے تعبیر کیا ہے سوم وہ جنکا اثر عزت پر پہنچتا
ہے چہارم وہ جنکا اثر مال پر پہنچتا ہے اور جان پر بھی انکی طرف البغی بغیر الحق میں اشارہ ہے
پنجم وہ جنکا اثر بدلہ انکی روح اور دین پر پہونچتا ہے یہ شرک کیطرف اشارہ ہے یعنی کسیکو مقابلہ
خدا کے شریک کرنا۔ **الحمد للہ** اسوقت میں اللہ کے بندے ایمان بالغیب اور رسول پر لانیوالے
اور عامل قرآن و حدیث کے موجود ہیں کہ جنکی عالی ہمتی پر ہزار آفرین ہے کہ جنہوں نے اللہ کے
خوف کے سبب سے اپنے گناہوں سے توبہ کر دی ہے۔ **چنانچہ حضرت عالیجناب میران بخش**

صاحب تاوڑی سناھی سرشتہ دار نیابت برنالہ علاقہ سرکار پٹیالہ

یہ حضرت نہایت لائق۔ بلکہ الیق۔ علم میں ہم پلہ نجیب خاں مرحوم کے ہیں انکی بعد انکا دم غنیمت
ہے۔ یہ حضرت نہایت سخنور اور سخن سنج ہیں ریاست میں ایسے لوگوں کا ہونا غنیمت ہے۔ وہ
حاکم بڑا صاحب اقبال ہے جسکی خدمت میں ایسے لوگ ہوں۔ جنکی لیاقت کی شہرت دہلی تک پہنچی کہ ہم
لوگ بھی انکے مداح ہیں اور انکا حال بطور یادداشت کتاب میں جمع کیا گیا۔ تاکہ اسکا نام کو بقا ہے
یہ صاحب نہایت سیرچشم۔ مرتاض۔ صالح فیاض۔ باذل۔ شریف نواز۔ خداترس۔ رحمدل۔
متواضع۔ اُنکا دامن اخلاق بڑا وسیع ہے۔ پابند صوم و صلوۃ۔ دوست پرور۔ شب بیدار
صاف دل **فقیر** بھی انکا دل سے شکریہ ادا کرتا ہے طہر اللہ قلبک فی قلوب الابرار
و زکی عملک فی عمل الاخیار **حاصل کلام** وہ رسول بڑے حوصلہ والا۔ قرآن مجید
میں سے ہر قسم کے احکام پیش کر رہا ہے اور یہ ارشاد فرما رہا ہے **قال اللہ تبارک و تعالے**۔ و
ما خلقت الجن والانس الا لیعبدون **ترجمہ** اللہ تبارک تعالے اس آیت میں

اس کتاب کی بحفاظت رجسٹری ہو چکی ہے ۔ بدون اجازت مصنف اسمیں سے ایک حرف بھی چھاپنا

www.sirat-e-mustaqeem.com

یہ خبر دیتا ہے کہ میں نے جن و انس کو اپنی عبادت کیلئے پیدا کیا ہے - اور کہیں یہ ارشاد فرما رہا ہے کہ انسان کو فکر کرنا چاہیئے کہ اب کیا وقت ہے کیا کرنا چاہیئے - کہیں یہ ارشاد ہو رہا ہے کہ وہ سونا بہتر ہے جسمیں ارادہ بیداری کا ہو - اسلیے کہ انسان کا پیدا کرنا حقیقت میں معرفت ہے غرض مقصود یہ ہے کہ آدمی جو کام کرے عقل و فہم سے کرے اور کہیں یہ ارشاد فرما رہا ہے - وَقَضٰی رَبُّكَ اَنْ لَّا تَعْبُدُوْٓا اِلَّآ اِيَّاهُ ترجمہ کہ تیرے رب نے یہ حکم دیا ہے کہ اُسکی عبادت کرو - اِسْتَعِيْنُوْا بِاللّٰهِ خدا سے مدد مانگو **تفسیر** انسان کا نام عبد ہے اور عبد اُسکو کہتے ہیں جو عبادت کرے - خدا کا حکم مانے اپنے آپکو محکوم جانے اور پہچانے کہ حق میرا معبود ہے اُسکی عبادت مجھپر فرض ہے اگر سجدہ میں نہ جھکاؤنگا نافرمان کہلاؤنگا اگر تابعدار بنجاؤنگا - **نجات** پاؤنگا - اُسنے میرے جسم کے سب اعضا بنائے ہیں کہ میں اُنکی مدد سے خدا کی عبادت کروں سر سجدہ میں دہروں کانوں سے اُسکے کلام سنوں اور آنکھوں سے اُسکی صنعت دیکھوں زبان سے اُسکا ذکر کروں اور ہاتھوں سے دعا مانگوں خیرات دوں دل میں اُسکی محبت رکھوں اُسکے بدون غیر کا خیال نہ لاؤں اور پاؤں سے چلکر کسیکو فائدہ پہنچاؤں اور صالحین کی زیارت کروں - الحمد للہ اس زمانہ میں بھی اس اوصاف کے **لوگ موجود** ہیں کہ باوجود ایسے جلیل القدر عہدوں کے اُنکا اِن باتوں پر خیال ہے کہ جو کچھ اللہ کے بندوں کو فائدہ پہنچے بہتر ہے چنانچہ **حضرت عالیجناب شیخ مہر علی صاحب ساکن سرائے نور محل ضلع جالندہر انسپکٹر گوجرانوالہ** - جو جو خوبیاں اللہ تعالے نے آپکی ذات بابرکات میں عطا کی ہیں میں اُنکو بیان نہیں کر سکتا ہوں حسن خوبی کو جو میزان فکر میں وزن کیا تو ایک کو ایک سے برتر پایا - آپ خدا ترس - معدل - متواضع - متقی - عابد - سیر چشم - بادل - فیاض - متین - کم گو - دوست پرور عادل - سخی - شریف نواز - عالی خاندان - صاف دل - خلیق - ملنسار - آپکا دامن اخلاق بڑا وسیع و کشادہ ہے ہمیشہ سے طبیعت بتواضع و تکریم آمادہ ہے - سالکان

اس کتاب کی بلفظہ رجسٹری ہو چکی ہے مرثوقہ بدون اجازت مصنف اسمیں سے ایک حرف نہیں نکل سکتا

www.sirat-e-mustaqeem.com

مروت آپ پر ختم ہیں۔ ہر ادنٰے و اعلے کیطرف نظر فلاح ہے۔ ہر کہ ومہ آپ کے لطف کا
مداح ہے۔ عمدہ برتاؤ خوش عقیدہ۔ خوش خو۔ عادل و انصاف آپکا منصف حقیقی کو پسند ہے
جس مقام کو شیخ صاحب موصوف نے چھوڑا وہاں کی رعایا چشم پر آب ہی۔ آپ دہلی کے لوگوں کے
دلوں سے اب تک نہیں بھولے۔ آپ قدردان علماء و فقراء کے بہت ہیں اصل تو یہ ہے ایسوں کا ہونا
رونق اسلام ہے **فقیر** بھی آپکا شکریہ ادا کرتا ہے شکریہ یہ ہے طَهَّرَ اللّٰهُ قَلْبَكَ فِي قُلُوبِ
الْاَبْرَارِ وَزَكّٰى عَمَلَكَ فِي عَمَلِ الْاَخْيَارِ **فقیر کہتا ہے** کہ اس رسول کا اسلامیوں پر
وہ اثر ہوا کہ کبھی کسی نبی کی امت پر نہیں ہوا۔ پنجگانہ نماز۔ کہ جسمیں روحانی و جسمانی عبادت
اور استعانت اور استغفار اور اپنی عاجزی اور خدا کی شکر گذاری اور اسکی ثنا و صفت اور
دعا ہے۔ پھر اسکے ساتھ سنن و نوافل۔ اور پھر شب بیداری۔ جسکی نسبت فرمایا ہے۔ وَالَّذِيْنَ
يَبِيْتُوْنَ لِرَبِّهِمْ سُجَّدًا وَّقِيَامًا۔ کہ خدا کے خالص بندے اسکے لئے سجدہ اور قیام میں
شب گذاری کرتے ہیں **فقیر** کہتا ہے یہ بات کسی مذہب میں نہیں ہے کہ محبت اور خوف الٰہی سے
شب بھر رونا اور اسی نشہ میں مست و بیخود ہونا کہ نہ تن کی خبر ہے نہ بدن کی۔ **نقل** ہے کہ
ایک بزرگ دہلی کی جامع مسجد میں چودہ فرسخ سے صبح کے چلے ہوئے آتے اور جمعہ ادا کرتے اور اپنے
ساتھ لائی ہوئی روٹی تناول فرماتے بعد جمعہ روانہ ہو جاتے کہو تو بدون محبت ایسے کام کب ہو سکتے
ہیں **سبحان اللہ** سرور کائنات علیہ السلام۔ اور صحابہ کرام اور تابعین اور تبع تابعین
کی بلکہ اولیاء متاخرین حضرت محبوب سبحانی **عبد القادر جیلانی** قدس سرہ اور حضرت **بایزید**
بسطامی اور حضرت **جنید** بغدادی اور حضرت **معین الدین** چشتی رحمہم اللہ وغیرہم
کے احوال بیان کرنیکی یہاں گنجایش نہیں خود آنحضرت کے سینہ فیض گنجینہ سے ایک ہانڈی
کے جوش کی سی شوق الٰہی میں آواز آیا کرتی تھی۔ اور حضرت ابو حنیفہ رحمہ اللہ کو شام سے صبح ہو جاتی
تھی مگر اس ذوق میں انکو خبر نہوتی تھی۔ ان لوگوں کی روحانی قوت اسدرجہ کو غالب آگئی تھی کہ جو انبیاء
بنی اسرائیل سے معجزے سرزد ہوئے ہیں انسے کرامتیں سرزد ہوئی ہیں۔ اس امت کے اولیاء

www.sirat-e-mustaqeem.com

بطفیل آنحضرت کے اکثر کرامات اور خرق عادت ظہور پاتی ہے اور تا قیام قیامت یہ سلسلہ جاری
ہے۔ چنانچہ اکثر اوقات دشمنان دین متین کے سبب سے عاجز آئے۔ چنانچہ بوعلی سینا حکیم نے
شاہ عبدالرزاق قدس سرہ کے خرق عادت سے ہدایت پائی اور مولانا فخرالدین صاحب جبار رحمۃ اللہ کی خرق عادت
دیکھکر پانسو شاگرد مسلمان ہوئے اور بہت سے ذاکرین اولیاؤں کی کتب معتبرہ میں موجود ہیں جیسے
قاضی بخش صاحب سلطان کرمانی خیرآبادی قدس سرہ سے اللہ کے بندوں کو بہت سا فیض ہوا انکی اولاد میں
ہے باوجود جلیل القدر عہدے کے امیر ہو کر فقیر خصلت بنے ہوئے ہیں۔ چنانچہ حضرت عالیجناب
میر طفیل احمد صاحب انسپکٹر جونپور خلف الرشید میر اکبر علی صاحب مرحوم ساداتِ
کرمانی خیرآبادی حضرت قاضی بخش صاحب آپکے جد امجد ہیں جو خوبیاں اللہ تعالیٰ نے ذات
بابرکات میں عطا فرمائی ہیں میں بیان نہیں کرسکتا حسن و خوبی کو جو میں ان فکر میں مدون کرتا ہوں تو ایک
سے ایک برتر پاتا ہوں آپ باخیر۔ فیاض۔ مرتاض۔ بزرگ خاندہ متین۔ عابد۔ صالح۔ متقی
بردبار۔ باذل۔ سخاترس۔ متواضع۔ رحمدل۔ دوست پرور۔ شریف نواز۔ پابند صوم و صلوٰۃ
ہیں آپکا دامن اخلاق بڑا وسیع اور کشادہ ہے ہمیشہ سے طبیعت متواضع و تکریم آمادہ ہے۔ ارکان
مروت آپ پر ختم ہیں۔ ہر ادنے و اعلیٰ کیطرف نظر فلاح ہے۔ ہر کہ و مہ آپکے لطف و کرم کا
مداح ہے۔ برتاؤ آپکا عمدہ ہے۔ علماء فقراء کے آپ بہت قدردان ہیں فی زمانہ ایسونکا ہونا روز اسلام
ہے فقیر بھی آپکا شکریہ ادا کرتا ہے شکریہ یہ ہے طہر اللہ قلبک فی قلوب الابرار و زکی
عملک فی عمل الاخیار **الحاصل** و مدسول کہ عجب طرح سے لوگوں کو سمجھا رہا ہے ایک حسرتناک
واقعہ جو پیش آنیوالا ہے وہ لوگوں کو یاد دلا رہا ہے فکیف اذا جئنا من کل امۃ بشہید
وجئنا بک علی ہؤلاء شہیدا ۵ یومئذ یود الذین کفروا وعصوا الرسول
لو تسوی بہم الارض ولا یکتمون اللہ حدیثا ۵ ترجمہ پھر کیا ہوگا جبکہ ہم ہر ایک
قوم سے گواہی دینے والا لاوینگے اور تجکو اے نبی اُن لوگوں پر گواہ بنا کر لاوینگے۔ اُس دن تو منکر اور
جنہوں نے رسول کی نافرمانی کی ہے یہی آرزو کرینگے کہ کاش زمین میں سما جائیں اور اللہ سے کوئی بات بھی

اس کتاب کی بلفظ رجسٹری ہو چکی ہے نہ بدون اجازت مصنف کسی کو اسکے صرف نہیں نقل سکتے

www.sirat-e-mustaqeem.com

نہ چھپا سکینگے تفسیر کہ جسپر وہ ہم ہر ایک گروہ کے ہادی کو انپر اُنکی نافرمانی ثابت کرنیکے لیے گواہ
بنا کر لائینگے اور تجکو بھی اے محمد مخالفوں پر گواہ بنائینگے **فقیر کہتا ہے** اِسطرح عقل بھی جو
اُسکو بُری باتوں سے مانع تھی گواہی دیگی) تو ان کا کیا حال ہوگا۔ اُسدن تعٰ اللہ اور رسول کے نافرمان
بھی آرزو کرینگے کاش ہم نہ پیدا ہوئے ہوتے تو یہ پردہ دری کاہیکو ہوتی۔ لکھا ہے کہ بہت رہیں
ابھی باقی ہونگی اور قیامت آجائیگی۔ تو وہ یہ کہینگے **دوہرہ** بہلا ہوا ہر بسر سے جو سر ملی بلا ؛ جیسے تھے
ویسے رہے یہ بلا کبھی نہ جائے **بخاری** نے روایت کیا ہے ۔۔۔۔۔۔ کہ انحضرت نے
اُبیؓ سے فرمایا کہ خدا نے مجھے حکم کیا۔ کہ تجھ سے کچھ قرآن سُنوں۔ اُبیؓ نے عرض کیا یا رسول اللہ کیا خدا نے
میرا نام لیا ہے۔ فرمایا کہ ہاں۔ لکھا ہے کہ اُبیؓ کو ایک **وجد** طاری ہوگیا۔ پہر ہی آیتیں شروع کیں جب
یہاں تک حالت پہنچی تو انحضرت زار زار قوم کی حالت پر رونے لگے اور فرمایا اَبی بس کرے **اُبی بس**۔ مجھ
میں زیادہ طاقت سُننے کی نہیں۔ **فقیر کہتا ہے** کہ خلاف کرنا اللہ اور رسول کا سب سے بڑا گناہ ہے
بھائیو رسول صلے اللہ علیہ وسلم ہمارے تمہارے لیے کیا بلکہ تمام جہان کے لیے کسوٹی ہیں۔ اہل حساب
کو یہ بات خوب معلوم ہوگی۔ کہ خوشنویسوں کا قاعدہ ہے کہ زمانہ سلف کی مشق دیکھکر لکھتے ہیں۔ حالانکہ
وہ بھی اُستاد کہلاتے ہیں۔ ایسے ہی رسول اللہ ہمارے تمہارے سبکے لئے اُستاد ہیں۔ اسی لئے آپنے فرمایا
کہ اگر موسیٰ کلیم اللہ میرے زمانہ میں زندہ ہوتے اور میری پیغمبری کو پاتے اُنسے کچھ نہ بن پڑتی میری ہی تابع
کرتے یہ مقام غور ہے کہ جنکی شان میں اللہ یہ فرمائے وَاصْطَنَعْتُكَ لِنَفْسِي **ترجمہ** اور پسند
کر لیا میں نے تجکو واسطے ذات اپنی کے یعنے اے موسے میں نے تجکو اپنے لئے بنایا۔ اور رسول صلے اللہ
علیہ وسلم یہ فرمائیں لَوْ كَانَ مُوسَى حَيًّا وَأَدْرَكَ نُبُوَّتِي لَاتَّبَعَنِي اور اگر موسے زندہ ہوتے اور پاتے
نبوت میری کو البتہ میری ہی پیروی کرتے۔ لوگو اس سے معلوم ہوا کہ ہمارے رسول کی بڑی شان ہے **اشعار**
کشافِ مشکلاتِ دو عالم ہے کسکی ذات ؛ کون و مکاں میں کون ہوا فخر کائنات ؛ عیسےٰ کو کسنے
بخشا ہے سرمایۂ حیات ؛ یونسؑ کو کسنے بطن سے ماہی کے دی نجات ؛ گل کر دیا ہے نار کو کسنے خلیل
پر ؛ لکھا ہے کسکا نام پر جبرئیل پر ؛ **سبحان اللہ** کیا مرتبہ عظمت و شان محبوبیت رسول اللہ سے

اس کتاب کی ملفظ رجسٹری ہو چکی ہے ناشقو بدون اجازت مصنف ہمیرا ایک حرف نہیں نکل سکتا

www.sirat-e-mustaqeem.com

عاشقو ہر وقت ایسے ہی ورد و دھیان کرو اللّٰہم صلِّ علیٰ سیّدنا محمّدٍ وّعلیٰ آلِ سیّدنا محمّدٍ
وّبارک وسلّم۔ اب جو کوئی دین میں اپنی عقل کو دخل دیوے وہ بڑا بیوقوف اور نادان ہے۔ واضح رہے کہ
خدا کو کسی کی اطاعت اور عبادت کی کچھ حاجت نہیں اگر تمام عالم متقی اور زندہ دار ہو جاوے تو اسکی خدائی میں ذرہ
بھر بھی ترقی اور اسکا کچھ بھی فائدہ نہیں اسکو بسبب کفر اور بت پرستی اور فسق و فجور سے کچھ نقصان
اگر تمام جہان کے لوگ کافر و مشرک و فاسق و فاجر ہو جاویں تو اسکے جلال کبریائی کا ذرہ بھر نقصان
نہیں۔ اس سے مقصود یہ ہے کہ خدا کی شریعت اور احکام نبوت صرف بندوں کی بھلائی اور فائدہ دارین کے
لئے ہے پھر اس سے اعراض کرنا اور سرتابی و سرکشی کو شیوہ بنانا محض حماقت ہے۔ اپنے پاؤں پر آپ
کلہاڑی مارنا ہے۔ مثلاً کوئی مریض حکیم کے حکم کو نہ مانے اور بدپرہیزی کرے تو حکیم کا کیا نقصان
کرتا ہے اپنی ہی جان پر ظلم و ستم کرتا ہے۔ عبرت کے لئے [illegible] کی باتیں بتا کر [illegible]
پڑھ کر دیکھو [illegible] کا پیالہ بھر کے شراب و کباب [illegible] پیتے ہیں خدا آپ خیر کرے تو جو
کچھ ہوگا اسکو دیکھینگے مگر دنیا میں بھی تاریخ آگے رکھ کر دیکھ لیجئے کہ اس فسق و فجور اور خدا کی نافرمانی
کی بدولت کسطرح عالیشان سلطنتیں برباد ہو گئیں شہر بابل [illegible] کے چالیس میل
کے فاصلہ پر اجڑا پڑا ہے جسکی ایک سو گیارہ گز بلند [illegible] شہرپناہ تھی جسکا رقبہ
[illegible] میل کا تھا۔ اسکے باغ آویزاں اور محلات کا آج [illegible]
پھر دیکھو وہاں کے لوگوں کی عیاشی اور بت پرستی اور فسق و فجور کی [illegible] تباہ و برباد ہو گیا۔ [illegible]
اسکا محاصرہ کر رکھا تھا وہاں کا بادشاہ [illegible] امیروں [illegible] اسی وقت تباہ
ہوگئے [illegible] دہلی کے لال قلعہ اور لکھنؤ کے شاہی [illegible] فسق و فجور کی وجہ سے
برباد دیکھ لیجئے اشعار دنیا میں [illegible] ایک سا رہتا نہیں [illegible]
اقبال پر اندوختہ کرنے سے لگتا ہے [illegible] سال ہو آجاتا ہے وہ [illegible] وہاں [illegible] خالی
رہنے کے بعد فنا ہے تمہارے کچھ [illegible] کے ساتھ تمہارے [illegible] واضح رہے کہ زنا [illegible] لوگ دور اندیش
اس رسول کا خلاف نہیں کرتے۔ وہ لوگ رسول کے ایسے فرمانبردار ہیں [illegible] غسال کے ہاتھ

اس کتاب کی بلفظ رجسٹری ہوچکی ہے — [illegible] — بدون اجازت مصنف [illegible] ایک حرف [illegible]

میں مردہ - یہ بھی ایک مقام رضا و تسلیم ہے - **رضا و تسلیم** کے یہ معنے ہیں کہ بندہ اپنے مالک
کا تابعدار ہو اُسکے حکم میں دم نہ مارے خوشی و دلگیری - دولتمندی اور فقیری - جوانی اور پیری کی حالت میں
شاکر گذار ہو یعنی اگر مالک بیجرم عذاب کرے - تو بندہ نہ پوچھے کہ کس جرم کی یہ سزا ہے اور اگر
دولت جہاں بخشدے - نہ بولے کہ کس خدمت کا یہ عوض ہے جو لوگ کہ حضرت صلی اللہ علیہ کے احکام
بجا آوری میں ایسے تابعدار ہیں جیسے دانشمند مریض اُس حکیم حاذق کے نسخہ کی تبدیل کو بلا حجت و تکرار
قبول کرکے اُسکی دوا کو پی لیتا ہے کہ جسکو دل سے حکیم حاذق جانتا ہے ایسے ہی پیغمبر کے سچے فرمانبردار
بے کہے اُنکے احکام شرع کو قبول کر لیتے ہیں - انکی رسم و حمیت ملک کے خلاف ہو خواہ موافق وہ تو
یہی کہتے ہیں **مصرع** جائینگے ہم اُدہر کو جدہر یار چلے ٭ پس ایسے لوگوں کی نسبت اللہ تبارک و تعالے
نے فرمایا - اُولٰٓئِكَ عَلٰى هُدًى مِّنْ رَّبِّهِمْ وَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْمُفْلِحُوْنَ ۵ ترجمہ وہی لوگ
متقی - اپنے خدا کیطرف سے بڑی ہدایت پر ہیں - وہی فلاح پانیوالے ہیں اور جو لوگ رسم اور
مذہب اور ملت آبائی اور حب جاہ و مال کے جال میں گرفتار ہیں - وہ اطاعت رسول اللہ میں سینکڑوں نکتہ
چینیاں نکالتے ہیں - وہ اس سعادت سے محروم رہتے ہیں - انکو اللہ جل جلالہ نے اپنی کلام پاک
میں اسطرح پر فرمایا خَتَمَ اللّٰهُ عَلٰى قُلُوْبِهِمْ وَعَلٰى سَمْعِهِمْ وَعَلٰٓى اَبْصَارِهِمْ غِشَاوَةٌ ۵ وَّلَهُمْ
عَذَابٌ عَظِيْمٌ ۵ ترجمہ اللہ نے اُنکے دلوں اور کانوں پر مہر کر دی ہے (پس وہ حق بات
جان سکتے ہیں نہ سن سکتے ہیں) اور اُنکی آنکھوں پر پردہ پڑا ہے اور اُنکے لئے بڑا عذاب ہے - **فقیر** کہتا ہے
کہ ان لوگوں کی بدبختی بیان کرنی ضرور تھی اسلئے پیشتر ختم اللہ علی قلوبہم و علی سمعہم فرمایا اور قلب
اور سمع کو بصر پر مقدم کیا انکے دلوں پر مہر ہے عقل سے ان امور پر کیونکر یقین کریں اور انکے کانوں پر
بھی مہر ہے پھر پیغمبر کی باتیں کیونکر سنیں - انکی آنکھوں پر پردہ پڑا ہے **سبحان اللہ** کیا عمدہ
کلام ہے چونکہ کان میں ہر طرف سے اور دل میں ہر طرف سے بات پڑ سکتی ہے انکے لئے کوئی جہت
خاص نہیں ملئے انپر تو مہر لگانا فرمایا اور آنکھ چونکہ سامنے سے دیکھتی ہے اسلئے جہت خاص ہے
تو اسپر پردہ پڑنا فرمایا - سامنے سے ہی دیکھنا جاتا رہا - **سبحان اللہ** آنحضرت کے فیض صحبت سے

اس کتاب کی بلفظ رجسٹری ہو چکی ہے بہ بات بدون اجازت مصنف اسمیں سے ایک حرف نہیں نکل سکتا

www.sirat-e-mustaqeem.com

یہ بات ہر صحابی کو میسر آگئی تھی چنانچہ بدر کے روز جب آنحضرت مشرکین سے مقابل ہوئے تو صحابہ سے فرمایا قوموا الی جنۃ عرضہا السمٰوات والارض کہ اس جنت کے لیے اٹھو جسکا چوڑان زمین آسمان کے برابر ہے یہ سنتے ہی **عمیر بن حمام** صحابی نے کہا آہ ہوا ہوا اہا ۔ اسکے بعد وہ اپنے توشہ دان سے چھوہارے کھانے لگا پھر کہا اتنی دیر میں چھوہارے کھاؤں یہ تو بڑا عرصہ ہے تو جنت ہی میں چلکر کھاونگے پھر پھینک کر لڑا کر شہید ہو گیا (رواہ مسلم) ؎ کیا خوب جماعت ہے یہ ارباب یقیں کی ۔ افلاک کی زینت ہے تو رونق ہے زمیں کی ۔ پرسش لحد میں حساب انکو لیا ہے ۔ یہ لائق رحمت ہیں ثواب انکو دیا ہے ۔ موتی سے جو ہیں صاف وہ آب انکو لیے ہے جس جس کا ہوں ساقی وہ شراب انکے لیے ہے ۔ اس نخل ریاضت کے ثمر انکو ملینگے ۔ جو عرش کے نیچے ہیں وہ گھر انکو ملینگے ۔ **اللہ اللہ** صحابہ کرام اور تابعین اور تبع تابعین اہل اللہ **رضوان اللہ علیہم اجمعین** تو نور علےٰ نور تھے ۔ الحمد للہ اس زمانہ میں بھی ایسے ایسے لوگ امراء صالحین میں سے باوجود ایسے عہدہ جلیل القدر کے ہیں کہ جنہوں نے محبت اور تابعداری رسول صلی اللہ علیہ وسلم میں اپنی جان و مال کو فدا کر رکھا ہے موجود ہیں ۔ جن **حضرات** کا حال مختصر طور پر بیان کرتا ہوں ۔ چنانچہ

حضرت عالیجناب مولانا مولوی سید عبد اللہ صاحب سررشتہ دار شملہ صاحب

خلق محمدی ۔ تابع شریعت احمدی ۔ افضل الکرام ۔ اشرف العظام ۔ ملک سیرت ۔ فرشتہ صورت حضرت مولانا مولوی سید عبد اللہ صاحب ساکن عربسرائے ۔ جو جو خوبیاں اللہ تعالےٰ نے ذات بابرکات میں عطا فرمائی ہیں میں بیان نہیں کر سکتا ہوں ۔ جس خوبی کو جو میزان فکر میں وزن کیا تو ایک سے ایک برتر پایا ۔ آپ عابد ۔ مرتاض ۔ متین ۔ فیاض ۔ کم گو ۔ بزرگ زادہ ۔ شریف نواز متواضع ۔ رحمدل ۔ خدا ترس بردبار ۔ دوست پرور ۔ عادل ۔ امین ۔ دیانتدار ۔ پابند صوم وصلوٰۃ ۔ آپکا دامن اخلاق وسیع اور کشادہ ہے ۔ ہمیشہ سے طبیعت بتواضع و تکریم آمادہ ہے ۔ ہر ادنےٰ و اعلیٰ کیطرف نظر فلاح ہے ۔ ہر کہ و مہ آپکے لطف و کرم کا مداح ہے آپکی ذات سے غربا کو بہت فیض ہے آپکا ہونا مغتنمات میں سے ہے ایسوں کا ہونا رونق اسلام ہے **فقیر** بھی مولوی صاحب ممدوح کا تہ دل سے شکریہ ادا کرتا ہے **شکریہ** یہ ہے طَهَّرَ اللّٰهُ قَلْبَكَ فِي قُلُوبِ الْأَبْرَارِ وَزَكّٰى عَمَلَكَ فِي عَمَلِ الْأَخْيَارِ

اس کتاب کی بلفظہ رجسٹری ہو چکی ہے اور بدون اجازت مصنف اسمیں سے ایک حرف نقل کرنا

www.sirat-e-mustaqeem.com

از حضرت عالیجناب میاں محمد اسحاق صاحب عرف میاں نصاب
خلف الرشید میاں نہنگ شاہ صاحب ساکن سرہند بسی - جو جو خوبیاں
اللہ تعالیٰ نے ذات بابرکات میں عطا فرمائی ہیں میں بیان نہیں کر سکتا - یہ حضرت جوان صالح
نیکبخت عاشق رسول اللہ - عابد - پارسا - متقی - بزرگ زادہ - تفسیر قرآن کا انکو بہت شوق ہے
اس جوان عمر میں پرلے درجہ کے صابر ہیں - استقلال مزاج میں بہت ہے - متوکل بھی پرلے درجہ کے ہیں
اکثر اس شعر سے شوق ہے **شعر** کارساز ما بفکر کار ما ٭ فکر ما در کار ما آزار ما ٭ یہ بزرگ زادہ صاحب
نسبت ہے - انکی **حکایت** ہے کہ آپکا لڑکا فوت ہو گیا - تو آپ نہایت استقلال سے فرماتے تھے
کہ یہ اللہ کا مال ہے یہ اسکی عنایت تھی جو ہمکو عطا فرمایا تھا - اصل تو یہ ہے کہ ایسوں کا ہونا زینت
اسلام ہے فقیر بھی میاں نصاب صاحب صوف کا دل سے شکریہ ادا کرتا ہے **شکریہ** یہ ہے طہّر اللہ قلبک
فی قلوب الابرار وزکّی عملک فی عمل الاخیار **چہارم مجلس** میں ایک سخی بڑے
حوصلہ والا بیٹھا ہوا ہے اور تمام روئے زمین کے سخی دست بستہ خدمت بابرکت میں حاضر ہیں - اور وہ
سخی بھی یہ ارشاد فرمارہا ہے اللہ اجود جوداً ثم انا اجود بنی آدم **ترجمہ** اللہ بہت سخی
ہے سخاوت میں پھر میں زیادہ تر سخی ہوں اولاد آدم میں - **حدیث** صحابہ کرام نے عرض کیا یا
رسول اللہ اگر یہ دونوں پہاڑ سونے کے ہو جاویں تو حضور ان دونوں کو کتنے عرصہ میں اللہ کے
نام تقسیم کر دویں - فرمایا - نماز ظہر سے عصر تک **حدیث** ایکدفعہ ایک لاکھ درہم خراج بحرین سے
آیا - مسجد نبوی میں یہ روپیہ رکھا گیا - بعد نماز حضرت نے سب کا سب اللہ کے نام تقسیم کر دیا -
شعر ماقال لا قط الا فی تشھدہ ٭ لو لا التشھد کانت لاءہ نعم - **اشعار** سرکار
یہ وہ ہے کہ جو مانگا وہی پایا ٭ ہو تو نے کبھی حرف نہیں کا نہیں آیا ٭ اللہ رکھی خلق میں تا حشر یہ سایا
فیاض دو عالم شہ دیجاہ کو پایا ٭ بکسر اہو کہ حاتم ہو یہ ہمت نہیں رکھتا ٭ اس گھر سے کوئی بڑھ کے
سخاوت نہیں رکھتا ٭ حضرت کے فیض صحبت کی برکت سے صحابہ کرام کا یہ حال تھا کہ جان و مال و
اسباب گھر راہ مولا دے ڈالے - پھر خدمت بابرکت میں بھی عرض کیا آپ ہم سے خوش ہو جاویں

www.sirat-e-mustaqeem.com

ہماری جان تک حاضر ہے اللہ کے نام سے ہمکو کوئی چیز عزیز نہیں ہے۔ لکھا ہے کہ جسوقت یہ آیت نازل ہوئی
اِنَّ اللّٰہَ اشْتَرٰی مِنَ الْمُؤْمِنِیْنَ اَنْفُسَھُمْ وَاَمْوَالَھُمْ بِاَنَّ لَھُمُ الْجَنَّۃَ ط ترجمہ بیشک
اللہ نے ایمانداروں کی جان اور مال کو جنت کے عوض میں خرید لیا ہے۔ تفسیر حضرت کعب قرظی رضی اللہ
روایت کرتے ہیں کہ مکہ میں میں نے اور ستر انصار نے حضور سے بیعت کی اسوقت ہم لوگوں نے عرض کیا
یا رسول اللہ جو آپ اپنے لئے اور اللہ کے لئے چاہیں وہ ہم سے شرط کر لیں آپ نے فرمایا کہ اللہ تعالے
نے اس آیت میں جنت کے عوض میں ایمانداروں کی جان و مال کو خرید لیا۔ بائع روح مشتری اللہ و
مبیع جسم و مال۔ اول تو تم اللہ کی عبادت کرو۔ دوسرے کسیکو اللہ کا شریک نکرو تیسرے تم جان و
مال کو اللہ کی راہ میں خرچ کرو یہانتک کہ مارو یا مرجاؤ۔ اسوقت تمکو جنت ملیگی انہوں نے
عرض کیا یا رسول اللہ ہمیں آپ کے حکم سے کوئی انکار نہیں فقیر کہتا ہے کیا ارزاں سودہ اور کیا اچھی
بیع ہے کہاں یہ مال فانی۔ کہاں وہ حیات جاودانی۔ کہاں یہ دنیا کا مال۔ کہاں وہ جمال باکمال شعر
قیمت خود ہر دو عالم گفتۂ نرخ بالا کن کہ ارزانی ہنوز۔ پھر صحابہ کا یہ حال تھا کہ جان و مال سب کچھ
راہ مولا دیدیا **سبحان اللہ** صحابہ اور تابعین اور تبع تابعین اور اہل اللہ کو کیا اللہ اور رسول سے
محبت تھی حضرت کے فیض اثر نے امت میں بھی وہ اثر کیا کہ الحمد للہ اس زمانہ میں بھی ایسے ایسے
لوگ موجود ہیں کہ بمقابلہ محبت اللہ اور رسول کے جان و مال کو ہیچ سمجھتے ہیں چنانچہ حضرت
ممتاز عالیجناب بدر الصلحاء شیخ مہر بخش صاحب اہلمد فوجداری
نظامت راجپورہ علاقہ ریاست پٹیالہ۔ جو جو خوبیاں اللہ تعالے نے ذات بابرکات
میں عطا فرمائی ہیں میں بیان نہیں کر سکتا حسن خوبی کو جو میزان فکر میں وزن کیا تو ایک کو ایک سے
برتر پایا آپ دیندار۔ صادق پابند صوم و صلوۃ۔ ملنسار۔ متواضع۔ دوست پرور۔ شریف نواز۔ باذل۔
فیاض بامروت آدمی ہیں شریفوں اور حاجتمندوں سے بڑی فراخدلی سے مسلوک ہوتے ہیں۔ آپ کا
دامن اخلاق بڑا وسیع اور کشادہ ہے یہ حضرت خوش مزاج پرلے درجہ کے ہیں۔ آپکے کلام میں بلاغت نظامی ہے
مذاق سخن نظامی پیدا ہے اور شیریں کلامی میں لطف کلام جامی ہویدا ہے۔ اسیول کا ہو

اس کتاب کی بلفظ رجسٹری ہو چکی ہے

بدون اجازت مصنف اسمیں سے ایک حرف بھی نقل کرنا

فی زمانہ غنیمت ہے فقیر بھی شیخ صاحب موصوف کا دل سے شکریہ ادا کرتا ہے شکریہ یہ ہے
طہر اللہ قلبک فی قلوب الابرار وزکی عملک فی عمل الاخیار سبحان اللہ عجب شان یہ بھی
ہے کہ اللہ نے انسان کو یہ کیا قرب دیا ہے فعل انسان کو اپنا فعل کر لیا - یعنی جو ہاتھ اللہ کے نام
دیتا ہے وہ ہاتھ انسان کا نہیں وہ ہمارا ہے - اللہ کے نام دینا ہی اکسیر کا حکم رکھتا ہے **حکایت**
ہے کہ حضرت مولانا نواب قطب الدین صاحب محدث دہلوی مرحوم اپنی تصنیفات میں سے ایک حکایت
لکھتے ہیں - کہ میرے پاس ایک جوڑا چکور کا تھا - اسکی مادہ کی آنکھ میں موتیا اتر آیا تھا اسلئے اسکی
نظر جاتی رہی تھی لیکن آنکھ بدستور قایم تھی - ایک روز میں نے چاہا کہ اللہ کیواسطے انکو آزادی دوں
پنجرے کا دروازہ کھولدیا - اسمیں سے نر اسکا پرواز کر گیا - مادہ اسکی پرواز نہ کر سکی - تھوڑی
دیر کے بعد نر اسکا آیا - اور ایک لکڑی نیلگوں بمقدار طول دو جو کے اپنی چونچ میں لایا - اور
میرے روبرو اسنے اس لکڑی کو اپنی مادہ کی آنکھوں میں پھیرا - ایک دو قطرہ نیلگوں پانی کے نکلے
چکور نے لکڑی کو میری طرف پھینکدیا - اور دونو پرواز کر گئے میں نے اس خیال سے کہ اللہ نے اس
لکڑی میں کیا تاثیر رکھی ہے - اٹھا کر اپنے پاس عمامہ میں رکھ لی - چونکہ اسوقت مجھکو کوئی کام
فتحپوری کا دامنگیر تھا - گھر سے سیدھا فتحپوری کو ہولیا - جسوقت قاضی کے حوض کے قریب پہنچا تو سامنے
سے ایک جنازہ دیکھا کہ لوگ لئے چلے آتے ہیں - اور اس جنازہ کے ساتھ قریب پانسو کے آدمی ہیں
میں نے فتحپوری کا جانا ملتوی رکھا جنازہ کے ساتھ ہو لیا - میں کیا دیکھتا ہوں کہ جنازہ کے سامنے
دو آدمی ایک تو نہایت خوبصورت چاند کا سا چہرہ لباس عمدہ سے آراستہ اور دوسرا شخص نہایت بدشکل
سیاہ فام دونوں جنازہ کے آگے کشتی کرتے ہوئے چلے جاتے ہیں خوبصورت آدمی بدرو کو ہر بار
پچھاڑ دیتا ہے میں نے لوگوں سے پوچھا کہ تم کچھ دیکھتے ہو جو میں دیکھتا ہوں آگے جنازے کے لوگوں نے کہا
مولانا ہم کچھ نہیں دیکھتے میں نے خیال کیا کہ یہ اس لکڑی کی تاثیر ہے لیکن دل میں خیال کیا یا الٰہی یہ کیا معاملہ
ہے آخر کشمکش میں قبرستان میں پہنچے قبر تیار تھی میں نے اس میت کو قبر میں اتارا تو کیا دیکھتا ہوں کہ وہی
خوبرو آدمی اس میت کے ساتھ ایسے لپٹ گیا جیسے ماں بچے کے ساتھ - بعد دفن کے فاتحہ پڑھکر واپس آئے

اس کتاب کی باضابطہ رجسٹری ہو چکی ہے

بدون اجازت مصنف اسمیں سے ایک حرف نہیں نکل سکتا

www.sirat-e-mustaqeem.com

لگے تو میں کیا دیکھتا ہوں کہ وہ بدشکل آدمی ہمارے آگے آگے چلا جاتا ہے میں نے جلد دوڑ کر اسکو پکڑ لیا
دریافت کیا تو اُسنے عرض کیا مولانا آپ کیوں دریافت کرتے ہیں میں نے کہا کہ ہمارا کام ہی **تحقیق** کرنیکا
ہے اُسنے کہا کہ میں اُسکا اعمال بد ہوں میں نے کہا کہ وہ کون تھا جو قبر میں اُسکے ساتھ لیٹ گیا۔ کہا مولانا وہ
اُسکا اعمال نیک تھا ہمیشہ اُسکا جلیس و انیس رہیگا میں نے دریافت کیا کہ اصل معاملہ کیا تھا اُسنے کہا کہ
اِس شخص نے مرنے سے پہلے اپنے مال کو اللہ کیواسطے تقسیم کر دیا تھا اسلئے یہ عمل نیک اُسکو ملا اور
میں محروم رہا اگر یہ نیک عمل نکرتا تو میں بد **عمل** اسکے ساتھ رہتا اور ہمیشہ تکلیف دیتا پس نادانوں کے
واسطے یہی عبرت کافی ہے **فقیر** کہتا ہے کہ اللہ کے نام دینا بہت بہتر ہے۔ اکثر جو کتاب اللہ اور
حدیث رسول اللہ صلعم میں دیکھا گیا تو اُس سے بہتر کوئی چیز نپائی چنانچہ **صحیح مسلم** میں ہے کہ خدا تعالیٰ قیامت
کے دن فرمائیگا کہ اے بیٹے آدم کے میں نے تجھسے کھانا مانگا تھا تو نے نہ دیا۔ یہ عرض کریگا یا اللہ تو تو رب العالمین ہے
میں تجھکو کیا دیتا۔ خدا فرمائیگا تو نہیں جانتا تھا کہ میرے فلاں بندے نے تجھ سے کھانا طلب کیا تھا۔ تو نے نہیں دیا
اگر تو اُسکو کھانا دیتا تو اُسکا عوض آج ہم سے پاتا پھر فرمائیگا کہ میں برہنہ رہا تو نے مجھکو کپڑا نہ دیا یہ عرض
کریگا یا اللہ تو تو پاک ہے اس بات سے۔ خدا فرمائیگا غریب کا برہنہ ہونا ہمارا برہنہ ہونا ہے۔ ایسے ہی فرمائیگا
کہ میں پیاسا رہا تو نے مجھکو پانی نہ پلایا۔ اور یہ عرض کریگا کہ یا الٰہی تو پاک ہے ایسی باتوں سے کیا دیتا۔ فرمائیگا
میرے فلاں بندے نے تجھ سے پانی مانگا تھا تو نے اُسکو نہ دیا اگر تو دیتا اُسکا عوض آج پاتا۔
بہرکیف اس سے بہتر کوئی چیز نہیں کہ اللہ کے بندوں بیکسوں کی دلجوئی کرنا **شعر** سنتوں کو کہتے
ہو حاضر ہے خدمت میں ہم ؛ بیکسوں سے بھی کبھی چھپا کر دیکھا چاہیے ؛ **پنجم مجلس** میں ایک واعظ ممبر پر
بیٹھا ہوا [illegible] نصیحت کے نہایت توضیح و تشریح سے بیان کر رہا ہے۔ مَنْ تَرَكَ سُنَّتِي لَمْ يَنَلْ
شَفَاعَتِي **ترجمہ** جسنے ترک کیا میری سنت کو نہ پہنچیگی اُسکو شفاعت میری **فقیر** کہتا ہے کہ
عبادت مقبول عند اللہ اور غیر مقبول عند اللہ کا فرق صرف عقل سے نہیں ہو سکتا اسمیں اتباع نبی
علیہ السلام کی بہت ہی سخت ضرورت ہے جبتک نبی عربی کا دامن ہاتھ میں نہ ہوگا کوئی شخص اس دریا سے کنارے پار
نہ ہوگا ؎ محال ست سعدی کہ راہ صفا ؛ تواں رفت جز در پے مصطفیٰ ؛ دیکھیے جبتک وہ گواہوں

اس کتاب کی ملفظہ رجسٹری ہو چکی ہے — ذ بدون — بدون اجازت مصنف اسمیں سے ایک حرف نہیں نکل سکتا

www.sirat-e-mustaqeem.com

کے بدون ہمارا تمہارا دنیا کا کوئی مقدمہ طے نہیں ہو سکتا۔ پھر بدون اتباع کتاب اللہ اور سنت رسول اللہ کے حضرت کی شفاعت کا ہونا غیر ممکن ہے پس اسلئے حضرت نے فرمایا کہ میری شفاعت اُسکو نہوگی جو میری سنت کو ترک کریگا۔ نہایت خوشی کا مقام ہے کہ ایسا رسول ہمکو ملا۔ ورنہ خدا خود مختار ہے جسکو جو کچھ دیا اُسکا فضل ہے اور جسکو نہیں دیا تو اُسپر کچھ ظلم نہیں کیا۔ کیا برتن کمہار سے کہہ سکتا ہے کہ تونے مجھپر ظلم کیا جو آبدست کرنیکی بدہنی بنایا۔ بادشاہوں اور معشوقوں کے پینے کا پیالہ نہ بنایا ۵ قسمت کیا ہر ایک کو قسام ازل نے ۵ جس چیز کو جس شخص کے قابل نظر آیا ۵ یہ اُسکا فضل تھا کہ ہمکو ایسا نبی عنایت فرمایا اور ہمکو اُسکی اُمت بنایا۔ لوگو مرنے سے پہلے اس نبی عربی کو خوش کرو ورنہ وقت مرنیکے حسرت لیجاؤگے

سبحان اللہ ہمارے نبی عربی کیا محب قوم ہیں خیال تو کرو کہ کیا ارشاد فرما رہے ہیں لَا يَاتِي عَلَى الْمَيِّتِ اَشَدُّ مِنْ لَيْلَةِ الْاُوْلٰى فَارْحَمُوْا اَمْوَاتَكُمْ بِالصَّدَقَةِ **ترجمہ** یعنی اول شب مردے پر بڑی سختی کی ہوتی ہے پس رحم کرو اپنے مردوں پر ساتھ صدقہ کے ایصال ثواب پہنچاؤ یعنی عبادت مالی اور بدنی کا ثواب پہنچاؤ **فقیر** کہتا ہے تم ہی اپنے مرنے سے پہلے اپنا نہ قبر کا بندوبست کرو اور اس حکایت کو غور سے دیکھو **حکایت** ہے کہ ایک امیر بخیل تھا اور مال بہت رکھتا تھا۔ دوست اُسکے ہر روز اُس سے کہتے کہ میاں تم اپنی زندگی میں کچھ اللہ کیواسطے دیا کرو۔ کیونکہ حضرت نے قبر کے بارے میں ایسا فرمایا ہے۔ کہ اول شب مردہ پر بڑی سختی کی ہوتی ہے۔ وہ امیر اُنکے جواب میں یہ کہا کرتا۔ کہ مرنیکے بعد گھر والے خود ہی دیدینگے ایک غلام اُسکا بڑا دانا تھا وہ چاہتا تھا کہ میاں کو منع اب دون کہ میاں یہ کیا کہدیتے ہیں کہ بعد مرنیکے گھر والے دیدینگے۔ اتفاقاً ایک روز رات کو میاں کو کسی دوست کے مکان پر جانیکا اتفاق ہوا غلام سے کہا کہ لالٹین روشن کر کے ہمارے ساتھ چلو۔ غلام نے خیال کیا کہ میاں کو نصیحت کرنیکا آج موقع ہے۔ اس ہی خیال میں لالٹین لیکر ہمراہ ہولیا۔ میاں بڑے تیز رفتار تھے روشنی سے آگے بڑھکر ایک گڑھے میں جا پڑے۔ غلام کو آواز دی کہ او غلام تو کہاں ہے آ کے اُٹھا جواب دیا کہ حضور پچھلی روشنی تو ایسی ہی ہوتی ہے۔ لکھا ہے کہ میاں نے پھر کر غلام کا ہاتھ چوم لیا اور کہا کہ [illegible] کہاں سے پیدا کی [illegible] چنانچہ اللہ تعالیٰ فرماتا

وَاَنْفِقُوْا مِنْ مَّا رَزَقْنٰكُمْ مِّنْ قَبْلِ اَنْ يَّاْتِيَ اَحَدَكُمُ الْمَوْتُ فَيَقُوْلَ رَبِّ لَوْلَآ اَخَّرْتَنِيْٓ اِلٰٓى اَجَلٍ قَرِيْبٍ فَاَصَّدَّقَ وَاَكُنْ مِّنَ الصّٰلِحِيْنَ ترجمہ اور خرچ کرو اس چیز سے کہ دیا ہے تمکو پہلے اس سے کہ آوے کسیکو تم میں سے موت پس کہے اے رب میرے کیوں نہ ڈھیل دی تو نے مجکو ایک وقت نزدیک تک پس خیرات دیتا میں اور ہوتا میں صالحوں سے وَلَنْ يُّؤَخِّرَ اللّٰهُ نَفْسًا اِذَا جَآءَ اَجَلُهَا وَاللّٰهُ خَبِيْرٌۢ بِمَا تَعْمَلُوْنَ ترجمہ اور ہرگز نہ ڈھیل دیگا اللہ کسی جی کو جسوقت آویگی اجل اسکی اور اللہ خبردار ہے ساتھ اس چیز کے کہ تم کرتے ہو الحمد للہ کہ زمانہ میں بھی ایسے ذی عزت اللہ کے بندے عالی ہمت دیندار موجود ہیں کہ جنکو ہر وقت اللہ اور رسول کی رضاجوئی اور اپنی آخرت کا خیال دامنگیر رہتا ہے چنانچہ حضرت عالیجناب سید بدر العلماء میر نثار علی صاحب نمبردار رئیس موضع نواز پورہ ضلع مہندرگڑہ علاقہ ریاست پٹیالہ ہو جو خوبیاں اللہ تعالے نے ذات بابرکات میں عطا فرمائی ہیں بیان نہیں کر سکتا حسن خوبی کو جو میں نے ان فکر میں ذہن کیا تو ایک سے ایک کو برتر پایا - آپ حسب قوم سید سندی - نہایت دیندار - پابند صوم وصلوۃ - صاحب ثروت - فیاض - رحمدل - خدا ترس دوست پرور شریف نواز متقی - متواضع - آپکا دامن اخلاق وسیع اور کشادہ ہمیشہ سے طبیعت بتواضع وتکریم آمادہ ہے - ہر ادنٰے واعلٰے کیطرف نظر فیاض ہے ہر کہ و مہ آپکے لطف وکرم کا مداح ہے - آپکی ذات سے بہت فیض ہے - آپکا ہونا اسوقت باغنیمت ہے فقیر بھی میر صاحب موصوف کا شکریہ دل سے ادا کرتا ہے شکریہ یہ ہے ثبتہ اللہ ثبات فِي قُلُوْبِ الْاَبْرَارِ وَذِكْرُ جَمَالِكَ فِي عَمَلِ الْاَخْيَارِ الْمُفْرِدِيْنَ ۝ بعد مضمون میں نے آخر اور پہلی پہلی باتیں تمہی سے کہنا رہا ہے - کہ اللہ تبارک وتعالے فرماتا ہے يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوا اتَّقُوا اللّٰهَ حَقَّ تُقٰتِهٖ ترجمہ اے ایمان والو اللہ سے ڈرو جیسا کہ اس سے ڈرنے کا حق ہے - تفسیر یعنی حق ڈرنے کا یہ ہے کہ اسکی ذات میں اپنی ذات کو اور صفات میں اپنی صفات کو ہلاک کردو اور اسمیں اتقوا اللہ میں لفظ اللہ اسواسطے بیان کیا گیا کہ لفظ اللہ زبان عرب میں ذات حق ہستی حقیقی

www.sirat-e-mustaqeem.com

اور پروردگار عالم کا نام ہے کہ جسکی ہیبت سے پہاڑ لرزتے ہیں اس نام کے ذکر کرنے سے ہیبت ظاہر کرنا اور مقصود انسان کو خوف دلانا ہے کیونکہ خوف ہی ایک بڑا توشہ آخرت کا ہے۔

حکایت حسن فرماتے ہیں کہ زمانہ بنی اسرائیل میں ایک زانیہ عورت تھی تیسرا حصہ کا حسن اسکو دیا گیا تھا بدون سو اشرفی کے کسی سے صحبت نکرتی تھی ایک عابد نے اسے دیکھا وہ اسکو پسند آگئی۔ اپنے ہاتھ سے محنت مزدوری کرنا شروع کیا۔ سو اشرفیاں جمع کیں۔ پھر اسکے پاس آیا۔ اس سے کہا تو مجھے پسند آگئی تھی میں نے اپنے ہاتھ سے محنت مشقت کرنا شروع کیا یہانتک کہ میں نے تیرے لیے سو اشرفیاں جمع کیں۔ عورت نے کہا اندر آ۔ یہ اندر گیا اس عورت کا ایک تخت تھا سونے کا وہ اپنے تخت پر بیٹھی پھر اس سے کہا آ۔ یہ جب صحبت کرنیکے لئے بیٹھا اسنے خدا تعالے کے روبرو کھڑے رہنے کو یاد کیا اسکو لرزہ آگیا اس عورت سے کہا تو مجھے چھوڑ دے کہ میں نکل جاؤں اور یہ اشرفیاں تیری ملک ہیں عورت نے کہا تجھے کیا ہوا تو تو یہ کہتا تھا کہ میں تجھے پسند آگئی پھر جب تجھے مجھپر قدرت ہوئی تو تو نے یہ کیا عابد نے کہا۔ یہ ہیں ہے اس لئے کیا کہ میں اللہ تعالے اور اسکے روبرو کھڑے رہنے سے ڈر گیا خوف نے میرے نزدیک تجھے مبغوض کر دیا سوا تو سب لوگوں سے مجھے زیادہ مبغوض ہے عورت نے کہا اگر تو سچا ہے تو تیرے سوا میرا کوئی خاوند نہیں ہے عابد نے کہا تو تو مجھے چھوڑ دے کہ میں نکل جاؤں اسنے کہا میں تجھے نہ چھوڑونگی مگر یہ کہ تو اقرار کرلے کہ تو میرے ساتھ نکاح کریگا۔ عابد نے کہا امید ہے کہ یہ ہو جاویگا۔ زاہد نے منہ پر مقنعہ ڈالا۔ پھر اپنے شہر کیطرف چلا گیا اسکے بعد ہی اس عورت نے اپنے افعال پر پشیمان ہو کر کوچ کیا یہانتک کہ زاہد کے شہر میں آئی اسکا نام و مکان دریافت کیا کسی نے اسکا مکان بتا دیا اس عورت کا عرف ملکہ تھا زاہد سے کہا کہ ملکہ تیرے پاس آئی ہے جب دیکھا تو ایک چیخ ماری اور مر گیا۔ ملکہ کے گود میں گر پڑا۔ اسنے کہا یہ تو مجھ سے فوت ہوا اسکا کوئی رشتہ دار ہے لوگوں نے کہا اسکا ایک بھائی فقیر ہے اسنے کہا میں اسکی حب کیلئے اس سے نکاح کرونگی۔ پھر اس نے اسکے بھائی سے نکاح کرلیا۔ اللہ تعالے نے ملکہ کے بطن سے سات لڑکے عنایت فرمائے سبکے سب صالح یا سبکے سب نبی ہوئے الحمد للہ فی زماننا اللہ کے بندے

اس کتاب کی بلفظہٖ رجسٹری ہوچکی ہے　　　الیسا　　　بدون اجازت مصنف اسمیں سے ایک حرف نہیں نکل سکتا

ایسے ایسے بیدار امراء صالحین ہیں سے موجود ہیں کہ جنکو ہمہ نعمت دنیا حاصل ہے مگر اللہ کا انکو
دستگیر کہ بمقابلہ احکام اسلام اپنی نفسانی خواہشوں کو بالکل مٹا دیا محبت الٰہی نے انپر ایسی ترقی کی
کار دینی و دنیوی کو مقدم سمجھا چنانچہ حضرت عالیجناب صاحب خلق محمدی تابع
احمدی افضل الکرام اشرف العظام ملک سیرت فرشتہ صورت نواب
معلے القاب مشہیر میرزا احمد خان صاحب بہادر خلف الرشید جناب
احمد خان صاحب جسقدر خوبیاں اللہ تعالے نے ذات بابرکات میں عطا فرمائی ہیں میں بیان
نہیں کر سکتا ہوں حسن خوبی کو جو میزان فکر میں وزن کیا تو ایکو ایک سے برتر پایا۔ آپ جوان صالح۔ پابند صوم
صلوۃ۔ بڑے دریادل۔ سخاوت۔ صاحب مروت۔ انکھ میں شرم وحیا ہے۔ شریف نواز۔ بڑا و چھوٹا
ہر خاص۔ شریف اور رذیل۔ نہایت فراخ دلی سے سلوک ہوتے ہیں اخلاق میں تو خلق
سچا ہے مروت میں قوت جسم میں گویا نور ہے ہر آنے والے کی طرف نظر فلاح ہے۔ ہر کہ ومہ
کا مداح ہے۔ ارکان مروت آپ جسم میں ہونا فی زمانہ بسا غنیمت ہے فقیر بھی نواب
کا دل سے شکریہ ادا کرتا ہے شکریہ طمتر اللہ قلبک فی قلوب الابرار و زکی عملک فی کل
الاخیار سبحان اللہ کیا واعظ رفیق قوم ہے۔ ارشاد فرماتا ہے کہ اللہ تبارک و تعالیٰ
فرماتا ہے ولا تموتن الا وانتم مسلمون ۵ ترجمہ اور نہ مرنا مگر فرمانبردار ہو کر تفسیر
اسلام پر قائم رہنا شعر خدایا مال دنیا اسکے آگے کیا حقیقت ہے ÷ جو اسلام ہی ہے بہا
تیری عطا مجکو ÷ چنانچہ حضرت یعقوب علیہ السلام نے اپنی اولاد کو بوقت نزع اسلام کی وصیت کی
فلا تموتن الا وانتم مسلمون ۵ ترجمہ نہیں مرو تم مگر مسلمان ہو کر۔ ایسے ہی یوسف علیہ السلام
نے موت کی درخواست اسلام پر کی۔ انت ولی فی الدنیا والاخرۃ توفنی مسلما
والحقنی بالصالحین ۵ ترجمہ تو ہی دوست میرا دنیا و آخرت میں موت دے مجکو اسلام پر اور ملا دے مجکو
اچھے لوگوں میں۔ ایسے ہی تمام انبیاء علیہم السلام کی دعا رہی وتوفنا مع الابرار ۵ ہمکو نیک لوگوں
کے ساتھ موت دے۔ ایسے ہی فقیر کہتا ہے کہ یا اللہ تمام اہل اسلام کو اسلام پر قائم رکھ اور اسلام کی

www.sirat-e-mustaqeem.com

موت عنایت کر۔ آمین **نقل** ہے کہ ایک بزرگ کی خدمت میں کسی نے عرض کیا کہ حضرت میں نے آپکی نسبت سنا ہے کہ آپ ہوا پر پرواز کرتے ہیں ۔فرمایا یہ کچھ کمال نہیں ہے۔ یہ بات تو پرندوں میں بھی موجود ہے۔ عرض کیا میں نے یہ بھی سُنا ہے کہ آپ پانی پر مثل خشکی کے چلتے ہیں۔ فرمایا کہ یہ صفت تو گھاس اور پتی میں بھی ہوتی ہے عرض کیا اور کمال کیا ہے فرمایا وقت اخیر ہو اور شہادتین بانبر ہو۔ اور اسی پر خاتمہ بالخیر ہو جاوے **نقل** ہے کہ جب حضرت جنید کا وقت اخیر قریب پہنچا ۔ تو آپ نے شہادتین اور بسم اللہ پڑھکر آنکھیں اور ہاتھ بند کر لئے ۔ جب غسل کی نوبت آئی تو غسال نے چاہا کہ آپکی آنکھیں کھولکر پانی ڈالوں تو غیب سے آواز آئی کہ آنکھیں ہمارے نام پر بند کیں ہیں بجز ہماری دید کے نہ کھولیگا۔ جب غسال نے چاہا کہ انگلیاں کھولوں تو غیب سے ندا آئی کہ ہمارے نام پر اسنے ہاتھ بند کئے ہیں ہمسے ہی مصافحہ کریگا۔ بھائیو خدا سے ایسی موت کی تمنا کرو **اشعار** آں زمانیکہ زاد مادر تو ۔ ہمہ خنداں بُدند تو گریاں ۔ آنچناں زی کہ بعد مردن تو ۔ ہمہ گریاں بُدند تو خنداں ۔ الحمد للہ کہ بندہ اسکو بھی ایسے دیندار پرہیزگار ۔ اس موت کی تمنا کیواسطے کیا کیا اللہ اور رسول کی رضا جوئی کر رہے ہیں کہ جنکا یہ حال ہے ۔ دل بیار ۔ دست بکار ۔ میں چاہتا ہوں کہ انکا نام نامی بطور یادداشت اپنی کتاب میں لکھوں کہ انکے نام کو بقا رہے چنانچہ حضرت **عالیجناب میر عبد اللہ صاحب خلف الرشید میر غلام محمد صاحب** ساکن قصبہ ہنور متعلق نیابت نارنول ۔ جو جو خوبیاں اللہ تعالے نے ذات بابرکات میں عنایت فرمائی ہیں میں بیان نہیں کرسکتا ۔ یہ حضرت نہایت خلیق ۔ دیندار ۔ متشرع ۔ متقی پرہیزگار ۔ متواضع ۔ صالح ۔ شریف ۔ سید سندی ۔ حق پرست ۔ شریف نواز ۔ پابند صوم وصلوٰۃ ۔ صاحب مروت ۔ بتربا وعدہ ۔ فیاض ۔ عالی ہمت ۔ سیر چشم ۔ فصاحت وبلاغت میں ثانی خاقانی ہیں ۔ دامن اخلاق آپکا بڑا وسیع اور کشادہ ہے اسوقت آپکا دم لب غنیمت ہے **فقیر** بھی میر صاحب موصوف کا دل سے شکریہ ادا کرتا ہے **شکر** اللہ قلبک فی قلوب الابرار وذکی عملک فی عمل الاخیار **عالیجناب سید نصرت علی خلف الرشید میر منصب علی صاحب** جونپوری ۔ الحمد دیوانی انا حد گڈھ جو جو خوبیاں اللہ تعالے نے ذات بابرکات میں عنایت فرمائی ہیں میں بیان نہیں کرسکتا ۔ یہ حضرت نہایت خلیق منکسر مزاج

متواضع - سیر چشم - خدا ترس دیندار - سید سندی - پابند صوم وصلوٰۃ - متشرع - اخلاق میں ہمہ تن خلق لکھوں تو بجا ہے - مروت میں مروت مجسم کہوں تو زیبا ہے فی زمانہ آپکا دم ہی غنیمت ہے - فقیر بھی آپکا شکریہ ادا کرتا ہے **شکریہ** طَهَّرَ اللّٰهُ قَلْبَكَ فِي قُلُوْبِ الْاَبْرَارِ وَزَكّٰى اَعْمَالَكَ فِي اَعْمَالِ الْاَخْيَارِ **خلاصہ کلام** یہ کہ واعظ ہر طرح قوم کو سمجھا رہا ہے کہ اللہ تعالے فرماتا ہے - وَاعْتَصِمُوْا بِحَبْلِ اللّٰهِ جَمِيْعًا ترجمہ اور جمیٹ جاؤ خدا کی رسی سے ملکر **تفسیر** سب ملکر خدا کی رسی کو پکڑ لو - رسی سے مفسرین نے مختلف معنے لئے ہیں - کسی نے عہد ازلی کسی نے قرآن - کسی نے دین اسلام بعضوں نے کہا کہ حبل سے مراد حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا اتباع ہے دوجہان کی نعمت اور خدا کی رضا جوئی کا اسی پر فیصلہ ہے کہ آنحضرت صلعم کا دامن مضبوط پکڑنے میں سب مجتمع رہو اسواسطے کہ جبتک حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا اتباع ظاہری و باطنی خوب مضبوطی کے ساتھ نکروگے **منزل مقصود** کی راہ نپاسکوگے مطلوب حقیقی تک نہ پہنچوگے جو کوئی حضور کے قدم بقدم چلیگا وہی منزل مقصود پر پہنچیگا **حدیث** ایک وقت حضرت جبرئیل تشریف لائے اور عرض کیا کہ خدا نے بعد درود وسلام کے حکم کیا ہے کہ جیسے ہم تم سے خوش ہوئے ہیں ایسے ہی جو لوگ تمسے خوش ہوئے ہیں اور تیرا **اتباع** اُنہوں نے دل سے کیا ہے اب ہم بھی اُنکو خلعت رضا کا عنایت کرتے ہیں کہ ہم اُن سے سن بعد اسکے کبھی ناخوش نہونگے **خلعت رضا** کا یہی رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمْ وَرَضُوْا عَنْهُ ترجمہ راضی ہوا اللہ انسے اور وہ راضی ہوئے اللہ سے **سبحان اللہ** انبیاء علیہم السلام اور صحابہ اور آل عبا کیا اللہ سے راضی ہوئے کہ جان و مال گھر بار عیال و اطفال سب اللہ کے راستہ میں فدا کر دیا - یہاں **فقیر** کچھ زیادہ گنجائش نہیں پاتا کہ ان حضرات کا پورا پورا حال لکھے مگر مختصراً بطور تبرک لکھتا ہوں - ناظرین کو معلوم ہو جائے کہ یہ حضرات کس درجہ کے صابر لوگ ہیں خصوصاً حضرت **امام حسین** علیہ السلام پر تو صبر کو اللہ نے ختم ہی کر دیا ہے

بیان شہادت امام حسین علیہ السلام

روایت ہے کہ جبرئیل علیہ السلام نے بحکم رب العالمین جناب سید المرسلین علیہ الصلوٰۃ والسلام کی خدمت بابرکت میں عرض کیا کہ سرزمین شہر فلسطین میں خدا نے بہ ہدایت حضرت نبی جرجیس پیغمبر کو مبعوث کیا

اس کتاب کی بلفظ رجسٹری ہو چکی ہے اور بدون اجازت مصنف اسمیں سے ایک حرف بھی نہیں نکل سکتا

www.sirat-e-mustaqeem.com

اور ایک بادشاہ تھا ازالہ نام نہایت ظالم وخونخوار جفاکش تند خو بت پرست ملک شام کا فرمانروا تھا اُسکی ہدایت کو خداوند عالم نے اُس پیغمبر جرجیس نبی کو بھیجا تھا۔ جبکہ وہ مقبول باری اُسکو آگے وعظ ونصیحت کرنے لگے وہ شقی نہایت غیظ میں آیا جو جو رنج وتکالیف اُس مقبول الٰہی کو دئے زبان کو یارا اُسکے بیان کا نہیں ہے جس وقت اُنہوں نے فرمایا۔ اِنّی لَکُمْ رَسُوْلٌ اَمِیْنٌ فَاتَّقُوا اللّٰہَ وَاَطِیْعُوْنَ اِنَّ اللّٰہَ رَبِّیْ وَرَبُّکُمْ فَاعْبُدُوْہُ ھٰذَا صِرَاطٌ الْمُسْتَقِیْمٌ ۵ اسکے عوض میں اُس مقبول خدا کو اول جسم شریفا اُنکا بھوک شاخہائے آہنی زخمی کیا اُسمیں نمک بھرا پھر لوہے سے گرم کرکے سیخوں سے داغ دیا اور رات کو زہر ہلاہل اور سم قاتل زخموں میں کھواتا تھا اور تیل گرم کرکے بدن پر چھڑکواتا تھا ان سب مصیبتوں پر اُس مقبول اللہ نے سُنہ سے بجز شکر خدا کوئی حرف نہیں نکالا۔ یہ سب ایمان اُس ناپیجاب نے قتل کے تھے لیکن بسبب بقائے رشتہ حیات زندہ تھے فَنَزَلَ جِبْرَائِیْلُ وَقَالَ اِنَّ اللّٰہَ یَقْرَءُ اَلسَّلَامُ ترجمہ پس نازل ہوئے جبرئیل اور عرض کیا کہ پروردگار عالم نے بعد تحفہ سلام یہ پیام دیا ہے کہ ہمیں علم ہے جو اذیت کی کہ ہم تجھ سے بہت راضی ہیں۔ اے جرجیس یہ لعین تجھے چار بار قتل کریگا اور ہم خلعت حیات تازہ سے تجھے سرافراز کرینگے اگرچہ وہ شقی اسپر بھی راہ راست اختیار نہ کریگا۔ حضرت جرجیس نے عرض کی کہ خدایا میں راضی ہوں تیری راہ رضا میں پس حکم کیا اُس شقی نے کہ بند بند جرجیس کا جدا کر۔ پس بند بند اُس خاصہ خدا کا جدا کیا اور کوئیں میں ڈالدیا فَنَزَلَ مِیْکَائِیْلُ وَاَحْیَاہُ مِنْ اَمْرِ اللّٰہِ ترجمہ پس میکائیل نازل ہوئے اور اُن ٹکڑوں کو جمع کیا۔ اور زندہ کیا اُنکو بحکم خدا پھر جرجیس نے اُسے سوحق رہنمائی کی اور وہ لعین طیش میں آیا اور ایک تختہ مسی سُرخ کیا اور دست و پا اُس برگزیدہ خدا کے باندھے اور تختہ آتشی پر لٹا دیا اور سُرب گرم کرکے پلایا اور میخہائے آہنی اُنکی چشمہائے مبارک میں جڑوائیں۔ اور جسد پاک جلوا کر خاک ہوا میں اڑوا دی پھر میکائیل نازل ہوئے اور اُس خاک کو جمع کرکے بحکم خالق زندہ کیا۔ پھر اُس برگزیدہ خدا نے اُس لعین کو سوئے حق رہنمائی کی وہ شقی بولا بارے تو اپنے خالق کی قدرت نمائی کرتا ہے اگر ہزار بار زندہ ہو تو بھی بجز انکار حرف اقرار زبان پر نہ لاؤنگا۔ پھر ہتھوڑوں میں کسوا کے آرے سے دو ٹکڑے کیا۔ اور دیگ میں رکھا اور اُسے گوگرد اور سرب سے معمور کیا اور اُسکے نیچے

اسماعیل بیگ کی ملتفظہ پہلی ہو چکی ہے — بدون اجازت مصنف پھر کوئی صاحب نقل نہیں کر سکتا

اینچ کر دی اُسوقت تو عرش اعظم کو زلزلہ ہوا اور چرخ بریں بید وار کانپنے لگا اور ساکنان آسمان
نالہ و فغان کرکے عرض کرنے لگے درگاہ الٰہی میں - کہ بارالٰہا ایسا سانحہ روئے زمین پر نہیں ہوا - اور
اسرافیل نے ایک نعرہ مارا کہ زمین ہلنے لگی اور وہ دیگ چولھے سے گر پڑی پھر حضرت جرجیس بقدرت خدا
زندہ ہوئے - آخر کار بعد ظلم بیشمار ہائے ناصواب نے اُس بادشاہ ملعون کے اوپر گردن مارنے اُس پیغمبر بے گناہ
کی قرار پایا - اور وعدہ اُنکا برابر ہوا حضرت جبرئیل نے آکر کہا - اے جرجیس خدا اے تعالیٰ ان لعینوں
پر غضب نازل کریگا - تم دنیا سے ناپائدار کو ترک کرو - غرض جب قاتل واسطے قتل کرنے کے آنحضرت کے
روبرو آیا تو ملائکہ اُنکے **استقبال** روح کو آئے - پس جب چاہا قاتل لعین نے کہ سر اقدس کو اُنکے
جُدا کرے اور زیر تیغ بٹھایا اُنہیں - تو وہ پیغمبر چند انبیا خستہ ڈاڑہیں مارکے رونے لگے - جبریل نے
کہا اے جرجیس نہایت متعجب ہوں میں تمہارے رونے سے اسوقت کے کتنے بڑی بڑی مصیبتوں پر صبر کیا
اسوقت عبث بار رونیکا کیا ہے فرمایا حضرت جرجیس علیہ السلام نے کہ اے جبریل سب مصیبتوں میں تصور کیا میں نے
احوال انبیا کو پس قید میں تصور کیا میں نے حال یونسؑ کو اور زخموں میں خیال کیا میں نے حضرت ایوبؑ کو
اور جلنے میں میں نے خیال کیا حال ابراہیمؑ کو - آرے سے دو نیم ہوتے میں تصور کیا میں نے حضرت زکریا
کو اور نابینائی کیوقت تصور رہا حال یعقوب اور شعیب کا وَالْآنَ ذَکَرْتُ مَصَائِبَ الْحُسَیْنِ
ابْنِ رَسُولِ اللّٰہِ فَبَکَیْتُ ترجمہ اے جبریل اسوقت یاد آئیں مجھے مصیبتیں حسینؑ فرزند رسول خدا کی
پس مجھ سے گریہ ضبط نہو سکا - اسواسطے کہ سب پر مصائب ہوئے - مگر مثل حسینؑ کے کسی پر نہیں ہوئے - اور
اے جبرئیل جو مبتلا بہ بلا ہوا - خود بذات واحد ہوا ہے کسی نے جوان بیٹا قتل ہوتے نہیں دیکھا کسیکی
گود میں طفل شیرخوار کے گلے پر تیر نہیں لگا **شعر** تیر مارا حلق اصغر پر تو سرور نے کہا : دل ترا آخر جلہ
پتھر ہے یا فولاد ہے - کسی نے اپنے بھائی بھتیجوں کا خون زمین پر بہتے نہیں دیکھا اور انہیں بیجان
ہوتے نہیں دیکھا - اے جبرئیل کسیکے اطفال خورد سال مثل ماہی بے آب تڑپ تڑپ کر ہلاک نہیں
ہوئے - کسی کے اہل و عیال پر آب و دانہ بند نہیں ہوا کسیکے جسم پر چار ہزار تیر اور ایک سو اسّی زخم شمشیر
نہیں لگے کسیکی نعش بے گور و کفن تابش آفتاب میں زمین گرم پر [illegible]

[illegible]

قید ہو کر دربدر پھرائے نہیں گئے کہ کسی کے پیچھے کوئی قطع نسل کا درپے نہیں ہوا ۔ ایسے
سلامی عیش و عشرت ہر زمانہ کے لئے ۔ اور مصیبت سے محمد کے گھرانے کے لئے ۔ رونے والا
کوئی متصل بیٹھا نہ تھا شبیر کا ۔ ہاں ہوا آتی تھی اکثر خاک اڑانے کے لئے ۔ وا مصطفیٰ کی دلاروں کو
سر بریدہ شاہ کی ۔ شمع بھی جلتی نہ تھی آنسو بہانے کے لئے ۔ اُسکے ماتم میں کیونکر رو دیں حسین مظلوم نے
جان دی امت کو دوزخ سے بچانے کے لئے ۔ تن سے سر اُسکا اتارا شمر نے کیونکر ۔ [illegible]
نیزے کا نیزے پر چڑھانے کے لئے ۔ اے مسلمانو شہر شام کے حاکم کے ہاتھوں یہ تمام مصیبتیں خاندان
رسالت پر گذرینگی باوصفیکہ محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم بادشاہ اور مالک تسلیم و رضا ہیں وہ بھی کل
اس مصیبت کے ہو سکینگے چنانچہ حدیث میں بھی ایسا ہی پایا ۔ ابن عباس اور حضرت امیر المومنین
اُم سلمہ سے روایت کرتے ہیں کہ دیکھا ہم نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو خواب میں اس حال میں کہ آپ
کی ڈاڑھی مبارک اور سر مبارک پر غبار تھا ۔ عرض کیا میں نے کہ یہ کیا حال ہے آپکا یا رسول اللہ
فرمایا قتل حسین میں میں موجود تھا ۔ القصہ حبیب نبی علیہ السلام نے فرمایا اے جبرئیل باوصفیکہ
ایسا بھی ہو [illegible] سر برہنہ چاک گریبان خاک اڑاتے [illegible] چھوڑ کر نعش حسین پر بین کرنا میں
اُنکے یَا لَیْتَنِیْ کُنْتُ مَعَھُمْ فَاَفُوْزَ فَوْزًا عَظِیْمًا ترجمہ کاش کہ میں بھی حاضر ہوتا اور جان اپنی اس
امام مظلوم پر نثار کر کے سعادت حاصل کرتا ۔ آہ دیکھتا ہوں میں گویا سر حسین سعد اور قربانیوں پر
نصب ہیں ہر چند استغاثہ کرتے ہیں کوئی اُنکی فریاد کو نہیں سنتا امیدوار ہوں خدا سے حشر میرا ہمراہ حسین
اور رفیقان حسین کے ہو اور جب روز قیامت کو مادر مظلوم معصوم حسین دختر رسول الثقلین فاطمہ سراپا عرش الٰہی کو پکڑ کے
داد خواہ خون حسین کی ہو تو میری ماں بھی سر برہنہ مثل کنیزکان فاطمہ زہرا خاتون دو عالم سے خون کی دادخواہ ہو جبرئیل کو
بیان حسین سے تاب نہ رہی اسطرح سے روئے کہ جیسے کسی عورت کا بچہ مر جاتا ہے وہ بیقرار ہو کر روتی ہے فی زمانہ تا ایں ہمہ ہیں ایسے
بندہ مومنین ولاد علی آل نبی و نیز محبان اہلبیت سے موجود ہیں جنکا جان و مال آل عبا پر فدا ہے چنانچہ عالیجناب
معلے القاب مسند آرائے عز و جلال جلوہ افزائے چار بالش سلطنت و اقبال فخر
خاندان شرف دودمان اولاد علی آل نبی نواب میر علی مراد خان

www.sirat-e-mustaqeem.com

صاحب بہادر فرمانروائے خیرپور سندھ - جو جو خوبیاں اللہ تعالےٰ نے ذات بابرکات میں
عنایت فرمائی ہیں تین بیان نہیں کرسکتا - حسن خوبی کو جو میزان فکر میں وزن کیا تو ایک سے ایک کو بڑھا پایا
اول تو عالیجناب کے خوان کرم سے کوئی فرد بشر بچا ہوگا - آپ بڑے فیاض ہیں امیر ہوکر اور میر ہوکر فقیر
بنے ہوئے ہیں - آپکا کل محاصل مساکین اور اہل حاجت کیلئے وقف ہے - آپکا سجع یہ ہے (علی مراد مرا داد بخت
یاری کرد) آپکی سخاوت اور بلند حوصلگی نے قصہ حاتم طائی کا جہان کے دل سے بھلا دیا - آپکا دامن
اخلاق وسیع اور کشادہ ہے - آپکی رفعت شان کے سامنے بلندی آسمان کی کمتر ہے - اور حشمت و اقبال کے
جاہ سکندر و دستگاہ دارا ادنےٰ تر ہے آپکی دولت عمیق کو دیکھکر قارون اپنی تہی دستی پر حیران ہے آپکی
افراط بخشش کو دیکھکر ابر نیسان گریاں - آپ پابند صوم و صلوٰۃ ہیں ہر ادنےٰ و اعلےٰ کی طرف نظر
فلاح ہے - فی زمانہ آپکا دم بہت غنیمت ہے **نواب ممدوح** کا شکریہ **فقیر** بھی تہ دل سے
ادا کرتا ہے **شکریہ** طَهَّرَ اللّٰهُ قَلْبَكَ فِي قُلُوبِ الْاَبْرَارِ وَزَكّٰى عَمَلَكَ فِي عَمَلِ الْاَخْيَارِ -

جناب فیضمآب مہر سپہر جاہ و جلال خورشید آسمان دولت و اقبال گوہر
دریائے سخاوت نیر برج شرافت شمع شبستان مروت چراغ بزم
ثروت مسند نشین دولت خداداد فرشتہ نہاد فخر خاندان شرف دودمان
سیدی سندی اولاد علی آل نبی وزیر الدولہ مدبر الملک خلیفہ سید محمد حسن
خان صاحب بہادر دام اقبالہ وزیر اعظم ریاست پٹیالہ جو جو خوبیاں اللہ تعالےٰ نے ذات
بابرکات میں عطا کی ہیں میں انکو بیان نہیں کرسکتا - لیکن ایک شمہ تیمناً لکھتا ہوں - کلام معجز نظام آپکا
تمام فصاحت وبلاغت ہے - آپکی عدالت گستری اور رعایا پروری نے نام نوشیروان مٹا دیا - آپکی سخاوت
بلند حوصلگی نے قصہ حاتم جہان کے دل سے بھلا دیا - آپکی عبارات نازک سے خوبے دلبران خجل ہے
اور مضامین پاکیزہ سے مزاج لطیف طبعان منفعل - سودا کو آپ کے رشک سخن سے جنون ہے اور ذوق
آپکے کلام بلاغت نظام سے سرنگوں - آپکو علم تاریخ میں ملکہ تکمیل حاصل ہے - آپنے بہت کتابیں
تصنیف و تالیف فرمائی ہیں - غرض جو جو خوبیاں حکماء و شعراء و فصحاء و صلحاء و بلغاء و علمائے سلف

اس کتاب کی ملکیت بحق مصنف محفوظ ہے [illegible] بدون اجازت مصنف چھپی یا کسی قسم کا تغیر نہ کیا جا سکتا

www.sirat-e-mustaqeem.com

ملیں کسی کے ساتھ مختص نہیں بالتمامہ آنکی ذات بابرکات میں موجود ہیں۔ عدل و انصاف آپکا منصف حقیقی کو پسند ہے ہر ادنے و اعلے کیطرف نظر فلاح ہے ہر کہ و مہ آپ کی لطف و کرم کا مداح ہے ارکان مروت آپ پر ختم ہیں سچ تو یہ ہے کہ آپ خلق مجسم ہیں۔ آپ بڑے با مروت ہیں شریفوں اور حاجتمندوں سے بڑی فراخ دلی اور کشادہ پیشانی سے مسلوک ہوتے ہیں۔ آپ بدرجہ کمال پابند صوم و صلوۃ بھی ہیں فی زماننا آپکا دم لبا غنیمت ہے **فقیر** بھی **وزیر ممدوح** کا دل سے شکریہ ادا کرتا ہے **شکریہ** یہ ہے طَهَّرَ اللّٰهُ قَلْبَكَ فِي قُلُوبِ الْاَبْرَارِ وَ زَكَّى اَعْمَالَكَ فِي عَمَلِ الْاَخْيَارِ

عالیجناب معلے القاب سید سندی اولاد علی آل نبی محمد تقی صاحب نائب ناظم انا حد گڈہ علاقہ ریاست پٹیالہ جو جو خوبیاں اللہ تعالے نے ذات بابرکات میں عطا فرمائی ہیں میں بیان نہیں کر سکتا حسن و خوبی کو جو میزان فکر میں وزن کیا ایک کو ایک سے برتر پایا۔ آپ سید سندی۔ بڑے ملنسار۔ نہایت خلیق۔ باذل۔ دیانتدار سخی۔ فیاض مسکین پرور سیر چشم متواضع۔ عادل۔ نیکبخت۔ دوست پرور شریف نواز۔ رحمدل۔ خدا ترس۔ پابند صوم و صلوۃ دامن اخلاق آپکا بڑا وسیع اور کشادہ ہے۔ ہمیشہ سے طبیعت بتواضع و تکریم آمادہ ہے۔ ہر ادنے و اعلے کیطرف نظر فلاح ہے۔ ہر کہ و مہ آپ کے لطف و کرم کا مداح ہے۔ برتاؤ سید صاحب کا نہایت عمدہ ہے جس مقام کو میر صاحب موصوف نے چھوڑا وہاں کی رعایا چشم پر آب ہی ایسے لوگوں کا ہونا فی زماننا مغتنمات سے ہے **فقیر** بھی **میر صاحب** موصوف کا تہ دل سے شکریہ ادا کرتا ہے **شکریہ** یہ ہے طَهَّرَ اللّٰهُ قَلْبَكَ فِي قُلُوبِ الْاَبْرَارِ وَ زَكَّى اَعْمَالَكَ فِي عَمَلِ الْاَخْيَارِ **حاصل کلام** کیا واعظ ہے کہ اللہ کو بندوں کو بہم احکام اسلام سے مطلع کرتا ہے یہ واعظ کون ہے محمد رسول اللہ کیا پیارہ رسول ہے (کیا پیارہ نام ہے)

محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم

فقیر کہتا ہے کہ تمام مخلوقات اور جملہ کائنات آپکی سلامی میں پس کوئی آنحضرت کی صبح و شام کے سلام سے خالی نہیں **حدیث** فرمایا جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ بعضے لوگ بہشت کے

www.sirat-e-mustaqeem.com

جانیگا اور سنت بھول جاینگے صحابہ نے عرض کیا یا رسول اللہ وہ کون لوگ ہونگے - فرمایا آپ نے
جو میرا نام سنتے ہیں محمد رسول اللہ اور درود نہیں بھیجتے **نقل** ہے کہ ابوجہل اور بہت سے کافر ایک جگہ
قریب بیت اللہ کے بیٹھے ہوئے تھے ایک سائل نے آکر اُن سے سوال کیا اُن کافروں نے بطور تمسخر کہا کہ علی ابن ابی طالب
حضرت علی کرم اللہ وجہہ کے اندر جا کے سوال کر کیونکہ وہ بڑے سخی ہیں سائل نے یہ تمام حال بخدمت ذوالمجد
والعزت عرض کیا آپ نے فرمایا کہ تو اپنے دونوں ہاتھ پھیلا - اُسنے پھیلائے آپ نے نام محمد رسول اللہ لکھکر
اُسکے دونوں ہاتھوں پر پھونکا اور فرمایا کہ بند کر لو - کفار کے روبرو جا کھولنا - سائل نے کفار کے نزدیک
اپنے ہاتھوں کو کھولا تو دو موتی اپنے دونوں ہاتھوں میں پائے جو قیمت میں ہر ایک ہزار دینار کا تھا کفار نے یہ دیکھا تو
ابوجہل نے پوچھا تجھے موتی کہاں سے ملے میں کہا میرے ہاتھوں پر نام محمد رسول اللہ لکھکر پھونک دیا سو اسے
ابوجہل کے سب کفار نام نامی پر قربان ہوئے اور ایمان لائے واہ کیا پیارا نام ہے محمد رسول اللہ کسی عاشق نے
اسی نام اُنکے عشق میں کیا خوب کہا ہے **اشعار** منہ دیکھو آئینہ کا تری تاب لا سکے ؛ خورشید پہلو انکے
تو تجھ سے ملا سکے ؛ تصویر تیری کھینچے مصور ہے کیا مجال ؛ دست قضا تو پھر کوئی تجھ سا بنا سکے ؛ واہ کیا نام
نامی ہے مشکل کشا محمد رسول اللہ آپکا نام لینے سے کیا کیا مشکلیں آسان ہوتی ہیں **حدیث** جنت
مشتاق ہے اُس شخص کی جو کہتا ہے محمد رسول اللہ خدا مہربان ہے اُسپر جو کہتا ہے محمد رسول اللہ ہر دروازہ جنت
پر لکھا ہوا ہے محمد رسول اللہ کوئی مراد کو نہ پہنچیگا جبتک کہ نہ کہیگا محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم **حکایت**
ہے کہ کسی شخص صالح امانت دار کے پاس کسی بادشاہ نے ایک نفیس جوہر امانت رکھا اُس شخص نے اپنے گھر
میں ایک جگہہ رکھدیا - اُسکے چھوٹے بچہ نے اُسکو اُٹھا کر پتھر پر دے مارا اُسکے چار ٹکرے ہوگئے اُس عزیز کو
بادشاہ کا نہایت خوف دامنگیر ہوا اور ارادہ کسی جگہہ بھاگنے کا کیا اتفاق سے کسی اولیاء اللہ کی خدمت
میں حاضر ہو کر یہ حال عرض کیا اُس شخص نے اسکو اس کو صبح پڑھنے کی اجازت دی کہ تم یہاں سے ہر وقت پڑھا کرو
مُحَمَّدٌ رَّسُولُ اللّٰهِ وَالَّذِينَ مَعَهُ آخر تک اور فرمایا اللہ تبارک تعالیٰ اس نام پاک سے تیری مشکل کشائی کریگا
لکھا ہے کہ اس شخص نے چند روز اس نام پاک کو پڑھا ایکروز بادشاہ کا قاصد اُسکے پاس آیا اور کہا کہ بادشاہ نے سلام عرض
کیا ہے اور مزاج پوچھا ہے اور یہ ارشاد فرمایا ہے کہ ہمارے لشکر میں ایک ورم پیدا ہو گیا ہے حکیموں نے کہا ہے کہ ایک

بدون اجازت مصنف اسمیں سے ایک حرف نہیں نکل سکتا

جو اسکے چار ٹکڑے کئے جائیں اور وہ پانی جیوٹا لے جائیں اور وہ پانی لشکر کو دیا جائے لہذا بادشاہ نے
عاقلمند ایک کسی کا نگیر ہوشیار آدمی جو جوہر جو تمہارے پاس ہوں انکو نثار کیا ہوا ہے برابر چار ٹکڑے کر لاؤ کم زیادہ
نہو لیکن اُسنے کہا کہ موافق حکم کے عمل کیا جاویگا اور رنج و غم و خوف جو اُسکو تھا سب جاتا رہا بہت خوش ہوا
اور اللہ تعالیٰ کی حمد اور اس نعمت عظمیٰ کا شکریہ ادا کیا پھر چاروں ٹکڑے لیکر بادشاہ کی دربار میں حاضر ہوا
بادشاہ اسکا بہت مشکور ہوا اور اُسکو انعام دیا (واہ کیا پیارا نام ہے کیا اُسکی مصیبت کو دور کیا) اگر ہم بھی
اس نام پاک کو عزیز جان کر ویں تو اسیطرح ہماری بھی دین و دنیا کی مصیبت دور ہوجائے منزل مقصود کو پہنچینگے
بشرطیکہ اس نام مبارک سے محبت نکر ینگے جو جو صحابہ کرام رضی اللہ عنہم و تابعین و تبع تابعین نے اس نام پاک پر اپنا جان و مال
فدا کیا ہے بیان نہیں کر سکتا ہوں مگر ناظرین کے واسطے مختصر حال حضرات ممدوح الالقاب **صحابہ کرام**
کا بیان کرتا ہوں جو کچھ صحابہ کو اللہ کی راہ میں تکلیف پہنچی زخمی ہوئے ہیں مار گئے ہیں گرمی اور بھوک پیاس
اٹھائی ہے پا پیادہ سفر کئے ہیں۔ اس سے بھی انکا جوش ایمان ٹھنڈا نہیں ہوا ہے نہ اُنمیں بوقت قتل کچھ
بودا پن پیدا ہوا ہے نہ اُسکے بعد وہ جہاد سے ضعیف ہوئے ہیں دشمنوں کی شوکت سے اُنکے حوصلہ پست
ہوئے ہیں پھر بھی وہ خدا سے یہی دعا کرتے تھے۔ جو کچھ ہم سے خدمت دین میں سستی ہوگئی ہے اُسکو
معاف کر دے اور آئندہ کو ثابت قدمی عطا کر اور کافروں پر فتحیاب کر اور جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
کی خدمت میں بار بار یہی عرض کرتے تھے کہ ہمارا جان و مال حاضر ہے مگر آپ ہمسے خوش ہوجائیں اسلئے کہ خدا
انکی شان میں فرماتا ہے (محمد رسول اللہ) **فقیر کہتا ہے** کہ اے امت محمدیہ تم بھی تو اس نام پاک سے
محبت پیدا کرو محبت کے یہ معنے ہیں کہ اطاعت رسول اللہ بجا لاؤ۔ نور ایمان اور صداقت کی روشنی ذرا بھی
اس بات کو گوارا نہیں کرتی کہ اس چند روزہ زندگی پر خلاف رسول اللہ کا ہو۔ یا نماز قضا ہوجائے یا کسیکو
مکر و فریب دیا جائے۔ یا تکلیف دیجائے یا کسی کی غیبت کیجائے یا مال کی زکوٰۃ نہ دیجائے یا حق العباد تلف کیا جائے
افسوس ہے ایسے لوگوں پر کہ دو خشک روٹی پر احکام اسلام کو بالکل فراموش کر دیا۔ ہزار آفرین ان سچے
مسلمانوں پر کہ جنکے پاس ہر نعمت دنیا موجود ہے۔ پھر ان صاحبوں کا سچا آوری احکام اسلام میں یہ
حال ہے کہ بمقابلہ احکام اسلام اپنی خواہش نفسانی کو بالکل مٹا دیا

سو کتاب کی بلفظ رجسٹری ہوچکی ہے
اطلاعت
بدون اجازت مصنف اسمیں سے ایک حرف بھی نہ طبع کرے

www.sirat-e-mustaqeem.com

اطاعت خدا و رسول میں دل و جان سے بستہ اور کمر بستہ ہیں ۔ الحمد للہ فی زمانناوہ امرائے صالحین و رؤسائے جلیل القدر میں سے موجود ہیں کہ جنکے سبب سے اسلام کو تقویت اور غربا کو فیض اور رعایا کو امن ہے یہ فقیر بھی مختصر طور پر اپنی تفسیر میں اُنکے نام بھی درج کرتا ہے ۔ چنانچہ حضرت عالیجناب ممدوح الالقاب حاتم زمان سکندر دوران زیب افزائے مسند دولت و اقبال جلوہ آرائے وسادہ مکنت و اجلال عالی خاندان صاحب عز و شان نواب ناصر علیخان صاحب بہادر رئیس ابن رئیس نامدار رئیس اعظم قصبہ کوہانہ ضلع رہتک جو جو خوبیاں اللہ تعالے نے ذات بابرکات میں عطا فرمائی ہیں ۔ وہ میں بیان نہیں کر سکتا ۔ دامن اخلاق آپکا بڑا وسیع اور کشادہ ہے ۔ آپکی سخاوت اور بلند حوصلگی نے قصہ حاتم جہان کے دل سے بھلا دیا آپ نہایت مسکین پرور ۔ باذل ۔ سخی ۔ فیاض ۔ سیر چشم ۔ دستگیر بیکسیاں ۔ ارکان مروت آپ پر ختم ہیں ۔ آپ کی ہر ادنے و اعلے کیطرف نظر فلاح ہے ۔ ہر کہ و مہ آپکے لطف و کرم کا مداح ہے شریف اور حاجتمندوں سے بڑی فراخ دلی سے سلوک ہوتے ہیں ۔ حضرت سرور کائنات اور اہلبیت سے بہت محبت ہے اکثر حالات صحابہ اور تابعین اور تبع تابعین و اولیاء اللہ دیکھتے رہتے ہیں ۔ علماء و فضلاء کے بہت قدر دان ہیں ۔ پابند صوم و صلوٰۃ ہیں ۔ آپکے دم سے اسلام کو رونق ہے آپکا ہونا بسا غنیمت ہے فقیر بھی رئیس اعظم کا شکریہ تہ دل سے ادا کرتا ہے شکر سعیہم ثبتہ اللہ قلبک فی قلوب الابرار و زکی عملک فی عمل الاخیار حضرت عالیجناب معلی القاب گردوں رکاب فلک انتساب افتخار الامراء رئیس اعظم نامدار جہان نواب نجابت علیخان صاحب (عم نواب صاحب) ذو جاہ جو جو خوبیاں اللہ تعالے نے ذات والا میں عطا فرمائی میں بیان نہیں کر سکتا حسن و خوبی کو جو میزان فکر میں وزن کرتا ہوں تو ایک کو ایک سے برتر پاتا ہوں ۔ آپ نہایت فیاض ۔ صاحب مروت ۔ دیندار ۔ باذل ۔ پابند صوم و صلوٰۃ ۔ خدا ترس ۔ رحمدل ۔ متواضع ۔ آپکا دامن اخلاق بڑا وسیع اور کشادہ ہے آپ علماء سے بہت اچھی طرح سے ملتے ہیں ۔ آپ کے منشی حفیظ الدین صاحب بھی نہایت دیندار متقی

دیانتدار ہیں بہرکیف نواب ممدوح کا ہونا فی زمانہا زینت اسلام ہے یہ فقیر بھی رئیس اعظم کا تہ دل سے
شکریہ ادا کرتا ہے شکر سعیہم اللہ مَلٰئِکَۃٌ فِی قُلُوْبِ الْاَبْرَارِ وَذَکّٰی عَمَالٰتُ فِی عَمَلِ الْاَخْیَارِ
الحاصل یہ واعظ نہایت اخلاق اور رفاقت سے احکام پیش کر رہا ہے اور ارشاد فرما رہا ہے کہ قرآن
اور حدیث تمہارے لیے عجیب رفیق و شفیق ہیں **بیان رفاقت قرآن و حدیث** نبویہ سبحان اللہ
واعظ کیا حکم کر رہا ہے تَرَکْتُ فِیْکُمْ اَمْرَیْنِ لَنْ تَضِلُّوْا مَا تَمَسَّکْتُمْ بِہِمَا کِتَابَ اللّٰہِ وَسُنَّۃَ
رَسُوْلِہٖ ترجمہ چھوڑ گیا ہوں میں تم میں دو چیزیں کہ ہرگز گمراہ نہ ہوگے جب تک مضبوط پکڑے رہو گے ان دونوں کو
ایک کتاب اللہ اور دوسری سنت رسول اللہ کو۔ اس حدیث کو روایت مالک بن انس کرتے ہیں اور
یہ حدیث امام مالک کی موطا میں موجود ہے **ف** ایک عالم اجل نے اس حدیث کی شرح یوں کی ہے کہ آدمی
ہمیشہ کشمکش میں گرفتار ہے دنیا اپنی طرف بلاتی ہے شیطان اپنی طرف کھینچتا ہے۔ ماں باپ اپنے رویہ
چلایا چاہتے ہیں اور بادشاہ امیر اپنے رویہ پر اور استاد و پیر مرشد اپنے طریقہ پر اور دوست آشنا اپنی
وضع پر۔ اور بیوی اور اولاد اپنی مرضی کے موافق آدمی کو چاہتے ہیں۔ اور آدمی کو ان سب سے حاجتیں
درپیش۔ سوا اللہ تعالےٰ نے کلام اللہ میں اور حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی حدیث میں دنیا کمانے کی
اور شیطان و نفس کے حیلے اور اسباب اور ماں باپ کی طرح اور بادشاہ و امیر کی فرمانبرداری کی وضع اور استاد
و پیر کی پیروی کا طریق اور دوست و آشنا کی دوستی نبھانے کے انواع اور جورو و لڑکوں کے حقوق
سب مفصل بیان کیے تو جب تک آدمی اللہ کی کتاب اور پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے رویہ و طریقہ کو مضبوط
پکڑے رہیگا کبھی گمراہ نہ ہوگا **فقیر** کہتا ہے کہ مہاشیو قرآن و حدیث انسان کے عجیب رفیق و انیس ہیں
دونوں حکایت کا بنظر غور ملاحظہ کریں تو رفاقت کتاب اللہ اور سنت رسول اللہ بخوبی معلوم
ہو جائیگی **حکایت** ہے کہ مدینہ شریف میں ایک بزرگ صحابہ کرام میں سے نقل کرتے ہیں کہ دفن کیا
ہمنے ایک جوان صالح کو وقت مغرب کے بعد دفن کے میں کیا دیکھتا ہوں کہ ایک جانور مثل کتے کی
اس جوان کی قبر میں گھسا اور جلد گھبرا کر باہر نکل آیا۔ اور ایک ٹانگ اسکی پھوٹی ہوئی تھی۔ میں نے دلیر
ہو کر پکڑ لیا۔ اور دریافت کیا کہ تو کون ہے اور اس نیکبخت کی قبر میں کیوں گیا تھا۔ کہا میں شیطان

اس کتاب کی بلا منظر رجسٹری ہو چکی ہے
بغیر اجازت مصنف اسکو کوئی ایک حرف نہیں نقل کر سکتا

www.sirat-e-mustaqeem.com

ہوں میں نے ارادہ کیا تھا کہ اسکو قبر میں عذاب دوں۔ ایک شخص نے اسکی قبر میں سے نکلکر میری آنکھ پر ٹھوکر دی
اور مجھ پر بہت خفا ہوا کہ یہاں پر تو کیوں آیا تھا میں نے اس سے دریافت کیا کہ وہ کون تھا کہا سورہ یٰسین تھی جو
دنیا میں وقت سونے کے اس سورۃ کو پڑھا کرتی تھی اگر سورہ ملک بھی پڑھتا ہوتا تو مجھکو اسکا عمل دونوں
آنکھوں سے اندھا کر دیتا۔ دوسری **حکایت** ایک بزرگ کسی دوسرے بزرگ کا حال نقل کرتے ہیں
کہ عالم رؤیا میں میں نے اس بزرگ سے دریافت کیا کہ بیان فرمائیے تمہارا قبر میں کیا حال رہا۔ اس
نے کہا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی ایک حدیث پر عمل کیا تھا۔ اسلئے خدا نے مجکو بخش دیا۔ اس
بزرگ نے کہا کہ وہ کونسی حدیث ہے کہ جس پر عمل کرنے سے خدا نے تمکو بخش دیا۔ کہا۔ **حدیث** فرمایا
حضرت نے جو کوئی بعد کھانے کے برتن کو چاٹ لے تو وہ برتن جناب باری میں عرض کرتا ہے کہ یاالٰہی جیسے اسنے
مجکو شیطان سے آزاد کیا ہے تو اسکو دوزخ کی آگ سے آزاد کر۔ مجھ سے فرشتوں نے پوچھا کہ دنیا میں کیا
عمل کر کے آیا۔ میں نے کہا کہ میں اس حدیث پر عمل کر کے آیا ہوں الٰہی وعدہ کی وفا چاہتا ہوں عجیب اور
آدمی کہ معاف **فقیر کہتا** ہے بہائیو ایسے قرآن اور حدیث کا کیوں اتباع نہیں کرتے ہو۔ تمکو تو ذرا فہم اور
قرآن ہو۔ خیال تو کیا کرو کہ دنیا میں بادشاہ پانچ سات روپیہ ماہوار پر سپاہی کو نوکر رکھتا ہے کہ
جسکو سرکٹانے میں کبھی دریغ نہیں ہوتا۔ پھر جس بادشاہ حقیقی نے جان دی جسم کو ہزاروں طرح کی بھلائیں۔
تندرستی دی لاکھوں نعمتیں پشت در پشت عطا کرتا چلا آیا ہے پھر اسپر بہشت کا بھی وعدہ عطا فرمایا اور
رسول عنایت کیا تو ایسا شفیق عنایت کیا پھر اس چند روزہ دنیائے فانی کے لذائذ کیلئے یہ سامان کرتے ہو
اور آخرت کا کچھ فکر و اندیشہ نہیں **عبرت** یہ دنیا کی تمام عیش و عشرت دولت و جوانی حسن و خوبی اقبال و شہرت
سب ایک خیال ہے جس طرح کوئی رات کو خواب میں شادی کرے اور بہت خرچ لٹاوے یا تخت سلطنت پاوے
پس صبح کو جب آنکھ کھلے تو کچھ نہیں دیکھتا یہی حال اس چند روزہ زندگی مستعار اور اسکی بہار کا ہے اگر کسیکو
بات کا معائنہ کرنا ہو تو پرانے کھنڈرات بالخصوص دہلی میں بادشاہوں کی شکستہ عمارات اور کوشک
ہزار ستونوں کی بنیاد کو دیکھے اور تزک سلاطین تیموریہ کا آئینہ عبرت لال قلعہ ہے دہلی کے کسی بڑے بادشاہ نے اخیر عمر میں
جب سفر کیا ایک نہایت دردناک حسرت کی اشعار کہے ہیں جسکے لفظ لفظ سے عجیب عبرت اور حسرت ٹپکتی ہے

اس کتاب کی بلفظ رجسٹری ہو چکی ہے
اشعار
بدون اجازت مصنف اسمیں سے ایک حرف نہیں نکل سکتا

اشعار بسیار در جہان چمیدیم ۰ بسیار نعیم ناز دیدیم ۰ اسپان بلند بر نشستیم ۰ ترکان گراں بہا خریدیم
کردیم بسے نشاط آخر ۰ چون قامت ماہ نو خمیدیم – یہی کسی نے کیا خوب کہا ہے کہ ؎ ابھی تو بیٹھے ہوئے وہ باہم
بتا رہے تھے غم و الم کو ۰ اسی جگہ پر تو منس رہے تھے بلا کشان رہ ستم کو ۰ کچھ ایسے سوئے کہ پھر نہ جاگے تھکے
ہم انکو جگا جگا کے ۰ اہل نکات نے لکھا ہے کہ حضرت آدم علیہ السلام کو مخلوقات کے نام جتا کر
فرشتوں کا مسجود کیا – تو پروردگار کے اسماء و ذات و صفات کا جاننا کس درجے کو پہنچا دیگا اور حضرت خضر علیہ السلام
کو علم فراست نے حضرت موسی علیہ السلام کی صحبت کے ساتھ مشرف کیا تو امت محمدیہ صلی اللہ علیہ وسلم کو
کتاب اللہ اور سنت رسول اللہ کی صحبت انبیاء تک پہنچا دے تو کیا بعید ہے – وَمَنْ يُّطِعِ اللّٰهَ وَالرَّسُوْلَ
فَاُولٰٓئِكَ مَعَ الَّذِيْنَ اَنْعَمَ اللّٰهُ عَلَيْهِمْ مِّنَ النَّبِيّٖنَ وَالصِّدِّيْقِيْنَ وَالشُّهَدَآءِ وَ
الصّٰلِحِيْنَ ۚ وَحَسُنَ اُولٰٓئِكَ رَفِيْقًا ۝ **ترجمہ** اور جسنے اطاعت کی اللہ اور رسول کی وہ ان
لوگوں کے ساتھ رہیگا کہ جن لوگوں پر خدا نے انعام کیا اور وہ انبیاء اور صدیق اور شہداء اور صالحین ہیں
اور یہ اچھے رفیق ہیں – رفاقت ان لوگوں کی جب حاصل ہوگی جو دل سے اتباع کتاب اللہ اور سنت رسول اللہ
کا ہوگا – کما قال اللہ تعالے – يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوا ادْخُلُوْا فِي السِّلْمِ كَاۗفَّةً ۠ وَلَا تَتَّبِعُوْا خُطُوٰتِ
الشَّيْطٰنِ ۭ اِنَّهٗ لَكُمْ عَدُوٌّ مُّبِيْنٌ ۝ **ترجمہ** اے ایمان والو آجاؤ فرمانبرداری میں پورے پورے اور شیطان
کی قدم بقدم نہ چلو کیونکہ وہ تمہارا صریح دشمن ہے **تفسیر** خداوند تبارک و تعالے اس آیت میں کل مومنوں سے خطاب
کر رہا ہے اور سبکو سنا رہا ہے کہ دو رنگی اچھی نہیں ہوتی کسیکا ظاہر اچھا ہے اور باطن برا ہے اور کسیکا باطن اچھا ہے
ظاہر برا ہے اسکے معنی اطاعت کی نہیں ہمارے رسول کی خدمت میں پورے پورے مومن ہو کے حاضر ہو اسکے حکم کے آگے
اف نکرو اسکا حکم میرا حکم ہے اسکی اطاعت میری اطاعت ہے اسکا خوش کرنا میرا خوش کرنا ہے خالق زمین و آسمان
جنت و دوزخ کا میں ہوں اور مالک سب کا محمد ہے – ایک بزرگ روایت کرتے ہیں کہ مجکو خواب میں حضرت کی
زیارت ہوئی میں نے عرض کیا یا رسول اللہ میرا حشر بھی آپ کے ساتھ ہوگا کیا میں جنت میں بھی آپ کے ساتھ
رہونگا – فرمایا ہاں کیا مضائقہ ہے اگر تو اتباع کتاب اللہ اور میری سنت کی کریگا تو تو میرے ساتھ
ہوگا – اگر تو نے جسکو دل چاہا مانا اور جسکو نہ چاہا نہ مانا یہ پیروی میری نہیں – بچے رہنا پیروی شیطان

اس کتاب کی بلفظہ رجسٹری ہو چکی ہے ـــ بدون اجازت مصنف اسمیں سے کوئی مضمون نقل نہیں ہو سکتا

www.sirat-e-mustaqeem.com

ہے کیونکہ وہ تمہارا دشمن ظاہر ہے۔ اسکے تحت میں ایک حکایت لکھی ہے کہ شیطان انسان کا ایسا دشمن ہوتا ہے **حکایت** بروایت حسن بصریؒ روایت کرتے ہیں حضرت علیؑ سے اور حضرت علی رضی اللہ عنہ سے کہ ایک عابد قوم بنی اسرائیل میں دو سو برس عبادت میں مصروف رہا مگر ہمیشہ اس عابد کے دل میں یہی آرزو رہی کہ ابلیس سے ملاقات کروں اتفاق سے ایک شب شیطان سے ملاقات ہوگئی۔ اسنے پوچھا کہ میری عمر کتنی باقی ہے شیطان نے کہا دو سو برس کی تیری عمر اور ہے یہ کہکر چلا گیا عابد نے دل میں سوچا کہ عمر تو ابھی بہت باقی ہے کچھ دنیا کے عیش و عشرت کرنے چاہئیں پھر توبہ کر لونگا یہ خیال کرکے اُسی شب شراب پیکر ارادہ جاسکاری ایک طوائف کے کوٹھے پر پہنچا وہیں مرگیا۔ دو سو برس کی عبادت ایک دم میں برباد ہوگئی پس یہی پرخیال کر لو کہ شیطان انسان کا کیسا دشمن ہے کہ اس عابد کو ایک وسوسہ میں تباہ کر دیا ایسے ہی ہم تمکو بھی تو اُسنے فریب میں رکھا ہے۔ ہر فرد بشر کو خیال ہے کہ ابھی تو ہماری عمر بہت ہے ابھی کیا قرآن و حدیث کا اتباع کرکے ملا بننا ہے یہ محض وسوسہ شیطانی ہے **بہر کیف** اتباع کتاب اللہ اور سنت رسول اللہ سعادت دارین ہے مگر کچھ خیال نہیں۔ اُن حضرات کی عالی ہمتی پر ہزار آفرین ہے کہ باوجود عہدہ ہائے جلیل القدر کے ہر وقت اُنکو رضا جوئی اللہ اور رسول کا خیال رہتا ہے الحمد للہ فی زماننا ایسے اللہ کے بندے دیندار عامل قرآن و حدیث موجود ہیں۔ چنانچہ **حضرت عالیجناب ممدوح الالقاب حامی دین سید المرسلین جنرل اعظم الدین خان صاحب بہادر مدار المہام ریاست رامپور**۔ جنرل صاحب نواب فخر الدولہ بہادر رئیس لوہارو کے ماموں ہیں آپ بڑی شان و شوکت کے آدمی ہیں وزیر بڑے مدبر ہیں آپکے استقلال اور بیدار مغزی کی تعریف نہیں ہوسکتی ہر چند کہ ہزارہا [illegible] مشکلات اور پیچیدگیاں سدّ راہ ہوئیں لیکن آفرین ہے اُس شیر مرد پر کہ تیوری پر بل تک نہیں آیا بلکہ انتظام عمدہ روز بروز ترقی پذیر ہی ہوتا گیا علاوہ بریں با دبریں ہمت مردانہ تو آپ بڑے دیندار۔ پابند صوم و صلوۃ۔ بڑے فیاض۔ بادل سیر چشم۔ متواضع۔ شریف نواز۔ مسکین پرور۔ عادل۔ آنکھ میں حیا شرم۔ بہت ہی خدا ترس۔ شریف اور حاجتمندوں سے بڑی فراخ دلی سے سلوک ہوتے ہیں اسلام کی ترقی کا آپکو بہت خیال ہے انکھوں ہی سے رونق اسلام ہے **فقیر** بھی جنرل

صاحب

اس کتاب کی بلفظ رجسٹری ہو چکی ہے بدون اجازت مصنف اسکے کوئی نہیں نقل سکتا

www.sirat-e-mustaqeem.com

صاحب کا تہ دل سے شکریہ ادا کرتا ہے **شکریہ** طہر اللہ قلبک فی قلوب الابرار و ذکی عملک فی
عمل الاخیار **الغرض** سبحان اللہ کیا واعظ ہے کہ بندگان خدا کو کل احکام سے خبر دے رہا ہے اور ارشاد
فرما رہا ہے اَلسَّخِیُّ قَرِیْبٌ مِّنَ اللّٰہِ قَرِیْبٌ مِّنَ النَّاسِ قَرِیْبٌ مِّنَ الْجَنَّۃِ وَبَعِیْدٌ مِّنَ النَّارِ
واہ واہ واعظ کس عمدگی اور خوبصورتی کے ساتھ مضامین کو پیش کر رہا ہے کہ جس سے طبیعت سامع کو ایک فرحت
حاصل ہوتی ہے اور مضامین کا آپس میں ایک عجیب ربط و ضبط ہے ایک جملہ دوسرے جملہ سے زنجیر کے حلقوں
کی طرح مربوط اور مسلسل ہے گویا ایک دوسرے کی دلیل ہے مخاطب کے دل پر ذرا بھی تکان نہیں معلوم ہوتا خیال تو کرو اَلسَّخِیُّ
قَرِیْبٌ مِّنَ اللّٰہِ قَرِیْبٌ مِّنَ النَّاسِ قَرِیْبٌ مِّنَ الْجَنَّۃِ وَبَعِیْدٌ مِّنَ النَّارِ **ترجمہ** سخی اللہ کے
قریب لوگوں کے قریب جنت کے قریب اور دوزخ سے بعید ہے **سبحان اللہ** کیا عمدہ کلام نبوی ہے جس پہلو سے چاہو
مطلب پہلو ایک طرز یعنی یہی ہے سخی خدا کو بھاتا ہے خلقت کو محبوب ہے جنت کو پیارا ہے دوزخ سے کیا
کام **حدیث** فرمایا حضرتؐ نے سخاوت نام ایک درخت کا ہے وہ درخت بہشت میں ہے شاخیں
اسکی دن قیامت کو میدان محشر میں ہونگی جو سخی ہوگا شاخیں اس درخت کی میدان محشر سے انکو
پکڑ کر جنت میں لیجاوینگی۔ ایسے ہی فرمایا حضرتؐ نے کہ بخل بھی ایک درخت ہے کہ جڑ اسکی دوزخ میں
اور شاخیں اسکی میدان محشر میں ہونگی جس بخیل کو چاہینگی پکڑ کر دوزخ میں لیجاوینگی **فرمایا** حضرتؐ نے
اَلْجَنَّۃُ دَارُ الْاَسْخِیَاءِ یعنی جنت گھر سخیوں کا ہے **حکایت** حضرت عیسیٰ نے ایک مردہ کی قبر پر
عذاب ہوتے ہوئے دیکھا۔ دعا کی وہ مردہ زندہ ہو کر قبر سے باہر آیا۔ آپ نے فرمایا کتنے برس تجھے مرے ہوئے
عرض کیا چار سو برس ہوئے یا نبی اللہ فرمایا تو مسلمان ہے یا کافر۔ عرض کیا میں تمنا میں رہا کہ مسلمان ہوں
اسی حال میں موت آگئی۔ اب ایمان لایا چار سو برس تک زندہ رہا حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے جناب
باری میں عرض کی کہ یہ درجہ اسکو کیوں ملا حکم ہوا یہ سخی تھا برکت سخاوت سے یہ مرتبہ اسکو دیا۔ اِنَّا لَا
نُضِیْعُ اَجْرَ مَنْ اَحْسَنَ عَمَلًا یعنی ہم کسی کا اچھا عمل ضائع نہیں کرتے ہیں **حدیث** فرمایا
حضرتؐ نے اَلسَّخَاءُ اَصْلُ الْاِیْمَانِ۔ سخاوت اصل ایمان ہے **فقیر** کہتا ہے کہ دنیا میں اس سے بہتر
اللہ اور رسول کے نزدیک کوئی عمل نہیں۔ حضرتؐ نے **فرمایا** اُمت میری بہشت میں داخل نہوگی بہت نمازیں

www.sirat-e-mustaqeem.com

پڑھنے اور روزہ رکھنے سے ملکہ داخل ہوگی برکت سخاوت سے مال کا صرف کرنا خدا کی راہ میں بڑی جوانمردی کا کام ہے۔ حضرت کے فیض اثر نے امت میں بھی سخاوت کا وہ اثر کیا۔ کہ الحمد للہ اس زمانہ میں بھی ایسے سخی حامی اسلام و انصار اسلام موجود ہیں کہ جن حضرت کی زبان پر نہیں ہے آیا چنانچہ حضرت عالیجناب نواب ممدوح الالقاب بدر العلما رعندلیب گلستان دولت اقبال بلبل بوستان حشمت و اجلال حاتم کرم سکندر دوراں رستم صفت نوشیروان زمان **نواب ممتاز علیخاں صاحب بہادر** المخاطب بخطاب جلال الدولہ مستقل جنگ رئیس **دوجانہ** دام اقبالہ جو جو خوبیاں اللہ تعالے نے ذات بابرکات میں عطا فرمائی ہیں میں بیان نہیں کرسکتا آپکی رفعت شان کے آگے بلندی آسمان پست اور دولت و حشمت کے سامنے قارون تنگدست ہے سخاوت حاتمانہ شجاعت رستمانہ نوابی صوف کی تمام عالم میں مشہور ہے آپ کے خوان کرم سے کوئی ہی فرد بشر بچا ہوگا۔ آپ بڑے فیاض۔ باذل۔ سخی ہیں۔ آپکی خاندان میں کوئی ایسا سخی نہیں ہوا۔ آپکی سخاوت اور بلند حوصلگی نے قصہ حاتم جہان کے دل سے بھلا دیا۔ دامن اخلاق آپکا بڑا وسیع اور کشادہ ہے۔ طبیعت جناب کی ہمیشہ سے بتواضع و تکریم آمادہ ہے ہر کہ و مہ آپکے لطف و کرم کا مداح ہے۔ آپ نے ہزارہا غربا کو فیض ہے آپکا ہونا بھی رونق اسلام ہے **فقیر** بھی نواب ممدوح کا دل سے شکریہ ادا کرتا ہے **شکریہ** طَهَّرَ اللّٰهُ قَلْبَكَ فِي قُلُوبِ الْأَبْرَارِ وَزَكَّى عَمَلَكَ فِي عَمَلِ الْأَخْيَارِ۔ حضرت **سید ظہور الحسن صاحب** مصاحب باختصاص حضور نواب ممدوح۔ آپ سندی سید ہیں۔ بڑے ملنسار۔ نہایت خلیق۔ برتاؤ عمدہ۔ وعدہ کے سچے جوان صالح۔ بردبار۔ علماء کے قدردان۔ کلمہ خیر سے یاد کرنیوالے متواضع۔ شریعت نواز۔ بامروت آدمی ہیں۔ شہر دہلی میں آپکا خاندان مشہور ہے۔ اور جناب سید احمد خاں صاحب بہادر علیگڈھ آپکے حقیقی ماموں ہوتے ہیں آپکا دم بھی بسا غنیمت ہے **فقیر** بھی آپکا تہ دل سے شکریہ ادا کرتا ہے **شکریہ** طَهَّرَ اللّٰهُ قَلْبَكَ فِي قُلُوبِ الْأَبْرَارِ وَزَكَّى عَمَلَكَ فِي عَمَلِ الْأَخْيَارِ

فضائل قرض حسنہ از قرآن و حدیث

قال اللہ تبارک و تعالے مَنْ ذَا الَّذِي يُقْرِضُ اللّٰهَ قَرْضًا حَسَنًا فَيُضَاعِفَهُ لَهُ أَضْعَافًا

کَثِیۡرَۃً ط ترجمہ کوئی ہے جو اللہ کو قرض حسنہ دیوے تاکہ پھر اُسکو خدا دوگنا کرکے بہت بڑا کر دیوے تفسیر سبحان اللہ اللہ تعالے نے اپنے بندوں کو اپنی راہ میں مال صرف کرنیکی کس عمدہ طور سے ترغیب دی ہے جو بیان سے باہر ہے۔ کہ کوئی ہے جو اللہ کو قرض دے اور اُسکا عوض دنیا و آخرت میں بیشمار لے فقیر کہتا ہے کہ خدائے تعالے قرض مانگنے سے پاک ہے مگر اللہ کی راہ میں صرف کرنیکو۔ اللہ نے قرض سے تعبیر کیا ہے۔ غرض اللہ کو اس سے حمایت غربا کی منظور تھی کہ جو اُنکو دیگا اُسکے ضامن ہم ہیں۔ اب بن بازہیں یہ کار خیر کافور ہوتے چلا جاتا ہے۔ اسواسطے میں نے چاہا کہ اسکے فضائل لوگوں کو یاد دلاؤں چونکہ انسان کیلئے یہی بڑا توشہ آخرت ہے اسلئے میں نے اسکے فضائل درج کتاب کیئے کہ ناظرین کے ملاحظہ سے گذریں حدیث میں آیا ہے کہ ایک روز سید عالم صلے اللہ علیہ وسلم مدینہ شریف کے کسی کوچہ میں تشریف لیگئے۔ حضور کا گذر ایک تیلی کے گھر پر ہوا۔ آپ وہاں ٹھہر گئے اور فرمایا کہ اس گھر کے مالک کو بلاؤ۔ صحابہ نے آواز دی۔ کہ گھر میں کوئی ہے جلد باہر آئے۔ ہمارے حضور تشریف رکھتے ہیں ایک عورت آئی آپ نے فرمایا کہ تو کیا عمل کرتی ہے عرض کیا فدا ہوں میرے ماں باپ حضور پر ہم لوگ تیلی ہیں۔ فرمایا تم کیا عمل کرتے ہو عرض کیا یہی صوم و صلوۃ آپ نے فرمایا سوا اسکے تم کچھ اور بھی عمل کرتے ہو۔ میں تمہارے گھر پر ایک نور معلق آسمان تک دیکھتا ہوں یہ ثمرہ عمل صوم و صلوۃ کا نہیں پاتا ہوں یہ عمل قرض حسنہ معلوم ہوتا ہے۔ عرض کیا ہاں یارسول اللہ میں نے ایک کو قرض حسنہ دے رکھا ہے۔ الغرض جب حضور واپس تشریف لائے آپ نے اُس نور کو اُسکے گھر پر نہ پایا حضور نے اُس عورت کو طلب کرکے فرمایا اے عورت وہ نور اب میں نہیں دیکھتا ہوں اُسنے عرض کیا یارسول اللہ میں نے اُس قرضہ کو اللہ کیواسطے بخشدیا۔ تب آپ نے فرمایا کہ وہ نور اب تیری قبر میں چلا گیا تیرے لئے وہی جلیس و انیس کافی ہوگا سبحان اللہ یہ لوگ کیا دیندار تھے کہ یہی جان و مال اللہ کے راستہ میں فدا کرتے تھے۔ الحمدللہ فی زماننا بھی اللہ کے بندے ایسے دیندار موجود ہیں کہ جان و مال انکا اللہ کے رستہ میں فدا ہے چنانچہ حضرت عالیجناب بلند الصلحا رحیم بخش خانصاحب رئیس قصبہ پائل نمبردار موضع کھیڑہ گجو تحصیل نور ضلع پچھور علاقہ ریاست پٹیالہ۔ جو جو خوبیاں اللہ تعالے نے ذات بابرکات میں عطا فرمائی ہیں قلم کو کہاں طاقت کہ وہ تحریر کرے۔ آپ نہایت دیندار۔ پابند صوم و

صلوۃ

اس کتاب کی باقاعدہ رجسٹری ہو چکی ہے بدون اجازت مصنف اسمیں سے ایک حرف نہیں نکل سکتا

صلوٰۃ۔ سخی۔ فیاض۔ متواضع۔ سیر چشم۔ شریف نواز۔ عابد۔ پرہیزگار۔ خدا ترس ہیں۔ اخلاق میں مجسم
خلق لکھوں تو بجا ہے۔ مروت میں مروت مجسم لکھوں تو زیبا ہے۔ ہر کہ و مہ آپ کی لطف و کرم کا مداح ہے
آپ علمائے دین کے بڑے قدردان ہیں سچ تو یہ ہے کہ ایسوں کا ہونا فی زمانہ بسا غنیمت ہے **فقیر** بھی
خانصاحب موصوف کا دل سے شکریہ ادا کرتا ہے **شکریہ** طَهَّرَ اللّٰهُ قَلْبَكَ فِي قُلُوْبِ الْأَبْرَارِ وَزَكّٰى عَمَلَكَ
فِي عَمَلِ الْأَخْيَارِ۔ **سبحان اللّٰہ** اللہ کے نام دینا بھی کیا عمدہ ہے۔ **حکایت** مولانا شاہ عبدالعزیز صاحب رحمۃ اللہ علیہ
دہلوی کی خدمت میں ایک شخص امیرانہ لباس پہنے ہوئے آیا اور عرض کیا کہ میری سرگذشت سننے کے قابل ہے
حضرت میری عقل کام نہیں کرتی حیران ہوں کیا کروں اور کہاں جاؤں۔ آپ کی خدمت میں اسلئے آیا
ہوں۔ کہ جو ارشاد ہو بجا لاؤں۔ میں لکھنؤ کا باشندہ اور روزگار پیشہ آدمی تھا۔ ایک دفعہ بیکاری کے
باعث تنگی سے گذرنے لگی۔ ارادہ کیا کہ کہیں باہر نکلکر تلاش معاش کروں۔ سرمایہ کم رہگیا تھا
اور دیہہ بدر کو چلا۔ اثنائے راہ میں ریواڑی آئی جس سرا میں چند بھٹیاریاں اور دو ایک کسبیاں
رہتی تھیں میں سرائے میں اُترا۔ گھوڑا باندھکر خاموش چارپائی پر جا بیٹھا۔ چونکہ خرچ پاس تھا۔ اسلئے
خلاف دستور مسافران حیران بیٹھا تھا اتنے میں ایک کسبی آئی اور کہنے لگی۔ میاں مسافر کس فکر میں بیٹھے
ہو کھانے وانے کا سامان کیوں نہیں کرتے۔ میں نے کہا ابھی تھکا ماندا آیا ہوں ذرا سستا لوں تو
کچھ بندوبست کروں۔ وہ چلی گئی۔ ذرا دیر بعد پھر آئی۔ اور کہا اب کیا دیر ہے۔ میں نے پھر وہی جواب دیا
تیسری بار پھر آئی بولی یہ کیا بات ہے گھوڑا ٹاپتا ہے اور تمکو کچھ فکر نہیں۔ ناچار جو بات تھی میں نے سچ
سچ کہدی کہ کوڑی گرہ میں نہیں ہے اب گھوڑا یا ہتھیار بیچتا ہوں تو نوکری کیسے کرونگا اور نہ بیچوں
تو خرچ کہاں سے لاؤں وہ چپکی چلی گئی۔ اور دس روپیہ لاکر میرے حوالے کئے کہ میں نے یہ روپیہ چرخہ کاتکر اپنے کفن
دفن کیلئے جمع کئے تھے آپکو اللہ کے واسطے قرض حسنہ دیتی ہوں اگر تمکو خدا دے تو دیدینا ورنہ معاف
غرض میں وہ روپیہ خرچ کرتا ہوا دیہہ بدر پہنچا۔ وہاں پر جاتے ہی معقول نوکری ملگئی کچھ ایسا فضل خدا
کا ہوا کہ تھوڑے دنوں میں بہت امیر کبیر ہو گیا۔ گھر سے خط آیا کہ لڑکا جوان ہوا ہے والدہ بھی تقاضا
کرتی ہیں جلد آنکر شادی کا سامان کرو میں راجہ سے رخصت لیکر بڑے امیرانہ ٹھاٹھ سے چلا پھر ریواڑی

اس کتاب کی بلفظ رجسٹری ہو چکی ہے میں بلا اجازت مصنف اسمیں کوئی کمی بیشی نہیں کر سکتا

www.sirat-e-mustaqeem.com

میں اُسی سرائے میں آکر اترا تو کسی کا حال دریافت کیا لوگوں نے کہا کوئی ذوم کی مہمان ہے جلد اسکے پاس گیا لیس سُنائی وہ سُنتے ہی لیس کے جان بحق ہو گئی تجہیز و تکفین کی اپنے ہاتھ سے اُسکو قبر میں اُتار دفن کرکے چلے آئے جب آدھی رات گذری تب خیال آیا کہ ہنڈوی یا پنجہزار کی جیب میں نہیں ہے بڑی پریشانی ہوئی خیال کرتے کرتے یہ بات ذہن میں گذری کہ ضرور قبر میں ہی جا رہا پائی ہے اٹھ کہ قبرستان پہنچا قبر کھود کر دیکھتا ہوں کہ میت قبر میں نہیں ہاں ایک طرف کو دروازہ سا نظر آتا ہے۔ اُسکے اندر چلا گیا نہایت پر فزا اور دلکشا باغ نظر آیا اُسمیں ایک **مکان** عالیشان ہے فرش فروش سے آراستہ ہے اور ایک عورت نہایت حسین و مہ جبین بیٹھی ہے۔ دل میں خیال آیا کہ آہا یہ تو کسی شاہزادی کا مکان ہے ایسا نہو کوئی مجھے روکے ٹوکے جھجک کر قدم ہٹایا ہی تھا کہ اُسکے گرد جو پرستار و غلام دست بستہ کھڑے تھے اُنمیں سے ایک کو میرے پاس بھیجا وہ بلا کر مجھکو لے گیا وہ عورت دیکھتی ہے کہتی ہے کہ میاں صاحب تمنے مجھکو نہیں پہچانا۔ کہا نہیں کہا جی میں تو وہی ہوں جسے تمکو دس روپیہ قرض حسنہ دئے تھے آج اُسکی بدولت اللہ نے یہ عروج مجھکو عطا فرمایا ہے اور اللہ نے مجھے بخشدیا کہ اُسنے ہمارے حبیب **محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم** کی حدیث پر عمل کیا۔ اب سوچے کیا بازپرس کروں **شعر** اُسے فضل کرتے نہیں لگتی بار + نہو اُس سے مایوس امیدوار کہا میاں صاحب یہ آپکی ہنڈوی موجود ہے جو قبر میں گر پڑی تھی اب دیر نکرو جلد چلے جاؤ یہاں بدون عمل کے ٹھہرنا مشکل ہے میں نے دست بستہ عرض کیا کہ ذرا یہاں کی سیر تو کر لوں وہ بولی یہاں کی سیر قیامت تک بھی نکر سکو گے اور یہ آیت پڑھی کہ یہ وہ ملک ہے قال اللہ تبارک و تعالی وَإِذَا رَأَيْتَ ثَمَّ رَأَيْتَ نَعِيمًا وَمُلْكًا كَبِيرًا ۝ **ترجمہ** اور جب دیکھیگا تو پھر دیکھیگا نعمت اور بادشاہت بڑی۔ میاں صاحب ملک کی الحمدللہ یہ شان ہے پھر تو کیا دیکھ سکیگا اتنی ہی دیر میں دنیا کے اندر کیا سے کیا ہو گیا ہوگا بس تم جاؤ خیر میں اُسکے کہنے کے موافق چلا آیا **یا مولانا شاہ صاحب** شاید کوئی تین گھڑی کا عرصہ لگا ہوگا قبر کے باہر نکلکر دیکھتا ہوں تو زمانہ کا رنگ ہی اور ہے نہ وہ تکیہ نہ وہ سرائے نہ وہ آدمی نہ وہ بستی سرائے کی جگہہ پر شہر آباد ہے جس سے پہلا حال پوچھتا ہوں وہ مجھکو دیوانہ بتلاتا ہے اور کہتا ہے میاں خیر ہے کیسی سرائے اور کون امیر ۝ اے ہم نفس پوچھ عبث ہی کہاں سرائے + ہم ہیں مسافر اور جہاں کاروانسرائے آخر ایک آدمی نے کہا کہ چلو میں

www.sirat-e-mustaqeem.com

تمکو ایک بزرگ کے پاس لیچلوں شاید اُن سے کچھہ پتا لگے وہ بڑا معمر آدمی تہا - میرا حال سنکر اُس نے
سر تفکر میں غوطہ لگایا بہت تامل کے بعد کہا کہ ہاں کچھہ کچھہ مجکو یاد ہے میرے پردادا فرمایا کرتے تہے کہ اگلے
زمانہ میں یہاں صرف ایک سرا ہی تھی اور اُسمیں ایک کسبی آباد تھی ایک امیر آکر ٹہیرا اور اُس کسبی کا گو رکو کھتر
کیا مگر آدہی رات کو وہ ہی غائب ہوگیا کچھہ پتا نہ لگا ہمراہی اُسکے رو پیٹ کر چلے گئے اس بات کو کوئی
تین سو برس کا عرصہ گذرا ہوگا - میں نے حال بیان کیا کہ وہ امیر میں ہوں میں نے قبر میں یہ کیفیت
دیکھی - لوگ حیرت کرنے لگے - اب مجکو کچھہ خبط سا ہوگیا نہ گھر ہے نہ در ہے کہاں جاؤں اور اس زندگی
کو کیا کروں - شاہصاحب نے کہا کہ بیشک وہاں کی ایک گھڑی یہاں کی ایک صدی ہوتی ہے اب بیت اللہ
کو چلے جاؤ باقی عمر یاد الٰہی میں گذار دو - **فقیر** کہتا ہے کہ حضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے اثر فیض نے امت میں
وہ اثر کیا ہے کہ اس حدیث کی عامل اسوقت بہی موجود ہیں قرض حسنہ تو کیا چیز ہے اُنکا جان و مال
اللہ کیواسطے موجود ہے - چنانچہ **حضرت عالیجناب بدر الصلحا** ر صاحب خلق محمدی تابع شریعت
احمدی افضل الکرام اشرف العظام ملک سیر فرشتہ صورت **خان بہادر حافظ محمد عبد الکریم**
صاحب رئیس قدیم میرٹھ جو خوبیاں اللہ تعالے نے ذات بابرکات میں عطا فرمائی ہیں میں
بیان نہیں کرسکتا - آپ نہایت متقی - اور دیندار - پابند صوم وصلوۃ - فیاض - سخی - بادل متشرع
خیر تیم - حافظ قران - متواضع - مخیر باخیر - مسکین پرور - دستگیر بیکیاں - شریف نواز - علماء
فقرا کے بڑے قدر دان - آپکی سخاوت اور بلند حوصلگی نے قصہ حاتم جہان کے دل سے بہلا دیا دامن
اخلاق آپکا بڑا وسیع اور کشادہ ہے طبیعت آپکی ہمیشہ سے تواضع و تکریم آمادہ ہے ہر کرو مہ آپکے
لطف وکرم کا مداح ہے آپکی ذات سے ہزارہا غربا کو فیض ہے سچ تو یہ ہے کہ ایسوں ہی سے رونق اسلام ہے
فقیر بہی خان بہادر کا تہ دل سے شکریہ ادا کرتا ہے **شکریہ** طَهَّرَ اللّٰهُ قَلْبَكَ فِي قُلُوْبِ الْاَبْرَارِ
وَزَكّٰى عَمَلَكَ فِي عَمَلِ الْاَخْيَارِ **رئیس صاحب موصوف** کو اللہ تعالے نے کیا کیا صالح
اور امین و دیانتدار لوگ عطا فرمائے ہیں جیسے **زبدہ فقہاے جہان صلحاے زمان**
اعرف العرفا افضل الفضلا تونگر صورت درویش سیرت انسان پیکر فرشتہ صفت

اس کتاب کی بالفظ رجسٹری ہوچکی ہے مشتہر بدون اجازت مصنف اسمیں سے ایک حرف [illegible]

www.sirat-e-mustaqeem.com

مفسر بے بدل فقیہہ بے مثل محقق مسائل دین شرع متین حضرت مولانا **مولوی محمد سمیع صاحب**
مصنف انوار ساطعہ۔ جو جو خوبیاں اللہ تعالے نے ذات بابرکات میں عنایت فرمائی ہیں بیان نہیں ہو سکتا
یہ صاحب عالم باعمل۔ مُبرّا از حرص و امل۔ عشاق رسول اللہ۔ اعلے درجہ کے مصنف۔ حدیث و تفسیر فقہ میں
کمال رکھتے ہیں۔ زہد و تقوے بدرجہ غایت ہے۔ دیانتدار متقی۔ امین۔ خدا ترس۔ متین۔ کم گو۔
متواضع۔ بامروت آدمی ہیں۔ اس حدیث کا آپ میں مصداق پایا جاتا ہے خَيْرُ النَّاسِ مَنْ
يَنْفَعُ النَّاسَ۔ کلمۂ خیر کہنے سے درگذر نہیں کرتے۔ اخلاق بدرجہ غایت۔ سچ تو یہ ہے ایسوں ہی کا
ہونا زینت اسلام ہے۔ آپکا دم بسا غنیمت ہے **فقیر** بھی مولانا موصوف کا تہِ دل سے شکریہ ادا
کرتا ہے **شکریہ** طَهَّرَ اللّٰهُ قَلْبَكَ فِي قُلُوبِ الْأَبْرَارِ وَزَكَّى عَمَلَكَ فِي عَمَلِ الْأَخْيَارِ۔

فضائل نماز

سبحان اللہ ہمارے رسولخدا صلے اللہ علیہ وسلم جو چیز ہمارے لئے خدا سے لائے یک سے ایک عمدہ لائے
نماز لائے تو ایسی لائے کہ جسکی خوبیاں اور فوائد کتاب اللہ اور حدیث رسول اللہ میں جا بجا مذکور ہیں۔
مختصر طور پر **فقیر** بھی کچھ فضائل بیان کرتا ہے۔ اصل تو یہ ہے کہ ہم تمکو خدا اور رسول سے نماز
کیا عطا ہوئی ہے بلکہ ایک طریقہ محبت عطا ہوا ہے کہ جسکے ذریعہ سے ہم اپنا حال دربار الٰہی میں عرض
کر سکتے ہیں **فقیر** کہتا ہے کہ محبت وہ چیز ہے کہ جہاں انسان عقل کے ذریعہ سے برسوں میں مسافت
طے کرتا ہے اس محبت کے وسیلہ سے ایک لمحہ میں پہنچتا ہے **حکایت لطیف** نقل ہے کہ حضرت
جنید رحمہ اللہ رضی ایک روز مسجد میں تشریف رکھتے تھے ایک شخص آیا اور کہا کہ حضرت آپکا وعظ شہر ہی میں
کام کرتا ہے یا جنگل میں بھی تاثیر بخشتا ہے آپنے حال پوچھا اُسنے عرض کیا کہ چند اشخاص فلاں مقام پر جنگل کے
اندر راگ رنگ میں مصروف اور شراب سے سرمست ہیں آپ سیدھے تنہا اٹھ کھڑے ہوگئے اور منہ لپیٹ کر جنگل کی
راہ لی جب قریب پہنچے تو وہ لوگ بھاگنے لگے فرمایا بھاگو مت میں بھی تمہارا ہم مشرب ہوں اسی لئے آیا ہوں
وہ لوگ جمع ہو کر بیٹھ گئے آپنے فرمایا کہ ہمارے واسطے بھی تو لاؤ شہر میں تو پی نہیں سکتا ہوں آج تمہارا حال سُنکر
پوشیدہ طور پر یہاں آیا ہوں کہ یاران ہم مشرب میں چلکر پیوں اُن لوگوں نے کہا کہ حضرت ہمکو یہ معلوم

ہوتا تو ہمیشہ آنکو بلایا کرتے افسوس کہ اسوقت کچھ بھی شراب باقی نہیں ہے فرماؤ تو شہر سے منگائی جائے
آپنے فرمایا کہ تمکو کوئی ایسی بات نہیں آتی کہ شراب خود بخود آجایا کرے وہ بولے کہ اے صاحب یہ کمال تو ہم
میں نہیں ہے فرمایا کہ آؤ میں تمکو ایک ایسی بات سکھلا دوں کہ شراب خود آجائے پھر شراب انکے منہ پر اور دیکھو وہ
مشتاق ہوئے کہ یہ کمال تو ضرور بتلا دیجئے۔ کہا اچھا اول نہاؤ پھر کپڑے بدلو کپڑے پاک ہوئی وہ سب نے
غسل کیا اور کپڑے بدلکر آموجود ہوئے۔ آپ انکو وضو کراتے تھے اور فرماتے جاتے تھے کہ ایسا ہی وضو
کیا ہے ہمارے رسول اللہ نے اور صحابہ اور تابعین اور تبع تابعین نے بعد وضو آپ نے فرمایا کہ تم
سب دو رکعت نماز بموجب وصف باندھکر نماز میں مشغول ہوگئے تو آپنے سر برہنہ ہو کر دست بدعا درگاہ
جناب باری میں اٹھائے کہ یا اللہ میرا تو اتنا ہی اختیار تھا کہ تیری جناب میں انکو کھڑا کر دیا۔ یا اللہ یہ تیرے
مہمان ہیں اور تیرے دستر خوان پر حاضر ہیں اپنے مہمان کی سبکو شرم ہوتی ہے اور تو تو بڑا ہی
مہمان نواز ہے تیری عفو الکریمی کی بہت ہی ضرورت ہے اب تجھکو اختیار ہے يُضِلُّ مَنْ يَّشَآءُ وَ
يَهْدِیْ مَنْ يَّشَآءُ **ترجمہ** گمراہ کرتا ہے جسکو چاہتا ہے اور ہدایت کرتا ہے جسکو چاہتا ہے۔
لکھا ہے آپکی دعا انکے حق میں اسی دم قبول ہوئی۔ کہ انکی زبان پر یہ آیت قیام میں جاری ہوگیا اِنَّآ اِلٰی
رَبِّنَا مُنْقَلِبُوْنَ **ترجمہ** تحقیق ہم اپنے رب کیطرف پھر جانیوالے ہیں اِنَّا نَطْمَعُ اَنْ يَّغْفِرَ لَنَا رَبُّنَا
خَطٰيٰنَآ اَنْ كُنَّآ اَوَّلَ الْمُؤْمِنِيْنَ **ترجمہ** تحقیق ہم امید رکھتے ہیں کہ بخشے واسطے ہمارے پروردگار
ہمارا گناہ ہمارے اسواسطے کہ ہوئے ہم اول ایمان لانیوالے **سبحان اللہ** کیا مہمان نوازی فرمائی کہ سب
کی حالت قیام میں اہل اللہ اور کاملین کی ہوگئی **حضرت جنید** حقیقت میں بڑے فیاض تھے اور انکی
ذات سے بہت کچھ فیض ہوا **فقیر** کہتا ہے کیا ہی عمدہ نماز ہے یہ مختصر سا حال نماز کا عرض کیا
گیا ہے اور انکے صحابہ اور کاملین کا سجدہ میں رونا اور تمام عاشقانہ ہیئت بنا کر ادب کے ساتھ جناب
کبریا میں جانا بیان ہو رہا ہے۔ الحمد للہ فی زماننا اللہ کے بندے باوجود اس جاہ و جلال اور عہدہ
جلیل القدر کے امراء صالحین میں سے ایسے ایسے متقی اور دیندار موجود ہیں کہ رات کو سجدہ میں
روتے ہیں اور جناب باری میں نہایت عجز و نیاز سے گریہ وزاری کرتے ہیں چنانچہ **حضرت عالیجناب**

بدون اجازت مصنف اسکے طبع نہیں نکل سکتا مطبع الصلحار یہ کتاب بلفظ رجسٹری ہو چکی ہے

www.sirat-e-mustaqeem.com

بدر الصلحی ابرار حسن صاحب صاحب بہادر رئیس اعظم شاہجہانپوری حال ڈپٹی کلکٹر ضلع مظفر نگر
جو جو خوبیاں اللہ تعالے نے ذات بابرکات میں عنایت فرمائی ہیں انکا بیان دشوار ہے۔ آپ نہایت پابند صوم
صلوٰۃ متقی خدا ترس عادل متواضع دیانتدار متین کم گو۔ اعلے درجہ کے فیاض۔ بڑے
صاحب مروت دامن اخلاق آپکا بڑا وسیع اور کشادہ ہے۔ آنکھ میں حیا و شرم بدرجہ غایت ہے۔ شریف نواز ہیں
ادنے و اعلے کیطرف نظر فلاح ہے۔ علماء و فقراء کے آپ بڑے قدردان ہیں۔ آپکا دم غنیمت ہے آپ سے
رونق اسلام ہے۔ فقیر بھی رئیس ممدوح کا تہ دل سے شکریہ ادا کرتا ہے **شکریہ** طَهَّرَ اللّٰهُ قَلْبَكَ
فِي قُلُوبِ الْأَبْرَارِ وَزَكَّى عَمَلَكَ فِي عَمَلِ الْأَخْيَارِ۔ **حضرت عالیجناب معلی القاب بدر الصلحی**
مولانا مولوی سید افتخار علی صاحب خلف الصدق سید انور علی صاحب رئیس اعظم فرید آباد۔ جو جو
خوبیاں اللہ تبارک تعالے نے ذات بابرکات میں عنایت فرمائی ہیں بیان انکا نہیں ہو سکتا۔ آپ سید
سندی اعلے درجہ کے بزرگ ہیں۔ بڑے بحر و دریا دل۔ فیاض مسکین پرور سخی۔ آنکھ میں حیا و شرم ہے
پابند صوم و صلوٰۃ متقی۔ عابد مرتاض۔ کل سادات عظام فرید آباد کی ناک معزز مقتدر رئیس ہیں
گویا فرید آباد کی آپ عزت ہیں اور بزرگ ہیں دامن اخلاق آپکا بڑا وسیع اور کشادہ ہے ہر کہ و مہ آپ کے
لطف و کرم کا مداح ہے اور سچ تو یہ ہے کہ ایسوں ہی سے زینت اسلام ہے فقیر بھی رئیس ممدوح کا تہ دل سے شکریہ
ادا کرتا ہے **شکریہ** طَهَّرَ اللّٰهُ قَلْبَكَ فِي قُلُوبِ الْأَبْرَارِ وَزَكَّى عَمَلَكَ فِي عَمَلِ الْأَخْيَارِ۔ بھائیو
رؤسا کا دینداری میں یہ حال اور یہ اللہ اور رسول کا خوف ہے اور اکثر حال یہ ہے کہ ایک خشک روٹی پر احکام اسلام
سے غافل۔ فَاعْتَبِرُوا يَا أُولِي الْأَلْبَابِ۔ گویا دنیا کی لاکھوں نعمتیں و بیشمار خوبیاں کسیکو اسکی رحمت سے حاصل
ہو جائیں مگر تاہم کیا آخر عزیز یا نہ اس ملک سے جانا اور ہر چیز کو چھوڑ جانا ہے کیونکہ یہ ترکیب اجسام آخر کو منہدم ہونے والی
ہے یہ خاک کا گھر مٹی میں ملنے والا ہے۔ ہمارا بدن کے وہ حالات جو تیس برس چالیس برس عیش میں آتے ہیں زمانہ ان جاتا ہے یہ خبر سناتے
ہیں ادھر بال سفید ہونے لگے ادھر چہرہ کی تازگی میں فرق آنے لگا آنکھ کان بھی جواب دینے لگے سب کیل
پرزے ڈھیلے ہونے لگے طبیعت اپنے کاروبار سے معطل ہونے لگی ایک ان بلبلہ سا بیٹھ گیا سب عیش و آرام
خواب و خیال ہو گئے سب نعمتیں جاتی رہیں پس جب تک اس عالم میں سب نعمات اور ہر طرح کی فرحت نصیب

اس کتاب کی بالفعل رجسٹری ہوچکی ہے بدوں اجازت مصنف اسمیں سے ایک حرف نہیں نکل سکتا

www.sirat-e-mustaqeem.com

ہووے تو کچھ بھی نہوا نتیجہ عبرت فقیر کہتا ہے کہ اس قید حیات میں اللہ اور رسول کو خوش کرو چند روز کے عیش و آرام پر کہ جو فنا ہونیوالا ہے دل نہ لگاؤ دنیا میں بندہ ہمیشہ نہ رہیگا آخر سفر دراز درپیش ہے۔ وہاں جانا ہے کہ جہاں سے پھر آنا نہیں **شعر** رخصت دے باغباں کہ ذرا دیکھ لیں چمن + جاتے ہیں وہاں جہاں سے پھر آیا نہ جائیگا +

ترک صلوۃ سے مشرک ہو جاتا ہے

کما قال اللہ تعالے وَاَقِیْمُوا الصَّلٰوۃَ وَلَا تَکُوْنُوْا مِنَ الْمُشْرِکِیْنَ **ترجمہ** اور قایم کرو نماز کو مت ہو جاؤ مشرکوں سے **فائدہ** یعنی ساتھ ترک کرنے نماز کے کذا فی تفسیر حسینی پس جسنے نماز چھوڑ دی وہ مشرکوں میں داخل ہوا اور یہی ہے مفاد کلام شاہ عبدالعزیز دہلوی کا تحت آیت وَمَا کَانَ اللّٰہُ لِیُضِیْعَ اِیْمَانَکُمْ کے اور حدیث میں ہے کہ فرق درمیان بندہ اور درمیان کفر و ایمان کے نماز ہے پس جسنے چھوڑا نماز کو پس تحقیق کہ اسنے شرک کیا **حدیث** قیامت کو روز ملائک شکر کرینگے کہ خدا تعالی نے ہمکو آدمی کی خلقت میں نہیں پیدا کیا مسلمان شکر کرینگے کہ ہمکو یہودی نہ بنایا یہودی کہینگے کہ ہم نصرانی نہیں ہوئے نصرانی شکر کرینگے کہ ہم مجوسی نہیں ہوئے مجوسی شکر کرینگے کہ کافر نہیں ہوئے کافر شکر کرینگے کہ ہم منافق نہیں ہوئے منافق شکر کرینگے کہ ہم حاسد نہیں ہوئے حاسد شکر کرینگے کہ ہم حیوانات مثل ہاتھی گھوڑے و اونٹ و گدہے و بکری و کتے و سور کے نہیں ہوئے سور کہیگا الحمد للہ میں تارک الصلوۃ تو نہیں ہوا معلوم ہوا تارک الصلوۃ سے بدتر کوئی مخلوق دنیا میں نہیں **شعر** شیطاں ہزار مرتبہ بہتر ز بے نماز + کو سجدہ پیش آدم و این پیش حق نکرد + **حدیث** عن عبداللہ بن عمرو بن العاص عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم انہ ذکر الصلوۃ یوما فقال من حافظ علیہا کانت لہ نورا و برہانا و نجاتا یوم القیمۃ ومن لم یحافظ علیہا لم یکن لہ نورا ولا برہانا ولا نجاۃ وکان یوم القیمۃ مع قارون و فرعون و ہامان و ابی بن خلف **ترجمہ** روایت ہے عبداللہ بن عمر سے کہ نقل کی پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ کہ انہوں نے ذکر کیا نماز کا ایک دن پھر فرمایا کہ جسنے محافظت کی نماز پر ہوگی وہ اسکے لیے دن قیامت کے روشنی اور دلیل ایمان کی اور مخلصی آگ سے اور جسنے محافظت نہ کی اسپر نہ ہوگی وہ اسکے لیے روشنی اور

اس کتاب کی ملفظ رجسٹری ہو چکی ہے بدون اجازت مصنف کے اسمیں سے ایک حرف نہیں نکل سکتا

www.sirat-e-mustaqeem.com

نہ دلیل اور نہ نجات اور معذب ہوگا وہ دن قیامت کی ساتھ قارون اور فرعون ہامان اور ابی بن خلف کی **فائدہ** اس حدیث سے معلوم ہوا کہ کفر تارک الصلوۃ اعلے درجہ کا کفر ہے ورنہ قیامت کی روز اعلے درجہ کے کافروں کے ساتھ نہوتا **نکتہ عجیبہ** اس حدیث میں نکتہ عجیبہ ہے کہ جسکو غافل کر دیا نماز سے اسکے مال نے وہ قارون کے ساتھ ہوگا- اور جسکو غافل کیا نماز سے اسکے ملک اور سلطنت نے سو وہ ساتھ فرعون کے ہوگا اور جسکو غافل کیا نماز سے اسکی تجارت نے وہ ساتھ ابی بن خلف کے ہوگا اور جسکو غافل کیا نماز سے اسکی سرداری اور ملازمت نے وہ ہامان کے ساتھ ہوگا -

حکایت لطیف ایک شخص دہلی میں وارد ہوکر لب دریائے جمن ٹہیرے بولتے نہیں تھے حضرت مولانا شاہ عبد العزیز صاحب انکے پاس تشریف لیگئے - اس شخص نے مولانا صاحب کی تعظیم دی اور حال اپنا اس طرح پر بیان کیا کہ ہم دو شخص اعلے درجہ کے رئیس تھے آپسمیں بہت محبت رکھتے تھے بہت ملکوں کی سیر کی ایکدفعہ دوست میرا بیمار ہوگیا اور قضا کی ہم انکو دفن کرنے لگے ایک کٹار پانسو روپیہ کی قیمت کا میری کمر میں تہا وہ نکالکر قبر میں رکھدیا اور وہیں بہول گیا جب آدمی چلے آئے تو وہ مجکو یاد آیا بڑا افسوس کیا رات کی وقت میں نے جاکر قبر کہودی تو دیکہا کٹار بدستور رکھا ہے لیکن وہ مردہ قبر میں نہیں ہے حیران ہوا ایک کہڑکی نظر آئی اندر گیا دیکہا ایک باغ ہے وہ شخص دوست میرے بیٹھے ہیں اور کلام مجید پڑھتے ہیں مجکو دیکہکر بہت خوش ہوئے کہا کیا عمدہ باغ ہے تم اسکی سیر کرو میں سیر کرتا کرتا قلعہ بعید پر پہونچا وہاں کیا دیکہتا ہوں کہ آتشی مکان ہے لوگونکو پکڑ پکڑ کر اسمیں ڈالتے ہیں اور بہت بیرحمی سے عذاب دیتے ہیں ایک شخص نے میرا ہاتہ زور سے پکڑا کہ ابتک اسکی انگلیوں کے نشان موجود ہیں کہا تو نماز کیوں نہیں پڑہتا تو نے حضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی نافرمانی کی ہم تجکو عذاب دینگے اس عرصہ میں ہی شخص فوت شدہ تلاش کرتے کرتے وہاں پر آپہونچا کہا یہ مرے نہیں ہیں نہ ہیں بعد مرنیکے تمکو اختیار ہے ابتو میری **ملاقات** کو آئے ہیں بڑی مشکل سے انہوں نے مجکو چھڑایا جب سے وحشت مزاج پر آگئی سب کچھہ چھوڑ کر فقیر ہو گیا ہوں آخرت کا فکر بہت دامنگیر ہے کوئی اچھا نہیں لگتا - وہی عذاب آنکھوں کے سامنے ہے شاہ صاحب آپ مجکو نماز سکھلا ئے - لکہا ہے کہ شاہ صاحب انکو ساتھ لے آئے اور نماز سکھلائی وہ شخص

اس کتاب کی بلفظ رجسٹری ہو چکی ہے۔ بدون اجازت مصنف اسمیں سے ایک حرف نہیں نکل سکتا

www.sirat-e-mustaqeem.com

تامدت عمر خدمت میں حاضر رہے انکو کسی نے ہنستے نہیں دیکھا تا عمر روتے رہے **فقیر** کہتا ہے
کہ اس حکایت کے پڑھنے والوں اور سننے والوں اور سنانیوالوں کو عبرت ہو۔

بے دلی سے نماز پڑھنا بہت بُرا ہے

کما قال اللہ تعالےٰ فَوَیْلٌ لِّلْمُصَلِّیْنَ الَّذِیْنَ ھُمْ عَنْ صَلٰوتِھِمْ سَاھُوْنَ **ترجمہ** پس ویل ہے
اُن نماز پڑھنے والوں کے لئے جو اپنی نماز سے بے خبر ہیں **حدیث** عن ابی قتادہ قال قال رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اسوء الناس سرقۃ الذی یسرق من صلوتہ قالوا یا رسول اللہ
وکیف یسرقہا من صلوتہ قال لا یتم رکوعہا ولا سجودہا وخشوعہا رواہ احمد ورواہ
ابو العلی والبو داؤد وطیالسی عن ابو سعید مرفوعاً قال العزیزی اسنادہ صحیح ورواہ الطبرانی نحوہ **ترجمہ** فرمایا
پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم نے بہت بُرا لوگوں کا چوری میں وہ شخص ہے کہ چوری کرتا ہے اپنی نماز سے
صحابہ نے عرض کیا یا رسول اللہ کسطرح چوری کرتا ہے اپنی نماز سے فرمایا نہیں پورا کرتا رکوع اسکا اور نہ
سجود و خشوع اسکا **فائدہ** اس حدیث سے معلوم ہوا کہ پورا نکرنا رکوع و سجود اور خشوع کا نماز میں جیسا کہ
اس زمانہ میں مروج اور معمول ہے گناہ کبیرہ ہے **لطیفہ عجیب** ایک وقت حضرت زین العابدین علیہ السلام
مسجد کوفہ میں تشریف رکھتے تھے ایک اعرابی آکر نماز جلدی جلدی پڑھنے لگا بعد نماز کے دعا مانگنی
شروع کی کہ یا اللہ تو مجھکو حوریں عنایت کر اور جنت عطا فرما اسوقت حضرت زین العابدینؑ نے قریب ہو کر
فرمایا کہ بھائی تیری نماز تو خلاف رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے ہے تو حوریں اور جنت کی کیا طلب کرتا ہے
تو نے تو منافقوں کی سی نماز پڑھی پھر جنت اور حوریں کہاں۔ جیسا کام ویسا انعام جیسی محبت
ویسا ہی مرتبہ ملیگا **شعر** گندم از گندم بروید جو ز جو + پاؤ گے وہی جو بو رہے ہو تو یہ فرمانا حضرت
امام زین العابدینؑ کا اُس اعرابی کو بڑا ناگوار معلوم ہوا۔ بے ادبی پر مستعد ہو گیا۔ لکھا ہے کہ اسوقت
اُس اعرابی کے روبرو دوزخ کیا گیا۔ کہ حضرت امام زین العابدینؑ نے سچ تو کہا ہے تو نے بیشک نماز
منافقوں کی سی پڑھی ہے تیرے لئے دوزخ ہی لائق ہے تو نہیں جانتا کہ یہ کون ہیں **شعر** ھٰذَا ابْنُ فَاطِمَۃَ
اِنْ کُنْتَ جَاھِلَہٗ + بِجَدِّہٖ اَنْبِیَاءُ اللّٰہِ قَدْ خُتِمُوْا + **ترجمہ** یہ حضرت فاطمہ کے فرزند ہیں

اس کتاب کی ملفوظ رجسٹری ہو چکی ہے بدون اجازت مصنف اسکے ایک حرف نہیں نکل سکتا

www.sirat-e-mustaqeem.com

اگر تو انکو نہیں جانتا ہے تو اب جان لے انکا نام زین العابدین ہے اِنہیں کے جد پر اللہ کے نبیوں کا
خاتمہ ہوا ہے۔ **حکایت بزرگزادہ** ایک بزرگ مسجد میں تشریف لائے اُنکے ساتھ ایک اُنکا چھوٹا سا لڑکا
تھا جب بزرگ نماز میں مشغول ہوگئے تو اُس لڑکے نے نماز پڑھنے والوں کی جوتیوں کو دو جگہ علیحدہ علیحدہ
کر دیا۔ بعد نماز کے لوگوں نے پوچھا کہ اے لڑکے تو نے یہ کیا۔ کہا کہ ایک جگہ جوتیاں جنتیوں کی ہیں اور
دوسری جگہ دوزخیوں کی۔ لوگوں نے کہا کہ اسکا کیا ثبوت ہے۔ کہا کہ اللہ تعالےٰ فرماتا ہے **فَوَیْلٌ لِّلْمُصَلِّیْنَ**
الَّذِیْنَ هُمْ عَنْ صَلَاتِهِمْ سَاهُوْنَ **ترجمہ** پس اے یعنی دوزخ ہے واسطے اُن نماز پڑھنے والو
کی کہ وہ جو نماز اپنی سے بیخبر ہیں یعنی جو لوگ کہ احکام نماز سے غافل ہیں۔ **فقیر** کہتا ہے یہ بات سب پر
واضح ہے کہ **بعہد** بادشاہ محمد شاہ مرحوم نادرشاہ **درانی** نے قتل عام کیا بعدہ یہ خبر جب بادشاہ محمد شاہ
کو ہوئی تو نادرشاہ کے پاس گیا اور کہا کہ بھائی تو نے بہت مسلمانوں کو ناحق قتل کر دیا۔ آپ خدا کے آگے
کیا جواب دینگے۔ میں اب آپ سے امن چاہتا ہوں۔ نادرشاہ نے اسکے جواب میں کہا کہ میں نے تو کوئی مسلمان
نہیں مارا بلکہ مسلمانوں کو امن دیا ہے۔ محمد شاہ نے کہا کہ میں کیونکر اسکا یقین کروں نادرشاہ نے کہا کہ آپ کے
یہاں کوئی نامی **تیلی** ہے۔ کہا ہاں۔ فرمایا اسکو بلواؤ۔ جب وہ تیلی آیا تو نادرشاہ نے اُس سے پوچھا کہ
ایک لاکھ من تلوں میں سے کسقدر تیل نکلتا ہے اُسنے عرض کیا کہ اسقدر۔ نادرشاہ نے کہا کہ فرض و واجب نماز
کتنے ہیں۔ کہا یہ تو میں نہیں جانتا۔ لکہا ہے کہ نادرشاہ نے اُسکو اپنے ہاتھ سے قتل کیا اور محمد شاہ سے
کہا کہ میں نے ایسے مسلمانوں کو مارا ہے جو صرف نام کے مسلمان ہیں احکام اسلام سے واقف نہیں۔ **ناظرین** کو
اسکے پڑھنے سے عبرت ہونی چاہیئے کہ ہم کس درجہ کے مسلمان ہیں۔ اگر احکام اسلام سے واقف ہیں تو بہتر ورنہ
احکام اسلام کوشش کرکے حاصل کرنے چاہئیں **نقل لطیف** ایک بادشاہ نے اپنے وزیر کو حکم دیا
کہ کل ہمارے دربار میں ایسے لوگ پیش کرو کہ جنہوں نے ایک علم میں دعوے کیا ہو اور اُس علم سے واقف نہوں۔
وزیر نے کہا بہت اچھا۔ کل ایسے لوگ پیش خدمت کرونگا۔ دوسرے روز وزیر نے دو چار ڈھول بجانیوالوں کو
پیش کیا۔ بادشاہ نے پوچھا وزیر یہ کون لوگ ہیں عرض کیا کہ حضور یہ وہی لوگ ہیں کہ انہوں نے علم راگ میں دعوے
کیا ہے اور کچھ نہیں جانتے۔ بادشاہ نے اُنسے پوچھا کہ تم کون ہو۔ عرض کیا کہ جہاں پناہ ہم لوگ شیخ ہیں ڈھول

اس کتاب کی بلفظ رجسٹری ہو چکی ہے سجانے بدون اجازت مصنف اسمیں سے ایک حرف نہیں نکل سکتا

www.sirat-e-mustaqeem.com

بجانے والے - بادشاہ نے کہا تم کیا کام کرتے ہو - عرض کیا کہ جہاں پناہ کچھ راگ گا کر مانگ کھاتے ہیں بادشاہ نے پوچھا کہ بتاؤ کتنے راگ اور راگنیاں ہیں - عرض کیا کہ حضور یہ تو ہم نہیں جانتے بادشاہ نے حکم کیا کہ انکو ہمارے دربار سے نکالدو - کہ انہوں نے علم راگ میں دعوے کیا اور کچھ نہیں جانتے **نتیجہ** اگر احکام اسلام میں ہمارا یہی حال رہا تو اس بادشاہ شہنشاہ حقیقی وحدہ لاشریک کے دربار میں سے بیشک نکالے جاوینگے - اس وقت سوائے حسرت اور ندامت کے کچھ نہ ہوگا - فَاعْتَبِرُوا یَا اُولِی الْاَبْصَارِ - وَمَا عَلَیْنَا اِلَّا الْبَلَاغُ -

نماز جماعت کیساتھ پڑھنے کی فضیلت

حدیث روایت ہے انس رضی اللہ عنہ سے کہا کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ جس نے نماز پڑہی خدا کیلئے چالیس دن جماعت میں اسطرح سے کہ پائی تکبیر اولی لکھی جاتی ہیں واسطے اسکے دو خلاصیاں **ایک** آگ دوزخ سے اور **دوسرے** نفاق سے (یعنی اللہ اسمیں یہ کہتا ہے اسکو دنیا میں علامات منافقوں سے جیسے ریا کسل نماز میں - جھوٹ بولنا وعدہ خلافی کرنا اور فحش بکنے وغیرہ سے **حکایت لطیف** ایک بزرگ کے ہمسایہ میں ایک شخص رہتا تھا - ونرات اسکا یہی شیوہ تہا جھوٹ بولنا اور فحش بکنا - اس بزرگ نے اس خیال سے کہ ہمسایہ کا حق بہت ہوتا ہے اگر یہ اس حدیث پر چالیس روز عمل کر لے تو یہ عادت اسکی جاتی رہیگی اس بزرگ نے اس سے کہا کہ میں تمکو نوکر رکھنا چاہتا ہوں - چار روپیہ ماہواری دونگا - کہا منظور ہیں - عرض کیا کام کیا ہوگا - فرمایا چالیس دنتک میرے ساتھ جماعت سے نماز پڑہنی ہوگی - اس بزرگ نے اس حکمت عملی سے چالیس روز تک نماز باجماعت پڑہائی - بعد چالیس دن کے اسنے تنخواہ چاہی اس بزرگ نے کہا میں نے اس حکمت سے چاہا تہا کہ تو اس حدیث پر عمل کریگا تو تیری یہ عادت جاتی رہیگی - اسنے کہا کہ حضرت میں نے تو نماز چالیس روز بے وضو ہی ٹرکائی ہے افسوس اس بے دلی کے کیا کہنے ہیں **سبحان اللہ** یہ نماز جسکو بخاری اور مسلم نے حضرت ابوہریرہ رض سے روایت کیا ہے - کہا فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے لَا یَزَالُ اَحَدُکُمْ فِی الصَّلٰوۃِ مَا انْتَظَرَ الصَّلٰوۃَ **ترجمہ** یعنی ہمیشہ ایک تم میں کا نماز میں ہے جبتک انتظاری کرتا ہے جماعت کی یعنی مسجد میں بیٹھکر جبتک جماعت کی انتظاری کرتا ہے نماز میں ہے اس حدیث سے فضیلت جماعت اور انتظاری جماعت کا ثواب بہت کچھ ثابت ہوتا ہے **نقل** ہے کہ کسی شہر

www.sirat-e-mustaqeem.com

میں ایک سوداگر دیندار کا مال کثیر تجارت ایک مکان میں رکھا ہوا تھا۔ وہ سوداگر مسجد میں باانتظار ی
نماز بیٹھا ہوا تھا۔ اُسکے نوکر نے آکر کہا کہ حضرت مال والے مکان میں آگ لگ گئی ہے آپ جلد چلیے۔ فرمایا
یہاں پر جماعت تیار ہے میں نہیں جا سکتا۔ لکھا ہے اُسنے اچھی طرح باطمینان نماز جماعت سے فراغت پائی
دل میں خیال کہ حضرت نے فرمایا ہے مَن کَانَ لِلّٰہِ کَانَ اللّٰہُ لَہٗ یعنی جو اللہ کے کام میں ہے اللہ اُسکے
کام میں ہے یہ نہیں ہو سکتا کہ میں اللہ کے کام میں ہوں اور مال میرا جلجا اسی حالت میں اُسکو غنودگی پیدا
ہوئی کیا دیکھتا ہے کہ حضرت تشریف رکھتے ہیں اور ارشاد فرماتے ہیں کہ میں تیرے مال کی حفاظت کرکے
ابھی آیا ہوں مال تیرا جلا نہیں خدا نے مجھے رحمت بنا کے تیرے پاس بھیجا ہے کہ تیرا امتی تیری حدیث
کا پابند ہے ہم اُسکے مال کے حافظ ہیں اور تجھے بشارت کے لیے بھیجتے ہیں کہ بیشک جو ہمارے کام میں ہے
ہم اُسکے کام میں ہیں۔ اللہ اللہ یہ دیندار لوگ کہاں گئے شعر سر احکام دیں پر جھکا دینے والے ۞ خدا کے
لیے گھر لٹا دینے والے ۞ الحمد للہ فی زمانا بھی اللہ کے بندے اس حدیث کے عامل موجود ہیں کہ جن سے ہزارہا
بندگان خدا کو فیض ہے چنانچہ سر امد حکما رسر حلقہ اطبا، علامہ زماں عالی خاندان حکیم
محمد حسن خاں صاحب خلف الرشید حکیم علام قادر خاں صاحب ساکنہ بستی علاؤ الدین ریاست پٹیالہ جو جو خوبیاں اللہ تعالے نے ذات
بابرکات میں عطا فرمائی ہیں بیان نہیں ہو سکتیں جس خوبی کو جو میزان فکر میں وزن کرتا ہوں تو ایک کو ایک
سے برتر پاتا ہوں۔ آپ عابد متقی پابند صوم و صلوٰۃ۔ تہجد گذار۔ حلیم سلیم۔ منکسر المزاج خلیق۔ شریف نواز
مسکین پرور۔ عاشق رسول اللہ۔ خوش عقیدہ۔ اوصاف حمیدہ اخلاق برگزیدہ آپکی خارج از تقریر و بیان و از تحریر ہیں۔ علم اخلاق و فن طبابت میں لاثانی اور
بے نظیر ہیں شافی مطلق نے وہ دست شفا عطا کیا ہے۔ کہ جس مریض کے علاج سے مسیحا ہاتھ اُٹھائے۔ وہ حضرت کے
ایک نسخہ سے بھلا چنگا ہو جائے۔ ارسطو اور افلاطون آپ کے زمانہ میں ہوتے تو بمقتضائے رشک و غیرت اپنی
زندگی سے ہاتھ دھو بیٹھتے۔ ادنے نسخہ نویس حضرت کے مطب کا علوی خاں کے نسخہ پر نام دھرتا ہے حضرت کے
دست شفا میں عنایت الٰہی سے وہ تاثیر ہے کہ خاک کی چٹکی میں خاصیت اکسیر ہے۔ دہلی کے بگڑے ہوئے بیمار
حضرت کو نسخہ سے شفا پاتے ہیں۔ دامن اخلاق آپکا بڑا وسیع ہے ادنے ادنے مریضوں سے باخلاق پیش آتے
ہیں بڑے بڑے حکام سرکار خدمت میں جاتے ہیں۔ ایسا حکیم دیندار نہ دیکھا نہ سُنا ہر وقت تلاوت قرآن

اس کتاب کی بلفظہٖ رجسٹری ہو چکی ہے　بدون اجازت مصنف امین کے ایک حرف نہیں نکل سکتا

www.sirat-e-mustaqeem.com

میں مشغول رہتے ہیں ... ہی سے رونق اسلام ہے فقیر بھی حلیمہ صاحبہ کا دل سے
شکریہ ادا کرتا ہے شکر سعیہا طیبہا اللّٰہ قلبك فی قلوب الابرار وذکی عملك فی عمل الاخیار

کیا پیارا نام ہے اللہ کا

سچ ہے یہ ایسا ہی نام نامی ہے کہ عاشقان الٰہی سکے فریفتہ ہیں **حکایت** سعدون مجنون کا معمول
تہا کہ اپنے کف دست پر اللہ لکہے پہرتے تھے لوگ پوچھتے تھے یہ کیا ہے تو فرماتے کہ پہلے میں نے اللہ کا لفظ دل
وزبان پر لکہا تہا کہ مجکو غیر کیطرف رغبت نہو - اب میں اُسکو ہتھیلیوں پر لکہے پہرتا ہوں کہ میری نظر
غیر پر نہ پڑے **حکایت** سلطان العارفین بایزید بسطامی قدس سرہ نے اثنا سے راہ میں دیکہا کہ عمارت
تیار ہو رہی ہے اسمیں ایک مزدور تہا جب اینٹیں اُٹہاتا تو کہتا اللہ اور جب اینٹیں دیتا تو کہتا اللہ - حضرت
یہ حال دیکہکر بیحال ہوگئے چہرہ کا رنگ متغیر ہوا فرمانے لگے بار خدایا میں جانتا تہا کہ دل کے کا موں کی بنا اللہ پر ہے
اب دیکہا تو کل کاموں کی بنا ہی اللہ ہی پر ہے - ندا آئی کہ ہاں اے ابا یزید اللہ کا نام وہ فرزانہ ہے کہ دوست دشمن یگانہ
بیگانہ ہر ایک اُسکا پڑہنے والا ہے **اشعار** اللہ اللہ این چہ شیرین است نام ٭ شیر و شکر مے شود جانم تمام ٭ اللہ اللہ
مستم از نام خدا - مے چکد از ہر رگم راوق جدا ٭ اللہ اللہ انت لی نعم الوکیل ٭ انت ربی انت حسبی
یا جلیل ٭ اللہ اللہ گو برو تا سقف عرش ٭ بہر معراج تو گردد چرخ فرش ٭ اللہ اللہ این چنین نام خوش مذاق ٭ بحر رحمت ریختہ
جان را رواق **حدیث** جب پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے صدقہ کی ترغیب کی تو بقدر استعداد و
فراخ حوصلہ ہر ایک اپنا مال لاتا تہا حضرت فرماتے تہے مَا خَلَّفْتَ لِعِیَالِكَ اپنی اولاد کے لئے
کیا چہوڑا کوئی ربع کوئی ثلث کوئی نصف بتاتا تہا - جب ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ اپنا سب مال اُٹھا لائے تو بدستور
حضرت نے استفسار فرمایا مَا خَلَّفْتَ لِعِیَالِكَ تو نے اپنے بچوں کے لئے کیا چہوڑا عرض کیا اللہ
سبحان اللہ اہلبیت کی کچھہ اور ہی شان ہے - حضرت علی کرم اللہ وجہہ نے اپنی جان تک اللہ کے رستہ
میں نثار کردی - جان ایک نہایت عمدہ چیز ہے مال کی اسکے آگے کچھہ حقیقت نہیں روایت ہے کہ امیر المومنین
حضرت علی کرم اللہ وجہہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی جگہہ سوئے کہ اگر خدا نکردہ کفار رسول صلی اللہ علیہ وسلم کا
قصد کریں تو میں آپ پر سے اپنی جان قربان کردوں حق تعالے نے حضرت جبرئیل اور میکائیل

بعض اس عالی ہمت کا نام ... حضرت ... اپنی کتاب میں درج کرتا ہوں ۱۲

اس کتاب کی بلنظر رجسٹری ہو چکی ہے بدون اجازت مصنف اسمیں سے ایک حرف چہاپنے کا حق نہیں ہے

www.sirat-e-mustaqeem.com

علیہما السلام سے فرمایا کہ تمہارے درمیان میں نے برادری کی اور ایک کی عمر دوسرے سے بڑی کی تم میں ایسا کون ہے کہ اپنی جان دوسرے کے لیے دیدے جیسا اسوقت علیؑ نے کیا ہے میں نے اسکو محمدؐ کے ساتھ برادری دی سو اُسنے اپنی جان فدا کر رکھی ہے دیکھو اپنے بھائی کی جگہہ سو رہا ہے تم دونو جاؤ اور اُسکو دشمن سے بچاؤ - دونوں آئے جبرئیل علیہ السلام سرہانے اور میکائیل علیہ السلام پائنتی کھڑے ہوگئے تھے تیرے اس حوصلہ عالی پر ہزار آفرین ہے اے فرزند ابو طالب کے - خدائے تعالے اپنے فرشتوں کے ساتھ تیری ذات سے فخر کرتا ہے اور یہ آیت نازل ہوئی وَمِنَ النَّاسِ مَنْ يَّشْرِىْ نَفْسَهُ ابْتِغَآءَ مَرْضَاتِ اللّٰهِ **سبحان اللہ** ان لوگونکو اللہ سے کیا محبت تھی ایک ہم لوگ ہیں کہ دو خشک روٹیوں پر ایسے نام کو فراموش کر رکھا ہے الحمد للہ فی زمانہ بھی ایسے ایسے دیندار بندگان خاص امرائے صالحین اور متقین تھوڑی تعداد میں موجود ہیں کہ محبت الٰہی نے انپر یہانتک ترقی کی ہے کہ ہر کاروبار میں اُسیکا واسطہ اور اُسی کا ذکر مقدم سمجھا ہے اور اپنی خواہش نفسانی کو بمقابلہ احکام اللہ و رسول بالکل مٹا دیا ہے میں بھی اُنکا نام نامی بطور یادداشت اپنی کتاب میں درج کرتا ہوں چنانچہ **حضرت عالیجناب ممدوح الالقاب میر ریاض علی صاحب** خلف الرشید میر انتظام علی صاحب مرحوم رئیس اعظم فریدآباد - جو جو خوبیاں اللہ تعالے نے ذات بابرکات میں عطا فرمائی ہیں میں بیان نہیں کر سکتا آپ سید سندی - بڑے ملنسار - عابد - مرتاض - پابند صوم وصلوۃ - متقی - بڑے فیاض - شریعت نواز قدردان علماء و فضلاء - دامن اخلاق آپکا بڑا وسیع اور کشادہ ہے - بامروت آدمی ہیں - علماء کے ساتھ بڑی فراخ دلی اور کشادہ پیشانی سے سلوک کرتے ہیں کار خیر کیطرف بہت خیال ہے **فقیر** بھی رئیس صاحب کا شکریہ ادا کرتا ہے **شکریہ** طَهَّرَ اللّٰهُ قُلُوْبَكَ فِىْ قُلُوْبِ الْاَبْرَارِ وَزَكّٰى اَعْمَالَكَ فِىْ عَمَلِ الْاَخْيَارِ

بیان عاملان قرآن و عابدان بنی اسرائیل

حکایت ریاض القدس میں لکھا ہے کہ عبد اللہ بن زید نے ایک فقیر دلگیر کو دیکھا کہ راہ میں پڑا ہے نہ آنکھ ہے نہ کان ہاتھ ہے نہ پاؤں بفصاحت تمام شکر ادا کرتا ہے اور بار بار کہتا ہے کہ مجھپر بڑی اللہ کی نعمت ہے عبد اللہ نے کہا اے بندۂ خدا شکرگذاری کے اسباب تیری ذات میں بالکل مفقود ہیں تو کس چیز پر اللہ کا شکر ادا کرتا ہے - کہا اے بطال تو عجب نادان ہے اللہ نے جو مجھپر عنایت کی کسی پر کی ہو گی کیونکہ مجھ سے معصیت

www.sirat-e-mustaqeem.com

گو آلات استراع فرماسے اگر آنکھ ہوتی میں بری چیز کو دیکھتا اگر کان ہوتے میں بری بات سنتا اگر ہاتھ ہوتے اُنسے بری چیز پکڑتا یا ناحق کسیکو مارتا۔ اگر پاؤں ہوتے بُرے کام کیطرف دوڑتا شکر کرتا ہوں کہ اللہ کا یہ فضل کیا کم ہے کہ دل میرا سلامت ہے۔ اور زبان میری اُسکا شکر ادا کرتی ہے تا فردائے قیامت شکرگذار دل میں جگہ پاؤں **حکایت** شیخ ذوالنون نے ایک اعرابی کو دیکھا کہ پڑا سسکتا ہے فرمایا اَھُوَنْتَ تُحِبُّ کیا تو عاشق ہے بولا۔ بلیٰ۔ ہاں میں عاشق ہوں فرمایا کہ تیرا محبوب تجھ سے موافق ہے یا مخالف۔ کہا موافق ہے۔ فرمایا۔ نزدیک ہے یا دور۔ کہا نزدیک ہے۔ فرمایا اگر محبوب موافق و قریب ہے یہ ضعف و ناتوانی نہایت غریب ہے۔ کہا یا بطال اَمَا عَرَفْتَ اَنَّ عَذَابَ الْقُرْبِ اَشَدُّ مِنْ عَذَابِ الْبُعْدِ ۔ عاشقانرا در فراق و در وصال ٭ جام خوں باید کشیدن مال مال ٭ سوز وصل از سوز ہجراں صعب تر ٭ در بیان تشنہ سوختگر ٭ چونکہ ہنگام مناجات آمدے ٭ پائے کوبان سوئے میقات آمدے ٭ در فراقش ذوق دیگر سابقا ٭ در وصالش خر موسیٰ صاعقا ٭ در فراقش سہم جوشش ہمیں ٭ در وصال افتادہ مدہوشش ہمیں ٭ در فراق صبر خود کار دل ست ٭ در وصالش صبر کردن مشکل ست ٭ تا کہ پروانہ جدا از شمع بود ٭ خاطر از سوز نہانی جمع بود ٭ چونکہ با شمعش وصال آمد پدید ٭ ہمچنین حیاں بر جان آں مسکین رسید ٭ سوختن خود را بہ کلی شمع شد ٭ تفرقہ بگذاشت عین جمع شد ٭ تا جمال شمع را افروختند ٭ ہستی پروانہ یا را سوختند ٭ در ظہور نور آں شمع طراز حاصل پروانہ سوزست و گداز۔ **حکایت** ہے کہ حضرت موسیٰ نے ایک عابد کو صحرا میں دیکھا کہ اپنے سرے کی ریاضت اور مجاہدہ میں مصروف ہے اور پرندہائے ہوا اور چرندہائے صحرا اسکے ساتھ مانوس ہیں آپ اُسکا اعزاز بجا لائے حکم پہنچا کہ اسے موسیٰ یہ مرد باوجود اس عبادت اور ریاضت کے دوزخی ہے آپکا رنگ فق ہوا عابد کو یہ مضمون سنایا عابد نے کہا اے موسیٰ اندیشہ کا مقام نہیں ہے جبتک میرے دم میں دم ہے اسکی یاد میں خوش و خرم ہوں من بعد پھر وہ جہاں بھیجیگا میں راضی ہوں۔ اُسیوقت حکم پہنچا اے موسیٰ یہ بہت راضی ہوا اب میں نے اسپر بہشت واجب کی۔ سو سنو مقام غور ہے کہ جو شخص ایسا دوزخی ہو اور مجرد رضا بالقضا ہو جاتے ہم بھی اگر راضی برضا اور صابر بہ بلا اور شاکر بہ نعما ہوں اور عقبیٰ میں

فائز بلقا و رضا ہو جائیں کیا عجب ہے ۔ الحمد للہ فی زماننا اللہ کے بندے ایسے دیندار موجود ہیں جو حکام اعلیٰ ہیں ایسے رضا بالقضا راضی ہو ہیں کہ انکی عالی ہمتی پر ہزار آفرین ہے باوجود ایسے محکمہ کی ملازمت کر کے دینداری اور پابندی صوم وصلوٰۃ بہ نسبت اور لوگوں اس محکمے کے انکو افضل الناس ہی کہا جاوے تو درست ہے چنانچہ

حضرت عالیجناب فیضمآب سجادہ تعلیم خانصاحب خلف الرشید صفدر جنگ خانصاحب ڈپٹی انسپکٹر

جو جو خوبیاں اللہ تعالیٰ نے ذات بابرکات میں عطا فرمائی ہیں میرے بیان نہیں ہو سکتیں آپ دیندار پابند صوم وصلوٰۃ ۔ تہجد گذار ۔ خدا ترس ۔ فیاض ۔ حلیم ۔ کم گو ۔ عادل ۔ متواضع ۔ بڑے صاحب مروت ہیں ۔ دامن اخلاق آپکا بڑا وسیع ہے ۔ علما کے آپ بڑے قدر دان ہیں ۔ برتاؤ آپکا بڑا عمدہ ہے جس مقام کو آپ نے چھوا وہاں کی رعایا چشم پر آپ ہی ۔ قطع نظر اسکے آپ نے ملازمین ما تحت کو ۔ احکام اسلام کا اکثر حکم کرتے رہتے ہیں ۔ اسوقت آپ تھانہ بہرالہ ضلع رہتک میں مقیم ہیں فقیر بھی آپ کا شکریہ ادا کرتا ہے

شکریہ طہر اللہ قلبک فی قلوب الابرار وزکی عملک فی عمل الاخیار

فضیلت علمار امت محمدیہ

حدیث فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے علماء امتی کانبیاء بنی اسرائیل ترجمہ علما امت میری کے مثل انبیار بنی اسرائیل کے ہیں یعنی میری امت کے عالم ایسے ہیں جیسے کہ بنی اسرائیل کے پیغمبر اگر اس حدیث سے یہ مطلب سمجھا جاوے کہ علمائے امت محمدیہ مراتب و مناصب میں مثل موسیٰ عیسیٰ وہارون علیہم السلام وغیرہ وغیرہ کے ہیں یہ منشار ہمارے رسول خدا کا نہیں بلکہ منشا جناب سید عالم کا علمائے امتی کانبیار بنی اسرائیل سے یہ ہے کہ میری امت کے علما سے ایسی ہدایت بندگان خدا کو ہوگی جیسے کہ انبیار بنی اسرائیل سے ہوئی ہے

فقیر کہتا ہے ہمارے نبی علیہ السلام کی امت میں مختلف استعداد کے لوگ ہیں جنکے چار مرتبہ ہیں (۱) عام لوگ ہیں جنکو خدا اور رسول کا کلام پڑھکر سنایا جاتا ہے ۔ اسی لیے فرمایا ۔ یتلو علیہم ایاتہ (۲) مرتبہ خاص لوگوں کا ہے ۔ انکو وہ کتاب سکھائی جاتی ہے یہی عام علما کا مرتبہ ہے علمار ظواہر یہ (۳) مرتبہ ہے اور بعض کو حکمت یعنی شریعت کے اسرار بتلائے جاتے ہیں ۔ یہ مرتبہ علما مجتہدین کا ہے ۔ ان دو گروہ کے لیے ۔ ویعلمہم الکتاب والحکمۃ فرمایا اور یہ اس لیے کہ اگر نبی کی امت میں یہ دو گروہ نہوں

بدون اجازت مصنف اسکے ایک حرف نہیں نکل سکتا
اس کتاب کی بلا اجازت رجسٹری ہو چکی ہے
تو

www.sirat-e-mustaqeem.com

تو اُنکی ہدایت کا سلسلہ بعد اُنکے منقطع ہو جاوے چونکہ حسب سول کے لئے حضرت ابراہیم یہ دعا کرتے ہیں رَبَّنَا وَابْعَثْ فِيهِمْ رَسُولًا مِّنْهُمْ يَتْلُوا عَلَيْهِمْ آيَاتِكَ وَيُعَلِّمُهُمُ الْكِتَابَ وَالْحِكْمَةَ وَيُزَكِّيهِمْ وہ رسول ختم المرسلین ہیں اُنکے بعد نبی کے آنکی حاجت نہیں اسلئے اُنکے وارث علماء و ائمہ مجتہدین ہونے چاہئیں کہ اُنکے بعد اس سلسلہ ہدایت کو قایم رکھیں اسلئے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا علماء امتی کانبیاء بنی اسرائیل **ف** یہاں سے یہ بھی معلوم ہوا کہ ظاہر الفاظ قرآن کے معنی کے علاوہ اور بھی وہ کچھ اسرار قرآن میں ہیں کہ جو خاص لوگوں کا حصہ ہے جو نئی روشنی کے لوگ اسکو نہیں پہنچ سکتے اور یہ امر بدیہی ہے اسلئے نبی علیہ السلام نے فرمایا کہ لوگوں کی اس علم دین میں حاصل کرنے میں مختلف حالات ہیں (رواہ البخاری) پس وہ جو بعض جہلا صرف ظاہری مطلب پر انحصار کر کے ان لوگوں کی فضیلت کا انکار کرتے ہیں اور کہتے ہیں کہ قرآن کے سمجھنے کے لئے کیا چاہیئے وہ بیخبر ہیں (۴) مرتبہ اخص الخواص لوگوں کا ہے کہ جنکا جوہر روح آئینہ کیطرح برکت نبی علیہ السلام سے پاک اور صاف ہے اور اسمیں پورا پورا انوار نبوت کا انعکاس ہوتا ہے کہ جسطرح آئینہ میں ہو بہو باہر کی چیز دکھائی دیتی ہے۔ یہ لوگ نبی کے قائم مقام ہوتے ہیں جنکو اولیاء اللہ کہتے ہیں سو انکے لئے وَيُزَكِّيهِمْ فرمایا یہ لوگ صحابہ میں تو عموماً تھے کہ بعد حضرت کے ان لوگوں کے فیض سے جہان منور ہو گیا۔ الحمد للہ اس زمانہ میں بھی ایسے علماء صالحین موجود ہیں کہ جنکی ذات سے بندگان خدا کو بڑا فیض ہو رہا ہے جیسے کہ پٹیالہ میں ہمارے ذی عزت مقتدر **عالیجناب معلے القاب** بدر الصلحاء و فخر العلماء رئیس المسلمین حامی دین متین سید المرسلین شمس العلماء اکمل الکملاء شریعت پناہ حقیقت آگاہ رہنمائے آفاق حضرت مولانا و مخدومنا مولوی حافظ محمد اسحاق صاحب محدث و مفتی و سلطان الواعظین ریاست پٹیالہ دام فیضہ - جو جو خوبیاں اللہ تعالے نے ذات بابرکات میں عطا فرمائی ہیں اُنمیں سے اگر ایک شمہ لکھوں تو کیا امکان ہے حسن خوبی کو حیران فکر میں زن کیا تو ایک کو ایک سے برتر پایا یہ حضرت جامع کمالات صوری و معنوی اور نکتہ سنج حدیث نبوی ہیں آپ کے اظہار اوصاف میں نہ زبان کو طاقت تقریر اور نہ قلم کو یارائے تحریر دلائل عقلیہ اور فنون حکمیہ گویا آپ طبع وقاد سے اعتبار

اس کتاب کی بلفظ رجسٹری ہو چکی ہے اور بدون اجازت مصنف اسمیں سے ایک حرف نہیں نکل

www.sirat-e-mustaqeem.com

اور علوم ادبیہ کو آپکی زباندانی سے افتخار۔ خلق وحلم کا کچھ حساب نہیں سحر البیانی نہیں دے زمیں پر آپکا جواب نہیں اللہ جل جلالہ نے اُس شہر میں ایسے ہادی اور حامی اسلام والمسلمین کو مقیم کردیا کہ جس شہر میں سوائے شرک وکفر کے دوسری بات نہ تھی وہ وہ اعتقاد باطلہ وہ وہ خیالات فاسدہ خرابی در خرابی پیچ در پیچ جہالت پر جہالت نہ عقیدہ صحیح نہ اخلاق درست نہ احوال سنجیدہ نہ افعال پسندیدہ نہ لیاقت نہ اہلیت نہ آدمیت نہ انسانیت نہ ادب نہ آداب نہ اچھی گفتگو نہ اچھی رفتار ایسے شہر کے لوگوں کو آپکی صحبت نے رشک علماء و فضلاء و حکماء و عقلا بنادیا اللہ اللہ آپ کی صحبت نے انکی طبیعتوں کو ایسا بدل دیا گویا جیسے کہ کسی نے سحر کردیا بجائے غیر اللہ انکا یار قرآن بنادیا ایسے شہر میں نماز اور جمعہ جماعت کا ہونا کہ جمعہ کو جامع مسجد میں پانسو آدمی موجود ہیں یہ صرف آپکی ذات کا فیض ہے کہ اسوقت ہزاروں بے نمازی نمازی ہوگئے اور دن بدن ترقی اسلام ہوتی چلی جاتی ہے انکی وعظ میں اللہ نے وہ تاثیر رکھی ہے کہ ہزاروں کو ہدایت ہوگئی آپکا کلام وہ پُر تاثیر ہے کہ سینہ عرفان کو پھیرتا چلا جاتا ہے بہرحال آپکی ذات فیض آیات سے ہزارہا بندگان خدا کو فیض ہے آپکی ذات فی زمانا بہت غنیمت ہے سچ تو یہ ہے کہ ایسوں ہی سے اسلام کی زینت ہے آپکا ہونا اسوقت مغتنمات میں سے ہے **فقیر** بھی مولانائے موصوف کا تہ دل سے شکریہ ادا کرتا ہے **شکریہ** یہ ہے طَهَّرَ اللّٰهُ قَلْبَكَ فِي قُلُوْبِ الْاَبْرَارِ وَزَكّٰى عَمَلَكَ فِيْ عَمَلِ الْاَخْيَارِ اور **کانپور** میں **حضرت بدر الصلحاء** عالم العلماء افضل الفضلاء سردار الواعظین مولانا مولوی حاجی حافظ **اشرف علی** صاحب واعظ جامع مسجد کانپور دام فیوضہ۔ جو جو خوبیاں اللہ تعالےٰ نے ذات بابرکات میں عطا فرمائی ہیں قلم کو طاقت نہیں کہ انکے اوصاف حمیدہ سے ایک حرف لکھے۔ حق سبحانہ تعالےٰ نے اُس شہر میں ایسے ہادی و حامی اسلام والمسلمین کو مقیم کردیا کہ جنکے وعظ میں اللہ نے ایسی برکت دی ہے کہ اسوقت ہزاروں بے نمازی نمازی ہوگئے ہر محلہ میں نماز کا ایک جوش ہے ایک دوسرے کو نماز کی ہدایت کرتا ہے جسکو نہیں آتی انکو بتلاتا ہے شہر میں اُن مسجدوں میں جنمیں پانچ وقتوں میں شاید ایک وقت بھی دو ایک نمازی کی صورت نہیں دکھائی دیتی تھی اب اُن مسجدوں میں ایسی بڑی جماعت نمازیوں کی نظر آتی ہے کہ جگہ نہیں ملتی

www.sirat-e-mustaqeem.com

کمہاروں کی بہیاں لوٹے وضو کے دستیاب نہیں ہوتے مولانا کی ہمت پر ہزار آفریں ہے فقیر بھی
مولانا موصوف کا تہ دل سے شکریہ ادا کرتا ہے **شکریہ** طَہَّرَ اللّٰہُ قَلْبَکَ فِیْ قُلُوْبِ الْاَبْرَارِ وَزَکّٰی
عَمَلَکَ فِیْ عَمَلِ الْاَخْیَارِ **صاحب خلق محمدی** تابع شریعت احمدی اشرف العظام
افضل الکرام ملک سیرت فرشتہ صورت ہادی شریعت عمدۃ الواعظین حضرت مولانا مولوی
قاضی محمد وزیر الدین صاحب واعظ **جامع مسجد دہلی** دام فیوضہ جو جو خوبیاں اللہ تعالےٰ نے
کی ذات بابرکات میں عطا فرمائی ہیں قلم کو کہاں طاقت کہ تحریر کرے آپ اعلےٰ درجہ کے واعظ
ہیں آپکا کلام نہایت پر تاثیر ہے آپکے وعظ میں لوگوں پر رقت طاری ہو جاتی ہے آپ کی ذات
سے مذہب حنفیہ کو بڑی تقویت ہے ہزارہا بندگان خدا کو فیض ہے دینیات احکام اسلام میں
سرگرم رہتے ہیں چنانچہ آپ نے ایک مدرسہ اسلامیہ موسومہ مخزن العلوم جاری کیا ہے جو قریب
لال چاہ کے ہے بہرحال فی زمانا آپ بھی مغتنمات سے ہیں **فقیر** بھی آپکا شکریہ ادا کرتا ہے
شکریہ طَہَّرَ اللّٰہُ قَلْبَکَ فِیْ قُلُوْبِ الْاَبْرَارِ وَزَکّٰی عَمَلَکَ فِیْ عَمَلِ الْاَخْیَارِ **زبدۃ الفقہا**
جہاں اصلح صلحا زمان اعرف العرفاء افضل الفضلاء فقیہ بے بدل مفتی بےمثل محقق مسائل
دین حضرت مولانا مولوی مفتی رحیم بخش صاحب المشہور مولانا محمد مسعود صاحب مفتی دہلی دام فیوضہ
جو جو خوبیاں اللہ تعالےٰ نے ذات بابرکات میں عطا فرمائی ہیں بیان انکا بہت دشوار ہے۔ آپ
دہلی میں اعلےٰ درجہ کے فقیہ اور مفتی ہیں آپ کی ذات سے بہت فیض جاری ہے۔ آپ صاحب نسبت صاحب
دل۔ عابد۔ عارف باللہ۔ مرتاض۔ دیندار۔ متقی۔ پرہیزگار۔ صاحب مروت۔ پیر کامل۔
ہادی طریقت۔ آپ پیش امام مسجد فتحپوری ہیں۔ آپ کی ذات سے فیض باطنی بہت جاری ہے۔ بڑے
بڑے رؤسا آپکے مرید ہیں حسن اخلاق آپکا بڑا وسیع اور کشادہ ہے بہرحال فی زمانا آپکا
دم لبا غنیمت ہے **فقیر** بھی آپکا دل سے شکریہ ادا کرتا ہے **شکریہ** طَہَّرَ اللّٰہُ قَلْبَکَ
فِیْ قُلُوْبِ الْاَبْرَارِ وَزَکّٰی عَمَلَکَ فِیْ عَمَلِ الْاَخْیَارِ۔ **جامع فضائل ظاہری** و
باطنی و مجمع کمالات صوری و معنوی فخر الواعظین و محدثین حضرت مولانا مولوی عبد العزیز

www.sirat-e-mustaqeem.com

صاحب لدھیانوی واعظ جامع مسجد لدھیانہ دام فیوضہم۔ جو جو خوبیاں اللہ تعالیٰ نے ذات بابرکات میں عنایت فرمائی ہیں انکا بیان کرنا مشکل ہے آپ بہمہ صفت موصوف ہیں خصوصاً علم فقہ و حدیث و تفسیر میں مشہور و معروف ہیں۔ آپ بڑے صاحب عزت۔ صاحب دل۔ صاحب نسبت ہیں۔ آپکی ذات سے مذہب حنفیہ کو بڑی تقویت ہے آپکا بیان گویا سحر البیان ہے۔ آپکا کلام نہایت پُر درد ہے۔ آپکی وجہ سے پنجاب کو رونق ہے بہرحال فی زمانہ آپکا دم ہی غنیمت ہے فقیر بھی آپکا دل سے شکریہ ادا کرتا ہے **شکریہ** طلعکم اللہ قدرک فی قلوب الابرار و زکی عملک فی عمل الاخیار۔ **الکلام** سبحان اللہ کیا واعظ ہے اُس واعظ کی مجلس میں ایک عالم خلقت جمع ہے اُسکے کلمات پند آمیز کی تاثیر سے دل پژمردہ کو فرحت اور روح کو تازگی و لذت حاصل ہوتی ہے۔ کسیکو وہ واعظ ثواب کی رغبت اور نعمائے جنت کی یاد دلاتا ہے کہ جہاں عقل کا بھی قافیہ تنگ ہے **بیان جنت** کما قال اللہ تعالیٰ فلا تعلم نفس ما اُخفی لھم من قرۃ اعین جزاءً بما کانوا یعملون **ترجمہ** پس نہیں جانتا کوئی جی کیا چھپایا گیا ہے واسطے اُنکے ٹھنڈک آنکھوں سے بدلا اُس چیز کا کرتے تھے۔ اسیطرح حدیث قدسی میں وارد ہے قال اللہ تعالیٰ اعددت لعبادی الصالحین ما لا عین رأت ولا اذن سمعت ولا خطر علی قلب بشر (رواہ البخاری ومسلم) **ترجمہ** میں نے تیار رکھی ہیں اپنے نیک بندوں کے لئے ایسی چیزیں کہ نہ انکو آنکھ نے دیکھا نہ کان نے سنا اور نہ کسی آدمی کے دل پر خطرے گذرے **فقیر** کہتا ہے اللہ تعالیٰ ہم تمکو پوری پوری توفیق اتباع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عطا فرمائے اور بطفیل اپنے حبیب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم خاتمہ بالخیر کرے پھر تو نعمائے جنت کے مہمان ہوسکتے ہیں **سبحان اللہ** نعماء جنت ایک عجیب نعمت ہے انشاء اللہ مہمان ہونگے۔

بیان دوزخ

حدیث میں منقول ہے کہ جب حضرت آدمؑ کو خدا نے دنیا میں بھیجا تو جبرئیلؑ کو حکم دیا کہ مالک دوزخ سے تھوڑی سی آگ مانگ کر آدمؑ کیواسطے لیجاؤ وہ کھانا پکائیں۔ جبرئیل نے مالک سے آگ طلب کی۔ مالک نے کہا کتنی آگ چاہیے۔ جبرئیلؑ نے کہا چیونٹی کے برابر۔ مالک نے کہا اسقدر آگ دنیا میں جائیگی تو زمین و آسمان

اس کتاب کی بلفظہ رجسٹری ہوچکی ہے سبب بدون اجازت مصنف اسمیں سے ایک حرف نہیں نکل سکتا

www.sirat-e-mustaqeem.com

سب جل جائینگے کہا آدمی چیونٹی کے برابر بھی۔ مالک نے کہا اسقدر آگ بھی اگر دنیا میں جائیگی تو ایک قطرہ پانی کا نہ برسیگا اور گھاس بھی ہیں نہ اگیگی۔ آخر جبرئیل نے درگاہ خدا میں عرض کی کہ کسقدر آگ لوں حکم ہوا بقدر ایک ذرہ کے جبرئیل نے بموجب حکم ایک ذرہ آگ دوزخ سے لیکر ستر مرتبہ ستر نہروں میں غوطہ دیکر دنیا کی ایک پہاڑ کی چوٹی پر لاکر رکھدی وہ آگ تمام پہاڑ کو جلا کے پھر دوزخ میں چلی گئی اُس آگ کی حرارت جو پتھروں میں باقی رہگئی اُسی سے تمام دنیا میں یہ آگ پھیلی ہے **فقیر** کہتا ہے لوگوں کو چاہیئے کہ اپنے گناہوں کو سہل سمجھیں اور یہ خیال نکریں کہ آخر جہنم سے نجات پائینگے اور بہشت میں جائینگے کیونکہ ہزاروں برس جہنم میں رہنا اور معذب ہونا کہاں کا تھوڑا ہے۔

نماز عشا سے پہلے سونے کی برائی

حدیث جو شخص مغرب اور عشا کے درمیان میں سوتا ہے حضرت اُس سے بہت خفا ہیں خدا کے یہاں سے اسکو بہت بڑا عذاب ہوگا۔ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ دوزخ میں ایک دریا ہے پانی اُسکا نہایت سیاہ اور زہر قاتل بودار ہے اگر ایک قطرہ بھی اُس پانی کا دنیا میں ڈالا جاوے تو تمام دریا جہان کے بدبودار ہوجاویں اور تمام بندگان خدا اُسکی بو سے مرجاویں پس قیامت کو وہ پانی اُنکو پلایا جاویگا جو درمیان مغرب اور عشا کے سوتے ہیں۔ حضرت نے اسلئے تاکید فرمائی ہے کہ فرشتے بعد نماز عشا کے وقت بندوں نیکوں اور بدوں کے آسمان پر لیجاتے ہیں اور جناب باری میں عرض کرتے ہیں۔ پس جو شخص مغرب اور عشا کے درمیان سوتا ہے اُسپر لعنت کرتے ہیں اور کہتے ہیں تیرے لئے دوزخ لائق ہے۔ جیسے تونے اللہ اور رسول کا خلاف کیا **فقیر** کہتا ہے عقلمندوں کو عبرت ہونی چاہیئے کہ اس خلاف رسول اللہ میں کیسا کچھ عذاب ہے۔ جو شخص اسکو پڑھے وہ اپنے دوست احباب و عزیز و اقارب کو ضرور اس سے مطلع کرے۔

در بیان اہل اللہ

حکایت قصب البان موصلی رحمۃ اللہ علیہ نماز نہیں پڑھتے تھے۔ قاضی شہر کا منکر تھا اسلئے کہ یہ نماز نہیں پڑھتے ایکروز ایک کوچہ میں قاضی کو قصب البان سامنے سے آتے ہوئے نظر پڑے اسکے دل میں خیال آیا کہ اسکو پکڑ کر حاکم کے پاس لیجا کر سزا دلواؤں ناگاہ قاضی نے دیکھا کہ ایک پہلو

www.sirat-e-mustaqeem.com

چلا آتا ہے قصب البیان جب کچھ اور آگے آیا تو دیکھا ایک اعرابی ہے جب بالکل نزدیک پہنچا تو دیکھا
ایک علامہ فقیہ ہے جب قاضی صاحب پاس پہنچے تو کہا اے قاضی کونسے قصب البیان کو حاکم کے پاس لیجائیگا اور اسکو سزا
دلائیگا قاضی نے توبہ کی اور مرید ہوگیا۔ **حکایت** ہے شیخ عبداللہ یافعی ناقل ہیں کہ ایک فقیر نماز
نہیں پڑھتا تھا۔ ایکروز ایک فقیہ نے جو قاضی وقت تھا کہا اٹھو جماعت کے ساتھ نماز پڑھ فقیر اٹھا اور نماز
میں شامل ہوگیا قاضی بھی اسکے پہلو میں تھا۔ اول رکعت میں یوں دیکھا کہ فقیر نہیں ایک عالم ہے دوسری رکعت میں
ایک فقیہ دیکھا تیسری رکعت میں ایک اعرابی دیکھا چوتھی رکعت میں ایک بزرگ پاکیزہ صورت دیکھا جب سلام
پھیرا تو دیکھا وہی فقیر ہے جو چہار کس حالت نماز دیکھے تھے انکا مطلق نشان نہیں فقیر نے قاضی کیطرف
دیکھکر تبسم کیا اور کہا کسنے تیرے ساتھ نماز پڑھی **فقیر** کہتا ہے یہ لوگ درجہ ابدالی کا رکھتے ہیں ہر وقت
محبت رسول اللہ میں مستغرق رہتے ہیں اللہ تعالیٰ نے انکو کیا روحانی طاقت عنایت فرمائی ہے یہ محض اطاعت
رسول اللہ کا سبب ہے **الحاصل چھوٹی مجلس** میں ایک عابد نورانی چہرہ بیٹھا ہوا ہے اور وہ عابد وردو وظائف
اور نوافل میں ایسا مشغول ہے کہ دنیا و مافیہا سے کچھ خبر نہیں ہے صبح سے شام اور شام سے صبح تک تلاوت و
قرآن میں مشغول ہے اور اوراد و اذکار کی کثرت سے فرشتہائے آسمان اور اہل زمین اس عابد کی مجلس سے
انسیت حاصل کر رہے ہیں واہ کیا عابد ہے کہ خدا بھی عاشق ہو رہا ہے اور اپنی زبان قدرت سے فرما رہا ہے
یا عبدی انت عشقی و محبتی و انا عشقک و محبتک **ترجمہ** اے بندہ میرے محمد تو عاشق اور محبوب
میرا ہے اور میں عاشق اور محبوب تیرا ہوں اور فرشتوں کو حکم ہو رہا ہے دیکھو تو عابد اسکو کہتے ہیں کہ ہمارے
ذکر میں ایسا محو ہو رہا ہے کہ دنیا و مافیہا کی کچھ خبر نہیں۔ دور و دراز سے ہزارہا عابد در دولت پر حاضر ہو
وہ عابد کسیکو زیارت کے تعلق سے اور کسیکو اذکار کی کیفیت تعلیم کر رہا ہے اور کبھی یہ ارشاد کرتا ہے کہ خدا
سے دعا مانگا کرو اسلئے کہ دعا عبادت کا مغز ہے۔ اصل تو یہ ہے کہ تھوڑی سی بات میں انسان سمجھتا ہے
کہ جب سے بہ تن عجز و انکساری سے ہاتھ پھیلا کہ خداوندا میں تیرا بندہ گنہگار ہوں بس آدمی ہوگیا۔ کسلئے کہ
اسوقت ایک روحانی نیاز اور ارتباط پیدا ہوتا ہے جو بہت سی عبادت سے نہیں ہوتا یہی وجہ ہے کہ ہمارے
نبی علیہ السلام نے دعا کو عبادت کا مغز فرمایا۔ اسی لئے ہر عبادت کے ساتھ دعا کا مانگنا۔ اسلام

اس کتاب کی بلفظہ رجسٹری ہو چکی ہے بدون اجازت مصنف اسمیں سے ایک حرف نہیں نکل سکتا

www.sirat-e-mustaqeem.com

میں لازم اور قرار دیا گیا نماز پنجگانہ کے بعد ہمیشہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم اور صحابہ کرام دعا مانگا
کرتے تھے اور سب انبیاء اکثر اوقات دعا کرتے تھے اسلئے حکیموں کا قول ہے کہ جب بندہ دعا کرتا ہے تو
عرش الٰہی حرکت کرتا ہے یعنی بندہ اور خدا میں جو ایک واسطہ یا رابطہ ہے وہ زندہ ہوتا ہے اور اسی لئے اسکے
بعد اکثر بندہ کا مقصود خدا تعالیٰ عطا فرماتا ہے **حکایت** ہے کہ ایک جماعت حضرت جنید رحمۃ اللہ کی
خدمت میں حاضر ہوئی اور عرض کیا کہ ایک آدمی ہمارے محلہ میں نہایت بدچلن رہتا ہے ہم اس سے بہت تنگ ہیں
اگر آپ ہمارے ساتھ تشریف لیچلیں تو اسکو سمجھائیں غرضکہ آپ تشریف لیگئے اور اسکو طلب کیا اور فرمایا کہ
یہ لوگ تیری بدچلنی سے تنگ ہیں تو اس محلہ سے کسی اور جگہہ چلا جا اُسنے عرض کیا حضرت میں کرایہ دار
نہیں ہوں میں کہاں جاؤنگا۔ آپنے فرمایا میں تیرے حق میں بددعا کرونگا۔ اُسنے عرض کیا وہاں بھی میرا
ایک واسطہ ہے۔ فرمایا کیا واسطہ ہے۔ کہا میں اُسکا گنہگار ہوں میں بھی عرض معروض کرونگا۔ لکھا ہے
کہ حضرت جنید نے بوقت معمولی اپنے پر جناب باری میں اُسکے لئے بددعا کرنی چاہی قریب تھا کہ آپ
ہاتھ اٹھائیں غیب سے آواز آئی کہ اے جنید ہمنے اسکو نواز لیا۔ تو سمجھا نہیں اُسنے کیا کہا تھا کہ ہمارا
بھی جناب باری میں ایک واسطہ ہے اُسیوقت اُسکو ہمنے اپنا کر لیا تم مت بددعا کرو لکھا ہے کہ صبح کو حضرت
جنید اُسکے مکان پر تشریف لیگئے اور آواز دی وہ شخص مع تمام اہل و عیال باہر نکلا اور حضرت جنید
کے آگے گیا رو کر عرض کیا کہ یہ مکان اور عیال و اطفال سب آپکے حوالہ ہے آپ نے فرمایا کیوں۔ عرض کیا خدا کے
سپرد واسطے کچھ اور ہی عہدہ تجویز کر لیا ہے۔ میں اس کام کا نرہا۔ واہ کیا دعا ہے۔ ہاتھ پھیلاتے ہی اہل اللہ
ہوگیا۔ اور صحابہ اور کاملین کا سجدہ میں رونا اور دعا کرنا اور تمام عاشقانہ ہیئت بنا کے ادب کے ساتھ
اُسکی جناب کبریائی میں جانا بیان سے باہر ہے۔ الحمدللہ فی زمانا اللہ کے بندے ایسے ایسے دیندار امراء
صالحین میں سے موجود ہیں کہ بعد نماز جناب باری میں کیسے گڑگڑاتے اور دعا کرتے ہیں میں بھی انکا
نام نامی بطور یادداشت اپنی کتاب میں درج کرتا ہوں کہ یادگار ہے۔ چنانچہ حضرت عالیجناب
ممدوح الالقاب بدر الصلحا وقار الامرا منشی **شیخ باغ علی** صاحب اکسٹرا اسسٹنٹ کمشنر
گوجرانوالہ خلف الرشید منشی مبارک علی صاحب رئیس ملتان جو جو خوبیاں اللہ تعالیٰ نے ذات بابرکات میں عطا فرمائی

ہیں میں بیان نہیں کرسکتا نہ قلم میں طاقت ہے کہ تحریر کرے حسن و خوبی کو جو سیران فکر میں وزن کرتا
ہوں تو ایک کو ایک سے برتر پاتا ہوں آپ نہایت دیندار پابند صوم و صلوٰۃ - دیانتدار امین - دریا
دل - بڑے فیاض سخی - باذل - سیر چشم - حامی اسلام - عالی خاندان - بزرگ زادہ - عادل -
رحمدل خدا ترس عالی ہمت - شریف نواز - قدر دانِ علماء و فضلاء - خوش عقیدہ مسکین پرور
متواضع بامروت آدمی ہیں - برتاو آپکا عمدہ ہے - عدل آپکا منصف حقیقی کو پسند ہے - ہر ادنے
و اعلیٰ کیطرف نظر فلاح ہے - ہر کہ ومہ آپکے لطف و کرم کا مداح ہے دامن اخلاق آپکا بڑا وسیع اور
کشادہ ہے ہمیشہ سے طبیعت بتواضع و تکریم آمادہ ہے - یہ حضرت امیر ابن امیر ابن امیر ہیں مستغنیوں
مسکینوں کیلئے اکسیر ہیں - فی زمانا آپکا دم لبا غنیمت ہے **فقیر** ہیچ شخص صاحب موصوف کا تہ
دل سے شکریہ ادا کرتا ہے **شکریہ** طَيَّبَ اللّٰهُ قَلْبَكَ فِيْ قُلُوْبِ الْاَبْرَارِ وَ زَكّٰى اَعْمَالَكَ
فِيْ عَمَلِ الْاَخْيَارِ **الغرض** وہ عابد اپنے مریدوں کو احکام عبادت سے مطلع کر رہا ہے کہ معنی عبادت
ایک نہایت درجہ کی عاجزی و انکساری ہے فی الحقیقت عبادت کے معنے قربان ہونا ہے **حکایت**
ہے کہ ایک عورت صالحہ نماز میں جو مشغول ہوئی یہانتک کہ جناب باری میں ہمہ تن مستغرق ہوگئی لکھا ہے
کہ اسکا لڑکا سات ماہ کا اسکے روبرو لیٹا ہوا تھا ایک زاغ نے آکر اسکی دونوں آنکھیں چونچ
سے نکال دیں عورت نیکبخت بہمہ استقلال نماز میں مشغول رہی ذرا جنبش نہ کی دل میں یہ خیال تھا کہ نماز قضا نہ
ہو لڑکا تلف ہو جائے تو کچھ پرواہ نہیں اسی حالت میں جناب سرور کائنات علیہ السلام کی زیارت ہوئی
حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اے عورت شاباش شاباش آفرین ہے اس عالی ہمتی اور استقلال
پر وَاَقَامُوا الصَّلٰوةَ وَاٰتَوُا الزَّكٰوةَ لَهُمْ اَجْرُهُمْ عِنْدَ رَبِّهِمْ وَلَا خَوْفٌ عَلَيْهِمْ وَلَا
هُمْ يَحْزَنُوْنَ **ترجمہ** اور قایم رکھا نماز کو اور دی زکوٰۃ واسطے انکے ہے ثواب انکا نزدیک پروردگار
انکے سے اور نہیں خوف اوپر انکے اور نہ وہ غمگین ہونگے - فرمایا اے عورت خدا نے تجھکو تیرے پاس رحمت
بنا کر بھیجا ہے تو کیا چاہتی ہے عرض کیا حضور کے ساتھ حشر ہو فرمایا منظور اور کیا سوال کرتی ہے عرض
کیا آپ کی محبت فرمایا خدا تجھے عنایت کرے اور کیا مانگتی ہے عرض کیا حضور کی ازواج مطہرات

اس کتاب کی بلفظہ رجسٹری ہوچکی ہے بدون اجازت مصنف اسمیں سے ایک حرف نہیں نکل سکتا

www.sirat-e-mustaqeem.com

کی زیارت - ارشاد ہوا یہ حاضر ہیں زیارت کرو اور کیا چاہتی ہے - عرض کیا صحابہ کرام کی بھی زیارت چاہتی ہوں فرمایا بہت اچھا - اور بھی کچھ چاہتی ہے عرض کیا خاتمہ بالخیر - فرمایا منظور **سبحان اللہ** کیا سرکار رحمت للعالمین ہے **شعر** نبی تجھسا نہیں پیدا نہ ہو سا ہرگز پیدا ۔ سرتا پا عنایت ہو شفاعت کی دعا مجھکو ۔ فرمایا حضرت نے تو نے اپنے لڑکے کیواسطے کچھ نہ کہا جسکے لیے میں زحمت ہو کر آیا ہوں - عرض کیا یا رسول اللہ خدا اور رسول کی محبت کے آگے اولاد کی محبت کیا چیز ہے - آپ نے فرمایا اللہ اسکو بینا کریگا لکھا ہے کہ جب وہ عورت نماز سے فارغ ہوئی جناب باری میں دعا کی کہ یا اللہ بطفیل جناب سید المرسلین اسکو بینائی عطا کر۔ راوی لکھتا ہے کہ جب اسنے آنکھ کے ڈھیلوں کو حجتانہ میں رکھکر دعا کی پھر دعا اللہ تعالے نے اسکو بینائی عطا فرمائی **فقیر** کہتا ہے محبت نہایت عمدہ چیز ہے کہ بگڑے ہوئے کام بناتی ہے ۔ دنیا خلوص پیدا کرے تب سب ہوائی جنت کے قابل ہوگئے چنانچہ اللہ تعالے فرماتا ہے **تَحِیَّتُهُمْ یَوْمَ یَلْقَوْنَهُ سَلَامٌ وَّاَعَدَّ لَهُمْ اَجْرًا كَرِیْمًا** ترجمہ تحفہ انکا یا دعا انکی اُس دن کہ قبروں سے اٹھینگے یا وقت دخول جنت ملاقات کرینگے اُس سے سلام ہے - یعنی فرشتہ کہینگے یہ گھر تمکو مبارک ہو **القصہ** عابد عالی حوصلہ اپنے مریدان خاص کو مطلع کر رہا ہے کہ کمالات انسانی گویا انہی دو فقروں میں منحصر ہے **اول حُبُّ الدُّنْیَا رَأْسُ كُلِّ خَطِیْئَةٍ** یعنی محبت دنیا کی اصل تمام خطیات کی ہے کہ اگر محبت دنیا کی دلمیں مرتسخ ہو اور اُس عالم باقی سے غفلت آوے تو پھر کیا بدی نہیں ہوسکتی ہے **فقرہ دوم تَرْكُ الدُّنْیَا رَأْسُ كُلِّ حَسَنَةٍ** یعنی دنیا کا چھوڑنا اصل کل حسنات کی ہے **نقل** ایک پیر اور ایک مرید باہم سفر کو چلے اثنا راہ میں ایک میدان وسیع خطرناک ملا ایک دو راہہ آیا مرید کو زر کے ساتھ زیادہ محبت تھی اور اُسکے پاس کچھ روپے موجود تھے اُنکی وجہ سے دوراہہ پر کھڑا ہوکر دلمیں سوچنے لگا کہ دونوں راہوں میں سے کون سی راہ امن و امان کی ہوگی جو لوٹ کھسوٹ سے بچونگا پیر کو چشم باطن سے معلوم ہوگیا کہ اسکے پاس روپیے ہیں اور بخوف تلف ہو جانے کی یہ راہ روی سے مجبور ناچار ہو رہا ہے فرمایا جو کچھ تیری بغل میں ہے اُسکو بغل سے نکالکر پھینکدے [illegible] مطلوبان حق ہیں اُنکو سوائے ذات حق نہ آرزو

بہشت نہ غم دوزخ نہ کسی ثواب کے طالب نہ عذاب سے خائف فقط عشق ذات میں مستغرق اور محو رضائے مولا میں سرور مشیت حق کے جام کے نشہ میں مخمور اور بیہوش رہتے ہیں **شعر** باغ و بہشت و سایہ طوبی و قصر و حور با خاک کوئے دوست برابر نمیکنم **فقیر** کہتا ہے اللہ و رسول کی ایسی طاعت بجالاؤ کہ جس سے توشہ آخرت حاصل ہو یہ دنیا اور مال دنیا سب ہیچ ہے **عبرت** جب ہم تنہا بیٹھکر آج سے سو برس تک کا گذشتہ زمانہ خیال میں لاتے ہیں تمام اُس عہد کے نامور با کمال اہل اللہ یا جاہل لوگوں کے تذکرے بھی دوسروں کی آنکھ سے کی سامنے کھہ لیتے ہیں تو دلمیں ایک دھواں سا اُٹھتا ہے اور یہ عالم دریائے رواں کی موج معلوم ہوتا ہے کہ یا یہ اُس عہد کے حسینوں اور شہ زوروں اور دولتمندوں اور رئیسوں امیروں غریبوں میں سے ایک بھی باقی نہیں کہ جس سے اُس عہد کا حال پوچھتے ہر رات کو اسکا نمونہ دیکھتے ہیں کہ سناٹا ہوتا ہے کہیں سے آواز نہیں آتی بازار اور شہر اُجاڑ معلوم ہوتا ہے مگر دلکو عبرت نہیں ہوتی کیا معنی صحبت اچھی نہیں **سبحان اللہ**۔

صحبت فقرا کا فیض و فائدہ عجیب نفع خیز اور فائدہ مند ہے جسکو خدا جہان آفرین بلند اقبال اور خوش طالع پیدا کرتا ہے اُسکے دل میں فقرا کی صحبت کا خیال ڈالتا ہے وَمَنْ اَرَادَ اَنْ یَّجْلِسَ مَعَ اللّٰہِ فَلْیَجْلِسْ مَعَ الْفَقِیْرِ **ترجمہ** جو شخص ارادہ کرے اس بات کا کہ بیٹھے ساتھ اللہ کے پس چاہیئے کہ بیٹھے ساتھ فقیر کے **حضرت عباس** رض سے نقل ہے کہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے سوال کیا گیا۔ اولیاء اللہ کون ہیں فرمایا اَلَّذِیْنَ اِذَا رَاٰھُمْ ذُکِرَ اللّٰہُ یعنی وہ لوگ ہیں جب اُنکو کوئی دیکھے حق تجکو یاد آوے۔

در بیان تصوف

بیان طریقہ صوفیہ کا ہم سے کیا ہو سکتا ہے کہ تصوف ایک بہت بڑا علم ہے اور اُسمیں باتیں بہت بہت نازک ہیں کہ درمیان کفر اور اسلام کے ایک فرق باریک رہجاتا ہے مگر تمام خلاصہ اس طریقہ کا کہ موضوع اس فن شریف کا خداشناسی ہے اور اسی طریق کے لوگوں کے دیکھنے سے یہ قول صادق آتا ہے کہ مسلمانی در کتاب و مسلماناں در گور اور عشق توحید الٰہی کی اسقدر ہے کہ خود فراموشی یعنی اپنی ذات کا کچھ خیال نہیں رہتا ہے **الغرض** یہ فیض محمدی احمر کو اولاً خاص طور پر حضرت علی علیہ السلام کو اور باقی دوازدہ امام کو پہنچا انکے طفیل سے اولیاء اللہ اسی کاسہ شراب تجلی سے سیراب ہیں حسب قول وَلِلْاَرْضِ مِنْ کَاسِ الْکِرَامِ نَصِیْبٌ **ترجمہ** یعنی کریموں

اصل کتاب کی بلفظہ رجسٹری ہو چکی ہے بدون اجازت مصنف اسمیں سے ایک حرف نہیں نکل سکتا

www.sirat-e-mustaqeem.com

کے پیالے سے زمین کو بھی کچھ حصہ آخریں شراب کا ملتا ہے - کاملین اور اہل اللہ جو امت محمدیہ میں
گذرے ہیں اُنکا کچھ بیان نہیں ہو سکتا - الحمد للہ اس زمانہ میں بھی ایسے ایسے اہل اللہ صوفیان کرام
میں سے موجود ہیں جنکے دیکھنے سے حق یاد آتا ہے جیسے کہ ہمارے ذی عزت **سجادہ نشین ردولی**
شریف حضرت عالیجناب شیخ المشایخ بدر الصلحاء عظام و وقار الصوفیہ کرام
حضرت التفات احمد صاحب چشتی صابری ردولوی دام فیوضہ جو جو خوبیاں اللہ تعالے نے
ذات بابرکات و فیض آیات میں عطا فرمائی ہیں - قلم تحریر نہیں کر سکتی - آپ حاجی حرمین شریفین
عارف باللہ - سراج الصوفیہ - فخر خاندان چشتیہ صابریہ - عابد - زاہد - ذاکر - شاغل - مرتاض
سیاح - سخی - سیر چشم - دریائے معرفت - باذل - فیاض صاحب مروت - فقراء و علما کی عزت - مسکین پرور
دستگیر بیکسان - صاحب کرامات وسیع - آپ بڑے سخنور سخن سنج سخنداں - آپکی رسیلی رسیلی باتیں
سینہ عرفان کو چیرتی چلی جاتی ہیں - آپ کی ذات سے بندگان خدا یعنی فقرا و علماء کو بہت فیض ہے
جو شخص فقرا یا علماء میں سے قدمبوسی کیواسطے حاضر ہوتا ہے نہایت تواضع و تکریم سے پیش آتے ہیں
حسب لیاقت بوقت رخصت سلوک ہوتے ہیں - دامن اخلاق آپکا بڑا وسیع اور کشادہ ہے - ہمیشہ سے
طبیعت بہ تواضع و تکریم آمادہ ہے ہر ادنے و اعلے کیطرف نظر فلاح ہے ہر کہ و مہ آپ کے لطف
کرم کا مداح ہے - حضرت شیخ المشایخ عالم ربانی حضرت شیخ احمد عبد الحق صاحب توشہ ردولوی قدس
سرہ آپ کے جد امجد ہیں - اصل تو یہ ہے کہ ایسے ہی بزرگوں سے زیب و زینت اسلام ہے - فی زمانا آپکا دم
بہت غنیمت ہے فقیر بھی حضرت شیخ المشایخ کا دل سے شکریہ ادا کرتا ہے **شکریہ** طمّن اللّٰہ قلبک
فِی قُلُوبِ الْاَبْرَارِ وَزَکّٰی اَعْمَالَکَ فِی اَعْمَالِ الْاَخْیَارِ **الغرض** وہ عابد اپنے مریدوں کو تعلیم توکل
فرماتے ہیں کما قال اللّٰہ تعالٰے وَمَنْ یَّتَوَکَّلْ عَلَی اللّٰہِ فَھُوَ حَسْبُہٗ **ترجمہ** یعنی جو شخص اللہ تعالے
پر توکل کرتا ہے اُسکے واسطے اللہ بس ہے **حدیث** فرمایا رسول خدا نے کہ میری امت میں سے ستر
ہزار آدمی بیحساب جنت میں جاوینگے صحابہ نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ وہ کون لوگ ہونگے فرمایا کہ جو منتر
اور داغ اور فال پر کاربند نہیں ہوتے ہیں بلکہ وہ خدا پر بھروسہ رکھتے ہیں تب عکاشہ نے اُٹھکر

اس کتاب کی بلفظہ رجسٹری ہو چکی ہے — عرض — بدون اجازت مصنف اسمیں سے ایک حرف بھی نقل نہ ہو سکتا

www.sirat-e-mustaqeem.com

عرض کیا کہ یا رسول اللہ دعا فرمائی کہ میں بھی انہیں سے ہوں آپنے دعا فرمائی پھر ایک اور صحابی نے اٹھکر
عرض کیا کہ یا رسول اللہ آپ میرے لیئے بھی دعا کریں آپنے فرمایا سبقت لے گیا اس امر میں عکاشہ **حکایت**
نقل ہے کہ خراسان میں کوئی سلطان ابراہیم ادہم کا عزیز قریب انتقال کر گیا اور بہت مال کل حلال سے
چھوڑ گیا اور سوائے ابراہیم رح کے اور کوئی اسکا وارث نہ تھا ابراہیم اس خیال سے اسطرف کو چلے کہ اس مال کو للہ
صرف کروں مبادا کوئی مصارف بیجا میں صرف کرے راہ میں قدرت الٰہی نے عجب تماشا دکھلایا کیا دیکھتے ہیں کہ دریا کے
کنارے ایک جانور اندھا بیٹھا ہے اور مینڈک دریا سے منہ میں کیڑا لاتا ہے اور اسکو کھلاتا ہے ابراہیم متحیر ہوکر
ہمراہیوں سے کہنے لگے تمنے قدرت خدا کا تماشا دیکھا۔ پس ہمیں اب خراسان کا جانا موقوف رکھا اللہ پر بھروسا
کیا اگر ہمارا مقسوم میں ہے تو از خود آجاویگا ہمارے جانیکی کچھہ حاجت نہیں پھر جوش میں آکر تین دن تک
جنگل میں پھرتے رہے پیاس لگی کسی مقام پر پانی نہ پایا ناگاہ ایک کنواں ملا اسمیں ڈول ڈالا درہم سے لبریز پایا پھر ڈالا
دینار سے بھرا پایا پھر ڈالا جواہر سے بھر آیا تب ابراہیم نے کہا مجھکو زر و جواہر کی کچھہ آرزو نہیں صرف
وضو کو پانی درکار ہے ناگاہ آواز دلنواز غیب سے آئی کہ اے ابراہیم تو نے زر و جواہر خراسان کا چھوڑ کر
ہمارے اوپر بھروسا کیا ہمنے اسکے بدلے زر و جواہر سے بہا کنواں بھر دیا کہا اور لگا جہاں تیری جی چاہے اٹھا۔
حکایت نقل ہے کہ حضرت موسیٰ علیہ السلام کی والدہ نے اللہ کے نام پر بھروسا کرکے موسیٰ علیہ السلام کو
ایک صندوق میں چاروں طرف تال لگا کر اور خوب مضبوط کرکے اس چاند سی صورت کو چھپا دیا اور
خدا کا نام لیکر دریائے نیل میں صندوق ڈالدیا ڈال تو دیا مگر دل کا اللہ ہی مالک تھا زار زار روتی تھیں اور یہ کہتی تھیں
سہ میروی میر دجانم بتو بخوش برو فاللہ خیر حافظاً۔ آپکی پیدائش اور پرورش اور سرگذشت عبرت
کا باعث ہے خدا نے موسیٰ علیہ السلام کو دشمن کے ہاتھ سے پرورش کرا دیا۔ **فقیر** کہتا ہے کہ فرمایا حضرت نے
تم لوگ ایسا توکل اپنے اللہ پر کرو جیسے جانوروں کا توکل خدا پر کوئی جانور ہم تم سے کھیتی کرتے یا سوداگری
کرتے یا کیمیا بناتے یا ذخیرہ جمع کرتے ہوئے نہیں دیکھا اور آپ صاحبوں نے بغور دیکھا ہوگا کہ جو جانور
ہم رکھتے ہیں وہ کیسے دبلے اور کمزور رہتے ہیں حالانکہ خوراک بھی انکو اچھی ملتی ہے۔ برخلاف جنگلی جانوروں کے
کہ وہ کیسے فربہ اور تیار رہتے ہیں اس سے معلوم ہوا کہ انکا توکل خدا پر ہے **واضح رہے کہ**

توکل تین قسم پر ہے (۱) جیسے توکل مردہ کا زندہ پر جو چاہیں اسکے حق میں کریں یہ توکل اعلے
درجہ کے لوگونکا ہے اور (۲) توکل لڑکے کا ماں پر خواہ دودھ پلاوے یا نہ پلاوے اسکو کچھ عذر نہیں (۳) توکل
موکل کا وکیل پر وکیل جو موکل کے حق میں کرے اسکو منظور ہے سبحان اللہ کیا عابد ہے کہ اپنے مریدونکو
تعلیم کر رہا ہے اور ارشاد فرما رہا ہے کما قال اللہ تعالیٰ رَبَّنَا لَا تُزِغْ قُلُوبَنَا بَعْدَ إِذْ هَدَيْتَنَا وَ
هَبْ لَنَا مِن لَّدُنكَ رَحْمَةً إِنَّكَ أَنتَ الْوَهَّابُ ٥ ترجمہ اے ہمارے رب ہمارے دلونکو نہ پھیر
جبکہ تو ہمکو ہدایت کر چکا اور عطا کر ہمارے لیے اپنے ہاں سے رحمت بیشک تو ہے دینے والا تفسیر اللہ
جل جلالہ سے ہم تمکو یہ دعا معرفت جناب سید المرسلین کہ جنکا لقب محمد رسول اللہ ہے عنایت ہوئی
کہ ہماری جناب میں اس طرح دعا کیا کرو فقیر کہتا ہے کہ یہ عنایت بحساب ہے کہ اس طرح سے تم ہماری جناب
میں عاجزی کیا کرو مقبول کرونگا - اگر کوئی صاحب نہیں سمجھے تو میں اسکو ایک عقلیہ مثال سے سمجھاتا
ہوں وہ یہ ہے کہ اللہ تعالے کا اس ارشاد سے یہ منشا ہے کہ جیسے کوئی کسی حاکم بالا کو کسی کا مقدمہ فیصل
کرنا منظور ہوتا ہے تو اسکو اپنے پاس طلب کرکے خود اپنی قلم سے مسودہ لکھکر دیتا ہے کہ اس مسودہ
کی نقل کرکے ہمارے محکمہ میں عرضی دینا مقدمہ تمہارا کر دونگا - معلوم ہوا کہ اس حاکم کو اسکا مقدمہ کرنا
منظور تھا اگر منظور نہ ہوتا تو اپنے ہاں سے ایسا مسودہ کیوں دیتا - واضح رہے کہ وہ حاکم بالا کون ہے
وہ اللہ جل جلالہ ہے اور مسودہ کیا ہے قرآن شریف ہے کہ ایسے ایسے مضامین پائے جاتے ہیں - پس اسلیئے
وہ عابد اپنے مریدونکو یہ تعلیم کر رہا ہے - اے رب تونے ہمکو ہدایت دی اور فہم سلیم عطا کی ہے اب
ایسا نہ ہو کہ ہمارے دل کجی کیطرف میلان کر جاویں - کیونکہ استقامت تیرے ہاتھ میں ہے - کہیں وہ عابد مریدونکو
اس طرح پر سمجھا رہا ہے کہ بنی آدم کے دل خدا کی دو انگلیوں میں ہیں جدہر چاہتا ہے پھیر دیتا ہے اور داعیہ خیر
اور داعیہ شر قلب میں اسکیطرف سے پیدا ہوتا ہے اور دلی استقامت کے بعد ہمکو اپنی رحمت خالصہ بھی
عطا کر فقیر کہتا ہے کہ رحمت کی چند قسمیں ہیں اول یہ کہ دلی توحید حاصل ہو دوسرے اعضاء پر
اطاعت اور خدمت کے انوار ظاہر ہوں سوئم یہ کہ دنیا میں رزق اور اسباب معاش سہل ہو جاویں اور
تندرستی اور امن و عافیت حاصل ہو چہارم یہ کہ شدت موت اور اسکے بعد قبر و حشر میں رستگاری ہو

مشکوٰۃ

اس کتاب کی بلفظ رجسٹری ہو چکی ہے

بدون اجازت مصنف [illegible]

www.sirat-e-mustaqeem.com

پنجم یہ کہ عالم آخرت میں خدا کا دیدار پیمبر کی شفاعت اور نعماے بیشمار حاصل ہوویں لفظ رحمت ان سبکو شامل ہے مگر اسمیں قید ایمان کی لگی ہوئی ہے کہ نور ایمان دل میں ہو سبحان اللہ نعمت ایمان اللہ تعالے نے انسان کو عنایت فرمایا ہے اصل تو یہ ہے کہ دار ومدار دو جہان کا اسی پر ہے

دربیان فضایل ایمان

حدیث قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِذَا دَخَلَ اَھْلُ الْجَنَّۃِ الْجَنَّۃَ وَاَھْلُ النَّارِ النَّارَ یَقُوْلُ اللّٰہُ تَعَالٰی مَنْ کَانَ فِیْ قَلْبِہٖ مِثْقَالُ حَبَّۃٍ مِنْ خَرْدَلٍ مِنْ اِیْمَانٍ فَاَخْرِجُوْہُ فَیُخْرَجُوْنَ قَدِ امْتُحِشُوْا وَعَادُوْا حُمَمًا فَیُلْقَوْنَ فِیْ نَھْرِ الْحَیٰوۃِ فَیَنْبُتُوْنَ کَمَا یَنْبُتُ الْحَبَّۃُ فِیْ حَمِیْلِ السَّیْلِ اَلَمْ تَرَوْا اَنَّھَا تَخْرُجُ صَفْرَآءَ مُلْتَوِیَۃً (متفق علیہ) **ترجمہ** اور روایت ہے ابی سعید خدری سے کہ کہا فرمایا پیمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جبوقت کہ داخل ہونگے بہشتی بہشت میں اور دوزخی دوزخ میں فرماویگا اللہ تعالے یعنی انبیا کو یا اور شفیعوں کو یا ملائکہ کو اور یہ ظاہر تر ہے جیسا کہ روایت ابو ہریرہ میں ہے کہ جو شخص کہ ہوا ہووے دلمیں برابر دانہ رائی کے ایمان سے پس نکالو اُسکو دوزخ سے **حکایت** نقل ہے کہ مولانا شاہ عبدالعزیز صاحب رحمۃ اللہ علیہ کی خدمت میں حسین صاحب جو دہلی کے بڑے کشمیری تھے گئے اور شاہ صاحب سے یہ سوال کیا کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جو فرمایا ہے کہ ایک دانہ رائی کے برابر ایمان داخلہ جنت کیواسطے کافی ہوگا میرے خیال میں حدیث نہیں آتی ۔ وہ محمد صاحب کہ جو تمام انبیاء کا سردار ہے اُسکا یہ ارشاد ہے آپ مولانا میرے قیاس میں بات نہیں آتی کہ ایک دانہ ایمان ہو اور وہ قبر میں مردہ کے ساتھ بھی رہے اور روح کے ساتھ علیین تک جاوے میں کیا بلکہ کسی عقلمند کے قیاس میں یہ بات نہیں آتی ۔ مولانا نے فرمایا کہ آپ امتحان چاہتے ہیں ۔ عرض کیا نہیں بلکہ اطمینان چاہتا ہوں مولانا نے فرمایا کہ آپکے ہاں کچھ گلاب بھی موجود ہے عرض کیا بہت ہے ۔ فرمایا ایک بوتل اُسمیں سے منگاؤ ۔ صاحب نے نہایت عمدہ گلاب کی ایک بوتل طلب کر کر حاضر کی آپنے فرمایا کچھ گرم پانی بھی منگواؤ ۔ وہ بھی آیا ۔ آپ نے حسین صاحب سے فرمایا کہ تم اس گلاب کو اپنے ہاتھ سے زمین پر گرادو اُنہنے بموجب فرمانے شاہ صاحب کے عمل کیا ۔ شاہ صاحب نے فرمایا کہ تم اپنے

www.sirat-e-mustaqeem.com

نوکر سے اس بوتل کو گرم پانی سے صاف کرا کر میرے پاس لے آو۔ چنانچہ بعد صاف کرنیکے وہ بوتل مولانا
صاحب کی پیش لیگئی آپ نے صاحب سے فرمایا کہ تم نے بوتل کو اچھی طرح سے صاف نہیں کرایا اُسنے عرض کیا کہ مولانا
میں نے اپنی روبرو خوب صاف کرایا ہی مگر اسکی خوشبو نہیں گئی اُسوقت مولانا صاحب نے فرمایا کہ تم نے اپنی سوال کا جواب پایا یا نہیں
صاحب نے عرض کیا آپ نے میرے سوال کا جواب کہاں دیا۔ شاہ صاحب نے فرمایا کہ صاحب تم خود دیکھتے ہو کہ
گلاب کو ہم نے زمین پر گرادیا اور بوتل کو خوب صاف کرادیا مگر خوشبو نہ گئی اسوقت شاہ صاحب نے فرمایا
کہ وہ گلاب جو زمین پر گرادیا تہا وہ بجای روح کے ہے اور بوتل بجای جسم آدمی کے ہی اسیطرح ایمان آدمی کے
ساتہ قبر میں بہی جاتا ہی اور علیین میں بہی۔ ہمارے رسول اللہ کا فرمانا کوئی خلاف نہیں ہے اسکے سمجھنے کے
لئے عقل سلیم ہونی چاہیئے۔ لکہا ہے کہ صاحب نے اپنی ٹوپی مولانا کی پاؤں پر رکہدی اور عرض کیا کہ آپکا
دم بسا غنیمت ہے اسی تذکرہ میں لکہا ہے کہ ایک فقیر صاحب نے مولانا شاہ عبد العزیز صاحب کی خدمت میں
عرض کیا کہ حضرت ایمان کیا چیز ہے۔ آپ نے فرمایا کہ ایمان ایک کہٹکے کا نام ہے عرض کیا کہ کہٹکا کیا چیز ہے
آپنے فرمایا کہ اللہ رسول کی رضا جوئی کا ہر وقت خیال رہے اسکے بعد آپنے فرمایا کہ حضرت حسن بصری
بحوالہ حضرت علی کرم اللہ وجہہ روایت کرتے ہیں کہ زمانہ بنی اسرائیل میں ایک شخص بڑا فاسق و فاجر تہا کہ اسکی
بدکاری کا شہرہ ایک جہان میں تہا مرنیکے وقت اُسنے اپنی ماں سے تین وصیتیں کیں اول یہ کہ ایمیری ماں میرے مرنیکے
بعد میرے گلے میں رسّی ڈالکر چاروں طرف مکان کے گہسیٹنا اور باواز بلند کہنا کہ جو کوئی اپنے حاکم حقیقی کے
حکم سے پہریگا وہ ایسا ہی ذلیل ہوگا دوسرے آدہی رات کو دفنانا کہ دمیں جو کوئی میرا جنازہ دیکہیگا لعنت
ملامت کریگا تیسرے اپنا ایک سفید بال جنازہ کے ساتہ قبر میں رکہدینا شاید کہ اللہ تعالےٰ اسکے
سبب سے میری نجات کرے **بیت** دلم مید ہد وقت وقت این امید ؛ کہ حق شرم دارد ز موئے
سفید۔ پہر انتقال کیا بعد غم و الم کے ماں نے کفن دفن کا سامان کرکے چاہا تہا کہ وصیت اول
ادا کرے یکایک غیب سے آواز آئی کہ اے بڑہیا اس کام سے باز آ ہمنے اسکو بخشدیا۔ فرمایا شاہ
صاحب نے کہ کہٹکا ایسی عمدہ چیز ہے کہ اس بنی اسرائیل کی اول وصیت سے خدا نے اسکو
بخشدیا اسلئے کہ وہ خدا سے ڈرا فقیر کہتا ہے کہ ایسا کہٹکا اگر ہم تمکو اللہ رسول کا رہے

بدون اجازت مصنف اسمیں ایک حرف بہی زیر کلی ...

تو پھر یہ احکام اسلام کا ہیکو ضایع ہوں ایمان ایک نہایت عمدہ چیز ہے اس وقت **ایک قصہ** عورتوں کا مجکو یاد آگیا جو قابل بیان ہے اُنکی ایک بات سے بڑے بڑے عقلمند حیران ہیں وہ یہ ہے کہ اگر اُنکا کوئی زیور ٹوٹ جائے تو اپنے خاوند سے کہتی ہیں کہ ہمارا فلاں زیور ٹوٹ گیا مگر جب اُنکی نتھہ ٹوٹ جاتی ہے تو یہ کہتی ہیں کہ نتھہ ٹھنڈی ہوگئی اسواسطے کہ نتھہ کو اپنا سہاگ جانتی ہیں **غرض** میرا مقصود اس قصہ سے اس مقام پر یہی کہ ہمارا سہاگ زیور ایمان ہے جبکہ یہی ٹھنڈا ہوگیا پھر ہم کس کام کے رہے **نور ایمان** اور صداقت کی روشنی ذرا بھی اس بات کو گوارا نہیں کر سکتی ہے کہ ہم کسیکو گالی دیں یا فریب دیں یا غیبت کریں یا نماز دانستہ قضا کریں۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے فیض صحبت سے صحابہ تو اپنی حالت قلبیہ میں ذرا فرق آنیکو بھی نفاق سمجھتے تھے **چنانچہ** امام مسلم نے روایت کیا ہے کہ حنظلہ بن ربیع اسدی حضرت ابوبکرؓ سے ملے ابوبکرؓ نے پوچھا کیا حال ہے اُسنے کہا میں تو منافق ہوگیا ابوبکرؓ نے فرمایا تو یہ کیا کہتا ہے اُسنے عرض کیا کہ جب ہم نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس سے گھر میں آتے ہیں اور بیوی بچوں میں مشغول ہوتے ہیں تو وہ کیفیت جو وہاں ہوتی ہے اُسکو بھول جاتے ہیں ابوبکرؓ نے کہا میرا بھی یہی حال ہے تب وہ دونوں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے اور اپنا اپنا حال عرض کیا آنحضرتؐ نے فرمایا اے حنظلہ اگر تم ہمیشہ اسی کیفیت میں ہو جو میرے پاس ہوتی ہے اور یاد الٰہی میں ہو تو ملائکہ تم سے گلی کوچوں میں اور بستروں پر مصافحہ کیا کرتے مگر یہ بات کبھی کبھی ہوا کرتی ہے **سبحان اللہ** ہمارے حضرت کے فیض صحبت کی برکت سے صحابہ کی یہ کیفیت رہتی تھی ان لوگوں کا بھی یہی حال رہا کہ جنہوں نے حالات صحابہ اور تابعین اور تبع تابعین دیکھے اور اُنکا سا اپنا برتاؤ کیا۔ اکثر اوقات فقیر اہل اللہ پر بھی یہ کیفیت تاری ہو جاتی ہے۔ یہ سب خوبیاں ایمان کی ہیں۔ الحمد للہ فی زمانہ بھی ایسے ایسے صاحب ایمان اور دیندار متقی امرائے صالحین میں سے موجود ہیں کہ جنکو ہر وقت اللہ اور رسول کی رضا جوئی کا خیال ہے ایسے لوگوں کا رہنا ان میں ہمارا باعث برکت ہے۔ **چنانچہ حضرت عالیجناب بدر الصلحا وقار الحکما کریم اللہ صاحب قریشی الٰہ آبادی سلمہ**

(اس کتاب کی بالکلہ رجسٹری ہو چکی ہے جملہ حقوق بدون اجازت مصنف اسکے ایک حرف نہیں نکل سکتا

www.sirat-e-mustaqeem.com

جو جو خوبیاں ذات بابرکات میں اللہ تعالی نے عطا کی ہیں انکا بیان کرنا دشوار ہے۔ یہ حضرت نہایت دیندار۔ پابند صوم وصلوۃ۔ جوان صالح متواضع نیکبخت متقی۔ خداترس۔ متین۔ کم گو۔ چاشت و اشراق و تہجد سب ادا کرتے ہیں۔ نہایت خلیق۔ بڑے ملنسار۔ دامن اخلاق آپکا بڑا وسیع اور کشادہ ہے علماء کے قدردان۔ شریف نواز بامروت آدمی ہیں۔ ہر مریض سے باخلاص پیش آتے ہیں۔ فن طب اور ڈاکٹری میں یکتائے جہاں اور استعداد و حکمت میں علامہ زماں۔ آپکی ذات سے امرا و غربا کو بہت فیض ہے۔ فی زمانا آپکا دم غنیمت ہے **فقیر** بھی حکیم صاحب ممدوح کا دل سے شکریہ ادا کرتا ہے **شکر** طہر اللہ قلبک فی قلوب الابرار و زکی عملک فی عمل الاخیار **القصہ** وہ عابد اپنے مریدونکو سمجھا رہا ہے کما قال اللہ عز وجل قُلْ مَنْ حَرَّمَ زِينَةَ اللَّهِ الَّتِي أَخْرَجَ لِعِبَادِهِ وَالطَّيِّبَاتِ مِنَ الرِّزْقِ ط **ترجمہ** کہ کسنے حرام کردی ہیں اللہ کی وہ زینت کی چیزیں جو اسنے اپنے بندوں کے لیئے پیدا کی ہیں جیسے کھانے پینے اور یہی ارشاد ہو رہا ہے۔ لا رہبانیۃ فی الاسلام (مشکوۃ) اسلام میں رہبانیت کا کچھ کام نہیں۔ بعض علماء کہتے ہیں کہ زینت میں ایک قسم کی تزئینات شامل ہیں۔ جیسے نہانا خوشبو لگانا عمدہ نفیس کپڑے پہننا۔ اور اسیطرح والطیبات من الرزق سے علماء دین نے ہر ایک قسم کی غذائیں عمدہ عمدہ اور کھانے لذیذ و خوشگوار مراد لیے ہیں۔ جیسے متنجن مزعفر۔ زردہ۔ بریانی۔ قورمہ۔ قلیہ۔ فرنی۔ باقرخانی۔ شیرمال۔ کباب۔ مربہ۔ چٹنی وغیرہ **فقیر** کہتا ہے کہ جس چیز کو اللہ اور رسول نے کھانے اور کپڑے میں ممنوع فرمایا ہے سوائے اسکے جو چاہو کھاؤ اور جو چاہو پہنو لیکن بندے ہوکر بہرحال احکام اللہ اور رسول کا خیال رہے اور یہ بہرے لیئے خیالات بعض کٹ ملاؤں کے دل سے دور کردو۔ کیونکہ رہبانیت اسلام میں نہیں ہے۔ جو کچھ اللہ تعالے نے پیدا کیا ہے سب بندوں کیواسطے ہے مگر حلال و حرام کا خیال رہے **واہ** کیا عابد ہے اپنے مریدونکو سمجھا رہا ہے کہ تم آپس میں

ایک دوسرے کو برا نہ کہو

کما قال اللہ تعالی یٰۤاَیُّہَا الَّذِیۡنَ اٰمَنُوۡا لَا یَسۡخَرۡ قَوۡمٌ مِّنۡ قَوۡمٍ عَسٰۤی اَنۡ یَّکُوۡنُوۡا خَیۡرًا مِّنۡہُمۡ وَ لَا نِسَآءٌ مِّنۡ نِّسَآءٍ عَسٰۤی اَنۡ یَّکُنَّ خَیۡرًا مِّنۡہُنَّ ج **ترجمہ** اے لوگو جو ایمان لائے ہو

اس کتاب کی بلفظہ رجسٹری ہو چکی ہے بدون اجازت مصنف سہیر ایک حرف بھی نقل ملتا

www.sirat-e-mustaqeem.com

نہ ٹھٹھا کریں کوئی قوم کسی قوم سے شاید کہ وہ بہتر ہوں ان سے اور نہ بیبیاں کسی بی بیوں سے شاید کہ وہ ہوں بہتر ان سے
حدیث شریف میں آیا ہے کہ حضرت عائشہؓ نے حضرت حفصہؓ کیطرف نظر حقارت سے دیکھکر کہا کہ یہ تو بہت ٹھنگنی
ہیں اُسیوقت جبرئیل علیہ السلام تشریف لائے اور عرض کیا یا رسول اللہ خدائے تعالےٰ بعد درود وسلام کے
فرماتا ہے کہ حضرت عائشہ نے حضرت حفصہ کی نسبت ایسا کہا ہے ہم صرف تمہارا لحاظ کرتے ہیں بھلا
کہو تو عائشہ ایسا بنا تو دے چنانچہ خلاصۂ سرور کائنات نے ازواج مطہرہ کو بہت سمجھایا اور اس آیت کا وعظ فرمایا
وَلَا تَلْمِزُوْا اَنْفُسَكُمْ وَلَا تَنَابَزُوْا بِالْاَلْقَابِ بِئْسَ الِاسْمُ الْفُسُوْقُ بَعْدَ الْاِيْمَانِ وَمَنْ
لَّمْ يَتُبْ فَاُولٰٓئِكَ هُمُ الظّٰلِمُوْنَ ۝ ترجمہ اور مت عیب لگاؤ آپس میں اپنے کو اور مت
بدنام کرو ساتھ بُرے لقبوں کے بُرا نام ہے بدکاری پیچھے ایمان کے اور جس نے نہ توبہ کی پس لوگ وہی ہیں ظالم
حکایت لطیفہ نقل ہے ایک محفل میں بہت سے لوگ جمع تھے ایک آدمی اُنہیں بہت جسیم و فربہ تھا اُس محفل میں سے
ایک شخص نے قریب آکر کہا کہ میری کچھ عرض ہے اُسنے کہا فرمائیے عرض کیا اگر آپ خفا نہوں تو میں گذارش
کروں کہا حضرت کار دنیا دو طرح پر ہوتے ہیں۔ ایک امانی دوسرے ٹھیکے سے۔ امانی کا کام اچھا ہوتا ہے اور
ٹھیکہ کا کام اچھا نہیں ہوتا معلوم ہوتا ہے کہ آپ ٹھیکہ میں بنے ہوئے ہیں۔ اُسنے کہا یہ مقام رضا و تسلیم ہے
جیسا مجھکو خدا نے بنادیا سو موجود ہوں قلم قدرت میرے ہاتھ میں تھے لیکن میرے بنانیوالے کی بڑی شان ہے
فَتَبٰرَكَ اللّٰهُ اَحْسَنُ الْخٰلِقِيْنَ ترجمہ پس بہت برکت والا ہے اللہ بہتر پیدا کرنیوالوں کا غیب سے
آواز آئی کہ اے شخص تو ایسا بنا سکتا ہے۔ لکھا ہے اُسیوقت اُسپر رقت طاری ہوگئی بعدہ بہت نادم ہوا
اور تمسخر سے توبہ کی **فقیر** کہتا ہے کہ روئے کبریائی ذات باری کو سزاوار ہے ہم سب کے سب عبد ضعیف
ہیں سبکو خاتمہ کا شک ہی پھر کس بات پر تکبر ہے۔ **حکایت** ایک بزرگ کا وقت جانکنی قریب تھا اسوقت
کسی مست نے کوئی مسئلہ پوچھا اُسکے جواب میں کہا کہ حضرت میں جس دروازہ کو ستر برس سے ٹھونکتا تھا
وہ میرے لئے اس گھڑی کھولا جاتا ہے میں نہیں جانتا کہ سعادت کے ساتھ کھولا جاویگا یا شقاوت کے
ساتھ۔ اے بھائیو جبکہ ہمارا یہ حال ہے پھر آپسمیں ایکدوسرے کو حقیر جاننا بڑی نادانی ہے۔ اور
کہیں وہ عابد اپنے مریدوں کو غیبت کی برائیوں سے مطلع کر

www.sirat-e-mustaqeem.com

مذمت غیبت

کما قال اللہ تعالےٰ یا ایھا الذین اٰمنوا اجتنبوا کثیرا من الظن ان بعض الظن اثم ولا تجسسوا ولا یغتب بعضکم بعضا ایحب احدکم ان یاکل لحم اخیہ میتا فکرھتموہ ط ترجمہ اے لوگو جو ایمان لائے ہو بچو بہت سے گمانوں سے اسلئے کہ بعض گمان گناہ ہے اور مت عیب جوئی کرو آپس میں ایک دوسرے کی اور نہ غیبت کرے بعض تمہارا بعض کی کیا دوست رکھتا ہے کوئی تم میں سے اس بات کو کہ کھاوے گوشت اپنے بھائی مرے ہوئے کا پس تم گوارا نہ کروگے اس بات کو (یعنی تمہاری عقل سلیم بھی اس بات کو پسند نہ کریگی) **حدیث** ایک شخص نے رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت سراپا رحمت میں عرض کیا کہ میرے ماں باپ آپ پر سے قربان ہوں یا رسول اللہ میں رمضان کے روزہ بھی رکھتا ہوں اور پنجگانہ نماز بھی پڑھتا ہوں اس سے زیادہ عبادت نہیں کرتا زکوۃ وحج مجھ پر فرض نہیں ہوا واسطے کہ میں غریب ہوں یا رسول اللہ فداک قیامت کو کس کے ساتھ ہونگا آپ نے سنکر فرمایا تو میرے ساتھ ہوگا۔ بشرطیکہ کینہ اور حسد سے دل کو محفوظ رکھے اور غیبت اور جھوٹ سے زبان کو بچا رکھے اور نامحرم کے دیکھنے سے اور خلق خدا کی طرف نظر حقارت کرنے سے آنکھ کو نگاہ رکھے تو تو میرے ساتھ بہشت میں داخل ہوگا میں اپنی اس ہتیلی پر سے تجھے عزیز رکھتا ہوں اگر ایسا نہ کریگا تو مجھکو نہ پائیگا فاعتبروا یا اولی الالباب پس اے عقلمندو اس سے عبرت پکڑو اور غور کرو کہ حضرت نے کیا ارشاد فرمایا ہے **خواب** ایک بزرگ روایت کرتے ہیں کہ عالم رویا میں جناب سرور کائنات کی مجھکو چالیس برس تک زیارت ہوتی رہی پھر ایک بحث بند ہوگئی ایک دفعہ ایک بزرگ جامع ازہر کی چھت پر نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو میں نے عالم خواب میں دیکھا آپ نے میرے دل پر اپنا ہاتھ رکھا اور فرمایا اے میرے محب غیبت حرام ہے کیا تو نے اللہ تعالےٰ کا قول نہیں سنا ولا یغتب بعضکم بعضا تیرے پاس ایک جماعت آتی ہے وہ لوگوں کی غیبت کرتی رہتی ہے اور تم ان سے کچھ نہیں کہتے اس لئے میں نے تمہارا ملنا چھوڑ دیا اگر تم اس جماعت سے توبہ کراؤ تو بہت بہتر ورنہ میری شفاعت سے وہ محروم رہینگے وہ بزرگ کہتے ہیں کہ میں نے بعد بیداری ان کو اطلاع

دی انہوں نے اس فعل بد سے توبہ کی **فقیر** کہتا ہے یہ بہت بڑا مرض ہے اسمیں ایک جہان مبتلا ہے عقلمندونکو چاہیئے جہانتک ممکن ہو غیبت سے نفرت کریں کیونکہ اللہ تعالے اور رسول اس سے بہت خفا ہیں **مسئلہ** جسطرح غیبت زبان سے ہوتی ہے اشارہ سے بھی ہوتی ہے مثلاً اگر کسیکا نام لیکر ایک آنکھہ بند کرلے اس اشارہ کے لئے کہ وہ کانا ہے یا ہاتھوں سے اشارہ کرے اور ٹھنگنے ہونیکا یا موٹے ہونیکا اسطرح کہ جو وہ مطلع ہو تو برا مانے یہ غیبت ہو جاویگی۔ حدیث میں ہے کہ جو شخص اپنے بہائی مسلمان کی غیبت سے دوسرے کو روک دے اللہ تعالے پر حق ہے کہ اسکو دوزخ سے آزاد کرے سبحان اللہ ایک تہوڑی سی بات پر یہ انعام ہے جو چاہے وہ یہ انعام حاصل کرے۔ **کہین** وہ عابد اپنے مریدونکو ادب سکہلا رہا ہے

فضائل ادب

ادب بہی ایک عمدہ چیز ہے کما قال اللہ تعالی یَا اَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا لَا تَرْفَعُوْا اَصْوَاتَکُمْ فَوْقَ صَوْتِ النَّبِیِّ وَلَا تَجْھَرُوْا لَہٗ بِالْقَوْلِ کَجَھْرِ بَعْضِکُمْ لِبَعْضٍ اَنْ تَحْبَطَ اَعْمَالُکُمْ وَاَنْتُمْ لَا تَشْعُرُوْنَ **ترجمہ** اے لوگو جو ایمان لائے ہو مت بلند کرو آوازیں اپنی اوپر آواز نبی کے اور مت آواز بلند کرو ساتہ اسکے بیچ بولی کے جیسا بلند کرتے ہیں بعض تمہارے واسطے بعض کے ایسا نہو کہ کہوئے جائیں عمل تمہارے اور تم نہیں سمجھتے ہو۔ **فائدہ** یہاں پر اللہ جل جلالہ نے صحابہ کرام کو ادب کی تعلیم دی ہے کہ تم ہمارے نبی کے روبرو چنخکر نہ بولو۔ ورنہ تمہارے عمل چہین لئے جائینگے **سبحان اللہ** ہمارے نبی عربی کی کیا شان ہے صحابہ کا بلند آواز سے بولنا کیسا ناگوار ہوا۔ حتٰی کہ یہ ارشاد فرمایا ان تحبط اعمالکم وانتم لا تشعرون **فقیر** کہتا ہے کہ آپ صاحبان کو معلوم ہوا کہ اس آیت شریف کے مخاطب کون لوگ ہیں کہ جنکی شان قطعی جنتی جنکو عشرہ مبشرہ کہتے ہیں انکی طرف اللہ خطاب فرما رہا ہے یا ایھا الذین آمنوا لا ترفعوا اصواتکم الخ گو اسوقت تمام مومنین سمجھے جاتے ہیں مگر اسوقت تو اسکے مخاطب صحابہ کرام ہی تہے جبکہ انکو واسطے خطاب یہ تہا کہ تم اگر ہمارے رسول سے کسی معاملہ میں پیشقدمی کروگے ان تحبط اعمالکم وانتم لا تشعرون۔ پہر ہم کون بیچارے ہیں کہ حضرت پر پیشقدمی کریں یہ مقام قابل غور ہے کہ ہمارے رسولخدا کی کیسی بڑی شان ہے خدا اپنے حبیب کی کیا حمایت کر رہا ہے

اس کتاب کی بلفظہ رجسٹری ہو چکی ہے یہی بدون اجازت مصنف اسمیں سے ایک حرف نقل نہیں ہو سکتا

www.sirat-e-mustaqeem.com

یہی مناسب ہے کہ ہر حال میں احکام اسلام کو مقدم سمجھیں اسی میں ہماری سعادت دارین ہے ورنہ حسرت
لیجائینگے اور پچھتائینگے بلکہ الٹے یہ اعمال گلے کے ہار ہوجائینگے ہر وقت اس آتش حسرت میں جلیں اور ہاتھ ملینگے
ہائے ہم نے یہ کس کام کو کیا کر چلے۔ لکھا ہے کہ جسوقت حضرت ابوبکر صدیق جناب
کی خدمت بابرکت میں حاضر ہوتے تھے تو اپنے منہ میں کنکریاں ڈال لیتے تھے جبکہ حضرت سے کچھ عرض
کرتے تو زبان لکنت کرتی تھی۔ حضرت فرماتے یا حبیبا یا صدیقا یہ کیا حال ہے۔ تمہاری زبان ایسی
معلوم ہوتی ہے۔ آپ آبدیدہ ہو کر عرض کرتے کہ اللہ فرماتا ہے یَا اَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا لَا تَرْفَعُوْا اَصْوَاتَکُمْ
آخر تک۔ **عبرت** عقلمند و عبرت کا مقام ہے کہ جو لوگ انبیاء علیہم السلام کی شان میں گستاخیاں
کیا کرتے تھے کہ اگر تم احکام الٰہی ہمکو سناؤ گے تو ہم تمکو اپنے ملک سے نکالدینگے یہ بڑے بول بول
اپنی حکومت اور شوکت کے گھمنڈ پر بولتے تھے۔ مگر اللہ کے آگے کسیکا زور کیا چل سکتا ہے دنیا کے بادشاہ
کے ایلچیوں کی جو کوئی بے حرمتی کرتا ہے اپنے کئے کو پاتا ہے چہ جائیکہ اللہ کے پیغمبروں کی بے حرمتی کریں اور اپنے
ملک سے نکالدینے کی دھمکی دیں اسلئے فَاَوْحٰی اِلَیْهِمْ رَبُّهُمْ لَنُهْلِکَنَّ الظّٰلِمِیْنَ ۵ رب نے انکی
طرف وحی کی کہ ہم ہی ظالموں کو ہلاک کردینگے اور جس ملک اور زمین میں سے تمہیں نکالنے کو کہتے ہیں اسکا وارث
تمہیں کو کیا جاویگا۔ چنانچہ ایسا ہی ہوا۔ کہ دنیا میں وہ نافرمان ہلاک ہوگئے اور آخرت میں عذاب شدید میں
گرفتار ہونگے کہ لہو اور پیپ پیوینگے اور گلے سے نہ اتار سکینگے اور ہر طرف سے سامان موت نظر آوینگے
مرنے نہ پاوینگے۔ یہ عبرت اس مقام پر اسلئے لکھی گئی ہے کہ آجکل ہمارے مزاجوں میں بھی ایسی ہی علامتیں
پیدا ہوتی چلی جاتی ہیں۔ خبردار اے امت محمدیہ جناب سید العالمین کی مخالفت نکرنا ایسا نہو کہ تمہارا
بھی یہی حال ہوجائے۔ اچھے لوگ تو اس رسول پر جان و مال فدا ہیں انکے دل میں نبی عربی کا بڑا ادب ہے
اور انکو اللہ تعالے نے اپنے کلام پاک میں سطرح پر یاد فرمایا ہے اِنَّ الَّذِیْنَ یَغُضُّوْنَ اَصْوَاتَهُمْ
عِنْدَ رَسُوْلِ اللّٰهِ اُولٰٓئِکَ الَّذِیْنَ امْتَحَنَ اللّٰهُ قُلُوْبَهُمْ لِلتَّقْوٰی ط لَهُمْ مَّغْفِرَةٌ وَّ
اَجْرٌ عَظِیْمٌ ۵ ترجمہ تحقیق جو لوگ پست کرتے ہیں آوازیں اپنی کو نزدیک رسول خدا کے یہ لوگ ہیں وہ جو
آزمایا ہے اللہ نے دلوں انکے کو واسطے پرہیزگاری کے واسطے انکو بخشش ہے اور ثواب بڑا خیال

نوٹ کرو

www.sirat-e-mustaqeem.com

تو کر دیا کیا لوگ تھے انکا اتفاکس حد کو پہنچ گیا تھا **حکایت** نقل ہے کہ ایک ولی اللہ کی نظر ایک چیز ممنوع پر پڑی اُسوقت جناب باری میں عرض کیا کہ یاالٰہی یہ نظر صرف تیرے کام کی لیئے تھی پس آج مخالفت کی اُسنے تیرے حبیب کی پس میں نہیں چاہتا ہوں ایسی بینائی کو۔ لکھا ہے کہ وہ بزرگ اُسیوقت اندھے ہو گئے سبحان اللہ ان لوگوں کے دل میں کیا ادب رسول اللہ تھا **حکایت** نقل ہے کہ ایک بزرگ پہاڑ میں رہتے تھے اور اللہ کی عبادت میں مشغول تھے ایک روز رات کو وقت انمیں خیال آیا کہ کبھی چراغ بھی اس پہاڑ میں نہ جلایا۔ کیا دیکھتے ہیں کہ پہاڑ سے نکلا ہے سجدہ میں گر گئے اور مناجات کی یاالٰہی یہ کیا بھید ہے۔ آواز آئی۔ مَنْ كَانَ لِلّٰهِ كَانَ اللّٰهُ لَهٗ جو شخص ہمارے کام میں ہے ہم اُسکے کام میں ہیں۔ اللہ اللہ یہ کیا لوگ تھے۔ **نقل** ہے کہ رابعہ بصری کا جب وقت موت قریب آیا تو مالک بن دینار پوچھنے کو آئے۔ کہا تمکو کسنے تکلیف دی ہے بولیں معصیت نے کہا کس چیز کو جی چاہتا ہے کہا مغفرت کو کہا دنیا کی کسی چیز کی خواہش ہے کہا تیس برس سے تازہ خرما کو جی چاہتا ہے وہ ابتک نہیں کھایا مالک دینار نے پوچھا کیوں نہیں کھایا انہوں نے یہ آیت پڑہی کما قال اللہ تعالیٰ وَنَهَى النَّفْسَ عَنِ الْهَوٰى ۙ فَاِنَّ الْجَنَّةَ هِيَ الْمَاْوٰى ؕ **ترجمہ** اور منع کیا جی اپنے کو خواہشوں سے پس تحقیق بہشت وہی جگہ ہے رہنے کی۔ مالک بن دینار نے خیال کیا کہ اسوقت تازہ خرما کہاں سے آوے ناگاہ ایک جانور پرند عمدہ تازہ چھوارہ کہ نہ دیکھا نہ سنا تھا منقار میں لیکر آیا میں نے اٹھا کر رابعہ کے پاس لے گیا۔ رابعہ نے پوچھا یہ کہاں سے آیا میں نے سب ماجرا بیان کیا وہ بولی خدا جانے یہ جانور کس باغ سے لایا ہوگا میں نہ کھاؤنگی اب اپنے پیارے خدا کے پاس جا کر کھاؤنگی پھر کہا مجھکو تنہا چھوڑ دو اور دروازہ مکان کا بند کر دو چنانچہ ایسا ہی کیا گیا تب ہم کیا سنتے ہیں کہ آواز ایک غیب سے آتی ہے يٰۤاَيَّتُهَا النَّفْسُ الْمُطْمَئِنَّةُ ارْجِعِيْۤ اِلٰى رَبِّكِ رَاضِيَةً مَّرْضِيَّةً ۚ فَادْخُلِيْ فِيْ عِبٰدِيْ ۙ وَادْخُلِيْ جَنَّتِيْ ۝ **ترجمہ** اے جان آرام پکڑنیوالی پھر جا طرف پروردگار اپنے کے خوش ہے تو پسند کیا گیا پس داخل ہو بیچ بندوں میرے کے اور داخل ہو بیچ بہشت میری کے یہ لوگ عشاق رسول اللہ تھے کیا ادب و آداب رسول اللہ کا انکے دل میں تھا اسلئے تو انکے لئے من جانب اللہ ایسا خاتمہ بالخیر ہوا۔ الحمد للہ ہمارے رسول خدا کے فی زمانہ بھی ایسے جان نثار اور عشاق موجود ہیں چنانچہ **حضرت عالیجناب بلیغ الصلحا صدر الامرا عندلیب بہارستان سخن گستری طوطی شکرستان معنی پروری**

www.sirat-e-mustaqeem.com

سرمست نشۂ سخندانی نظر باز شاہد نکتہ دانی غواص محیط تدقیق آشنائے بحر تحقیق افصح الفصحاء
ابلغ البلغاء بادشاہ کشور فصاحت فرمانروائے اقلیم بلاغت خلاق مضامین لطیف موجد قافیہ و ردیف
ناظم بے بدل افتخار شیل زبدۂ شعرائے جہاں مداح رسول الثقلین منشی **محمد اقبال حسین صاحب** عاشق تخلص
دہلوی وکیل و معتمد راج بیکانیر متعینہ رزیڈنسی راجپوتانہ مقیم کوہ آبو۔ آپکی کمالات کا اندازہ ظرف خیال سے
بیرون۔ اور احاطہ شمار سے افزوں ہے یعنی تازہ سے قالب الفاظ میں جان ڈالنا اور انفاس عیسوی سے معانی پژمردہ
کو تازہ تر از گل بنانا حضرت ہی کا کام ہے۔ آپکے محاورات نازک سے خوے دلبراں خجل اور مضامین
پاکیزہ سے مزاج لطیف طبعاں منفعل سودا کو آپ کے رشک سخن سے جنوں۔ اور میر آپکے کلام بلاغت
سے سرنگوں۔ ملاحت کلام سعدی آپکے خوان فیض کی نمکخوار اور شیرینی زبان حافظ شیراز آپکے مقال
سے ریزہ دار۔ جو جو خوبیاں شعرائے سلف میں صلحاء خلف میں کسی کیساتھ مختص تھیں وہ بہ تمامہ
حضرت کی ذات بابرکات میں موجود ہیں آپ شاعر غرا نثار بی نظیر از تلامذہ ارشد شعرائے جہاں حضرت
نجم الدولہ دبیر الملک نواب اسد اللہ خانصاحب غالب بہادر مرحوم ہیں۔ آپکا کلام نظم فارسی اُردو دونوں میں
لاجواب اور انتخاب ہے۔ حضرت کے دواوین فارسی و اُردو مع مثنوی بفضل اللہ چھپنی شروع
ہو گئی ہیں۔ آپ بڑے فیاض۔ علماء نواز۔ مہمان نواز۔ اور دوست پرور ہیں۔ آپ صادق الوعد۔
حسیم چشم۔ متقی۔ عابد۔ مرتاض۔ آپکا کلام سفینہ عرفان کیطرح بھرا ہوا چلا جاتا ہے آپکی عاشقانہ مضمون میں تصوف
اور معرفت بھری ہوئی ہوتی ہے۔ آپ بڑے عاشق رسول اللہ ہیں میں بھی ایک غزل آپکی اپنی کتاب میں درج
کرتا ہوں **غزل** فلک گریست از کوی محمدؐ ۔ قمر علیست از روئے محمدؐ ۔ جہاں پر کند از نافہ چین ۔ شمیم
چین گیسوئے محمدؐ ۔ بہشت اند بہر آں شد کہ سجدہ ۔ کند در طاق ابروئے محمدؐ ۔ بود شرمندہ اندر خلد طوبے
ز سرو قد دلجوئے محمدؐ ۔ نسیم آرد حیات جاودانی ۔ اگر آید از سر کوے محمدؐ ۔ بود تا حشر پا از شوق ویدہ
اگر بیند دمے سوئے محمدؐ ۔ ز اعجازش بشد شق روز روشن ۔ قمر چوں دید نیروئے محمدؐ ۔ ازاں
بو نیند گل را از سر شوق ۔ کہ دارد بوئے از خوئے محمدؐ ۔ چناں محوم ز شوق نام پاکش ۔ کہ ہر
سو آید م بوئے محمدؐ ۔ ہزاراں موج دریا زد ولیکن ۔ نیامد تا برانوئے محمدؐ ۔ ازاں نازد بخود عنبر کہ بوئے

www.sirat-e-mustaqeem.com

تمہید از خلق نیکوے محمد ﷺ بود در نزد او فردوس خ ﷺ ہر انکو دیدہ مشکوے محمد ﷺ امید من بود آخر کہ
روزے ﷺ شوم خاک در کوے محمد ﷺ ازانش بر فلک فخر ست ہر دم ﷺ کہ شد عاشق ثناگوے محمد ﷺ

بہرکیف آپکا ہونا فی زمانا غنیمت ہے۔ میں نے نہایت فخر او رخوشی سے نام نامی کو اپنی تفسیر میں درج کیا ہے اسلئے کہ مجھکو فخر ہوا اور نام نامی کو بقا رہے اور **فقیر** تہ دل سے منشی صاحب موصوف کا شکریہ ادا کرتا ہے طہّر اللّٰہ قلبک فی قلوب الابرار و زکّی عملک فی عمل الاخیار

دربیان اطاعت رسول اللہ صلعم

کما قال اللہ تعالی وَمَآ اٰتٰکُمُ الرَّسُوْلُ فَخُذُوْہُ وَمَا نَھٰکُمْ عَنْہُ فَانْتَھُوْا **ترجمہ** اور جو کچھ دے تمکو رسول پس لیلو اور جو کچھ منع کرے تمکو اس سے پس باز رہو **تفسیر** جو رسول تمکو حکم کرے اسکو قبول کرو **فقیر** کہتا ہے کہ اے امت محمدیہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز کی کسقدر تاکید فرمائی ہے اور ہم اسکا برعکس کر رہے ہیں **حدیث** عن جابر ابن عبد اللہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بَیْنَ الرَّجُلِ وَبَیْنَ الشِّرْکِ وَالْکُفْرِ تَرْکُ الصَّلٰوۃِ رواہ مسلم وابو داود والترمذی وصححہ وابن ماجہ **ترجمہ** فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ ملاپ میان بندہ کے اور درمیان شرک اور کفر کے ترک نماز ہے **فائدہ** امام نووی نے تحت اس حدیث کے کہا ہے جو چیز کہ اسکو کفر سے روکتی ہے وہ یہ ہے کہ اُسنے نماز کو ترک نہیں کیا تہا پس جب اسی نماز کو ترک کیا تو وہ روک جو درمیان اُسکے اور درمیان کفر کے تہی اُٹھگئی بلکہ وہ شخص کفر میں داخل ہوگیا **حدیث** عن بریدۃ قال سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول العہد الذی بیننا وبینہم الصلوۃ فمن ترکہا فقد کفر رواہ احمد وابو داود والترمذی والنسائی وابن ماجہ وابن حبان والحاکم فی المستدرک باسانید صحیحۃ **ترجمہ** کہا بریدہ نے کہ سنا میں نے پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو کہ فرمایا وہ عہد اسلام کا جو درمیان ہمارے اور منافقوں کے ہے نماز ہے پھر جس نے ترک کیا اسکو وہ کافر ہے **فائدہ** اس حدیث سے معلوم ہوا تارک الصلوۃ کافروں میں داخل ہے معلوم ہوا کہ نماز ایسی عمدہ چیز ہے کہ اسی سے زیب و زینت اسلام ہے اسکے چھوڑنے سے اسلام ہاتہ سے جاتا ہے۔ **سبحان اللہ** ایسی نماز کو چھوڑ رکہا ہے کہ جسکی نسبت حضرت صلی اللہ علیہ وسلم ایسا ارشاد فرماتے ہیں۔

در بیان فضائل نماز

حدیث حضرت ابو ذر صحابی رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم روایت کرتے ہیں کہ میں رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ تھا اور موسم خزانی تھا ـ جناب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ایک درخت کو جو ہلایا تو اسکے تمام پتے گر پڑے فرمایا اے ابو ذر جو کوئی اللہ کیواسطے نماز پڑھتا ہے نماز اسکے ایسے گناہ دور کرتی ہے جیسے اس درخت کے پتے ہلانے سے گر گئے **حکایت** نقل ہے کہ ایک بزرگ پر ایک حاکم بہت خفا ہوا اور یہ حکم دیا کہ اسکو شیر کے آگے ڈالدو جب اسکو شیر کے سامنے کھڑا کیا تو شیر کانپنے لگا حاضرین جلسہ اور حاکم نے یہ حال دیکھ کر ان سے دریافت کیا یہ کیا سبب ہے شیر تمہیں حملہ نہیں کرتا اس بزرگ نے کہا کہ میری نماز نے اسکو ہیبت دیدی حاضرین جلسہ اور حاکم جان و مال سے فدا ہو گئے اور اپنے ظلم سے توبہ کی **حکایت** ایک بزرگ سے ایک نماز قضا ہو گئی اسنے اپنے نفس سے خطاب کر کے کہا کہ تجھکو آج شیر سے ہلاک کراؤنگا اسواسطے کہ تو نے اللہ اور رسول کی نافرمانی کی اسی خیال میں جنگل کو چلے گئے کیا دیکھتے ہیں کہ ایک شیر چلا آتا ہے انکی طرف یہ بزرگ بھاگے شیر بھی انکے ڈر کر بھاگا ـ اسی حالت میں وہ بزرگ تھک کر بیٹھ گئے نیند نے جو غلبہ کیا تو سو رہے ـ عالم رویا میں کیا دیکھتے ہیں کہ جناب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم تشریف لاتے ہیں اور ارشاد فرماتے ہیں کہ جسکی نماز حالت سونے میں قضا ہو جاے تو اسکو پھر پڑھ لے ـ کیا تمکو یقین ہے کہ شیر تمکو ہلاک کرے ہرگز نہیں ـ اسلئے میں تمکو بشارت دیتا ہوں کہ تم میری امت میں ہو ـ نماز اور روزہ تمہارا خدا کے یہاں قبول ہو گیا ـ جاؤ ایسا نکرو وَمَا آتَاكُمُ الرَّسُولُ فَخُذُوهُ الحمد للہ کہ فی زماننا بھی ایسے ایسے مومنین دیندار متقی علما امرا صالحین جلیل القدر ہیں سے موجود ہیں کہ جنکو ہر وقت اللہ و رسول کی رضا جوئی کا خیال ہے ایسے دینداروں کا ہونا فی زماننا باعث برکت ہے میں بھی ایک نہایت فخر سے نام نامی بھی تفسیر میں درج کرتا ہوں کہ اسم نامی کو تفاخر ہے چنانچہ صاحب خلق محمدی تابع شریعت احمدی افضل الکرام اشرف العظام ملک سیرت فرشتہ صورت حضرت عالی جناب ممدوح الالقاب بدر العلما وقار الامرا **محمد نامدار خان صاحب بہادر** ممبر کونسل ریاست پٹیالہ ـ جو جو خوبیاں اللہ تعالے نے ذات بابرکات میں عطا فرمائی ہیں میں انکا

www.sirat-e-mustaqeem.com

بیان نہیں کرسکتا ہوں - آپ اعلے درجہ کے دیندار متقی پرہیز شیم - پابند صوم وصلوٰۃ - عابد بیریا
ورع وتقویٰ سے اور لیاقت علمی میں ہندوستان کے رئیسوں پر سبقت لیگئے ہیں - دوست پرور شریف نواز
نیک نفس متحمل - عالی خاندان - باذل سخی فیاض - امین - دیانتدار - دریا دل ولی اللہ شہرہ دادگستری اور آوازہ
رعایا پروری چہار طرف گیتی میں بلند ہے - عدل وانصاف آپکا منصف حقیقی کو پسند ہے - ہر ادنےٰ و اعلےٰ
کی طرف نظر فلاح سے ہے - ہر کہ ومہ آپکے لطف و کرم کا مداح ہے - دامن اخلاق آپکا بڑا وسیع اور کشادہ ہے
ارکان مروت آپ پر ختم ہیں - سچ تو یہ ہے کہ خلق مجسم ہیں - ہندوستان میں اس بات کا چرچہ ہے
کہ لیجسلیٹو میں ممبران کونسل ہندیا میں آپسمیں کسی طرح کی نااتفاقی نہیں ہوئی ہے بڑے بڑے ارکین
گورنمنٹ حیران ہیں یہ صرف آپکے ہی اخلاق کا باعث ہے - آپ بحر ہی ملنسار ہیں - علماء کے بڑے
قدردان ہیں اصل تو یہ ہے کہ ایسے ہی لوگ زیب وزینت اسلام ہے - آپ ہندوستان میں مغتنمات میں سے
ہیں فقیر ہی خدا صاحب مجمع الاوصاف کا دل سے شکریہ ادا کرتا ہے **شکریہ** طَهَّرَ اللّٰهُ قَلْبَكَ فِي قُلُوبِ
الْأَبْرَارِ وَزَكّٰى عَمَلَكَ فِي عَمَلِ الْأَخْيَارِ - وَمَا نَهٰكُمْ فَانْتَهُوْا کے یہی معنے ہیں کہ جس بات کو
رسول منع کرے اس سے باز رہو **حدیث** عَنْ مُعَاذٍ قَالَ أَوْصَانِي رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ قَالَ لَا تُشْرِكْ بِاللّٰهِ شَيْئًا وَإِنْ قُتِلْتَ وَحُرِّقْتَ **ترجمہ** روایت ہے معاذ رضی اللہ عنہ سے
کہا انہوں نے کہ وصیت کی مجکو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مت شریک کر تو ساتھ اللہ کے
کسی شے کو اگرچہ قتل کیا جائے تو یا جلایا جائے تو - شرک ایسا برا ہے کہ مرجانا اور جل جانا اس سے بہتر ہے اسلئے
کہ اسمیں تھوڑی دیر کی تکلیف ہے اور شرک کرنے سے ہمیشہ کی خوشنودی ہاتھ سے جاتی ہے اور جنت ہمیشہ
کیلئے حرام ہوتی ہے **حکایت** حضرت بایزید رحمۃ اللہ علیہ نے جب وصال کیا کسی شخص نے انکو خواب میں
دیکھا عرض کیا کہ بایزید حق تعالے سے کیا معاملہ گذرا فرمایا جب میں نے اس دار ناپائدار کو چھوڑا سرکار والا
سے ارشاد ہوا کہ بایزید کیا لائے عرض کیا خدایا توحید - ارشاد ہوا لیلۃ اللبن بھی یاد ہے شرمندگی اور
خجالت پیش آئی اصل یہ ہے کہ ایک رات میں نے دودھ پیا تھا شکم میں اتفاقاً درد ہوا تھا میری زبان سے نکلا کہ
دودھ نے درد کیا یہ کلمہ خلاف توحید زبان سے نکلا ناگوار شہنشاہ احد ہوا اور اسیکا طعن ہوا جب

اس کتاب کی بلفظہ رجسٹری ہو چکی ہے الیسے بدون اجازت مصنف اسمٰعیل الکبرو نہیں چھپ سکتا

www.sirat-e-mustaqeem.com

ایسے کاملان راہ اور مقبولان بارگاہ پر ایک دودہ کی شکایت سی طعن ہوا ہم گم کردہ راہان بادیہ
نادانی کا کیا ذکر ہے اور کیا دم ہے کہ دعوے توحید کریں اور اپنے آپ کو موحد سمجھیں **فقیر** کہتا ہے کہ ہمارے
رسول صلی اللہ علیہ وسلم میں باتوں میں نرمی تھی اور نہیں تھی تو توحید کے بارے میں فتح بدر کے بعد لڑکیاں
شادیانہ گانے لگیں آپ خاموش لیٹے ہوئے سنا کئے جب انہوں نے کہا ہم میں پیغمبر غیب دان ہے جب آپ
نے روکا صحابہ نے چاہا کہ فارس کے قاعدہ کے مطابق تعظیماً سجدہ کریں منع فرمایا۔ بلکہ لوگوں کے کھڑے ہونے
سے بھی ناخوش ہوتے تھے اس خیال سے کہ مبادا میرے پیچھے لوگ پرستش کرنے لگیں۔ وصیت کی کہ
میری قبر زمین میں بنانا خلاصہ یہ کہ جبتک زندہ رہے توحید کی نشو نما کا خیال فرمایا صحابہ کا بھی یہی حال رہا
حکایت نقل ہے کہ خلافت عمر رضی اللہ عنہ میں ایک صحابی ملک شام کی حاکم ہو کر گئے صرف ایک اونٹ
سواری اور ایک حبشی خدمتگاری میں تھا جب قریب دار الحکومت پہنچے تو سردار وہاں کے لشکر
پیشوائی کو آئے راہ میں اس حاکم کو مسافر جانکر پوچھا کہ تمکو یہاں کے امیر کا کچھ حال معلوم ہے
کہ کہاں تک آئے غلام نے کہا کہ امیر یہی ہیں پھر سب سرداروں نے حسب عادت [illegible]
بطور سجدہ انکی تعظیم کی امیر نے متحیر ہو کر کہا کہ یہ کیا سجدہ سا کرتے ہو کہا ہمارے ملک کا ایسا ہی دستور
ہے کہ ہم حاکم وقت کی ایسی ہی تعظیم کرتے ہیں پھر تو حاکم وقت نے غضبناک ہو کر کہا واللہ میں نے
نہیں دیکھا اپنے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو کہ انکو کوئی سجدہ کرے بلکہ فرمایا کرتے تھے کہ خدائے
عز وجل کے سوا کسیکو سجدہ نہیں چاہیئے۔ فرمایا ایک وقت صحابہ کیطرف [illegible] کہ تم اپنے ایمانوں کو درست
کرو صحابہ رو پڑے کہ یا رسول اللہ کیونکر درست کریں اسوقت آپ خاموش ہو گئے فوراً وحی آئی وَاِذْ
قَالَ لُقْمٰنُ لِابْنِهٖ وَهُوَ يَعِظُهٗ يٰبُنَيَّ لَا تُشْرِكْ بِاللّٰهِ اِنَّ الشِّرْكَ لَظُلْمٌ عَظِيْمٌ
ترجمہ اور جسوقت کہا لقمان نے واسطے بیٹے اپنے کے اور وہ نصیحت کرتا تھا اسکو اے بیٹے میرے
مت شریک کر ساتھ اللہ کے تحقیق شریک کرنا البتہ بڑا ظلم ہے۔ اسوقت حضرت نے فرمایا کہ تم اپنے
ایمانوں کو شرک سے صاف رکھو۔ غرض وہ صحابی ان سرداروں سے یہ فرما رہے تھے کہ میں نے رسول اللہ سے
ایسا سنا تم میرے رسول اللہ کا **خلاف** کرتے ہو۔ یہ کہکر ایک چیخ ماری اور وہاں سے

اس کتاب کی بلفظہ رجسٹری ہو چکی ہے

بدون اجازت مصنف اسمیں سے ایک حرف نہیں نکل سکتا

www.sirat-e-mustaqeem.com

واپس چلے آئے اور مسند حکومت آگے امیر المومنین کے والدین اور سب قصہ بیان کر کے کہا کہ
اے عمر ایسی حکومت میں نہیں چاہتا ہوں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی صحبت نے صحابہ کی طبیعتوں کو
ایسے بدل دیا جیسے کہ سحر کر دیا صحابہ تابعین اور تبع تابعین اور انکے ملنے والے سبحان اللہ نور
علی نور تھے جن لوگوں نے ان حضرات کو بھی نہیں دیکھا صرف انکا برتاؤ اور حالات دیکھکر کتاب اللہ
اور سنت رسول اللہ پر ایسا کچھ عمل کر دکھایا۔ الحمد للہ کہ ایسے ایسے دنیدار عالی ہمت فی زمانہ موجود
ہیں کہ ان حضرات کی عالی ہمتی پر ہزار آفرین ہے کہ باوجود عہدہ ہائے جلیل القدر کے ہر وقت انکو رضا جوئی
اللہ و رسول کا خیال رہتا ہے ایسے عالی ہمت کا نام میں اپنی تفسیر میں نہایت فخر سے درج کرتا ہوں اسلئے کہ میری
کتاب کو فخر ہوا اور نام نامی کو بقا رہے۔ چنانچہ ہمارے ذی عزت اور لائق دوست حضرت عالی جناب
صاحب خلق محمدی تابع شریعت احمدی افضل الکرام اشرف العظام ملک سیرت فرشتہ صورت یگانہ عمائد
جہاں بہشتی غلام محی الدین خان صاحب ڈپٹی انسپکٹر سبزی منڈی دہلی خلف الرشید حضرت عالیجناب
سرفراز خان صاحب مرحوم و مغفور ساکن شہر جالندھر۔ جو جو خوبیاں اللہ تعالے نے انکی ذات بابرکات میں عطا
فرمائی ہیں اگر ایک شمہ اسمیں سے لکھوں تو کیا امکان حسن خوبی کو جو میزان فکر میں وزن کرتا ہوں تو ایک سے
ایک بڑھ پاتا ہوں۔ آپ بڑے دیندار۔ پابند صوم و صلوٰۃ۔ بڑے فیاض۔ با ذل۔ سیر چشم۔ امین۔
متواضع مسکین پرور۔ پرلے درجہ کے بردبار۔ شریف نواز۔ دوست پرور۔ عادل آنکھ میں حیا و شرم
بہت ہے۔ شریف عالیخاندان۔ خداترس۔ رحمدل۔ علماء صلحاء کے قدردان۔ آپکا دامن خلاق بڑا
وسیع اور کشادہ ہے۔ شریفوں اور حاجتمندوں سے بڑی فراخ دلی سے سلوک ہوتے ہیں۔ اس عالی ہمت نے
اب قرآن حفظ کرنا شروع کیا ہے عاشق رسول اللہ ہیں۔ آپ سیرین سیر ہیں۔ اصل تو یہ ہے ایسول
ہی سے رونق اسلام قائم ہے میں خانصاحب کا دل سے شکریہ ادا کرتا ہے شکریہ جزاکم اللہ قلیلٌ
فی شکرک و ذٰلک عطاک فی عمل الاخیار۔ الغرض۔ عابد جہان کو احکام الٰہی سے
مطلع کر رہا ہے وہ عابد کون ہے وہ شان محمد رسول اللہ صلعم ہے ساتویں مجلس میں ایک قاضی مسند
عدالت پر بیٹھا ہوا احکام الٰہی کے بموجب لوگوں کے جھگڑے فیصل کر رہا ہے لوگ بھی اس قاضی کے فیصلے

www.sirat-e-mustaqeem.com

ہوئے خوش ہو رہے ہیں اور تمام روئے زمین کے قاضی اور منصف وہاں پر حاضر ہیں اور اُس قاضی کے فیصلوں کی نقل کر رہے ہیں اور ہدایت نامہ بنا رہے ہیں اور اُسپر عمل کر رہے ہیں وہ قاضی کون ہے وہ شان محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم ہے **آٹھویں مجلس** میں ایک مفتی علامہ بیٹھا ہوا ہے اور ایک فتوے کا دریا اُسکی زبان سے جوش مار رہا ہے ہر ایک معاملہ میں حکم موافق اصول کے قال اللہ و قال الرسول کے کتاب اللہ اور سنت سے نکالکر بیان کر رہا ہے اور روئے زمین کے مفتی اُسکے گرداگرد جمع ہو رہے ہیں اور اُسکے احکام کی نقل کر رہے ہیں وہ مفتی کون ہے وہ شان محمد رسول اللہ ہے **نویں مجلس** میں ایک محتسب مسند حکومت پر بیٹھا ہوا ہے۔ اور جلاد اُسکے روبرو کھڑے ہوئے ہیں اور گنہگاروں اور فاسقوں اور فاجروں کو اُسکے روبرو کیا جاتا ہے ہر ایک کو موافق گناہ کے سزا کا حکم کر رہا ہے کسی پر حد جاری کر رہا ہے کسی کی نسبت قید کا حکم دے رہا ہے کسی سے چشم نمائی ہو رہی ہے کسیکی نسبت حکم معافی کا ہوتا ہے کیا صاحب حکومت ہے وہ کون ہے وہ اعلے الحاکم محمد رسول اللہ ہیں **دسویں مجلس** میں ایک سلطان تشریف رکھتے ہیں روئے زمین کے قیصر اور بادشاہ خدمت بابرکت میں حاضر ہیں اور دست بستہ عرض معروض کر رہے ہیں لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ **گیارہویں مجلس** میں ایک حکیم حاذق بیٹھا ہوا ہے اور تمام روئے زمین کے حکیم خدمت بابرکت میں حاضر ہیں وہ حکیم حاذق اُنکے مرضوں کو مطب روحانی سے مٹا رہا ہے کسیکو تنہائی کی تلقین ہو رہی ہے کسیکو اخلاق کے بارہ میں فہمائش ہو رہی ہے وہ حکیم کون ہے وہ ہمارے محمد رسول اللہ ہیں **بارہویں مجلس** میں ایک قاری خوش الحان بیٹھا ہوا ہے اور تمام روئے زمین کے قاری اُسکے سامنے حاضر ہیں عجب قاری ہے ساتوں قرأتیں کلام مجید کی ادا کر رہا ہے اور لوگ اُسکی خوش الحانی سے لوٹ پوٹ ہوئے چلے جاتے ہیں ہزارہا مشتاق بیٹھے ہوئے یہ عرض معروض کر رہے واللہ ایسا قاری کوئی نہیں دیکھا وہ قاری کون ہے وہ شان محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم ہے۔

بیان رفاقت رسول صلی اللہ علیہ وسلم

فقیر کہتا ہے اے بھائیو ہم تمکو ایسا شفیق اور رفیق رسول ملا کہ امت کی ہمدردی کا آپکو ہر وقت خیال رہتا تھا اور ہر وقت امت کی صلاحیت اور غمخواری میں رہتے تھے اور رات دن کسیوقت یہ خیال دل سے نہ جاتا تھا

دو حین ثنا الے یا رسول اللہ صلے اللہ علیہ والہ وسلم وہ حدیث آپ صاحبان کو یاد ہے یا نہیں فرمایا کہ
خدا نے ایک ایک دعا کے واسطے ایک نبی کو حکم دیا تھا کہ ایک ایک دعا تمہاری خواہ کسی مضمون کی ہو تم ہماری جناب
میں کرو ہم قبول کرینگے چنانچہ یاد ہوگی دعا اور بددعا نوح علیہ السلام کی کفار کے بارہ میں بددعا تو یہ ہے
وَقَالَ نُوحٌ رَّبِّ لَا تَذَرْ عَلَى الْأَرْضِ مِنَ الْكَافِرِينَ دَيَّارًا ۝ إِنَّكَ إِن تَذَرْهُمْ يُضِلُّوا عِبَادَكَ
وَلَا يَلِدُوا إِلَّا فَاجِرًا كَفَّارًا ۝ **ترجمہ** اور کہا نوح نے اے رب میرے مت چھوڑ اوپر زمین کے کافروں سے
بسنے والا تحقیق تو اگر چھوڑ دیگا انکو گمراہ کر دینگے بندوں تیرے کو اور نہ جنینگے مگر بدکار کفر کرنیوالا
و دعا یہ ہے رَّبِّ اغْفِرْ لِي وَلِوَالِدَيَّ وَلِمَن دَخَلَ بَيْتِيَ مُؤْمِنًا وَلِلْمُؤْمِنِينَ وَالْمُؤْمِنَاتِ وَلَا
تَزِدِ الظَّالِمِينَ إِلَّا تَبَارًا ۝ **ترجمہ** اے پروردگار میرے بخش مجکو اور واسطے ماں باپ میرے کے اور واسطے
اس شخص کے کہ داخل ہو گھر میرے میں ایمان لاکر اور واسطے سب ایمان لانیوالوں کے اور ایمان والیوں کے
اور مت زیادہ کر ظالموں کو مگر ہلاک کرنا۔ چنانچہ حضرت نے فرمایا ایسے ہی میرے لئے بھی حکم تھا کہ تم دعا
اور بددعا کرو ہم قبول کرینگے **فقیر** کہتا ہے آپ صاحبوں کو خوب معلوم ہے کہ وہ دعا حضور صلے اللہ علیہ
وسلم نے خدا سے نہیں مانگی محض امت کے لئے آپ نے رکھی۔ کیونکہ آپکو اسقدر تکلیف کفار سے ہوئی کہ
جنگ احد میں بڑے بڑے صحابہ جلیل القدر شہید ہو گئے اور آپکے دندان مبارک بھی شہید ہو گئے **یہاں**
ایک حکایت لطیف ہے جسکا لکھنا مناسب معلوم ہوا **نقل** ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے صحابہ نے
عرض کیا کہ بعد آپکی وفات کے جبہ مبارک آپکا کسکو دیا جاوے آپ نے فرمایا اویس قرنی کو۔ بعد وفات حضور کے
حضرت عمر و حضرت علی رضی اللہ عنہما کوفہ کو گئے اور اویس کی تلاش کی لوگوں نے کہا ایک شخص وادی عرفہ
میں رہتا ہے اور شتربانی کرتا ہے شاید ہے کہ وہی ہو دونوں حضرات تشریف لیگئے دیکھا کہ اویس نماز میں مشغول ہیں
اور فرشتہ مقرر ہے کہ اونٹوں کی نگہبانی کرتا ہے اور اسطرف دونوں صاحبوں کے دل میں خیال ہوا کہ
افسوس حضرت نے اس دیوانہ کو اپنا پیراہن بھیجا ہمکو نہ دیا حضرت علیؓ کے دل میں تو یہ خیال آیا کہ مجھ سے
زیادہ کون مستحق ہوگا اسلئے کہ میں داماد رسول اللہ ہوں اور بھائی رسول اللہ کا ہوں اور حضرت عمرؓ کو
یہ خیال ہوا کہ میں بھی اصحاب جلیل القدر میں سے ہوں اسلئے کہ حضرت نے میری نسبت فرمایا ہے کہ میرے

۵ میں یاد دلاتا ہوں۔ اسی پر خیال کر کہ ہمارے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہم پر کیسی مہربان ہیں۔ حدیث حضرت سے

یہ کتاب بلفظہ رجسٹری ہوچکی ہے ۔۔۔ بدون اجازت مصنف اسمیں سے ایک حرف نہیں نکال سکتا

www.sirat-e-mustaqeem.com

بعد اگر کوئی نبی ہوتا تو عمر ہوتا۔ بیشک میں اس پیراہن کا مستحق تھا۔ لیکن چونکہ یہ خیالات ایک دوسرے پر ظاہر نہیں ہوئے اس عرصہ میں اویس نے نماز تمام کی حضرت عمرؓ نے سلام کیا اویس نے سلام کا جواب دیا حضرت علیؑ نے آپکا نام پوچھا اویس نے کہا کہ میرا نام عبد اللہ ہے حضرت عمرؓ نے فرمایا کہ سب ہی خدا کے نام ہی ہیں حضرت علیؑ نے فرمایا میں نام خاص پوچھتا ہوں عرض کیا میرا نام اویس ہے فرمایا دہنا ہاتھ کھولو آپ نے دیکھایا حضرت عمرؓ نے اسی سفید داغ کا نشان پایا جو حضرت نے فرمایا تھا حضرت نے ہاتھ کو بوسہ دیا فرمایا کہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے تمکو سلام کہا ہے اور فرمایا ہے کہ میری امت کیلئے دعا کرو اویس نے کہا تم دعا کے لئے اولیٰ تر ہو دونوں صاحبوں نے فرمایا کہ تم وصیت رسول اللہ کو بجا لاؤ رسول اللہ نے تمکو خرقہ دیا ہے اویس نے کہا میں نے سنا ہے کہ جنگ احد میں رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے دندان مبارک شہید ہوئے تھے۔ دونوں صاحبوں نے کہا ہاں۔ آپنے فرمایا تم اپنے دانت دکھلاؤ دونوں صاحبوں نے دانت دکھلائے آپ نے فرمایا تم کیسے اصحاب ہو اور حضرت عمر کیطرف اشارہ کیا تم کیسے صحابی ہو کہ تم نے دانت اپنے نہ توڑے میں نے جسوقت سنا اپنے تمام دانت پتھر سے توڑ ڈالے اسوقت دونوں صاحبوں نے خیال کیا کہ بیشک یہ لائق خرقہ کے ہے اور فرمایا یا علی تمنے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا۔ فرمایا ایک دفعہ دو دفعہ خدمت میں ہر وقت حاضر رہا اویس نے کہا خرقہ مجھکو دو تو میں دعا کروں اویس نے خرقہ لیکر کہا آپ الگ جائیے میں دعا کرتا ہوں پس آپ گوشہ میں گئے اویس نے خرقہ شریف کو آگے رکھ لیا اور سجدہ میں جا کر مناجات کرنے لگے کہ الٰہی بحق خداوندا اس خرقہ کے اس خرقہ کو نہ پہنونگا جبتک کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی امت تو نہ بخشیگا تیرے پیغمبر نے مجھپر حوالہ کیا ہے کہ میری امت میں ایک شخص ہے کہ ربیعہ اور مضر کی بکریوں کے جتنے بال ہیں میری امت کے لوگوں کی شفاعت کریگا ربیعہ اور مضر دو قبیلے عرب میں تھے۔ انمیں بکریاں بہت تھیں صحابہ نے عرض کیا کہ نام اسکا کیا ہے فرمایا ایک بندہ ہے بندوں خدا میں سے اور نام اسکا اویس ہے غیب سے آواز آئی کہ بہت لوگونکو ہمنے بخشا خرقہ کو پہن لو اویس نے عرض کیا کہ سبکو بخش ندا آئی کہ ہمنے لاکھوں بخشا عرض کیا سبکو بخشدے اتنے میں فاروق اور مرتضیٰ رضی اللہ عنہما آہی تو گئے کہ دیکھیں اویس کیا کرتے ہیں جب قریب پہنچے آپ نے فرمایا اگر ایک ساعت آپ نہ آتے تو ساری امت کو بخشوا لیتا

اویس نے خرقہ پہن لیا۔ فرمایا حوالہ کے موجب آپ ہی سمجھئے کہ سبحان اللہ کیا عشاق رسول اللہ
تھے کہ اپنے اپنی امت کا اچھوا دیا۔ الحمد للہ فی زماننا بھی ایسے ہی موجود ہیں بلحاظ اعلیٰ حکام و امرا کے اعلیٰ
ہیں کہ عالی ہمت کہ ان حضرت کی عالی ہمتی پیشہ امارت کا باوجود عہدہ پر ہے عالی جناب ہر وقت انکو رضا
جوئی اللہ و رسول کا خیال رہتا ہے ایسے عالی ہمت کا اسم سامی میں اپنی تفسیر میں نہایت فخر سے
درج کرتا ہوں اسلئے کہ میری کتاب کو فخر ہو اور نام نامی کو بقا ہے جناب شیخ عالی جناب
القاب ... میاں ... صاحب ... اللہ تعالیٰ ذات بابرکات
کو علم عطا فرمائی ہیں میری قلم کو کہاں طاقت ہے کہ بیان کرے حسن خوبی کو جو وزن کرتا ہوں تو ایک سے ایک کو
بہتر پاتا ہوں۔ آپ بڑے دیندار۔ حامی اسلام۔ پابند صوم و صلوۃ۔ بڑے فیاض۔ باذل۔ سیر چشم
متواضع۔ شریف نواز۔ نیک مزاج مسکین پرور۔ عادل۔ آنکھ میں حیا و شرم بہت ہے۔ خدا ترس۔
سخی۔ نیکنام۔ برتاؤ عمدہ۔ شریفوں اور حاجتمندوں سے بڑی فراخ دلی سے سلوک ہوتے ہیں۔ اسلام
کی ترقی کا آپکو بڑا خیال رہتا ہے۔ علماء کے آپ بڑے قدردان ہیں وہ اس اخلاق آپکا بڑا وسیع
اور کشادہ ہے۔ اصل تو یہ ہے کہ ایسوں ہی سے رونق اسلام ہے فقیر بھی انہیں ممدوح الاوصاف کا
دل سے شکریہ ادا کرتا ہے شکریہ یہ ہے طَهَّرَ اللّٰهُ قَلْبَكَ فِي قُلُوبِ الْأَبْرَارِ وَزَكّٰى عَمَلَكَ
فِي عَمَلِ الْأَخْيَارِ۔ الغرض حضور صلے اللہ علیہ وسلم کو کفار سے بہت ہی تکلیف پہنچی کہ جسکا بیان
نہیں ہو سکتا۔ بدن پر ڈوگنے گھٹے ہوتے ہیں اور کلیجہ منہ کو آتا ہے مگر آپ نے وہ دعا نہ کی امت کے
لئے رکھی۔ اے امت محمدیہ آپکے لخت جگر شہیدان کربلا یعنی سید الشہدا جناب امام حسین علیہ السلام
اور ہمراہیوں کو کربلا میں کیا کیا تکلیفات پہنچیں۔ گویا کہ باغ محمدی برباد ہو گیا۔ کسکا دل لایا جائے کہ
وہ حال بیان کیا جائے۔ واللہ کلیجہ باہر آتا ہے قلم لکھنے سے رکتی ہے۔ دنیا میں یہ سانحہ ہی عجیب و
غریب ہوا ہے۔ یہ فقیر کچھ مختصر طور پر بیان شہادت و مصائب امام علیہ السلام بیان کرتا ہے
کہ ناظرین دیکھیں کہ حضرت امام حسین علیہ السلام و جگر گوشہ رسول انام کا صبر کس درجہ کا
صبر تھا۔ کیوں نہ ہو آخر کس نانا کے آپ نواسے ہیں۔

www.sirat-e-mustaqeem.com

بیان شہادت امام حسین علیہ السلام

هوسئیں جناب یونس شکم ماہی سے زمین پر تشریف لائے تو بعض روایات سے ثابت ہوتا ہے کہ وہ دن روز عاشورہ اور وہ روز یوم جمعہ اور وہ وقت وقت دوپہر اور وہ صحرا صحرائے کربلا اور وہ دریا دریائے فرات تہا حضرت اس حکایت میں سات امر قابل غور و انصاف ہیں **اول** یہ کہ جناب یونس علیہ السلام نے تو خاصہ آل عبا کیواسطے رہائی پائی افسوس ہزار افسوس کہ یہی حضرت اسی دن اسی صحرا میں اسی فرات کے کنارے کن کن مصیبتوں میں گرفتار ہوئے تین دن پانی بند رہا پانی کی یہ نایابی کہ ایک قطرہ میسر نہ تہا پیاس کی وہ شدت کہ کلیجہ کباب ہوا جاتا تہا بار بار امام مظلوم اپنی سوکھی ہوئی زبان ہونٹوں پر پہیرا کرتے تھے ناتوانوں کی وہ حالت کہ کام تمام ہوا جاتا تہا تمازت آفتاب کی وہ گرمی کہ ریگستان کربلا کا یہ حال تہا کہ مثل برادہ آہن کے سرخ تہا زخم پر زخم کھائے داغ پر داغ اٹھائے علی اکبر سا فرزند جوان قاسم سا بھتیجا عباس سا بہائی ان سبکو آنکھوں کے سامنے ایڑیاں رگڑ رگڑ کر مرتے دیکہا **شعر** شاہ کہتے تھے نہ بہولیگا کبہی اکبر کا داغ ؛ اسکو پائیگا وہی جو جیسا اولاد ہو ؛ تیر بار اعلق اصغر پہ تو سرور نے کہا ؛ دل تڑپا ہے حرملہ پتہر ہے یا فولاد ہے ؛ ساقی کوثر سے کوثر پر کہا شبیر نے ؛ کیا مزا ہے آب خنجر میں کہ اب تک یاد ہے ؛ کہتے تھے عباس شانوں کا تو کچہہ بہی غم نہیں ؛ یہ گیا گر آب تو محنت مری برباد ہے **دوسرا امر** یہ ہے کہ وہ ماہی باوجود حیوان ہونیکے چالیس روز محض اس خیال سے کہ نبی خدا کو کسی طرح کا صدمہ نہ پہنچے بے آب و دانہ رہی بحفاظت تمام اپنے شکم میں امانت رکہا مگر وائے ہو ان انسانوں پر جو خود آب و دانہ سے سیر ہوتے تھے اور اپنے نبی کے نواسے پر آب و طعام بند کیا اور عوض خدمت کے کوئی درجہ اہانت کا اٹھا نہیں رکہا **تیسرا امر** یہ ہے کہ جناب یونس علیہ السلام کے جسم اطہر پر درخت کدو کا سایہ ہوا تہا کہ وہ جناب اس سایہ میں بعافیت تمام بسر کرتے تھے مگر افسوس حضرات مظلوم کربلا کی لاش مقدس چالیس روز تک میدان بلا پر بے گور و کفن عریاں پڑی رہی اور بسایہ سنجر آفتاب عالمتاب کے اور کسیکا نہ تہا **شعر** بے دفن و کفن ہے جو یہ اللہ کے پیارے ؛ واللہ گزرتا ہوں میں شرم کے مارے ؛ بکہرے ہوئے یہاں پہول محمد کے ہیں سارے ؛ صحرا میں کوئی ہے کوئی دریا کے کنارے ؛ ان پہولوں کو مقتل سے اٹہا لینے دو مجکو ؛ مٹی میں ستارونکو چہپا لینے دو مجکو ؛ اہلبیت اطہار کے

www.sirat-e-mustaqeem.com

پاس بھی کوئی چادر نہ تھی کہ جس سے لاش پر سایہ کرتیں وہ بی بیاں خود ایسی محتاج ردا تھیں کہ بالوں سے اپنے منہ چھپاتی تھیں سیدہ بی بیوں کے سر سے اعدا نے ردائیں چھین لیں وہ رکھتی بالونکی جالیں منہ چھپانیکے لیئے

چوتھا امر یہ ہے کہ جب وہ درخت خشک ہو گیا تو جناب یونس علیہ السلام متحمل تمازت آفتاب کے نہوئے بیقرار ہو کر درگاہ الٰہی میں جزع فزع کی مگر واہ کیا صبر تھا امام حسینؑ کا کہ جسوقت ابلیس لعین نے جناب احدیت میں اس امر کی استدعا کی کہ میں صبر حسینؑ کا جب قائل ہوں کہ آفتاب چرخ چہارم سے اول آسمان پر آجاوے اور رخ اسکا جانب زمین کر دیا جاوے اور ستر درجہ حرارت اسکی زیادہ ہو جاوے اسوقت اگر تیرا حسین راہ رضا میں ثابت قدم رہے اور بجز شکر کے کوئی کلمہ زبان پر نہ لائے تب میں جانوں کہ حسین تیرا صابر و شاکر ہے بس بحکم جناب باری موکلان آفتاب کو اول آسمان پر لے آئے اور رخ اسکا جانب زمین کر دیا حدت ستر درجہ سے زیادہ ہو گئی دریا جوش کھانے لگا جانوران دریا خروش میں آئے اور مظلوم کربلا کی نظروں میں دنیا تار ہو گئی اسوقت حضرت نے متبسم ہو کر بند قبا کھولدئے - مگر جبرئیل سے یہ حال حضرت کا دیکھا نگیا فوراً حاضر ہو کر سر اطہر پر اپنے پروں کا سایہ کیا - حضرت نے جو اس حدت میں خنکی پائی جانب بالا نگاہ کی دیکھا کہ خادم دیرینہ روح الامین پروں سے سایہ کئے بالا ہوا استادہ ہیں حضرت نے فرمایا شعر اسوقت حکم خالق کون و مکاں کا ہے * ہٹ جاو جبرئیل یہ وقت امتحاں کا ہے * فی الحقیقت حضرات جو صبر جناب امام حسین علیہ السلام نے کیا وہ کسی انبیا سے ظہور میں نہیں آیا - اسکا ثبوت قرآن سے بھی پایا جاتا ہے روایت ہے کہ قیامت کے دن جناب سید المرسلینؐ جناب باری میں عرض کرینگے کہ یاالٰہ العالمین مجھکو ذرا میزان عدل پر بھیج کہ میں وہاں جا کر دیکھوں کہ صبر بھائی ایوب کا زیادہ ہے یا میرے فرزند حسینؑ کا حکم ہوگا کہ اچھا جاؤ تو حضور میزان عدل پر تشریف لیجاوینگے تو صبر امام حسینؑ کا زیادہ ایوبؑ سے پاوینگے اسلیئے کہ حضرت امام حسینؑ سے کوئی کلمہ شکایت اور اضطرابی کا نہیں جاری ہوا برخلاف حضرت ایوب کے کہ یہ کلمہ اضطرابی کا زبان پر لے آئے تھے قال اللہ تعالیٰ وَاَیُّوْبَ اِذْ نَادٰی رَبَّهٗۤ اَنِّیْ مَسَّنِیَ الضُّرُّ وَاَنْتَ اَرْحَمُ الرّٰحِمِیْنَ ترجمہ اور ایوبؑ کو جسوقت پکارا اپنے رب اپنے کو یہ کہ مجکو پہنچی ہے مضرت اور سختی اور تو بڑا رحم کرنیوالا ہے رحم کرنیوالوں میں سے - اسلیئے حضرت نے ارشاد فرمایا تھا کہ میں دن قیامت کی جناب باری میں عرض کرونگا کہ مجھکو میزان عدل

اس کتاب کی بلفظہ رجسٹری ہو چکی ہے بدون اجازت مصنف صاحب کوئی حرف بھی نہ چھاپے

www.sirat-e-mustaqeem.com

بھیج تاکہ بین صبر اولوالعزم صبر امام حسینؑ کیوں سبحان اللہ اللہ تعالیٰ نے کل معصوموں کا خاتم جناب
رسول اللہ کو کردیا کہ آپ پر سبکو فوقیت ہو ع خدا بزرگ تو ہی قصہ مختصر اشعار یعقوب ہے
بیٹا تہا جو بچھڑا ہیں ایک لال ﴿ مشہور ہے فراق میں ہجر یکبیہ ہوا تہا حال ﴿ یہاں دو پہر میں ہو گیا سب
باغ پائمال ﴿ معشوق کٹ گیا علی اکبر سا نونہال ﴿ شکوہ مصیبت کا نہ فلک کا گلا کیا ﴿ لاشہ پسر کا دیکھ
کے شکر خدا کیا ﴿ سولہ پہر حسین کو گذرے جو پیاس میں ﴿ طاقت رہی نہ کام کی اُس حق شناس میں ﴿ شکر
خدا تہا لب پہ اُس اندوہ و یاس میں ﴿ اللہ رے صبر فرق نہ تہا کچھ حواس میں ﴿ سب گہر لٹا دیا تہا
فقط اسی بات پر ﴿ سولا منار تہرے قدم کے ثبات پر ﴿ ایوبؑ نے سنا ہی نہو گا کبھی یہ صبر ﴿ اک جان
لاکہ درد تہے اک دل ہزار جبر ﴿ تڑپے نہ مثل برق نہ روئے مثال ابر ﴿ غربت میں اپنے ہاتہوں سے کہودی پسر
کی قبر ﴿ دیکھا جو منہ سے دودہ اگلتے صغیر کو ﴿ اپنے جگر سے کہینچ لیا آپ تیر کو ﴿ **پانچواں** امر یہ ہے
کہ جب حضرت یونس علیہ السلام زمین پر گرے تہے تو بوٹی کو حکم ہوا کہ اپنے شیر سے سیر کرے
مگر افسوس جناب سید الشہدا جب پشت ذوالجناح سے زمین پر تشریف لائے تو شمر بیحیا نے حضرت کے گلوے خشک
کو آب خنجر سے سیراب کیا ﴿ ذبح کرتے وقت پانی دیتے ہیں مذبوح کو ﴿ ذبح کرنا تشنہ لب یہ شمر کا ایجاد
ہے ﴿ دیگا شہ کی بیکسی پر شہادت روز حشر ﴿ خنجر قاتل زبان بنکر خدا کے سامنے ﴿ **شعر** ﴿
سنگ تراشے کہ برد سنگ جہان را ـ اول ... آید ﴿ بر یزید لعین خشک گلوئے شہ والا غریبا و خدایا
چھٹا امر یہ ہے کہ جب حضرت یونس زمین پر آئے تو کوئی زخم بدن پر نہ تہا فقط اضمحلال اور ضعف
تہا اُس سے بہی حضرت نے صحت پائی مگر جب جناب سید الشہدا اشقیا زمین پر گرے تو ایک ہزار نو سو
اکیاون زخم جسم مبارک پر تہے بعض روایت میں ایک لاکہ زخم تہے جسکا بیان حکایات جبرئیل کی
میں گذرا اور اسقدر خون بدن سے بہ گیا تہا کہ کثرت ضعف سے تین ساعت تک آپ غش سے آنکہیں
نہ کہولیں ـ **ساتواں** امر یہ ہے کہ حضرت یونس کو انکی قوم اُس جگہ سے بعزت و احترام لیگئی اور
ایمان لائی افسوس یہ امت محمدیہ کلمہ گو عزت کے بدلے کس ذلت سی سر امام نیزہ پر چڑہا کر بطور ہدیہ
پیش یزید لیگئے **شعر** ﴿ جس جا ہیں عدو اسکو نیزہ پہ آہ ﴿ محمد کے زانو پہ جو سر رہے ﴿ اور دیکھیں لڑکے اور عورتیں جو

اس کتاب کی بلفظہ رجسٹری ہو چکی ہے

بدون اجازت مصنف کے کوئی ... نہیں نکال سکتا

باقی رکھی تھیں انکے شانوں میں رسیاں باندھ کے سر برہنہ شتران بےکجاوا پر شہر بشہر پھراتے تھے زندان شام میں مقید کیا۔ مسلمانوں کو اب خیال کرنا چاہیئے کہ اولاد ختم المرسلینؐ نے کیا کیا تکلیفیں امت کلمہ گو کے واسطے اٹھائیں اگر ہم اپنا جان و مال انکی آل کی محبت میں صرف کریں تو کیا بڑی چیز ہے۔

الحمد للہ کہ فی زمانہ بھی ایسے ایسے مومنین دیندار۔ اولاد علی آل نبیؐ نیز محبان اہلبیت امرائے صالحین ایسے موجود ہیں کہ جنکا نام نامی میں ایک فخر سے درج کتاب کرتا ہوں اور اپنا نامہ اعمال حسنات سے بھرتا ہوں اسلیئے کہ انکے نام کو بقا ہے چنانچہ **حضرت عالیجناب** معلے القاب بدر الصلحا صدر الامرا سید سندی شیخ الاسلام والمسلمین رئیس المومنین ابو القاسم مولانا مولوی خلیفہ سید **محمد کاظم صاحب** دام فیوضہ۔ آپ بڑے اعلے درجہ کے متقی و پرہیزگار و مومن دیندار ہیں۔ اور ورع و تقوے اور لیاقت علمی میں آپ مجتہدوں کے برابر ہیں۔ پابند صوم و صلواۃ۔ تہجد گزار۔ اشراق و چاشت کبھی سفر و حضر میں قضا نہیں کرتے۔ آپکو سراج المومنین بھی کہا جائے تو صحیح ہے۔ خدا ترس۔ رحمدل۔ متدین۔ امین۔ عابد۔ مرتاض۔ بڑے دریا دل۔ سیر چشم۔ بڑے فیاض۔ آنکھ میں حیا و شرم بہت ہے۔ متواضع۔ منکسر المزاج۔ عاشق آل عبا و ائمہ اثنا عشریہ ہیں۔ آپکا وعظ سینہ عرفان کو چیرتا چلا جاتا ہے۔ تلاوت اور معائنہ کتب حدیث میں مشغول رہتے ہیں۔ اگر اہل تشیع ائمہ علیہم السلام ولایت کے قائل ہوتے تو آنجناب کو ضرور ولی کے خطاب سے یاد کرتے اور میرے ہم مذہب تو ولی کہتے ہی ہیں غرض ایسا فرشتہ خصلت اور خلق مجسم ہونا بہت مشکل ہے۔ آپ علماء کے بڑے قدر دان ہیں۔ باذل اعلے درجہ کے اصل تو یہ ہے کہ ایسوں ہی سے زیب و زینت اسلام ہے آپ میرے محسن ہیں **فقیر** بھی سید صاحب کا دل سے شکریہ ادا کرتا ہے **شکریہ** ہے طہر اللہ قلبک فی قلوب الابرار و زکی عملک فی عمل الاخیار **حضرت عالیجناب معلے القاب** صادق الاقوال خوش فعال ممدوح الخطاب بدر الصلحا وقار الامرا عندلیب گلستان دولت و اقبال بلبل بوستان جاہ و جلال حاتم کرم سکندر دوران رستم صفت نوشیروان زمان سیدی اولاد علی آل نبی خان بہادر خلیفہ سید **محمد حسین خانصاحب بہادر میر منشی ریاست**

www.sirat-e-mustaqeem.com

پٹیالہ دام اقبالہ - جو جو خوبیاں اللہ تعالے نے ذات با برکات میں عطا فرمائی ہیں انمیں سے اگر ایک شمہ لکھوں تو کیا امکان حسن و خوبی کو میزان فکر میں وزن کیا ایک سے ایک کو برتر پایا - آپکے کمالات کا اندازہ ظرف خیال سے بیرون اور حیطہ شمار سے افزوں ہے معانی تازہ کو قالب لفظ میں جان ڈالنا اور مثل عیسوی ہے معانی پژمردہ کو تر و تازہ از گل بنانا حضرت ہی کا کام ہے آپکے محاورات نازک سے خوبان دلبران خجل اور مضامین پاکیزہ سے مزاج لطیف طبعان منفعل آپکے کلام بلاغت نظام میں مذاق سخن نظامی پیدا ہے - آپکی شیرین بیانی میں لطف کلام جامی ہویدا ہے آپکی ذات سے ہم لوگوں کو فخر ہے ریاست پٹیالہ کے لوگونکو کیا کچھ فخر ہو گا آپکی عدالت گستری اور رعایا پروری نے نام نوشیرواں مٹا دیا اور سخاوت اور بلند حوصلگی نے قصہ حاتم جہاں کے دل سے بھلا دیا ابر نیساں آپکی گوہر باری سے عرق آلودہ انفعال ہے اور دریا آپکے جود سے مالامال ہے - آپ بڑے دیندار مومن - پابند صوم و صلوٰۃ - حلیم متواضع منکسر المزاج - شریف نواز - دوست پرور - خدا ترس آنکھ میں حیا و شرم ہے - علماء کے بڑے قدردان بڑے حامی اسلام - برتاؤ عمدہ - حاجتمندوں اور شریفوں سے بڑی فراخ دلی سے سلوک ہوتے ہیں - سچ تو یہ ہے کہ السیوں ہی سے اسلام کی رونق ہے فقیر بھی منشی صاحب ممدوح کا دل سے شکریہ ادا کرتا ہے شکر سعیہ علمہ اللہ قُلُوبَكَ فِي ذُنُوبِ الاِحْرَا رِ وَ ذَكَّى اَعْمَالَكَ فِي عَمَلِ الاَخْيَارِ حضرت عالیجناب ممدوح الاوصاف وقار الحکام صاحب خلق محمدی تابع شریعت احمدی افضل الکرام اشرف العظام ملک سیرت فرشتہ صورت حضرت سید سندی اولاد علی آل نبی میر امداد علی صاحب بہادر سشن جج حاکم صدر عدالت ریاست پٹیالہ - آپکی خوبیونکو تحریر میں لانا آب دریا کو پیمانہ سے ناپنا ہے حضرت کے کمالات کا بیان حوالہ قلم کرنا آفتاب کا منہ چڑانا ہے آپکی رفعت شان آسمان سے ہم پہلو آپکی رسائی تدبیر تقدیر کے ساتھ ہم بازو ہے آپ بڑے عالی حوصلہ صاحب حوصلہ میں بڑے فیاض - آپکی سخاوت نے قصہ حاتم کو طے کر دیا - آپکی ہمت مردانہ نے نام رستم کا صفحہ ہستی سے مٹا دیا آپکی عنایت جسپر ہوا اسکو مالامال کر دے بااینہمہ اوصاف دامن اخلاق وسیع اور کشادہ ہے مروت اور تواضع حد سے زیادہ ہے ادنے و اعلے کی طرف نظر فلاح ہے سرگروہ آپکے لطف و کرم کا مداح ہے - ارکان مروت آپ پر ختم ہیں سچ تو

یہ ہے کہ خلق مجسم ہیں - علماء کی ساتھ بڑی عزت سے پیش آتے ہیں - مزاج میں تحقیق بہت ہے - پابند صوم و صلوٰۃ بڑے دیندار مومن - بڑے صفا گو - مزاج میں بغض و تعصب نہیں **بہرکیف** آپکا دم غنیمت ہے **فقیر** بھی جم صاحب کا شکریہ ادا کرتا ہے **شکریہ** طَهَّرَ اللّٰهُ قَلْبَكَ فِي قُلُوْبِ الْاَبْرَارِ وَزَكّٰى عَمَلَكَ فِي عَمَلِ الْاَخْيَارِ **القصہ** رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو کفار سے اسقدر تکلیف ہوئی اور آپنے امت کی خاطر سب برادری کو ترک کر دیا - اور آپ کی آل پر اسقدر سختی پہنچی کہ ایک دن میں باغ محمدی برباد ہو گیا - حالانکہ اسکی سب کی خبر تھی - مگر وہ دعا نہ مانگی - اگر مانگتے تو ضرور قبول ہوتی - اور یہ تمام تکلیفیں جاتی رہتیں مگر حضرت نے وہ دعا نہ مانگی - آپ صاحبونکو معلوم ہے کیوں نہ مانگی - اسواسطے کہ حضرت نے چاہا کہ میں وہ دعا اسوقت مانگونگا کہ خدانخواستہ میری امت کا گنہگار جہنم پر ہوگا یا الٰہی میری امت کا گنہگار جہنم میں نہ ہو یہ دعا میں نے اسی روز کیواسطے رکھی تھی - اب وقت ہے یا الٰہی تو قبول فرما تاکہ میری امت دوزخ سے آزاد ہوجائے وہ دعا آپکی قبول ہوگی **سبحان اللہ** پیغمبر ہو تو ایسا ہو عالی حوصلہ ہو تو ایسا ہو بہادر ہو تو ایسا ہو کیمیا گر ہو تو ایسا ہو کہ جسکے پاس ایسا پارس ہووے (یعنی دعا) پھر وہ دعا اپنے کام میں صرف نہ آسکے لیکہ صرف امت کی محبت دامنگیر تھی - محب ہو تو ایسا ہو شفیق ہو تو ایسا ہو عالی ظرف ہو تو ایسا ہو پیشوا ہو تو ایسا ہو محمد ہو تو ایسا ہو کہ دعا میں اُسوقت طلب کرونگا جسوقت کہ میری امت کنارہ دوزخ کے قریب پہنچیگی اے لوگو مقام عبرت ہے کہ یزید پلید نے ایک ہی فعل برا کیا تھا کہ حضور کے لخت جگر کو شہید کیا - اے مسلمانوں تم ہر روزہ مخالفت رسول اللہ کرتے ہو (یعنی احکام اسلام نہ بجالانا) معلوم ہے کہ حضرت امام حسینؑ نے بیعت یزید کیوں نہیں کی اور جان دیدی **سبحان اللہ** عالی حوصلہ ہو تو ایسا ہو فقط اسوجہ سے نہ کی کہ وہ مخالفت رسول اللہ میں تھا اور حضرت کے احکام کو نہیں مانتا تھا فسق و فجور میں رہتا تھا - بے نماز شرابخوار تماشابین جیسے کہ ہم تم لوگ ہر روزہ مخالفت رسول اللہ کرتے ہیں کیا ہمارے تمہارے ساتھ رسول اللہ نے دشمنی کی ہے بلکہ ہمارے تمہارے سے تو وہ سلوک کیا ہے کہ وہ دعا اسوقت طلب کرونگا کہ جب میری امت کنارہ دوزخ پر پہنچیگی **سبحان اللہ** رہبر ہو تو ایسا ہو - بھائیو کیا غضب کرتے ہو یہ قاعدہ تو ابتک ہم تم میں جاری ہے کہ تم ہمیں چاہو ہم تمہیں چاہیں جنھوں نے وہ عہد کیں جنکو ہمارے رسول اللہ نے ناقص العقل و ناقص

اس کتاب کی بلفظ رجسٹری ہو چکی ہے دین بدون اجازت مصنف العبد ایک حرف نہیں نکل سکتا

دیت فرمایا ہے کہا کرتی تہیں کہ ہم چاہیں تیرے دائیں کو تم چاہو ہمارے بائیں کو شعر تم میں مہر ہے نہ دلاسا
نہ دلبری ؛ کس آسرے پہ تسکین جان عدا کرے ؛ اب تمہارا محاورہ بیان کرتا ہوں اجی تم ہی تو کہا کرتے
ہو ۔ اجی جہاں آپکا پسینہ گریگا میں خون گراؤنگا ۔ اب یہ تو کہیے آدمی ہو یا جانور مقتضائے محبت تو یہ ہے کہ ذرا
گریبان میں منہ ڈالو تم ہی لوگ کہا کرتے ہو جبکے آپ سے اس سے جواب جاسے ۔ رکے آپ سے اس سے رک جاسکے
اپنے گھر رکر و کر رسول اللہ صلعم نے کسقدر پہنچکے تم بہی تو ذرا مجھکو شرما و غور کرو کہ ہم تمکو رسول اللہ ایسا چاہیں کہ دنیا
ایسی منظور شدہ گویا اُنکو یار بہی کہا جاوے تو بجا ہے رسول اللہ اپنے کسی کام میں لائے باوجودیکہ حضرت کو
کفار سے اسقدر تکلیف ہوئی اور آپکا باغ برباد ہو گیا یعنی آپ کی آل شہید ہو گئی کیسی کیسی تکلیف ہوئی میدان
کربلا میں حضرت امام زین العابدین نے نقل کیا ہے کہ میں مدینہ منورہ میں چلا جاتا تہا اُسوقت ایک قصاب نے دوسرے سے کہا
کہ میاں اُس بکرے کو ذبح کرتا ہے کچھ دانا پانی بہی کہلا پلا دیا ہے تو آپنے اُسوقت مخاطب ہو کر فرمایا کہ
اے میاں وقت ذبح دانہ پانی بہی دیا جاتا ہے اُنہوں نے عرض کیا ۔ واہ امام صاحب کیا اُسی طرح ذبح کیا جاتا ہے
آپنے فرمایا کہ میاں میرے ابا جان تو مع عیال و اطفال میدان کربلا میں بے آب و دانہ ذبح ہو گئے ۔ اس سے
زیادہ اور کیا تکلیف ہوگی ہمکو کچھ خیال نہیں ہے کہ اطاعت رسول صلی اللہ علیہ وسلم کیا ہے اور بانی اسلام کون ہے
کیا تم شان رسول صلی اللہ علیہ وسلم سے واقف نہیں ہو ہمارے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی بڑی عالی شان
ہے **اشعار** وہ کون تہا شمشیر جسے عرش سے آئی ؛ کفار کے لشکر پہ ظفر جسنے ہے پائی ؛ سر کس سے ہوئی خیبر
خندق کی لڑائی ؛ کس شخص نے ہے کفر کی بنیاد مٹائی ؛ رائج ہوا دین کس شہ ذیجاہ کے گہر سے ؛ بت کسنے نکلوا
دیے اللہ کے گہر سے ؛ اصنام پرستی کو زبون کر دیا کسنے ؛ سر لات او رعزی کا نگوں کر دیا کسنے ؛ اسلام
کے رتبہ کو فزوں کر دیا کسنے ؛ شیروں کا جگر خوف سے خوں کر دیا کسنے ؛ باطل کے سوا حق کا کہو نام کہاں
تہا ؛ یہ دین یہ آئین یہ اسلام کہاں تہا ؛ یہ فیض اسی گہر سے ہوا خلق میں جاری ؛ لازم ہے عداوت
تمہیں یا شکر گذاری ؛ نازل نہ کہیں ہو غضب ایزد باری ؛ چلتی ہے تو رکتی نہیں تلوار ہماری ؛ افسوس
صد افسوس اے امت محمدیہ ہمارا کاروبار دنیا میں کسی چیز میں ناغہ نہیں ناغہ ہے تو نماز میں خلاف سنت تو سنت
کا ہے بہلا ایسا کہیں ہو سکتا ہے جو اطاعت رسول اللہ کریں اور اُنکو حضرت نہ چاہیں **خواب** ایک بزرگ

اس کتاب کی بلفظ رجسٹری ہو چکی ہے بدوں اجازت مصنف اسمیں کے ایک حرف نہیں نکل سکتا
روایت

www.sirat-e-mustaqeem.com

روایت کرتے ہیں کہ عالم رویا میں رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی مجکو زیارت ہوئی حضور نے میرا منہ چوم لیا میں نے عرض کیا یا رسول اللہ میں ایسا نہیں ہوں کہ میرا منہ چومنے کے قابل ہو۔ آپ نے فرمایا یہ منہ چومنے ہی کے لائق ہے۔ تو مجھ سے محبت کرتا ہے اور مجھپر محبت سے درود بھیجتا ہے تو قابل اسی کے ہے کہ تیرا منہ چوما جاوے آپ نے فرمایا کہ تیری نماز اور تیرا درود خدا کی درگاہ میں قبول ہو گیا۔ مجکو اسوقت ایک حکایت لطیف یاد آئی کہ بیان اُسکا یہاں پر کیا جاتا ہے **حکایت لطیف** نقل ہے کہ سلطان محمود غزنوی ایاز کو بہت دوست رکھتا تھا ایک دفعہ کا ذکر ہے کہ چلتے لشکر میں ایک صندوق جواہرات کا تڑوا دیا اور حکم دیا کہ لوٹ لو سب لشکری لوٹنے کے درپے ہوئے۔ مگر ایاز کو اپنے ہمراہ پایا۔ فرمایا تم لوٹ میں کیوں نہیں گئے۔ عرض کیا مجکو آپکی محبت ہی سے فرصت نہیں جاؤں تو کہاں جاؤں۔ وہ ایسی عاکو کسی رنج و مصیبت میں حضرت صرف نگریں محض ہمارے لئے رکھیں کہ وقت دوزخ کے طلب کریں ہمکو کچھ بھی خیال نہیں حضرت نے ہمکو بہت چاہا ہے کچھ خیال نکیا مگر سب لوگ یکساں نہیں۔ چاہنے والے حضرت کے اسوقت بھی موجود ہیں۔ الحمد للہ اسوقت بھی مطیع سنت رسول اللہ ایسے ایسے مومن دیندار امرائے صالحین میں سے موجود ہیں کہ جنکا جان و مال اللہ اور رسول کے واسطے حاضر ہے اور احکام سنت کو ہر حال میں مقدم کر رکھا ہے اُنکا نام نامی میں نہایت فخر سے اپنی کتاب میں درج کرتا ہوں کہ نام نامی کو بقا رہے۔ چنانچہ **حضرت عالیجناب بدر الصلحا** ممدوح الالقاب صدر الامرا **شیخ امیر الدین صاحب** تحصیلدار انبالہ دام اقبالہ۔ جو جو خوبیاں اللہ تعالیٰ نے ذات بابرکات میں عطا فرمائی ہیں بیان اُنکا غیر ممکن ہے۔ آپ بڑے دیندار پابند صوم و صلوۃ۔ عالی ہمت عابد۔ مرتاض فیاض سخی۔ حامی اسلام مسکین نواز۔ خدا ترس۔ عادل۔ باذل امین۔ آپ نہایت متواضع منکسر المزاج ہیں آنکھ میں حیا و شرم بہت ہے۔ دامن اخلاق آپکا بڑا وسیع اور کشادہ ہے آپ شریفوں اور حاجتمندوں سے بڑی فراخ دلی سے سلوک کرتے ہیں۔ آپ علماء کے بڑے قدردان ہیں اصل تو یہ ہے کہ ایسوں ہی سے اسلام کی رونق ہے **فقیر** بھی شیخ صاحب موصوف کا دل سے شکریہ ادا کرتا ہے **شکریہ** یہ ہے طَهَّرَ اللّٰهُ قُلُوْبَكَ فِي قُلُوْبِ الْاَبْرَارِ وَزَكّٰى عَمَلَكَ فِي عَمَلِ الْاَخْيَارِ

لکھا ہے کہ جسوقت امت محمدیہ کے گنہگاروں کو پیش حساب باری کیا جاویگا اُنکے ہاتھ پاؤں خود

اس کتاب کی بلفظ رجسٹری ہو چکی ہے سجود بدون اجازت مصنف اسمیں الحرف بغیر نکال سکتا

ہمکو دیکھو پہونچتے کہ یا اللہ ہمنے تیرا اختلاف کیا تیرے نبی کی سنت سے نفرت کی تیرے احکام بجا نہ لائے
اور وہ سرنگوں ہونگے اور خیال کرینگے کہ یہ اعضا تو ہمارے حکم میں تھے ہمکو اگر یہ معلوم ہوتا کہ یہ اسطرح پر گویا
ہونگے اور ہمارے عیب جناب باری میں ظاہر کرینگے تو ہم کبھی خلاف اللہ اور رسول کا نکرتے بہائیو یہ کیا خوف
کا مقام ہے کہ خدا کے روبرو کھڑا ہونا ہوگا **شعر** یار بے پروا و فریاد دل من بے اثر گہ زدل فریاد
میدارم گہے فریاد رس ؛ اور وہاں فرشتے کراماً کاتبین بھی حاضر ہونگے اور جناب باری میں ان
گنہگاروں کی فرد پیش کرینگے یہ خبر ہمارے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو بھی پہنچیگی کہ آپکی امت
کے گنہگاروں کا یہ حال ہے۔ یہاں پر ایک قصیدہ ہم اپنے ذی عزت دوست مولانا مولوی
احمد رضا خان صاحب قادری برکاتی آل رسول پانس بریلوی مدظلہ اللہ تعالے کا جو بڑے عاشق رسول اللہ
صلے اللہ علیہ وسلم ہیں درج کرتے ہیں ناظرین اسکے پڑھنے سے نہایت محظوظ ہونگے اور معلوم کرینگے
کہ ہمارے رسول اللہ اپنی امت کے کیسے شفیق ہیں اور مولانا موصوف کو بھی حق میں دعا کرینگے کہ انہوں
نے کس محبت سے تصنیف کیا ہے الحمد للہ اس زمانہ میں بھی ایسے ایسے عاشق رسول اللہ موجود ہیں

قصیدہ پیش حق مژدہ شفاعت کا سناتے جائینگے ؛ آپ روتے جائینگے ہمکو ہنساتے جائینگے
کشتگان گرمی محشر کو وہ جان مسیح ؛ آج دامن کی ہوا دیکر جلاتے جائینگے ؛ دل نکل جانیکی جا ہے آہ کن آنکھوں سے وہ
ہمسے پیاسوں کے لئے دریا بہاتے جائینگے ؛ کچھ خبر بھی ہے فقیرو آج وہ دن ہے کہ وہ ؛ نعمت خلد اپنے صدقہ میں لٹاتے جائینگے
گل کھلیگا آج یہ انکے نسیم فیض سے ؛ خون روتے آئینگے ہم مسکراتے جائینگے ؛ ہاں چلو حسرت زدو سنتے ہیں وہ دن آج ہے
تھی خبر جسکی کہ وہ جلوہ دکھاتے جائینگے ؛ آج عید عاشقاں ہے گر خدا چاہے کہ وہ ؛ ابروئے پیوستہ کا عالم دکھاتے جائینگے
کیا وسعتیں دی ہیں خدا نے دامن محبوب کو ؛ جرم کھلتے جائینگے اور وہ چھپاتے جائینگے ؛ لو وہ آئے مسکراتے ہم اسیروں کی طرف
خرمن عصیاں پہ اب بجلی گراتے جائینگے ؛ آنکھ کھولو غمزدو دیکھو وہ گریاں آئے ہیں ؛ لوح دل سے نقش غم کو اب مٹاتے جائینگے
سوختہ جانوں پہ وہ پر جوش رحمت آئے ہیں ؛ آب کوثر سے لگی دل کی بجھاتے جائینگے ؛ پائے کوباں پل سے گذرینگے تری آواز پر
رب سلم کی صدا پر وجد لاتے جائینگے ؛ آفتاب انکا ہی چمکیگا جب اوروں کے چراغ ؛ صرصر جوش بلا سے جھلملاتے جائینگے
حشر تک ڈالینگے ہم پیدائش مولد کی دہوم ؛ مثل فارس نجد کے قلعے گراتے جائینگے ؛ خاک ہو جائیں عدو جلکر مگر ہمتو رضا
دم

اس کتاب کی بلفظ رجسٹری ہو چکی ہے
بدون اجازت مصنف [illegible]

www.sirat-e-mustaqeem.com

دم ہیں جبتک دم ہے۔ ذکر انکا سناتے جائینگے۔ عرض کراماً کاتبین بھی گنہ گاروں کی فریادیں پیش
کرینگے اور آپکے دامن کے نیچے چھپاتے جاوینگے سر جھکائے ہو جناب باری میں عرض معروض کرینگے کہ یہ لوگ بہت ضعیف
اور ناتواں ہیں انکا ایمان بالغیب ہے انکو تو نے توفیق کیوں دی نہیں جیسا کہ میرے نام حکم صبر یا تھا واصبر
وَمَا صَبْرُكَ اِلَّا بِاللّٰهِ ترجمہ اور صبر کر اور نہیں ہے صبر تیرا مگر ساتھ توفیق اللہ کے آپ عرض کرینگے یا الٰہی
تو نے تو انکی شکایت مجھ سے کی میرے بندوں نے میرے دانت توڑ ڈالے انکی شکایتیں کس سے کروں
یا اللہ میں تیرا بندہ ایک مخلوق میں سے تیری ہوں۔ بردباری فرما۔ یا اللہ تو تو غفور الرحیم ہے اور ستار العیوب
حلیم ہے تیرے حلم نے میری امت کو بے خوف کر دیا۔ اگر تو انکے گناہوں پر انکو عبرت دیتا تو یہ دوسرا گناہ کیوں
کرتے۔ اب تو معافی چاہتا ہوں۔ انکی رسوائی نہو تیرا مجھ سے وعدہ ہے یَوْمَ لَا یُخْزِی اللّٰهُ النَّبِیَّ وَالَّذِیْنَ
اٰمَنُوْا مَعَهٗ ترجمہ اس دن کہ نہ رسوا کریگا اللہ نبی کو اور جو لوگ کہ ایمان لائے ہیں ساتھ اسکے حکم ہوگا
ہم نے معاف کیا۔ واہ کیا بندہ ہے کیا خاطر ہے۔ **لکھا ہے** کہ ہمارے حضرت سید المرسلین صلعم شب
معراج میں تشریف لیگئے جب آپ کا بہشت میں گذر ہوا تو جنت نے عرض کیا یا رسول اللہ جب سے خدا نے
مجھے پیدا کیا ہے اسوقت سے مجھے اشتیاق آپکے دیدار کا رہا ہے کہ کونسا چہرہ مبارک ہے جسکی قسم خدا کھاتا ہے
وَالضُّحٰی وَاللَّیْلِ اِذَا سَجٰی **شعر** حسن وہ ہے کہ اللہ ہی مائل ہے جسپر ۔ جلوہ کس شان سے ہیں آپ دکھانیوالے ۔ اور
عرض کیا جنت نے یا رسول اللہ ایک ساعت مجھ میں آرام فرمائیے۔ آپ نے فرمایا کہ بدون امت کی مجھکو گوارا
نہیں اسواسطے کہ شاید میری امت کی لوگ کم ہمت اور حریص کہیں۔ کیا رفیق امت ہیں۔ تمام انبیا روز
قیامت نفسی نفسی پکارینگے اور آپ بلا خوف و خطر امتی امتی فرماوینگے۔ پھر جنت نے عرض کیا مجھکو کسیکو عطا کیجیے
بخشدو آپنے فرمایا میں نے تجھے بلال کو بخشا۔ عرض کیا یا رسول اللہ آپکو اسجگہ بلال کیونکر یاد آیا۔ فرمایا کہ اسکی
جوتیوں کی آواز یہاں سنتا ہوں عرض کیا یا رسول اللہ مجھے بلال حبشی بخشا آپ نے فرمایا میں نے تو بخشدیا مگر شاید وہ
تجھے قبول نہ کرے عرض کیا کیا وہ اپنے جمال پر نازاں ہے فرمایا کیوں نہیں قیامت کے دن اللہ تعالیٰ بلال کی
سیاہی سے تجھے رونق دیگا جب تو قبولیت کا باعث ہوگی۔ فرمایا حضرت نے کہ ایک ایک تل سیاہ رخسار ورق
حوروں اور غلمانوں اور ترکوں کے سیاہی بلال سے دیکھیگا جب جمال مقبول ہوگا۔ حضور نے بلال کی طرف

متوجہ

اس کتاب کی بلفظہ رجسٹری ہو چکی ہے بدون اجازت مصنف ...

www.sirat-e-mustaqeem.com

متوجہ ہوا اور فرمایا اے بلال اس جگہ تمکو کون سی چیز لائی عرض کیا یا رسول اللہ میں باوضو رہتا ہوں
اور دو رکعت تحیۃ الوضو کی پڑھتا ہوں اسلئے میرا یہاں آنا ہوا۔ یہاں سمجھو غور کیا چیز ہے کہ دو رکعت تحیۃ الوضو
بلال رضی کی باعث دخول جنت ہوئی کیا عجیب ہے کہ ہمکو بھی اللہ اسکے صدقے میں جنت عطا کر دے۔ پس اے
فقیر غرور تمام عار اصلی پر آ لے آ عاشقان محمد صلے اللہ علیہ وسلم جاننا چاہیے کہ پیغمبر کی قرآن میں ہوتا کہ
اللہ تعالے اپنے حبیب محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی شان میں فرماتا ہے —

فضیلت درود شریف

إِنَّ اللّٰهَ وَمَلٰٓئِكَتَهٗ يُصَلُّوْنَ عَلَى النَّبِيِّ يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا صَلُّوْا عَلَيْهِ وَسَلِّمُوْا تَسْلِيْمًا ۝ **ترجمہ** فرمایا اللہ جل جلالہ نے اے ایمان والو درود و سلام بھیجو اوپر نبی صلے اللہ علیہ وسلم
کے کہ اللہ بھی درود بھیجتے ہیں اور ہمارے فرشتے بھی درود بھیجتے ہیں۔ پس جاننا چاہیے کہ درود اللہ کا کیا
ہے رحمت نازل کرنا اوپر امت محمدی کے اور درود فرشتوں کا کیا ہے گواہی دینا اوپر انکے۔ اور درود ہم
لوگوں کا کیا ہے زبان سے کہنا اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّعَلٰٓى اٰلِ مُحَمَّدٍ وَّبَارِكْ وَسَلِّمْ۔ اس آیت پاک
سے نہایت عظمت اور بزرگی رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم کی پائی جاتی ہے۔ پہلے اللہ جل شانہ نے اپنا
بذات خاص درود بھیجنا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر واسطے اظہار قدر و منزلت اور واسطے رغبت دلانے امت
کو ثابت فرمایا دیکھو جب اللہ جل شانہ باوجود بے پرواہی اپنی کے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر درود
بھیجتا رہتا ہے تو امت کو لائق اور واجب ہوا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر بسبب محتاج ہونے کے درود بھیجنا
اور حق تعالے نے اپنا درود بھیجنا اسواسطے پہلے بیان کیا تا صلوۃ ملائکہ اور مومنین کو تقویت ہو پھر صلوۃ ملائکہ کا
درود بھیجنا ارشاد فرمایا اور ملائکہ کے درود بھیجنے کو لفظ انّ سے کہ کلام عرب میں واسطے تاکید اور تحقیق کے
موضوع ہے تاکید فرمائی اسواسطے کہ فرشتے بھی مثل بنی آدم کے بلیات اور روز ازل قضا سے ڈرتے ہیں
اور اللہ جل شانہ سے پناہ چاہتے ہیں انکو بھی جمعیت خاطر حاصل ہو اور درود کی برکت سے بلیات سے امان ملے
اور مومنین میں اسکے پڑھنے کا رواج جاری ہو اور طرح طرح کے فائدہ اٹھائیں۔ اللہ جل شانہ نے انکو اس
آیت پاک میں نبی کر کے یاد فرمایا اور نام پاک آپکا نہ لیا یعنی نہ کہا يُصَلُّوْنَ عَلٰى مُحَمَّدٍ بلکہ اور آیات میں بھی

اس کتاب کی ملفظ رجسٹری ہو چکی ہے بدون اجازت مصنف اسمیں ایک حرف نہیں نکل سکتا

یا ایہا النبی اور یا ایہا الرسول کے ساتھ ندا کی اور بغیر خطاب آپکا اسم مبارک نہیں لیا جیسے اور نبیوں کو یاد فرمایا ہے یَا اٰدَمُ اسْکُنْ اَنْتَ وَزَوْجُکَ الْجَنَّۃَ وَیَا نُوْحُ اهْبِطْ بِسَلٰمٍ مِّنَّا وَبَرَکٰتٍ وَیَا اِبْرٰهِیْمُ اَعْرِضْ عَنْ هٰذَا اور یَا مُوْسٰی اِنِّی اصْطَفَیْتُکَ عَلَی النَّاسِ وَیَا دَاوٗدُ اِنَّا جَعَلْنٰکَ خَلِیْفَۃً فِی الْاَرْضِ وَیَا زَکَرِیَّا اِنَّا نُبَشِّرُکَ بِغُلٰمٍ وَیَا یَحْیٰی خُذِ الْکِتٰبَ بِقُوَّۃٍ وَیَا عِیْسَی ابْنَ مَرْیَمَ اذْکُرْ نِعْمَتِیْ وَیَا لُوْطُ اِنَّا رُسُلُ رَبِّکَ — اور جو کہیں صراحۃً بغیر خطاب کے اسم مبارک آپکا قرآن مجید میں واقع ہے وہ از رہ محبت اور پیار اور آگاہی امت کے ہے جسمیں وہ جانیں کہ آپ رسول اللہ ہیں اور اسپر اعتقاد کریں **حدیث** فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جو کوئی مجھپر ایک بار درود بھیجتا ہے حق تعالیٰ اسپر دس بار درود بھیجتا ہے یعنی اسپر دس رحمتیں نازل کرتا ہے اور فرشتوں کو حکم دیتا ہے کہ اس نے ہمارے حبیب محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر درود بھیجا ہے تم بھی اسکے گناہ تین دن تک نہ لکھو — فرشتے اسکے گناہ تین دن تک نہیں لکھتے ہیں **فقیر** کہتا ہے آپ پر درود شریف بھیجنا باعث سعادت دارین ہے حدیث شریف میں آیا ہے جو کوئی حضرت پر درود شریف بھیجتا ہے آپ اس سے محبت زیادہ رکھتے ہیں بلکہ اکثر درود خوانوں کا آپ نے حالت خواب میں منہ چوم لیا ہے **خواب** ایک بزرگ روایت کرتے ہیں کہ حضور نے عالم رویا میں میرا منہ چوم لیا میں نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ یہ منہ تو لائق چومنے کے نہ تھا فرمایا آپ نے یہ منہ لائق چومنے کے ہے اسواسطے کہ مجھپر درود شریف پڑھتا ہے — اور بعضوں کو آپ نے اپنے سینے سے لگایا ہے — ایک بزرگ روایت کرتے ہیں کہ عالم خواب میں حضرت سید المرسلین نے مجھکو اپنے گلے سے خوب لگایا اور فرمایا کہ بیٹا تیرا درود خدا کے یہاں قبول ہو گیا ہے مجھکو خدا نے تیرے پاس رحمت بنا کر بھیجا ہے کہ اسکو تو اپنے سے لگا — فلاں بندہ ہمارا آپکو بہت دوست رکھتا ہے میں اسلئے آیا ہوں اور تجھے گلے لگاتا ہوں اور یہ بھی تجھے خوشخبری دیتا ہوں کہ میں تیرا دنیا میں نبی ہوں اور آخرت میں تیرا شفیع ہوں اور گلے سے تمکو میں نے اسواسطے لگایا کہ تجھکو آگ دوزخ کی نہ لگیگی **سبحان اللہ** آپ پر درود بھیجنے سے کیا کیا خدا رحمت نازل کرتا ہے **فقیر** — کہتا ہے جو آپ پر درود شریف محبت سے بھیجتا ہے آپ اسکو وقت مرگ مدد دیتے ہیں اور دنیا میں اسکی رسوائی ہونے نہیں دیتے **حکایت عجیب** ایک مسلمان ثقہ متدین نے بیان کیا

www.sirat-e-mustaqeem.com

کہ ہم دو آدمی سفر میں چلے جاتے تھے ایک صحرا غیر آباد پیش آیا اس جگہ ساتھی میرا بیمار ہوا اور مر گیا اسکی تجہیز و تکفین کے واسطے بتلاش اسباب اور آدمی کے دور دور تک چاروں سمت میں گیا آبادی نظر نہیں آئی پریشان ہو اس میت کے پاس واپس آیا حیرت میں بیٹھا فکر کر رہا تھا کہ اس مرد صالح کی نعش کو چھوڑ کر میں کیونکر چلا جاؤں ناگہاں دیکھا کہ کچھ آدمی چلے آتے ہیں میں خوش ہوا جب نزدیک آئے تو پانچ شخص تھے ایک آگے اور اسکے پیچھے چار کس اور سر ننگے ہیں آ کر بیٹھے حال پوچھا میں نے سب حال اور بے سامانی گور و کفن کی اور اپنی بیکسی عرض کی اس بزرگ نے ان چار شخصوں کو فرمایا کہ اس میت کے گور و کفن کا انجام کرو وہ لوگ ایک جانب کو گئے اور سب سامان درست لا آئے اور گور و کفن کر دیا پھر وہ واپس ہو کر چلے میں بھی چلا پیچھے کے ان چاروں میں سے ایک سے پوچھا کہ وہ آگے جو جاتے ہیں کون بزرگ ہیں اور آپ لوگ کون ہیں کہا کہ یہ محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہیں اور ہم انکے چاروں خلفاء راشدین ہیں وہ شخص کہتا ہے کہ میں نے حضرت کا دامن پکڑ کر یہ عرض کیا **اشعار** تو نبیوں میں رحمت لقب پانیوالا مرادیں غریبوں کی بر لانیوالا ❊ مصیبت میں غیروں کے کام آنیوالا ❊ وہ اپنے پرائے کا غم کھانیوالا ❊ فقیروں کا ملجا ضعیفوں کا ماوی ❊ یتیموں کا والی غلاموں کا مولا ❊ خطا کار سے درگذر کرنیوالا ❊ بد اندیش کے دل میں گھر کرنیوالا ❊ مفاسد کا زیر و زبر کرنیوالا ❊ قبائل کو شیر و شکر کرنیوالا ❊ میں نے باعث تشریف فرمائی کا استفسار کیا فرمایا یہ میت مدام باخلاص تمام مجھپر درود بھیجا کرتی تھی اور یہ شخص حالت زندگی میں اس عمل کا عشق رکھتا تھا اور مدام درود اسکا ہمارے پاس پہنچتا تھا آج نہ پہنچا تفتیش حال کیا معلوم ہوا کہ مر گیا مگر ایسے لق و دق بیابان میں مرا پڑا ہے کہ گور و کفن اسکا غیر ممکن ہے پس مجھے اسکی اس حاجت رسانی کا خیال آیا اور اسکا یہ گور و کفن کا کام بنا دیا - پھر ننگے سر تشریف لانیکی وجہ پوچھی فرمایا کہ بغیر بسم اللہ کے درود شریف پڑھا کرتا تھا جب اُسنے بسم اللہ کا تاج نہیں رکھا تو یہ سبب ہوا اسکا - یہ فرما کر میری نظروں سے غائب ہو گئے **سبحان اللہ** دل سے دل کو راہ ہے - **شعر** بغض کا بغض صلہ ہے تو ضرور ❊ مہر سے مہر و محبت ہوگی ❊ وہ حضرت کو چاہتا تھا حضرت نے بھی اسکو ایسے جنگل بے پایاں میں نواز لیا - الحمد للہ فی زماننا بھی ایسے ایسے دیندار اللہ کے بندے امرا کے حمایتیں

اس کتاب کی بقلم مصنف تصحیح ہو چکی ہے —

بدون اجازت مصنف امین کے اسکو کوئی چھاپ نہیں سکتا

میں ہے کہ جنکی ہمت پر ہزار آفرین ہے انکو ہر وقت چلتے پھرتے بیٹھے لیٹے ہوئے درود شریف ہی کا خیال رہتا ہے ایسے عالی ہمتوں کا نام میں بھی اپنی تفسیر میں ایک نہایت فخر سے درج کرتا کہ نام نامی کو بقا رہے چنانچہ عالیجناب معلی القاب بدر العلیا صدر الامرا صاحب خلق محمدی تابع شریعت محمدی افضل الکرام اشرف العظام ملک سیر فرشتہ صورت پاکیزہ جمال حمیدہ خصال صادق الاقوال مرفہ الحال خوش افعال نواب فیض احمد خاں صاحب خلف الرشید حضرت نواب محمد نجف خاں صاحب بہادر دہلوی حاکم مرافعہ ممبر کونسل ٹونک دام اقبالہ۔ جو جو خوبیاں اللہ تعالیٰ نے ذات بابرکات میں ودیعت کی ہیں ان میں سے اگر ایک شمہ لکھوں تو کیا امکان ہے حسن خوبی کو جو میزان فکر میں وزن کیا تو ایک کو ایک سے برتر پایا آپ بڑے دیندار۔ پابند صوم وصلوۃ۔ مخیر۔ باذل۔ عدیم المثل۔ حسن خلق۔ متین امین۔ کم گو۔ قدردان علماء۔ متواضع۔ منکسر المزاج۔ نرم طبیعت۔ غریب نواز ہیں۔ جو ان صاحب ہی ہیں کو کہنا چاہیئے۔ اعلیٰ درجہ خلیق ہیں دراصل اخلاق آپکا بڑی وسیع اور کشادہ ہے۔ طبیعت ہمیشہ سے تواضع وتکریم آمادہ ہے۔ ہر کہ ومہ آپکے لطف وکرم کا مداح ہے۔ اصل تو یہ ہے ایسوں ہی سے زینت اسلام ہے **فقیر** بھی نواب ممدوح کا دل سے شکریہ ادا کرتا ہے **شکریہ** یہ ہے طَهَّرَ اللهُ قَلْبَكَ فِي قُلُوبِ الْأَبْرَارِ وَزَكّٰى عَمَلَكَ فِي عَمَلِ الْأَخْيَارِ۔

بیان تاثیر درود شریف

حدیث فرمایا جناب رسولخدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ جو شخص محبت سے درود پڑھتا ہے اللہ تعالیٰ اسکو امن وامان میں رکھتا ہے ہر بلیات سے اور یہانتک کہ زہر بھی اسپر اثر نہیں کرتا **حکایت** ابو درداء صحابی کی لونڈی نے ابو درداء سے کہا کہ میں نے آپ کو ایک برس سے برابر زہر دیا لیکن تجھ میں زہر نے تاثیر نہ کی۔ پوچھا ابو درداء نے کہ تو مجھکو زہر کس لیے دیتی تھی عرض کیا اسلئے دیتی تھی کہ تم مرجاؤ تو میں نجات پاؤں آپنے فرمایا میں نے اللہ کیواسطے تجھکو آزاد کیا اسوقت اس لونڈی نے عرض کیا کہ آپ یہ تو فرمائے کہ زہر نے آپ پر کیوں نہ اثر کیا فرمایا آپ نے کہ میں محبت سے حضرت پر درود پڑھتا ہوں اور حضرت کی یہ دعا ہے کہ جو مجھپر محبت سے درود شریف پڑھیگا اسپر کوئی چیز اثر نہ کریگی عرض کیا کونسا درود پڑھا کرتے ہو فرمایا آپنے اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰی

تسلیماً وعلی آل محمد وبارک وسلم لونڈی نے عرض کیا میرے لیے بھی اجازت ہے فرمایا
تو بھی پس ہی درود کو پڑھا کر سبحان اللہ صحابہ کو حضور سے ...... کیا محبت تھی اور حق تعالے
نے اپنے حبیب پاک کے نام مبارک میں بھی کیا اثر رکھا ہے **حکایت لطیف** نقل ہے کہ امیر النحل نے
حضرت کی خدمت میں حاضر ہو کر اپنی بولی میں عرض کیا یا رسول اللہ ہم نے آپ کے لیے شہد جمع کیا ہے
آپ کسی صحابی کو میرے ہمراہ بھیج دیں ہم انکو شہد دیدیں آپ نے حضرت علی کرم اللہ وجہہ سے فرمایا کہ یہ امیر النحل ہے اس نے
اپنی بولی میں اسوقت یہ بیان کیا کہ آپکو شہد زیادہ مرغوب ہے اسواسطے ہم نے آپ کے واسطے شہد جمع کیا ہے آپ نے حضرت
علی کو امیر النحل کے ہمراہ کر دیا جب حضرت علی شہد لیکر خدمت بابرکت میں حاضر ہوئے تو عرض کیا کہ یا رسول اللہ میں
بہت حیران ہوں کہ جس جنگل سے میں شہد لایا ہوں اس جنگل میں تمام درخت تلخ ہیں مگر شہد وہاں کا نہایت شیریں
اور عمدہ معلوم ہوتا ہے اسکا کیا سبب ہے آپ نے فرمایا یا علی تم نے امیر النحل سے نہ دریافت کیا راوی کہتا ہے کہ اسی اثنا میں امیر النحل
بھی حاضر ہوا آپ نے امیر النحل سے فرمایا کہ حضرت علی کا یہ سوال ہے اسکا جواب دے امیر النحل نے جواب دیا یا رسول اللہ
بیشک اس جنگل کے درخت تلخ ہیں مگر حقیقت یہ ہے ہم آپ پر اور آپکی آل پر درود بھیجتے ہیں تو وہ درخت شیریں ہو جاتے ہیں
اللہ اللہ کیا نام مبارک ہے **حکایت** ایک بزرگ اپنی تصنیفات میں لکھتے ہیں کہ حضرت خالد بن ولید سے
مقابل کے لوگوں نے یہ کہا کہ تم جو اسلام کے مدعی ہو اور تم ہی سے خطاب سیف اللہ کا عطا ہوا ہے کوئی کرامات تو دکھلاؤ
تاکہ تمہارے دین کی حقیقت معلوم ہو فرمایا جو کہو۔ انہوں نے کہا کہ یہ زہر ہلاہل کی شیشی ہے آپ نوش کریں اگر
آپ پر اس نے کچھ اثر نہ کیا تو ہم جانینگے کہ یہ دین حق ہے آپ نے فرمایا بہت اچھا وہ شیشی کہاں ہے انہوں نے
پیش کی خالد بن ولید نے وہ شیشی انکے ہاتھ سے لیکر بسم اللہ پڑھکر بعدہ درود شریف باآواز بلند پڑھا اور
اسکو پڑھ کر وہ زہر ہلاہل کی شیشی نوش کی اور انکے پاس کھڑے رہے شان خدا کی کہ زہر نے کچھ اثر نہ کیا اس
قسم کے صدہا شواہد ہیں **فقیر** کہتا ہے کہ جن کلمات کا عالم برزخ یا عالم مثال میں کوئی نمونہ ایسا
خاص ہوتا ہے کہ جسطرح عالم عنصری میں بھی انکا اثر محسوس ہوتا ہے منجملہ انکے یہ درود شریف بھی ہے جسکے
پڑھنے سے برکت کا نازل ہونا اور شیطان اور خبیث اور زہر کا اثر نہ ہونا وغیرہ فوائد ہیں **سوال** بسا اوقات
ہم درود پڑھتے ہیں ہمکو اس قسم کی کوئی بات نہیں معلوم ہوتی اور نہ کسی قسم کی کیفیت حاصل ہوتی ہے

اس کتاب کی بلفظ رجسٹری ہو چکی ہے عادنا بدون اجازت مصنف اس سے ایک حرف نہیں نقل ہو سکتا

www.sirat-e-mustaqeem.com

عاد وتاثیر رکھتے ہیں **جواب** خواہ دوا یا کوئی کلام ہو اسکی تاثیر کے لئے دو باتیں ضرور ہیں اجتماع شروط
ارتفاع موانع دیکھو تریاق کے اثر میں کسی دانشمند کو شک نہیں مگر جب اسکی ایک بھی شرط فوت ہو جاتی ہے
یا کوئی مانع حائل ہو جاتا ہے پھر تاثیر نہیں کرتا اسیطرح سے خلوص نیت راست گوئی صدق ستقالی خوش عقیدگی
رابطۂ الٰہی وغیرہ ان باتوں کے لئے شرط ہیں اور ریاکاری اور خیالات فاسدہ بد اعتقادگی توہمات شیطانی ان
چیزوں کے لئے مانع ہے پھر ہم ان چیزوں سے کسطرح کیفیت حاصل کریں اس صورت میں اسکا یا اسکے حبیب کا
وصل نہیں ہو سکتا **سوال دیگر** کیونکہ ہمکو ان چیزوں میں کیفیت حاصل ہو کہ جس سے اس محبوب عالم محبوب
حقیقی کا یا اسکے حبیب محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کا وصال باکمال ہمارے نصیب ہو اور سعادت عظمے ملے
اس وادی پر خار اور اس بحر ذخار میں سینکڑوں ہیباک کرمرتبے بڑے بڑے عقلمندوں کی کشتیاں غرق ہو گئیں
ع درین ورطہ کشتی فرو شد ہزار ۔ کہ پیدا نہ شد تختہ بر کنار **جواب** درود شریف کے ذریعہ سے
اس مشکل کو حل کر دیا اور اپنی طرف اشکارستہ سہل کر دیا کہ جو کوئی ہمارے حبیب محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو
تحفہ درود سے خوش کر رہا ہے وہ ہمکو خوش کر رہا ہے **حدیث** تشریف لائے پیغمبر خدا ایک دن یعنی صحابہ پاس اور خوشی
معلوم ہوتی تھی چہرۂ مبارک پر انکے پس فرمایا تحقیق آئے میرے پاس جبرئیل علیہ السلام پس کہا تحقیق رب تیرا
فرماتا ہے کیا نہیں خوش کرتی تجھکو یہ بات کہ تحقیق نہ درود بھیجے تجھپر کوئی امت تیری میں سے مگر کہ سلام بھیجوں میں
اسپر دس بار اور نہ سلام بھیجے تجھپر کوئی امت تیری میں سے مگر کہ سلام بھیجوں میں اسپر دس بار **سبحان اللہ** کیا
عنایت پروردگار ہے کہ جو کوئی ہمارے نبی کو خوش کرتا ہے ہم بھی اسکو اسطرح پر نوازتے ہیں الحمد للہ فی زماننا ایسے
ایسے بندے اللہ کے دیندار متقی اور پرہیزگار موجود ہیں کہ ان حضرات کی عالی ہمتی پر ہزار آفرین ہے کہ باوجود مہمات
جلیل القدر کے انکو ہر وقت اللہ رسول کی رضا جوئی کا خیال دامنگیر رہتا ہے اور ایسے محب رسول اللہ کہ ہر وقت
انکی زبان درود شریف سے تر رہتی ہے ان امراء صالحین کا نام نامی میں بھی ایک بڑے فخر سے اپنی
تفسیر میں درج کرتا ہوں کہ نام نامی جناب سرکار عالی جناب عندلیب گلستان دولت و اقبال بلبل بوستان
حشمت و اجلال حاتم کرم سکندر دوران رستم صفت نوشیروان زمان حضرت بدر الصلحا و زین الامرا
شیخ میراں بخش صاحب رئیس اعظم سیالکوٹ دام اقبالہ و اجلالہ آپکی خوبیوں کا حال تحریر کرنا

اس کتاب کی ملفوظ جنتری ہو چکی ہے ۔ آگے دیکھیا ۔ [illegible]

آپ دریا کو پیمانہ سے ناپنا ہے آپکے کمالات کا بیان جو اہل قلم کرتا آفتاب کا منہ چڑانا ہے آپکی رفعت شان آسمان ہفتم ہم پہلو اور آپکی رسائی تدبیر تقدیر کے ہم بازو ہے۔ آپکی سخاوت نے قصہ حاتم کو طے کر دیا آپکی ہمت مردانہ نے نام رستم کا صفحہ ہستی سے مٹا دیا سینہ صاف دامن اخلاق آپکا بڑا وسیع اور کشادہ ہے طبیعت ہمیشہ سے اعزاز و تکریم آمادہ ہے۔ آپ بڑے اعلیٰ درجہ کے دیندار متقی۔ پابند صوم و صلوۃ۔ حامی اسلام۔ بڑے فیاض باذل مخیر سخی سیر چشم متواضع منکسر المزاج۔ شریف نواز مسکین پرور۔ عادل منصف۔ آنکھ میں حیا و شرم بہت ہے۔ خدا ترس متین۔ کم گو۔ مرتاض عابد۔ عاشق رسول اللہ۔ صادق الوعدہ۔ برتاؤ عمدہ۔ قدردان علماء عالی ہمتی کی بڑی وقعت کرتے ہیں۔ شریفوں اور حاجتمندوں سے بڑی فراخدلی سے سلوک ہوتی ہیں سچ تو یہ ہے کہ ایسوں کا ہونا رونق اسلام ہے فقیر بھی ممدوح الاوصاف کا دل سے شکریہ ادا کرتا ہے۔ شکریہ ہے طَہَّرَ اللّٰہُ قَلْبَکَ فِیْ قُلُوْبِ الْاَبْرَارِ وَذَکّٰی عَمَلَکَ فِیْ عَمَلِ الْاَخْیَارِ۔ اے طالبان راہ نجات و آب جویندگان آب حیات تم بھی زبان سے یوں کہو اَللّٰہُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی اٰلِ مُحَمَّدٍ وَّبَارِکْ وَسَلِّمْ بہر اس درود شریف کے الفاظ رنگ معنی سے اپنی روح کو رنگین بناؤ۔ اَللّٰہُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی اٰلِ مُحَمَّدٍ کے معنی کو خوب دل میں جماؤ گے اور خیال میں لاؤ گے تو تمہاری روح کی ظلمت اور کثافت اور بہیمیت دور ہو جاویگی **فقیر** کہتا ہے کہ بات متفق علیہ ہے کہ جبتک روح کو صفائی نہیں اس تک رسائی نہیں اصل و بالذات روح کی صفائی مقصود ہے **شعر** چاہئے تجکو اگر وصل صنم ؛ دلکو خالی غیر سے کر یا قلم ؛ ع بیحجابانہ درآ از در کاشانہ ما ؛ کہ کسے نیست بجز درد تو در خانہ ما۔

جو حضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر درود نہ بھیجے اسکا گھر دوزخ ہے

حدیث فرمایا مَنْ ذُکِرْتُ عِنْدَہٗ وَلَمْ یُصَلِّ عَلَیَّ فَمَاتَ دَخَلَ النَّارَ ترجمہ جسکے قریب میرا ذکر ہو اور وہ مجھپر درود نہ پڑھے اور اسی حالت میں مرجاوے پس داخل ہوگا دوزخ میں اور بعض روایت میں ایسا ہی آیا ہے فَقَدْ جَفَانِیْ پس تحقیق اسنے مجھپر ظلم کیا **حکایت** مالک بن دینار رضی اللہ عنہ ایک پڑوسی کے پاس گئے وہ اسوقت حالت نزاع میں تھا اسکو سخت تکلیف ہو رہی تھی ...... مالک نے اس سے کہا کہ تمہارا کیا حال ہے اسنے کہا دو پہاڑ آگ کے میرے سامنے موجود ہیں مجھے ان پر زبردستی چڑھایا

اس کتاب کی باضابطہ رجسٹری ہو چکی ہے جاتا ہے بدون اجازت مصنف اسمیں سے ایک حرف نہیں نکال سکتا

www.sirat-e-mustaqeem.com

جاتا ہے میں نے کہا تو نے ایسا کیا بد عمل کیا تھا کہ جسکے مواخذہ میں تجھے یہ سزا دیجاتی ہے کہا وقت ذکر نام مبارک محمد صلی اللہ علیہ وسلم میں درود نہیں بھیجا کرتا تھا اسلئے یہ عذاب ہو رہا ہے **حدیث** وشقی ذکرہ عندہ فلم یصل علی **ترجمہ** یعنی بدترین لوگوں کا وہ شخص ہے کہ میں اسکے سامنے مذکور ہوں اور وہ مجھپر درود نہ بھیجے **حکایت** نقل ہے کہ ایک شخص گیا اور اسکی بہتر جگہہ قبر کہودی گئی ہر ایک قبر میں سانپ نکلا۔ ناچار وہ سانپ قدرت خدا سے گویا ہوا کہ میں اسکا عمل بد ہوں تم لوگ کہانتک قبریں کہود گے لوگوں نے کہا یہ کیا فعل بد کیا کرتا تھا۔ کہا جسوقت کوئی اسکے روبرو حضرت کا نام لیتا تھا یہ درود نہیں بھیجتا تھا۔ اسلئے اسپر خدا نے مجھے مسلط کیا ہے میں اسکو عذاب دونگا تم اسکے لئے کیا کر سکتے ہو لوگوں نے ناچار ہو کر اسکو اسی قبر میں دفن کیا **حدیث** فرمایا ہے البخیل من ذکرہ عندہ فلم یصل علے **ترجمہ** یعنی بڑا بخیل وہ شخص ہے کہ میرا ذکر کیا جائے نزدیک اسکے اور وہ مجھپر درود نہ بھیجے۔ اور یہ بھی فرمایا ہے ولم یصل علی فانی بری منہ **ترجمہ** یعنی جسنے مجھپر درود نہ بھیجا اس سے میں بری الذمہ ہوں مجھے اس سے کچھ کام نہیں **حکایت** نقل ہے کہ ایک شخص کو بہتر جگہہ قبر میں دفن کیا مگر زمین نے اسکو قبول نکیا یعنی قبر سے باہر پہینکدیا غیب سے آواز آئی کہ یہ ہمارے حبیب کے نام سے بخل رکہتا تھا قبر کیا اسکو عالم تک قبول نہ کریگا تم بھی اسکو ایسے ہی پہینکدو وعیاذاً باللہ **فقیر** کہتا ہے کہ جبکہ بڑی حقیقت سے سب بندگان مؤمنین کو درود پڑہنے کی ہدایت فرمائے کہ سبب بہبودی دنیا اور وسیلہ آخرت اسی میں ہے پہر ہمارا غفلت کرنا سعادت دارین سے محروم ہونا ہے اسلئے فرمایا حضرت نے کہ بعضے لوگ میری امت میں سے بہشت کے جانیکا رستہ بہول جائینگے۔ صحابہ نے عرض کیا وہ کون ہونگے یا رسول اللہ فرمایا وہ لوگ ہونگے جو میرا نام سنتے تھے اور مجھپر درود نہیں بھیجتے تھے پس ان ہر فرد بشر خیال کرے کہ ہمارے رسول اللہ کی کیا شان ہے **وما علینا الا البلاغ** محبت کرنیوالوں نے حضور سے ایک بڑے فخر سے محبت کی اور وقت نام لینے کے درود شریف بھیجا۔ الحمد للہ فی زماننا بھی ایسے دیندار حامی اسلام کہ انکی عالی ہمتی پر ہزار آفرین ہے کہ باوجود عہدہ ہائے جلیل القدر کے ہر وقت انکو اللہ رسول کی رضا جوئی کا خیال رہتا ہے اور حضرت پر ہر وقت درود شریف بھیجتے رہتے ہیں

اس کتاب کی بلفظہ رجسٹری ہو چکی ہے ہلیں بدون اجازت مصنف اسمیں سے ایک حرف بھی ...

www.sirat-e-mustaqeem.com

ہیں اور جسوقت نام آتا ہے تو قربان ہوجاتے ہیں انکو افضل الناس بھی کہا جاے تو درست ہے
انکا نام نامی میں اپنی تفسیر میں درج کرتا ہوں کہ نام نامی کو بقا رہے۔ چنانچہ حضرت عالیجناب
صاحب خلق محمدی تابع شریعت احمدی افضل الکرام اشرف العظام ڈپٹی انسپکٹر شمس الدین خان
صاحب لوہی متعینہ سونی پت دام اقبالہ۔ جو جو خوبیاں اللہ تعالے نے ذات بابرکات
میں عطا فرمائی ہیں انکا بیان دشوار ہے۔ آپ بڑے پابند صوم و صلوۃ۔ دیندار۔ سیر چشم نیک نام
متواضع۔ منکسر المزاج۔ شریف نواز۔ عالی خاندان۔ مسکین پرور۔ عادل۔ آنکھ میں حیا و شرم بہت
ہے بڑے فیاض۔ مخیر۔ خدا ترس۔ رحمدل۔ قدردان علما۔ صادق الوعد۔ متین۔ صاحب
وجاہت و وقار۔ برتاؤ آپکا نہایت عمدہ۔ آپ بڑے اعلے درجہ کے خلیق ہیں۔ دامن اخلاق آپکا
بڑا وسیع اور کشادہ ہے۔ طبیعت ہمیشہ سے بتواضع و تکریم آمادہ ہے بہرکیف آپکا دم غنیمت ہے
ایسوں کا ہونا فی زمانا رونق اسلام ہے فقیر بھی خانصاحب ممدوح کا دل سے شکریہ ادا کرتا ہے
شکریہ یہ ہے طہر اللہ قلبک فی قلوب الابرار و زکی عملک فی عمل الاخیار

بیان ثمرہ محبت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم

اے عاشقان محمد صلی اللہ علیہ وسلم حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے محبت و عشق کرنا باعث نجات کا ہے چنانچہ
خواجہ عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے لا یؤمن احدکم حتی اکون احب الیہ من
نفسہ ومالہ وولدہ ووالدیہ والناس اجمعین ترجمہ یعنی مومن کامل نہیں ہوتا جب
تک عزیز نہ رکھے مجھکو زیادہ اپنی مال اور اولاد اور ماں باپ اور ساری دنیا سے حدیث کہتی ہے
کہ ایک صحابی نے آنحضرت سے پوچھا کہ یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہم کب پورے مسلمان ہونگے
فرمایا جسوقت تو دوست رکھے اللہ کو التماس کیا کس چیز سے پہچانی جاے دوستی اللہ کی فرمایا جب تو
دوست رکھے اللہ کے رسول کو یعنی نشانی دوستی اللہ کی محبت رسول ہے بیشک جو لوگ کہ محبت رسول میں
قوی ہیں ایمان بھی انکا قوی ہے اور جو لوگ کہ انکی محبت میں ضعیف ہیں انکا ایمان بھی ضعیف ہے پھر تیسا
بار فرمایا الا لا ایمان لمن لا محبۃ لہ یعنی ہرگز اسکو ایمان کامل نصیب نہوگا جسکو رسول کے ساتھ

اس کتاب کی بلفظہ رجسٹری ہوچکی ہے ۔۔۔ بحق مصنف ۔۔۔

صحبت ہو گئی حضرت کی محبت اہل مکہ و مدینہ کے دلوں میں ایسی سما گئی تھی حکایت لطیف نقل ہے
کہ ایک عورت مدنی ہر روز حضور کی خدمت میں حاضر ہو کر دیدار فیض آثار سے مشرف ہوا کرتی تھی جس روز
حضور کو نہ پاتی تو دیوانوں کی طرح پھرتی لکھا ہے ایک روز وہ عورت جو آئی تو حضور کو نہ پایا ایک صحابی اُس وقت
مسجد میں تھے انہوں نے کہا کہ اے عورت تو ہمارے رسول خدا کو دوست رکھتی ہے اُس نے کہا ہاں - اُس صحابی نے
بطور امتحان یہ کہا کہ اگر تو ہمارے رسول خدا کو دوست رکھتی ہے تو اپنے چہرہ سے نقاب اُتار ڈال اُس
عورت نے اُسی وقت اپنے چہرہ سے نقاب دور کر دیا اور کہا رسول صلی اللہ علیہ وسلم پر جان و مال تصدق ہے
غرض وہ عورت اپنے گھر گئی اور اپنے خاوند سے کیفیت بیان کی کہ مجھ سے خیانت ہو گئی ہے شوہر نے فرمایا اسکے
خاوند نے کہا کہ اگر تو عاشق رسول اللہ ہے تو میرے کہنے سے اس تنور گرم میں گر جا خیانت معاف
کرونگا اُس اللہ کی بندی نے اُسکے کہنے کی تعمیل کی دل میں خیال تھا کہ میرے حبیب کی محبت میں جان جاتی
ہو لیکن اللہ نے اُسکو آگ سے محفوظ رکھا تھوڑی دیر کے بعد اُسکے خاوند نے خیال کیا کہ دیکھوں اسکا کیا
حشر ہوا تنور میں جو دیکھا تو عورت کو صحیح و سالم پایا بڑی خوشی سے اُسکو نکالا اور حضرت کی خدمت
میں حاضر ہو کر سارا حال عرض کیا حضرت نے سنکر فرمایا میرے حبیب پر اللہ نے دوزخ کو بھی حرام کر دیا
پھر کیا آگ ہے سبحان اللہ کیا محبت رسول صلی اللہ علیہ وسلم ہے

بیان عشاق رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

حدیث فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے ان الجنۃ تشتاق الی خمس نفر مصلی
الصلوات الخمس و تالی القرآن و حافظ اللسان و مطعم الجیعان و مکسی العریان
ترجمہ یعنی البتہ جنت اشتیاق رکھتی ہے پانچ شخصوں کا اول جو کوئی درود بھیجے رسول خدا صلی اللہ علیہ
وسلم پر (یعنی خلوص نیت سے) لکھا ہے کہ زمانہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم میں ایک آدمی کو
چوری کی تہمت میں گرفتار کیا اور گواہوں نے حضور کے روبرو گواہی دی کہ یہ چور ہے حضور کی عدالت سے
حکم ہوا کہ اسکا ہاتھ کاٹا جاوے وہاں پر ایک شتر بھی کھڑا تھا بقدرت خدا کے گویا ہو کر حضرت کی خدمت
میں عرض کیا ... فرمایا حضرت نے

اس شخص نے کیا عمل کیا؟ عرض کیا یا رسول اللہ میں آپ پر درود شریف پڑھا کرتا ہوں **حکایت منقول**
ہے کہ ایک عالم وقت نے ایک شب خیالات موت اور حالات قبر اور عبور پل صراط اور عذاب دوزخ اور دیدار
خدا اور اپنے وسیلہ نجات میں غور کیا کہ کونسا میرا عمل قابل ایسا ہے کہ اسکو وسیلہ نجات خیال کروں اول
تو اسنے اپنی نماز اور قیام شب میں فکر کیا مگر بنظر غور و انصاف جو خیال کیا تو ایک سجدہ بھی جناب باحدیت میں
قابل قبولیت نہ پایا پھر روزہ کیطرف فکر کیا اسکو بھی محض فاقہ پایا پھر حج اور علم کیطرف غور کیا تو ان
دونوں کو بھی شہرت پایا اسی طرح اپنے جس عمل میں خیال کرتا تھا قابل خدا کے نہ پاتا تھا بیساختہ منہ پڑا
غیب سے ایک آواز دل نواز سنی کہ مولوی صاحب تم محبت سے ہمارے رسول صلے اللہ علیہ وسلم پر درود بھیجو
اس سے زیادہ کوئی وسیلہ نہ پاؤ گے آخر مولوی صاحب نے درود پڑھا اور اسی فکر میں سو رہے تو عالم رویا میں
کیا دیکھتے ہیں کہ میں مر گیا ہوں میرے اہل و عیال نے میرا جنازہ تیار کر کے قبرستان میں مجھے دفن کیا ناگاہ منکر نکیر
دو فرشتے میرے پاس قبر میں آئے اور مجھ سے سوال کیا۔ من ربک ومن نبیک وما دینک و
اسلامک وقرانک وقبلتک یعنی تیرا خدا اور تیرا نبی کون ہے اور تیرا دین و اسلام کیا ہے تو
قرآن سے بھی واقف ہے کونسا رجل ہے کہ تمہاری طرف رسول بنا کر بھیجا گیا۔ یہ جواب دینے سے حیران ہے
لیکن کیا دیکھتا ہے کہ ایک بزرگ نورانی چہرہ کی میری قبر میں نمودار ہوئے اس بزرگ نے ان فرشتوں سے کہا کہ
تم بد خلقی سے سوال کرتے ہو اور اسکو یہ معلوم نہیں کہ میں کہاں ہوں اور ابھی تک اسکی موت کی تلخی نہیں گئی
ورنہ یہ ابھی کہتا تھا کہ خدا میرا وحدہ لاشریک ہے نبی میرا محمد رسول اللہ ہے دین میرا اسلام ہے قرآن سے میں نے
یہ معلوم کیا اور رجل سے مراد جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہیں۔ جبکہ یہ تقریر اس مرد نورانی
چہرہ کی اس مردہ کے کان میں پہنچی تو اسنے یہ سب تقریر فرشتوں کے روبرو بیان کی منکر نے کہا یہ
قابل نجات ہے کہ اسنے جواب معقول دیا نکیر نے کہا کہ نہیں اسنے اس بزرگ کا قول نقل کیا ہے یہ بتلانا اس
بزرگ کا ہے لیکن یہ مردہ قابل نجات نہیں منکر نے کہا اے نکیر تو نہیں جانتا یہ بزرگ محمد رسول اللہ ہیں
انکی خوشی یہی ہے کہ میرا جواب اسکا معقول سمجھا جاوے اسلئے کہ دنیا میں بہت انکو دوست رکھتا تھا اسلئے خدا نے
انکو محبت بنا [illegible] کو بہت اچھا ہی جواب سمجھا گیا۔ **سبحان اللہ** کیا محبت رسول اللہ

بدون اجازت مصنف کے کوئی ایک حرف بھی نقل نہ کرے [illegible]

www.sirat-e-mustaqeem.com

صلی اللہ علیہ وسلم ہے کہ عذاب قبر سے ایسی نجات ہو کہ فرشتے بھی حیران ہیں **فقیر** کہتا ہے کہ اے بھائیو گور کی تنگی اور عذاب کا کچھ حال نہ پوچھو عیاذاً باللہ جس وقت مردہ کو قبر میں لٹا کر سینکڑوں من مٹی کا انبار کر دیتے ہیں یہ مردہ بیچارا اسکے بار سے مطلقاً حرکت نہیں کر سکتا جب عزیز و اقارب بعد تجہیز و تکفین کے واپس آتے ہیں تو دو فرشتے جنکا نام منکر نکیر ہے انکی کرختگی تلخ ہیبت ناک صورت ہوتی ہے اور گرز آتشیں ہاتھ میں لیکر قبر میں واسطے سوال و جواب کے آتے ہیں اور نہایت غضب و غصہ سے پوچھتے ہیں کون ہے رب تیرا کیا ہے دین تیرا تو کسکی امت ہے اور شبیہ آنحضرتؐ کی دکھائی دیتی ہے اور کہتے ہیں تو انکے حق میں کیا کہتا ہے سبحان اللہ اگر مردہ با ایمان ہے تو کہتا ہے یہی تو ہیں محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میں یہی تو تجھو اراست ہیں اور قبر میں سے اٹھکر فدا رسول صلی اللہ علیہ وسلم کا ہو جاتا ہے اور اگر مردہ دنیا سے بے ایمان مرا ہے اور اسکو محبت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نہ تھی تو وہ اسوقت شرمساری سے دریائے ندامت میں ڈوب جاتا ہے اور افسوس کرتا ہے **یَقُوْلُ یٰلَیْتَنِی اتَّخَذْتُ مَعَ الرَّسُوْلِ سَبِیْلًا ٥ یٰوَیْلَتٰی لَیْتَنِیْ لَمْ اَتَّخِذْ فُلَانًا خَلِیْلًا ٥** اسوقت اسکو حکم عذاب قبر کا ہوتا ہے زمین اس طرح سے دبوچتی ہے کہ ادھر کی پسلیاں ادھر چور چور ہو جاتی ہیں اور دماغ کا گودا نتھنوں کی راہ سے باہر نکل آتا ہے افسوس صد حیف روزہ زندگی ناپائدار پر ایسے رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم سے محبت نہ کی یہ عذاب اپنے سر لیا فاعتبروا یا اولی الابصار **فقیر کہتا ہے** بھائیو حسرت اور افسوس اس بات کا ہے کہ جسوقت موت آپہنچتی ہے اور ملک الموت آکر گلا دباتا ہے اسوقت بندہ ہکا بکا سا خاموش رہجاتا ہے اور تمام عزیز و اقارب بلکہ سارا جہان اسکی نظر میں تیرہ و تاریک معلوم ہوتا ہے کہ دن تھوڑا سا رہ گیا اور سفر آخرت درپیش ہے منزل دور و دراز نہ دلیل نہ بغل میں توشہ جہاں جاتا ہے وہاں کسی سے جان پہچان نہ یار نہ غمگسار نہ کوئی ساتھی اسوقت مردہ کہتا ہے کہ کیا ہوئے ہمارے والدین اور کہاں گئے وہ بھائی بیٹے جنکے واسطے دنیا میں طرح طرح کی ذلت و خواری اٹھائی ہائے عجب طرح کا مخمصہ ہے واحسرتاہ و امصیبتاہ۔ اگر مردہ عاشق خدا و رسول ہے تو آپ فرماتے ہیں اے ملک الموت یہ تو میرا عاشق زار ہے اسنے حج کئے روزہ رکھے زکوٰۃ دی نماز پڑھی درود شریف کی کثرت کی اسکی روح آسانی سے قبض

کرنا

اس کتاب کی بابت رجسٹری ہو چکی ہے   بدون اجازت مصنف اسمٰعیل ... طبع نہیں ہو سکتی

کرتا اور اگر مردہ عشق محمدی نہیں رکھتا خدا اور رسول کو نہیں پہچانتا تو نہایت مشکل اور سختی سے قبض روح ہوتی ہے طبرانی سے روایت ہے کہ جب میت کو غسل دیتے ہیں تب وہ کہتا ہے اے میرے نہلانے والو میرے عزیزو میرے بدن کو نرمی سے نہلاؤ میرا بدن سختی جانکنی سے بالکل چور ہو گیا ہے اور جس وقت کفن دیتے ہیں کہتا ہے اے میرے عزیزو مجھے زور سے کفن نہ پہناؤ میری ہڈی ہڈی پسلی پسلی جانکنی سے چور ہیں جب مردہ کا منہ چھپاتے ہیں اور لیجانیکا قصد کرتے ہیں تو وہ بیچارہ مصیبت کا مارا کہتا ہے کہ اے میرے عزیزو تم لوگوں کو میں نے تمام عمر ہزاروں مکر و فریب کما کما کر کھلایا اور صرف عمر اپنی تمہاری خاطر وقت بسر کی اب میں تم سے رخصت ہوتا ہوں مجھے قیامت ملاقات ہو گی سو عجیب حسرت کا مقام ہے کہ یہاں نفسی نفسی کا معاملہ ہوتا ہے اور ادھر جورو مال و اسباب دیکھکر قفل لگاتی ہے دیکھو کیا مقام عبرت ہے کہ جسکا سارا کمایا اور جمع کیا ہوا ہوتا ہے اُسکے ساتھ ایک حبہ بھی نہیں جاتا ہے اور نہ کام آتا ہے اگر ساتھ جاتا ہے تو محبت رسول خدا کی جاتی ہے ۔ مقصود ہمارا آنا دنیا میں اسلئے ہے کہ محبت خدا اور رسول پیدا کریں یہی کام آئینگے **حکایت** نقل ہے کہ حضرت حسن بصری رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ میں نے چند آدمیوں کو دیکھا کہ ایک جنازہ کو اٹھائے ہوئے لیجاتے ہیں اُنکے سوا اور کوئی جنازہ کے ساتھ نہ تھا میں نے پوچھا کہ یہ شخص اہل برادری نہیں رکھتا ہے انہوں نے کہا کیوں نہیں پھر میں نے کہا اسکے ساتھ لوگ کیوں نہیں ہیں اُنہوں نے کہا یہ شخص نہایت درجہ کا گنہگار رہتا فسق و فجور اسکا تمام حیات میں شہرت پا گیا تھا اسلئے لوگوں نے اس سے نفرت کی جب آپ نے یہ سنا تو کہا کہ یہ شخص قابل رحم ہے آپ نے جنازہ اٹھا لیا اور جنازہ پر ہی اُسکے لئے دعا کرنی شروع کی یا الٰہی یہ تیری لونڈی کا جنا ہوا ہے یہ قابل رحم ہے اب تو اسکو بخشدے یہی کہتے ہوئے قبرستان میں پہنچے اور دیکھا قبر آپنے ہی کھودی سینہ جو آیا اسکی قبر میں اسلئے اس خیال سے کہ حضرت فاطمہ کا سینہ حضرت علی سے لگا ہے اور حضرت علی کے سینہ سے میں بھی مشرف ہوا ہوں میرا سینہ قبر میں لگے تو شاید ہے خدا اسکی برکت سے اسکو بخشدے ایسے خیال کرکے آپ نے اسکے جنازہ کی نماز پڑھی اور اسکو قبر میں کہا اور فرمایا بسم اللہ و باللہ علی ملت

اس کتاب کی باضابطہ رجسٹری ہو چکی ہے رسول بدون اجازت مصنف اسمیں سے ایک حرف نہیں نکال سکتا

www.sirat-e-mustaqeem.com

رسول اللہ اور یہ آیت پڑھی مِنْهَا خَلَقْنٰكُمْ وَفِيْهَا نُعِيْدُكُمْ وَمِنْهَا نُخْرِجُكُمْ تَارَةً اُخْرٰى
بعد دفن کے میں ایک درخت کی سایہ میں جا کر سو رہا خواب میں دیکھا کہ دو فرشتے آسمان سے اترے اور اسکی قبر کو کھولا
ایک فرشتہ قبر میں اترا اور دوسرے فرشتے سے کہا تو اسکو اہل نار سے لکھ کہ اسکا کوئی عضو ایسا نہیں کہ معاصی سے
سالم ہو باہر والے نے اسکو کہا کہ بھائی تو جلدی نکر اسکی آنکھوں کو جانچ اسنے کہا میں جانچ چکا اللہ
عزوجل کے محارم کیطرف دیکھنے سے بھری ہوئی ہیں۔ اُس نے کہا اسکے کانونکا امتحان کر۔ اسنے کہا میں انکا
بھی امتحان کر چکا فواحش اور منکرات کے سننے سے بھرے ہوئے ہیں۔ اسنے کہا اسکی زبان کا امتحان کر اسنے کہا میں نے
اسکا بھی امتحان کر چکا ممنوعات محرمات فحش کے کہنے کے ساتھ بھری ہوئی ہے اسنے کہا اسکے ہاتھوں کا امتحان کر
کہا میں انکا بھی امتحان کر چکا لذات اور شہوات حرام کے ساتھ بھرے ہوئے ہیں۔ اسنے کہا اسکے پاؤں کا امتحان کر
اسنے کہا میں انکا بھی امتحان کر چکا مذموم کاموں اور نجاستوں میں سعی کرنیکے ساتھ بھرے ہوئے ہیں۔ اسنے
کہا اے میرے بھائی جلدی نکر دلکو دیکھ لے۔ کہا میں نے دل کو بھی دیکھا وہ بھی ممنوعات سے لبریز ہے اسنے کہا
اسکو اہل نار میں لکھ۔ باہر والے فرشتے نے کہا تو ٹھہر جا میں خود اسکی قبر میں جاکر دیکھتا ہوں۔ یہ قبر میں گیا
اور اسکے دلکو دیکھا اور کہا کہ میں نے اسکے دل کا امتحان کیا ایمان سے بھرا ہوا پایا کہ اسکے دل میں نبی عربی کی محبت
پاتا ہوں مگر تو کہتا ہے کہ اسکے دل میں ایمان نہیں اسنے کہا کہ ایمان کہاں ہے کیا بھائی محبت رسول اللہ ایمان
نہیں ہے اور کیا ہے اسنے کہا کوئی ثبوت پیش کرو کہا میں یہ حدیث پیش کرتا ہوں قال رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم لَا يُؤْمِنُ اَحَدُكُمْ حَتّٰى اَكُوْنَ اَحَبَّ اِلَيْهِ مِنْ نَفْسِهٖ وَمَالِهٖ وَوَلَدِهٖ وَ
وَالِدِهٖ وَالنَّاسِ اَجْمَعِيْنَ ترجمہ یعنی مومن کامل نہیں ہے تا جبتک کہ عزیز رکھے مجھکو زیادہ اپنے مال اور
اولاد اور ماں باپ اور ساری دنیا سے ان دونوں فرشتوں کی آپس میں بحث ہوئی ایک تو یہ کہتا تھا کہ محبت
رسول اللہ ایمان ہے دوسرا کہتا تھا یہ ایمان نہیں دونوں نے فیصلہ خدا سے چاہا حکم ہوا کہ بیشک ایمان محبت
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہے اس میت کو مغفور لکھو اور حسب وعدہ جنت میں پیش کرو سبحان الصمد
نبی کی محبت بھی ایسی شی ہے بیشک مدار ایمان کا محبت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر ہے جو چاہے
پیدا کرے چاہنے والوں نے حضرت کو کیسا کچھ چاہا صحابہ اور تابعین اور تبع تابعین نے کیا کیا جان نثار کیا

اس کتاب کی بلفظہ رجسٹری ہو چکی ہے کین بدون اجازت مصنف اسمیں سے ایک حرف نہیں نکل سکتا

www.sirat-e-mustaqeem.com

کہیں کہ جنکا کچھ بیان نہیں ہوسکتا الحمد للہ کہ فی زمانناہی ایسے ایسے دیندار مومنین عشاق رسول اللہ
صلے اللہ علیہ وسلم امراء اصحاب تمکین جلیل القدر رئیس موجود ہیں کہ جنکی عالی ہمتی پر ہزار آفرین ہے
میں بھی انکا نام نامی بہ نہایت فخر سے اپنی تفسیر میں درج کرکے اپنے نامۂ اعمال کو حسنات سے پر کرتا ہوں
کہ نام نامی کو ہمیشہ بقا ہے چنانچہ حضرت عالی جناب ممدوح الالقاب بدر العلی وقار الامراء حامی
دین متین منشی حمید الدین صاحب بہادر رئیس عظیم قصبہ سنبھل دام اقبالہ ہیں جو خوبیاں اللہ
تعالے نے ذات بابرکات میں عطا فرمائی ہیں انمیں سے اگر ایک شمہ لکھوں تو کیا امکان حسن ظنی کی وجہ
وزن کیا تو آپ سے ایک کو برتر پایا ۔ رئیس سنبھل کی دینداری ماشا اللہ بڑی تعریف کے قابل ہے ۔ آپ
بڑے دیندار اعلے درجہ کے متقی ۔ مومن ۔ بڑے پابند صوم وصلوٰۃ ۔ عابد ۔ مرتاض ۔ عاشق رسول الثقلین
تلاوت قرآن مجید ۔ واوراد ۔ سفر میں حضر میں ۔ چاشت ۔ اشراق ۔ تہجد سب ادا کرتے
ہیں ۔ سیر چشم دریا دل ۔ باذل ۔ فیاض ۔ کوئی سائل انکے دروازہ سے خالی نہیں جاتا ہے ۔ بڑے
شریف نواز ۔ دستگیر بیکساں ۔ سخی ۔ مسکین پرور ۔ آپ بڑے سخنور ۔ اور سخن سنج ۔ اور سخندان ہیں ۔
آپ شریعت کے پابند اور ہمارے ہندووں سے بڑی فراخدلی سے سلوک ہوتے ہیں ۔ آپکا برتاؤ عمدہ ۔ قدردان علماء
فقرا ہیں ۔ آپ حضرت عالیجناب بدر العلماء وقار العلماء مولانا مخدومنا مولوی محمد قاسم علیہ الرحمۃ
کے مرید ہیں ۔ آپ بڑے حلیم ۔ خدا ترس ۔ متواضع ۔ منکسر المزاج ۔ نیکنام ۔ آنکھ میں حیا وشرم
بہت ہے اور غربا کیطرف نظر شفقت ہے ہر گروہ آپکی لطف وکرم کا مداح ہے ۔ دامن اخلاق آپکا
بڑا وسیع وکشادہ ہے فی زمانا سنبھل کیا آپ ہندوستان میں مغتنمات سے ہیں اصل یہ ہے کہ ایسے ہی
ہی زیب وزینت اسلام ہیں فقیر بھی آپکا ممدوح الاوصاف کا دل سے شکریہ ادا کرتا ہے شکریہ ہی ہے

عظم اللہ قدرک فی قلوب الابرار وزکی عملک فی عمل الاخیار

اہل محبت کی آپس میں گفتگو اور تحقیق

حدیث حضرت عائشہ صدیقہ رضی سے روایت ہے کہ آیا ایک شخص پاس نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے اور عرض
کیا یا رسول اللہ صلعم آپ البتہ محبوب تر ہیں نزدیک میرے جان میری سے اور اہل میرے سے اور فرزندوں میرے سے

اس کتاب کی بلفظ رجسٹری ہو چکی ہے بدون اجازت مصنف اسکو کوئی طبع نہیں کر سکتا

www.sirat-e-mustaqeem.com

سے میں گھبرا جاتا ہوں بیتاب ہو جاتا ہوں آپ کو پس نہیں صبر کرتا میں یہانتک کہ آتا ہوں میں آپکی حضور میں
اور دیکھتا ہوں آپکو اور جب یاد کرتا ہوں میں موت اپنی کو اور موت آپکی کو تو خیال کرتا ہوں کہ آپ جنت اعلٰے
میں ہونگے ساتھ نبیوں اولو العزم کے اگر داخل ہوا بہشت میں میں بھی تو ڈرتا ہوں اس سے کہ نہیں دیکھونگا آپکو
اسکا جواب حضور نے نہیں دیا یہانتک کہ اتری یہ آیہ وَمَن يُطِعِ اللّٰهَ وَرَسُولَهُ فَأُولٰئِكَ مَعَ الَّذِينَ
أَنْعَمَ اللّٰهُ عَلَيْهِم مِّنَ النَّبِيِّينَ وَالصِّدِّيقِينَ وَالشُّهَدَاءِ وَالصَّالِحِينَ وَحَسُنَ أُولٰئِكَ رَفِيقًا
ترجمہ جو اطاعت کرے اللہ کی اور رسول کی پس وہ ساتھ ہے اُن لوگوں کے ہوگئے انعام کیا اللہ نے اُن پر
وہ نبی ہیں اور صدیق ہیں اور شہید ہیں اور صالحین ہیں اور یہ اچھے رفیق ہیں فقیر کہتا ہے اُس شخص کو
کیا خوشی ہوئی ہوگی یہانتک کہ ہم لوگوں کی زبان پر بھی اُس شخص ہو آیت کے پڑھنے سے اور اس حدیث کے
سُننے سے سبحان اللہ وبحمدہ سبحان اللہ وبحمدہ جاری ہو گیا۔ محبت سے اُن لوگوں کو ایسے لوگوں کی
خصوصاً جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی معیت حاصل ہوئی محبت ایک عجب چیز ہے کہ پہنچا دیتی ہے محب کو
محبوب تک پہنچاتی ہے۔ جانیو جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے محبت کرو بیشک ہمکو جناب رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ کر دیگی۔ اَللّٰھُمَّ احْشُرْنَا مَعَ النَّبِيِّينَ خصوصاً جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
وصدیقین وشہدار وصالحین۔ کیونکہ اچھے لوگوں کی ہمنشینی صلحا اور علما کی نفع دیتی ہے دنیا اور آخرت میں
شعر صحبت صالح ترا صالح کند ؞ صحبت طالح ترا طالح کند ؞ صحابہ کرام صحبت انبیاء علیہم السلام اور تربیت
انکی سے اُس درجہ علیا کو پہنچے کہ خطاب صدیق پا گئے جیسے کہ صحابہ میں ابوبکر صدیق اور تابعین اور تبع تابعین
اور انکے بعد ہزارہا صدیق گذرے کہ جنکے فیوض و انوار نے ایک عالم کو منور کر رکھا ہے۔ معلوم ہوا کہ عالم میں اولیاء
سے یہ صراط مستقیم اول انبیا کو عطا ہوا بعد انکے انکا پرتو صدیقوں پر پڑا اور انکا شہیدوں پر اور انکا
صالحین پر۔ پس محبت رکھنا انبیاء و صدیقین اور شہیدوں اور صلحاء سے باعث دخول جنت کا ہے جو حاصل جنت
چاہیں صلحاء کی صحبت اختیار کریں انکا برخلاف جو کریگا اپنی فلاح سے نامراد رہیگا جیسا کہ اس حدیث سے
واضح ہے عن ابن مسعود قال جاء رجل الی النبی صلی اللہ علیہ وسلم فقال یا رسول اللہ
کیف تقول فی رجل احب قوما ولم یلحق بھم فقال المرء مع من احب متفق علیہ

اور ہم کی بلفظہ حسب شرح ہو چکی ہے ترجمہ [illegible]

www.sirat-e-mustaqeem.com

مرقعہ مسلم روایت ہے ابن مسعود سے کہ کہا آیا ایک شخص نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی حضور میں اور عرض کیا یا رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کیا فرماتے ہیں آپ اس شخص کے حق میں کہ وہ دوست رکھتا ہو ایک قوم کو یعنی علماء و صلحا سے
محبت رکھتا ہو اور نہیں پہنچا انکی صحبت میں یعنی انکے علم و عمل کو نہیں پہنچا فرمایا حضرت نے وہ شخص ساتھ
انکے ہے جسکو وہ دوست رکھتا ہے اسکو بخاری اور مسلم نے نقل کیا یعنی حشر کیا جاویگا ساتھ محبوب
اپنے کو اور ہوگا فیض اسکا ساتھ انکے لیس اعتقاد رکھنا اچھے لوگوں سے انکی معیت کا باعث ہے اسلئے شائقین
ہے دوستداروں علماء اور علما اور اتقیا اور اولیاء کو امید ہے کہ قیامت کے دن انکے زمرہ میں
ہونگے اور انکے ساتھ ہونگے انشاء اللہ تعالے الحمد للہ فی زماننا ہی ایسے اللہ کے بندے دیندار مومن
اور صالحین جلیل القدر میں سے موجود ہیں کہ بزرگان دین سے نہایت خوش عقیدہ اور محبت رسول مقبول
صلی اللہ علیہ وسلم میں ہر وقت رطب اللسان رہتے ہیں اللہ تعالے انکا حشر اولیاء صالحین اور علماء اور اتقیا
اور انبیاء علیہ السلام خصوصا جناب رسولخدا کے ساتھ کرے میں بھی انکا نام نامی بڑی خوشی اور فخر سے اپنی
کتاب میں درج کرتا ہوں کہ نام نامی کو بقا رہے آمین چنانچہ حضرت عالیجناب افتخار الامرا
جامع صفات پسندیدہ مستجمع صفات حمیدہ یگانہ عمائد روزگار رسید سندی اولاد علی آل نبی
حضرت محمد نذیر صاحب السکنہ گورکھپور خلف الرشید حضرت مخدومنا سید عابد علی صاحب دام اقبالہم
جو جو خوبیاں اللہ تعالے نے ذات بابرکات میں عطا فرمائی ہیں انکا بیان دشوار ہے - آپ نہایت
خدا ترس - رحمدل - حامی اسلام - محب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم - پابند صوم و صلوٰۃ - امین -
متین - آپ بڑے فیاض - بادل سخی - آنکھ میں حیا و شرم بہت ہے - آپ جوان صالح نیکنام
خوش عقیدہ - بڑے صاحب مروت - علماء فقراء سے بڑی انکساری اور تواضع سے پیش آتے ہیں -
سیرت آپکا عمدہ - آپ نہایت خوشخو اور حلیم ہیں - عدل و انصاف آپکا صفت حقیقی کو پسند ہے
ہر ادنے و اعلے کیطرف نظر فلاح ہے - ہر کہ ہمہ آپکے لطف و کرم کا مداح ہے سچ تو یہ ہے کہ ایسوں ہی
سے رونق اسلام ہے آپ امیر ابن امیر ہیں - آپکا دم آجکل غنیمت ہے فقیر بھی آپکا دل سے شکریہ ادا
کرتا ہے شکریہ ہے طَهَّرَ اللّٰهُ قَلْبَكَ فِي قُلُوبِ الْأَبْرَارِ وَزَكّٰى عَمَلَكَ فِي عَمَلِ الْأَخْيَارِ

www.sirat-e-mustaqeem.com

حضرت عالیجناب بدر الصلحاء شیخ فخر الدین صاحب سوداگر دام اقبالہ

شیخ صاحب کے اوصاف بیان نہیں ہو سکتے۔ حضرت کا دامن اخلاق بڑا وسیع اور کشادہ ہے۔ طبیعت ہمیشہ سے تواضع و تکریم آمادہ ہے۔ جو سائل دروازہ پر گیا محروم نہیں آیا۔ آپ علماء دین کی بہت تعظیم کرتے ہیں اچھے لوگوں سے بہت صحبت ہے۔ علماء فضلاء صلحاء ابرار اتقیاء فقراء پر جان نثار ہیں۔ ان کی تو کیا حقیقت ہے۔ انکے جلسہ میں اکثر تذکرہ صالحین رہتا ہے۔ شیخ صاحب عشاق رسول اللہ میں سے ہیں سوداگری اسوقت ایسا ہونا مغتنمات سے ہے۔ آپکے والد بھی بڑے نیکنام ہیں۔ فقیر بھی شیخ صاحب کا دل سے شکریہ ادا کرتا ہے۔ یا اللہ انکا حشر بھی نیک لوگوں کے ساتھ کیجو۔ آمین۔ عن انس ان رجلا قال یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم متی الساعۃ قال ویلک وما اعددت لھا قال ما اعددت لھا الا انی احب اللہ و رسولہ قال انت مع من احببت قال انس فما رأیت المسلمین فرحوا بشیء بعد الاسلام فرحھم بھا (متفق علیہ) ترجمہ روایت ہے حضرت انس سے کہ تحقیق ایک شخص نے عرض کیا یا رسول اللہ کب قیامت ہوگی فرمایا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے واسطے تجھکو کیا تیار کیا تو نے قیامت کیلیے اعمال صالحہ سے اسکو دریافت کرتا ہے کہ قیامت کب ہوگی عمل کر قیامت کب ہی ہو وے اس نے عرض کیا نہیں تیار کیا میں نے اسکے لئے کچھ مگر دوست رکھتا ہوں میں خدا اور رسول کو فرمایا حضرت نے تو اسکے ساتھ ہوگا جسکو تو دوست رکھتا ہے۔ انس کہتے ہیں کہ میں نے ایسی خوشی ہوتے نہیں دیکھا مسلمانوں کو ساتھ کسی چیز کے پیچھے اسلام کے جیسے کہ اب خوش ہوئے ساتھ اس کلمہ کے اس حدیث کو بخاری نے روایت کیا۔ بیشک یہ مقام خوشی کا ہے اللہ اور رسول کو دوست رکھنا ایسا ہی ہوتا ہے اسوقت بھی اللہ کے بندے دیندار اخیار و ابرار اتم الصالحین دررو کسار جلیل القدر ایسے موجود ہیں کہ اللہ و رسول کی محبت نے انپر ایسا غلبہ کیا ہے کہ بجا آوری احکام اسلام میں اپنے نفس کی خواہشوں کو بمقابلہ اللہ و رسول بالکل مٹا دیا ہر وقت انکو اللہ رسول کی رضا جوئی کا خیال رہتا ہے میں بھی انکا نام نامی ایک بڑی خوشی اور فخر سے اپنی کتاب میں درج کرتا ہوں چنانچہ **حضرت عالیجناب صدر الامراء بدر الصلحاء** رئیس المسلمین عندلیب گلستان دولت و اقبال بلبل بوستان حشمت و اجلال جامع کرم

www.sirat-e-mustaqeem.com

سکندر دوراں رستم صفت نوشیرواں زماں **نواب عظمت علیخاں صاحب** بہادر
رئیس معظم کرنال دام اقبالہ انکی کیا کیا خوبیاں بیان کیجاویں - آپ نہایت دیندار پابند صوم وصلوٰۃ
آپ بڑے متواضع حضرت کی سخاوت اور بلند حوصلگی نے قصہ حاتم کا جہان کے دل سے بھلا دیا
ابر نیساں آپکی گہرباری سے عرق آلود انفعال ہے اور دریا آپکے جود وکرم سے مالامال ہے - آپ
اعلیٰ درجہ کے عادل اور منصف ہیں عدل وانصاف آپکا منصف حقیقی کو پسند ہے آپکی عدالت
گستری اور رعایا پروری نے نام نوشیرواں مٹا دیا - آپ اعلیٰ درجہ کے متقی وپرہیزگار - سترح
از عشاق رسول اللہ بڑے فیاض باذل سخی شریفوں اور حاجتمندوں کے ساتھ بڑی فراخ دلی سے سلوک
ہوتے ہیں - آنکھوں میں حیا وشرم بہت ہے - آپکے دم سے اسلام کو بڑی تقویت ہے - علماء کا آپ
قدر داں ہیں صالحین سے آپ اچھی طرح سے پیش آتے ہیں دامن اخلاق آپکا بڑا وسیع اور کشادہ
ہے طبیعت ہمیشہ سے بتواضع وتکریم آمادہ ہے فی زماننا نواب صاحب موصوف کا دم بہت غنیمت ہے
سچ تو یہ ہے ایسوں ہی سے زیب وزینت اسلام ہے - فقیر بھی رئیس اعظم کا دل سے شکریہ ادا کرتا ہے
شکریہ یہ ہے طَهَّرَ اللّٰهُ قَلْبَكَ فِي قُلُوبِ الْأَبْرَارِ وَزَكّٰى عَمَلَكَ فِي عَمَلِ الْأَخْيَارِ -

حکایت لطیف نقل ہے کہ حضرت امام مالکؒ کی روایت کرتے ہیں کہ یہ بزرگ اعلیٰ درجہ
کے عاشق رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم تھے انکو جناب رسول خدا سے بہت محبت تھی اور علم حدیث میں
آپ اول درجہ کے محدث تھے اگر آپکو رئیس المحدثین ہی کہا جاوے تو بجا ہے یہ بزرگ تابعین میں سے ہیں اور
مدینہ میں آپ اہل دول میں شمار ہوتے تھے لکھا ہے کہ آپکے گھوڑوں تک میں سونے کی زنجیریں
بجائے رسیوں کے رہتی تھیں - باوجودیکہ آپ پر حج فرض تھا لیکن آپ مدینہ کو نہیں چھوڑتے تھے
اکثر لوگوں نے آپ سے کہا کہ آپ حج کیوں نہیں کرتے آپ حضرت کا خلاف کرتے ہیں آپ سکے جواب
میں فرمایا کرتے کہ میں ایک بات کا منتظر ہوں اگر وہ بات ظہور میں آگئی تو میں آج ہی حج کو تیار ہوں
لوگوں نے کہا کہ وہ کیا بات ہے جسکے آپ منتظر ہیں آپ نے فرمایا اگر میں حج کو گیا اور وہیں مر گیا تو
پھر میں اپنے محبوب کا مدینہ کہاں پاؤنگا سبحان اللہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے آپکو اسدرجہ محبت تھی

اس کتاب کی بلفظ رجسٹری ہو چکی ہے بدوں اجازت مصنف اسمیں سے ایک حرف بھی نقل کیا لکھا

www.sirat-e-mustaqeem.com

لکھا ہے کہ اسی رات حضرت امام مالک کو خواب میں حضرت رسول اکرم کی زیارت ہوئی اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بیٹا مالک تیرا اس رات کا میں ضامن ہوں کہ تو حج کرکے یہاں ہی آجاویگا اور تو میرے ہی مدینہ میں مریگا اور تیرا خاتمہ ہوگا امام صاحب حسب الارشاد حضور کے مکہ شریف میں تشریف لائے۔ لکھا ہے جب آپ وادی میں داخل ہوگئے اور آپ نے اللہم لبیک کہا اور دل میں خیال آیا کہ شاید یہ میرا حج اور یہ کہنا جناب باری میں قبول ہوا ہے یا نہیں غیب سے آواز آئی کہ اے امام صاحب جو شخص ہمارے حبیب محمد رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی اجازت سے آیا ہو اسکا حج کیونکر نہ قبول کریں آپکا حج قبول اور اللہم لبیک ہم تمہاری سن چکے ہیں **فقیر** کہتا ہے کہ اللہ تعالے کو ان لوگوں کی کیا خاطر تھی جو اللہ کے پیارے بندے محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے محبت رکھتے ہیں۔ امام مالک رح کو حضور سید المرسلین صلی اللہ علیہ وسلم سے کسقدر محبت تھی لکھا ہے کہ یہ بزرگ بیس برس مدینہ منورہ میں پابرہنہ پھرے اس خیال سے کہ کہیں رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے یہاں قدم رکھا ہوگا **سبحان اللہ** کیا آداب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ولحاظ کیا تھا۔ کہ میرے رسول خدا یہاں پھرے ہونگے پھر میں یہاں جوتیاں پہنکر پھروں یا اللہ ہمکو بھی ایسی محبت رسول خدا کی عطا کر۔ الحمد للہ اسوقت بھی ایسی محبت رسول خدا امرا صالحین اور روسا عظام امرا میں سے موجود ہیں کہ جنکے دلوں میں آداب رسول اللہ سما گیا ہے کہ جسوقت نام مبارک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم آتا ہے جان و مال اس نام پاک پر فدا ہے۔ **میں** بھی بڑے فخر سے نام نامی گرامی انکا اپنی کتاب میں درج کرتا ہوں کہ نام نامی کو بقا رہے **چنانچہ** حضرت عالیجناب صاحب خلق محمدی تابع شریعت احمدی افضل الکرام اشرف العظام ملک سیر فرشتہ صورت بدر الصلحا صدر الامرا منشی **محمد امام صاحب** تحصیلدار چاندپور ضلع بجنور خلف الرشید جناب معلے القاب منشی محمد سلطان خانصاحب بہادر مرحوم مغفور جو جو خوبیاں اللہ تعالے نے ذات با برکات میں عطا فرمائی ہیں انمیں سے اگر ایک شمہ لکھوں تو کیا امکان ہے حسن خوبی کو جو میزان فکر میں وزن کیا تو ہر ایک سے ایک کو برتر پایا۔ آپ بڑے نیکنام۔ پابند صوم وصلوۃ۔ اور عالی خاندان ہیں۔ امین متین۔ بڑے فیاض جو سائل دروازہ پر آیا خالی نہ گیا۔ باذل سخی متواضع منکسر المزاج مسکین پرور۔ آنکھ میں حیا اور شرم بہت ہے۔ نیکبخت۔ دوست پرست۔ سیر چشم۔ خداترس۔ رحمدل۔ بامروت آدمی ہیں نوجوان۔ خلق مجسم۔ خوشرو۔ شریفوں اور حاجتمندوں کے ساتھ بڑی فراخ دلی سے مسلوک ہوتے ہیں نماز

اس کتاب کی بالفظہ رجسٹری ہو چکی ہے فضلہ بدوں اجازت مصنف اسمیں سے ایک حرف نہیں نکل سکتا۔

www.sirat-e-mustaqeem.com

[illegible] میں [illegible] - آپ کے کلام بلاغت نظام میں مذاق سخن نظامی پیدا ہے اور
[illegible] اخلاق آپکا بڑا وسیع اور کشادہ ہے ہمیشہ سے طبیعت متواضع و
[illegible] مولانا مولوی حافظ محمد عبد القدوس صاحب قدسی دام ظلہ
[illegible] سے [illegible] متنفیوں کے لئے اکسیر ہے قلم کو بھی [illegible]
[illegible] حاصل ہے اور انکی ہی نظر عنایت اور چشم شفقت [illegible]
[illegible] شکریہ ادا کرتا ہے شکوہ یہ ہے یا الٰہی [illegible]
[illegible] اور [illegible] میں اب موج باقی ہے ہمارے تحصیلدار صاحب موصوف کو گرداب فتنہ و فساد
[illegible] اور اقبال روز افزوں شادمان محفوظ رکھیو بحرمتہ النبی صلعم و آلہ و اصحابہ - ایں عا از من
از جملہ جہاں آمین باد حکایت ہے کہ ابو عمر رحمہ اللہ نے کہا رابعہ رحمۃ اللہ نے ایک دن رباح قیسی کی
طرف دیکھا کہ وہ اپنے کسی گھر کے چھوٹے بچے کو محبت سے بوسے دے رہی تھی رابعہ رحمۃ اللہ نے کہا کہ یا رباح
کیا تو اسکو دوست رکھتی ہے زیادہ کیا تجھکو یہ حدیث رسول خدا نہیں پہنچی حدیث لَا یُؤْمِنُ اَحَدُکُمْ
حَتّٰی اَکُوْنَ اَحَبَّ اِلَیْہِ مِنْ نَفْسِہٖ وَمَالِہٖ وَوَلَدِہٖ وَوَالِدَیْہِ وَالنَّاسِ اَجْمَعِیْنَ ترجمہ
مومن کامل نہیں ہوتا جب تک کہ عزیز نہ رکھے مجھکو زیادہ اپنے مال اور اولاد اور ماں باپ سے اور ساری دنیا
[illegible] بیان اس حدیث کے رابعہ نے کہا اے رباح تم نے ذائقہ ایمان نہیں چکھا ہے اور نہیں پہنچی تمکو یہ
حدیث عن العباس بن عبد المطلب قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ذاق طعم
الایمان من رضی باللہ ربا و بالاسلام دینا و بمحمد رسولا رواہ مسلم ترجمہ ذائقہ
چکھ لیا ایمان کا اس شخص نے جو راضی ہوا ساتھ اللہ کے از روئے رب کے اور ساتھ اسلام کے از روئے دین کے
اور ساتھ محمد صلے اللہ علیہ وسلم کے از روئے رسول کے یہ حدیث بیان کر کے رابعہ نے کہا رباح سے کہ اے
رباح مجھے ولیکن تو مجھ سا سوائے اللہ اور رسول کے کسی کی محبت نہیں ہی ہے رباح نے جبکہ یہ سنا تو غش کر کے
گر پڑی اسی حالت میں حضرت کی رباح کو زیارت ہوئی آپنے فرمایا اے رباح رابعہ نے سچ کہا ہے اسکی تصدیق
کر اسلئے خدا نے رحمت بنا کر تیرے پاس بھیجا ہے حضور نے فرمایا حدیث لَا یُؤْمِنُ اَحَدُکُمْ حَتّٰی

اس کتاب کی بلفظ رجسٹری ہو چکی ہے بدون اجازت مصنف اسمیں سے ایک حرف نہیں نقل

www.sirat-e-mustaqeem.com

اکون احب الیہ من نفسہ ومالہ وولدہ والناس اجمعین بعد اسکے حضرت نے فرمایا
اے رباح میں تیرے لئے خدا کیطرف سے ایک رحمت ہوں مرنے سے پہلے مجکو بہت دوست رکہو پہر نجات پاؤ گے ورنہ
تو عذاب الٰہی میں مبتلا ہو جاویگا اے رباح اگر تمام جہان مجکو دوست رکہتا تو خدا دوزخ کو ہرگز نہ پیدا کرتا اے
رباح مجہہ سے اب محبت پیدا کر ورنہ حسرت لیجائیگا فقیر کہتا ہے بہائیو رسول اللہ کی محبت دل سے
پیدا کرو ورنہ ایمان نصیب ہوگا۔ الحمد للہ اسوقت بہی اللہ کے بندے مومن دیندار امرا رصالحین جو
اعلے درجہ کے رو سار موجود ہیں کہ جنکو ذات اللہ سے یہی تمنا ہے کہ یا اللہ محبت رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم عطا کر جنکا نام نامی ہیں بڑے فخر سے درج کرتا ہوں تاکہ نام نامی کو بقا رہے چنانچہ حضرت
عالیجناب بدر الصلحا ر صدر العلما ر گلدستہ حدیقہ دولت بلبل چمن حشمت مہر سپہر جاہ و ثروت
ماہ برج عظمت کوکب چرخ اجلال خورشید گردون اقبال عالی مرتبہ والا شان نواب رستم علیخان
صاحب بہادر رئیس اعظم کرنال دام اقبالہ۔ آپکی خوبیوں کا حال تحریر میں لانا آب دریا کو پیمانہ
سے ماپنا ہے۔ آپکی کمالات کا بیان حوالہ قلم کرنا آفتاب کا مُنہ چڑانا ہے۔ آپکی رفعت شان آسمان سے
ہم پہلو ہے اور آپکی رسائی تدبیر تقدیر کے ساتہ ہم بازو ہے۔ آپکی سخاوت نے قصہ حاتم کو طے کر دیا اور
آپکی ہمت مردانہ نے نام رستم کا صفحہ ہستی سے مٹا دیا با اینہمہ وصف دامن اخلاق وسیع اور کشادہ ہے
مروت اور تواضع حد سے زیادہ ہے۔ آپ اعلیٰ درجہ کے دیندار۔ عاشق رسول اللہ۔ حامی اسلام پابند
صوم وصلوۃ۔ باذل۔ صاحب مروت۔ ذی علم۔ چاشت اشراق وتہجد سب ادا کرتے ہیں۔ کوئی
سائل آپکے دروازہ سے خالی نہیں جاتا ہے۔ بڑے شریف نواز دستگیر بیکسیاں یتیمان بیں۔ ہر
ادنے واعلیٰ کیطرف نظر فلاح ہے۔ ہر کہ ومہ آپکے لطف وکرم کا مداح ہے۔ ارکان مروت آپ پر
ختم ہیں۔ آپکا دم فی زماننا بسا غنیمت ہے۔ آپکی ذات سے اسلام کو رونق ہے فقیر بہی تو الصاف صاحب
موصوف کا داعی شکریہ ادا کرتا ہے شکریہ یہ ہے طہّر اللہ قلبک فی قلوب الابرار وزکّی عملک
فی عمل الاخیار۔ منشی احمد علی صاحب معتمد خاص وآپ کے کارکن ہیں یہ حضرت بہی بڑے
دیندار اور امین آدمی ہیں کلمہ خیر کہنے سے دریغ نہیں کرتے ایسے لائق آدمیونکا ملنا

اس کتاب کی بلقظ رجسٹری ہو چکی ہے عنقا بدون اجازت مصنف اسمیں سے کوئی نہیں نقل کرسکتا

www.sirat-e-mustaqeem.com

غنیمت ہے سبحان اللہ رسولخدا صلی اللہ علیہ وسلم تمکو کیا نعمت عظمیٰ عطا ہوئے ہیں اسواسطے خداوند کریم اپنے کلام پاک میں فرماتا ہے ثُمَّ لَتُسْئَلُنَّ یَوْمَئِذٍ عَنِ النَّعِیْمِ ترجمہ پھر البتہ سوال کیئے جاؤ گے ان سب نعمتوں سے جو دنیا میں دی تھیں۔ اس آیت کے تحت میں مفسرین نے بہت کچھ لکھا ہے جسکا بیان کرنا اس مختصر تفسیر میں مشکل ہے ایک قول یہی لکھا ہے کہ اللہ تعالیٰ قیامت کے دن اپنے بندوں سے سوال کریگا کہ میں نے محمد صلی اللہ علیہ وسلم تمکو کسقدر نعمت عنایت کی تھی کہ جنکے دیکھنے سے آتش دوزخ حرام ہو گئی جنکی اطاعت کرنا اللہ کی اطاعت ہو تمنے ہمارے ایسے رسول کو غنیمت سمجھا نا فقیر کہتا ہے اے لوگو ہمارے رسولخدا صلی اللہ علیہ وسلم کی بڑی شان ہے سنئے حضرت موسیٰ علیہ السلام کا عصا اگر اژدہا ہوا اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی دعا سے مردہ زندہ ہو گیا تو کیا ہوا انکا عصا ہی عجیب بات ہے وہ بات انہیں کہاں تم ہی غور کرو ہمارے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی محبت میں سبکو تمام جہان جانتا ہے وہ کیہجی کا سوکھا ہوا کھجور کی لکڑی کا ستون آپکی پشت مبارک کی مس کی برکت سے آپکے فراق میں در ذکر خدا کی سو قوتی کے صدمہ سے چلایا چنانچہ مولانا روم نے اپنی مثنوی میں اسکا قصہ اسطرح پر بیان کیا ہے کہ جسکے سننے سے عبرت ہوتی ہے۔

اشعار

استن حنانہ از ہجر رسول ؛ نالہ میکرد چو ارباب عقول ؛ گفت پیغمبر چہ خواہی اے ستون ؛ گفت جانم در فراقت گشت خون ؛ مسندت من بودم از من تاختی ؛ بر سر منبر تو مسند ساختی ؛ گفت خواہی کہ ترا نخل کنند ؛ شرقی و غربی از تو میوہ چینند ؛ یا دراں حقت ترا سرو کنند ؛ کہ تر و تازہ بمانی تا ابد ؛ گفت انخواہم کہ دائم شد بقاش ؛ بشنو اے غافل کم از چوبے مباش ؛ فقیر کہتا ہے علیہ الرحمہ مولوی محمد شاہ صاحب محدث دہلوی سے یہ قصہ صحیح بخاری میں اسطرح پر پہونچا جسکا مختصر یہ ہے کہ حضور سید المرسلین صلی اللہ علیہ وسلم کی مسجد میں کھجور کا ایک درخت تھا آپ اسکے سہارے سے خطبہ پڑھا کرتے تھے جب منبر تیار ہوا تو آپنے منبر پر خطبہ شروع کیا ستون کے سہارا نہ لگایا تب تو وہ ایسی بیقراری سے رونے لگا جیسے دودھ پیتا بچہ ماں کے جدا ہونے سے بلبلاتا ہے۔ پھر تو ایسے درد کی آواز

چلّا کر رویا کہ قریب پھٹنے کے ہوا اور مسجد گونج گئی اور لرزنے لگی اُسکے رونے کے اثر سے سب لوگ حاضرین بھی رونے لگے تب حضرت نے منبر سے اُتر کر اُسپر اپنا ہاتھ مبارک رکھدیا تب وہ ستون اسطرح سسکیاں لینے لگا جیسے روتا ہوا بچہ ماں کی گود میں ہنکر سسکیاں لیتا ہے حضرت نے فرمایا قسم ہے اُس ذات پاک کی کہ جسکے قبضہ قدرت میں محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی جان ہے اگر میں اسکو گلے نہ لگاتا تو قیامت تک یہ اسطرح ہجر و فراق محبت میں رویا کرتا۔ **اے لوگو** عبرت کا مقام ہے کہ ستون حضور سے اسقدر محبت رکھے اور مسلمانوں کو حضرت صلے اللہ علیہ وسلم سے اسقدر غفلت ہو۔

اشعار سنت شعار

درخت خشک کو دیکھو یہ کیا حب پیمبر ہے ۔۔۔ نہ ہو جسکو محبت اُنکی لکڑی سے بھی بدتر ہے
رولا دے جب کہ لکڑی کو پیمبر کا جدا ہونا ۔۔۔ نہ رووے آدمی ہو کر تو اُس سے سنگ بہتر ہے
جسے الفت رسول اللہ کی سب سے زیادہ ہو ۔۔۔ وہی پورا مسلماں ہو گیا قول پیمبر ہے
نبی کے حکم پر چلتا ہے جو ہر کام میں اسکے ۔۔۔ درود مصطفےٰ کا ہی زباں کو ورد اکثر ہے
یہ ہے حب پیمبر کی علامت اور سن لینا ۔۔۔ سدا مُنہ سے نکلتا شوق دل سے ذکر سرور ہے
کریں آنسو نبی کے ذکر میں دل تڑپ جاوے ۔۔۔ یہ عشق مصطفےٰ کے درد کی پہچان اکثر ہے
خلاف سنت نبوی جو چھوڑے رسم دنیا کی ۔۔۔ کرے دعوے محبت کا تو وہ کذاب ابتر ہے
یہ ساری الفتیں جھوٹی نہیں کچھ کام آوینگی ۔۔۔ نبی کے عشق کا ثمرہ مگر در روز محشر ہے
ملیں اُنہیں الٰہی وے ملا اپنی عنایت سے ۔۔۔ جنہیں ہے عشق تیری ذات کا حب پیمبر ہے
نبی کی آل کا صدقہ بھی اصحاب کا اُنکی ۔۔۔ خصوصاً جو ابوبکر و عمر عثمان و حیدر ہے
عذاب قبر و محشر سے خداوندا بچا مجھکو ۔۔۔ ملے وہاں جنت اعلیٰ جو وہ فردوس اکبر ہے

اسوقت بھی ایسے ایسے دیندار عاشق رسول اللہ امرار صالحین امرو سار جلیل القدر میں موجود ہیں کہ جسوقت نام نامی رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سنتے ہیں اُسیوقت درود شریف بھیجنا شروع کرتے ہیں اگر لیٹے ہوئے ہوتے ہیں تو نام نامی سنکر جلد اُٹھ بیٹھتے ہیں میں بھی بڑے فخر سے اُنکا نام نامی

اس کتاب کی بلفظہ رجسٹری ہو چکی ہے ۔ کتاب ۔ بدون اجازت مصنف ... کوئی صاحب نہ چھاپیں

www.sirat-e-mustaqeem.com

کرتا ہیں عرض کرتا ہوں چنانچہ حضرت عالیجناب معلے القاب مسند آرای عز و
جلال جلوہ افزاے سریر بالش مکنت و اقبال فخر خاندان شرف دودمان بخشی ولی محمد خاں صاحب
بہادر خلف الرشید بخشی بدر الدین خاں صاحب بہادر مرحوم و مغفور سابق بخشی ریاست نا بہ دام اقبالہ اللہ تعالے
نے آپکو بھی محامد پیدا کیا ہے آپ اعلے درجہ کے دیندار اور محب رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم ہیں آداے نماز
پانچوقتہ میں کمر بستہ ہیں بڑے خلیق۔ نیکنام۔ جوان صالح۔ نیک مزاج۔ سیر چشم۔ فیاض متواضع
ہیں کوئی سائل دروازہ سے محروم نہیں جاتا۔ امین متین بامروت آدمی ہیں دامن اخلاق
آپکا بڑا وسیع اور کشادہ ہے ہمیشہ طبیعت متواضع و کریم آمادہ ہے سہارا دینے والے کیطرف نظر فلاح
ہے ہر کہ و مہ آپکے لطف و کرم کا مداح ہے۔ ارکان مروت آپ پر ختم ہیں۔ ماشاء اللہ چشم بد دور
عہدہ بخشی گری کی خدمت کو اس دیانت محنت لیاقت ارادت سے انجام دیا ہے مہاراجہ صاحب
بہادر بہی آپ سے بہت خوش ہیں کیوں نہو آپ امیر ابن امیر ابن امیر ہیں۔ نامدار خلق اور ہمت
میں انتخاب۔ علم و مروت میں لاجواب فی زماننا بخشی صاحب موصوف کا دم غنیمت ہے فقیر بہی بخشی صاحب
کا دل سے شکریہ ادا کرتا ہے یا الہی بخشی صاحب کی عمر طویل اور دشمن ذلیل ہوں۔ روایت
ہی ابراہیم بن جنید رحمہ اللہ سے یہ کہتے ہیں میں نے سنا عثمان بن عمارہ سے کہا جس شخص کے دلمیں اللہ اور
رسول کی محبت جم جاتی ہے اسکو نہ گرمی معلوم ہوتی ہے نہ سردی وہ اسی نام کے نشہ میں مسرور رہتا ہے
در حقیقت یہ عبادت خداے تعالی کی وہ امانت ہے کہ جسکا انا عرضنا الامانۃ علی السموات
والارض والجبال فابین ان یحملنھا واشفقن منھا وحملھا الانسان انہ کان ظلوما
جھولا ۵ میں اشارہ ہی سو یہ بوجہ بہاری بغیر کسی سہارے کے نہیں اٹھ سکتا پس تکان اور واماندگی
دفع کرنے کے لیے پیشتر شربت حضوری کا پیالہ پلا دیا کہ اسکے نشہ اور سرور میں چور ہو کر دنیا ومافیہا
سے غافل ہو کر ہمہ تن عبادت میں مستغرق ہو جاے اور اسپر تکان اور درماندگی نہ آے ؎ ہر چند پیر خستہ
دل و ناتواں شدم ٭ ہر گاہ یاد روے تو کردم جواں شدم۔ دیکھیے جب کوئی کسی پر عاشق زار ہوتا ہے تو جب
اسکے محبوب کا نام لیکر کوئی اس سے کیسے ہی بہاری کام کو کہتا ہے تو اسکے نشہ میں آکر کس خوشی سے

کرتا ہے اور جب کوئی اُسکے سامنے کھڑا ہو کر یوں کہے کہ تیرے قربان - کیونکہ عبادت دراصل قربان
ہونا ہی محبوب کا تو نام سُننے ہی سے دل بیقرار ہو جاتا ہے چہ جائیکہ وصال و مشاہدہ جمال ہو جو میرے
سامنے تیرا کسی نے نام لیا ؛ دل ستمزدہ کو میں نے تہام تہام لیا - اور یہ محویت کچھہ تعجب کی بات نہیں عشق
مجازی میں محبوب کو دیکھکر سب کچھہ بھول جاتا ہے - دیکھئے حضرت یوسف علیہ السلام کو دیکھہ کر مصر کی عورتوں نے
بیخود ہو کر ترنج کی جگہہ اپنے ہاتھ کاٹ ڈالے ہمارے نبی عربی کے عاشقوں کا کیا حال ہوگا کہ جنہوں نے
حضور صلے اللہ علیہ وسلم کو دیکھا ہوگا آپکا ادنے مرتبہ یہ ہے چنانچہ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ
سے منقول ہے کہ جب آدم علیہ السلام زمین پر ڈالے گئے اُنکو وحشت اور اضطراب بہت ہوا اسوقت حضرت
جبرئیل علیہ السلام نے کلمات اذان کے کہے جیسے کہ اب کہے جاتے ہیں پس جسوقت کہ اشہد ان محمد رسول اللہ
پر پہنچے نام پاک پیارا سُنکر آدم علیہ السلام کو عجب طرح کا سرور ہوا اور وہ وحشت و اضطراب اُنکا دور ہوا
حدیث فرمایا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ قیامت کے دن میرے ہمناموں کو بہشت میں جانیکا حکم
ہوگا وہ لوگ نہایت تعجب سے جناب باری میں عرض کرینگے یا اللہ ہم نے تو کوئی ایسا کام باعث دخول
جنت کا نہیں کیا ہے کہ جسکے عوض میں ہمکو جنت ملتی ہے اسکے جواب میں اللہ فرمائیگا کہ اے لوگو میں نے
اپنے پر عہد کیا ہے کہ ہرگز اُسکو دوزخ میں نہ بھیجونگا جسکا نام محمد یا احمد ہوگا - **حدیث** میں وارد ہے
اِنَّ اللّٰہَ لَا یُدْخِلُ النَّارَ اَحَدًا مِنْ کُفَّارِ بَنِیْ آدَمَ اِلَّا وَقَدْ یُمْسِخُہُمْ مِنْ صُوْرَتِہِمْ اِلٰی
صُوْرَتِ الشَّیَاطِیْنِ لِاَنَّ اللّٰہَ تَعَالٰی خَلَقَ بَنِیْ اٰدَمَ عَلٰی صُوْرَتِ اِسْمِیْ **ترجمہ** یعنی حق تعالے
بنی آدم میں جس کافر کو جہنم میں ڈالیگا تو اُسکی اصلی صورت بدل دیگا شیطان کی صورت کیطرف اسواسطے
کہ حق تعالے نے پیدا کیا میرے نام کی صورت پر یعنی منظور نہو گا کہ میرے نام کی صورت پر کوئی دوزخ
میں داخل نہووے اسواسطے کافر کی صورت شیطان کی صورت بناکر دوزخ میں داخل فرمائیگا اے
لوگو ہمارے رسول صلے اللہ علیہ وسلم کی بڑی شان ہے پس ہم نہایت فخر و ناز سے کہہ سکتے ہیں کہ
ہمارا گھر وہ ہے کہ جہاں سے دین و حکمت کی روشنی پھیلی ہماری قوم وہ ہے جسنے تعلیم ہدایت سے سارے جہاں کو
روشن کر دیا بلاشبہ ہمکو ناز ہے کہ ہم اُس نبی کی امت اور اُسکی اولاد میں سے ہیں جو نہ آسمان کا فرشتہ

اس کتاب کی بلفظہ رجسٹری ہو چکی ہے

بدون اجازت مصنف اسکو کوئی نہیں چھاپ سکتا

تہا نہ خدا کا اکلوتا بیٹا بلکہ آمنہ کا غریب بچہ اور عبداللہ کا یتیم فرزند مگر کیسا غریب جس نے دین و علم کی دولت سے جہان کو مالا مال کر دیا اور ایسا یتیم جسنے سلاطین روے زمین کا غرور توڑ دیا عدم میں زلزلہ نوشیرواں کے قصر میں آیا عرب پیش رو اٹھا جب تیری آمد آمد کا (روحی فداک یا رسول اللہ) جو ارادہ اور وعدہ خدا نے کیا تہا وہ آخر پورا ہوا۔ ایک صدی ہی گذرنے پائی تہی کہ اسلام چار دانگ عالم میں پہیل گیا روم۔ شام۔ ایران۔ توران۔ یورپ وافریقہ میں

یا ایھا الذین امنوا صلوا علیہ وسلموا تسلیما ہ ترجمہ اے لوگو جو ایمان لائے ہو درود بہیجا کرو نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے اور سلام بہیجو نبی علیہ السلام پر سلام بہیجنا۔

بیان کیفیت درود شریف

کعب بن عجرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہی کہ نازل ہوئی جب یہ آیت شریف (یا ایھا الذین امنوا صلوا علیہ وسلموا تسلیما) تو کہڑے ہوئے ہم اور عرض کیا ہم نے کہ پہچانا ہم نے سلام کرنا آپکا یا رسول اللہ آپ فرمائیے کہ کیونکر درود شریف پڑہیں ہم آپ پر فرمایا رسول خدا نے اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی اٰلِ مُحَمَّدٍ کَمَا صَلَّیْتَ عَلٰی اِبْرَاھِیْمَ وَعَلٰی اٰلِ اِبْرَاھِیْمَ اِنَّکَ حَمِیْدٌ مَّجِیْدٌ وَ بَارِکْ عَلٰی مُحَمَّدٍ کَمَا بَارَکْتَ عَلٰی اِبْرَاھِیْمَ وَعَلٰی اٰلِ اِبْرَاھِیْمَ اِنَّکَ حَمِیْدٌ مَّجِیْدٌ ہم بڑے فخر کے ساتھ اس مقام پر دل سے شکریہ ادا کرتے ہیں کہ ہمکو بہی اللہ نے اس نبی عربی کے درود پڑہنے میں شامل کیا اور ہمکو اللہ نے لفظ (امنوا) سے یاد فرمایا یعنی (یا ایھا الذین امنوا صلوا علیہ وسلموا تسلیما) اے لوگو جو ایمان لائے ہو درود بہیجا کرو نبی عربی کے اور سلام بہیجو نبی علیہ السلام پر سلام بہیجنا

حدیث تشریف لائے ایکروز پیغمبر خدا اصحاب پاس اور خوشی معلوم ہوتی تہی چہرہ مبارک پر حضور کے فرمایا آپنے تحقیق میرے پاس آئے جبرئیل پس کہا تحقیق رب تیرا فرماتا ہے کیا نہیں خوش کرتی تجکو اے محمد یہ بات کہ تحقیق نہ درود بہیجے تجپر امت تیری میں سے مگر سلام بہیجوں میں اسپر دس بار نقل کیا اس حدیث کو نسائی اور ابن حبان اور حاکم اور ابن ابی شیبہ اور دارمی نے سبحان اللہ ہمارے آقا نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی روح افزا باتوں نے صحابہ کرام کا دل کیسا مشتاق کیا تہا حدیث

www.sirat-e-mustaqeem.com

ابی بن کعبؓ نے عرض کیا یا رسول اللہ میں چاہتا ہوں کہ آپ پر درود شریف بھیجوں پس کسقدر مقرر کروں واسطے درود آپکے اُس وقت میں سے کہ میں نے اپنی دعا کیواسطے مقرر کیا ہے فرمایا جسقدر چاہو مدعو دو میں صرف کرو ابی بن کعبؓ نے عرض کیا کہ چوتھائی حصہ وقت دعا میں سے آپکے درود میں صرف کروں فرمایا جسقدر چاہے تو لیکن زیادہ کرنا تیرے لئے بہتر ہے پھر عرض کیا دو تہائی کروں فرمایا جسقدر چاہے تو اگر دو تہائی سے زیادہ کریگا تیرے لئے بہتر ہوگا تب انہوں نے عرض کیا جعلت لک صلوتی کلہا یعنی کیا میں نے آپکے درود کیواسطے کل وقت۔ فرمایا آپنے مَن کَانَ للہ کَانَ اللہُ لہ ترجمہ جو اللہ کے کام میں ہے اللہ اُسکو کافی ہے۔ صحابہ کرام کو حضور سے کیا محبت تھی اپنا کل کا کل وقت حضرت کے درود شریف کے واسطے مقرر کر دیا۔ الحمد للہ اسوقت بھی اللہ کے نیک نام بندے مومنین میں سے کہ ان حضرات کی عالی ہمتی پر ہزار آفرین ہے کہ باوجود عہدہ ہائے جلیل القدر انکو ہر وقت رضا جوئی اللہ و رسول کا خیال دامنگیر رہتا ہے ہر وقت درود شریف انکی زبان پر ہے چنانچہ **حضرت عالیجناب** نتیجۃ الامرا بدر الصلحا **میر محمد علی صاحب** سپرنٹنڈنٹ پولیس ضلع مہندر گڈھ علاقہ ریاست پٹیالہ۔ آپ بڑے عالیخاندان۔ سید سندی۔ بڑے فیاض فروتن۔ اتقا شعار۔ حیرت شیم دریا دل۔ امین۔ باذل۔ بیدار مغز۔ لیاقت میں اپنا نظیر نہیں رکھتے ہیں۔ سائل کو خالی جواب دینا نہیں جانتے۔ بڑے مسکین پرور دوست نواز۔ خلیق۔ متواضع۔ بامروت آدمی ہیں۔ شریفوں اور حاجتمندوں کے ساتھ بڑی فراخدلی سے سلوک کرتے ہیں علماء دین سے بڑی تواضع سے پیش آتے ہیں۔ جو اوصاف اہل اللہ میں ہونے چاہئیں آپ میں موجود ہیں بڑے خیر اندیش اور فریادرس ہیں۔ از عشاق رسول اللہ ہیں در اصل تو یہ ہے ایسوں ہی سے اسلام کی زیب و زینت ہے فقیر یعنی منشی میر صاحب موصوف کا دل سے شکریہ ادا کرتا ہے شکریہ ہے۔ یا الٰہی انکو دو جہان میں سرخرو رکھیو حشر انکا ابرار و اخیار ائمہ اثنا عشر معصومین سے کریو۔ **نقل** ہے کہ شیخ شبلی رحمہ نے ایک مرد کو کعبہ کا طواف کرتے دیکھا کہ طواف کرتا تھا اور درود بھیجتا تھا ہر ایک مقام میں وہ نظر آیا درود پڑھتا ہوا شیخ شبلی نے کہا اے مرد جوان شاید کہ تو نے دعاؤں کو یاد نہیں

اس کتاب کی ملکیت رجسٹری ہو چکی ہے بدوں اجازت مصنف اسمیں سے ایک حرف نہیں نکل سکتا

کیا ہے کہ تو ہر جگہ درود کہتا ہے کہا اے شیخ تمام دعائیں مجھے یاد ہیں لیکن جو کچھ میں نے درود میں
پایا کسی دعا میں نہیں پایا میں نے کہا کیونکر کہا فلانے سال میں میں اپنے باپ کے ساتھ کعبہ کو آتا تھا جبکہ
ہم بغداد میں پہنچے میرا باپ بیمار ہوا بعد کتنے دنوں کے مرگیا جبکہ اسکے بدن سے چادر اٹھائی اور دیکھا تو
سر میرے باپ کا مانند سر خوک کے مجھے نظر آیا اور تمام بدن میرے باپ کا سیاہ ہو گیا تھا یہ حال دیکھکر میں بہت
ڈرا اور مارے شرم کے میں کسی سے نہیں کہہ سکتا تھا اسی فکر میں کہ سر باپ اپنے کا زانو پر رکھے ہوئے تھا مجھکو اسی
حالت میں نیند جو آئی تو عالم رویا میں کیا دیکھتا ہوں کہ ایک **نورانی** چہرہ والا بزرگ سفید کپڑے پہنے
ہوئے میرے پاس آیا اور میرے باپ کے منہ پر سے کپڑا دور کر کے اپنا دست مبارک میرے باپ کے چہرہ پر پھیرا
تو میرے باپ کا منہ مثل چاند روشن ہو گیا اور تمام بدن خوبصورت ہو گیا جبکہ وہ بزرگ چلنے لگا تو میں نے اس
بزرگ **عالی ہمت** کا دامن پکڑ لیا اور عرض کیا حضور کون ہیں کہ اللہ نے حضور کو رحمت بنا کر
ہمارے لئے بھیجا اور ایسے وقت میں ہماری فریاد کو پہنچا یا فرمایا میں شفاعت کرنیوالا گنہگاروں کا ہوں اور نام
میرا محمد رسول اللہ ہے یہ سنکر اسیوقت میں نے اپنا سر آپکے قدم پر رکھا اور عرض کیا یا رسول اللہ آپکو
یہ خبر کیونکر ہوئی **فرمایا** کہ تیرا باپ ہر رات کو تین سو بار درود مجھ پر بھیجتا تھا آجکی رات کو وہ درود میرے
پاس آیا میں نے اس فرشتہ سے کہ جو مجھے پاس درود پہنچاتا ہے .... دریافت کیا کہ فلاں
بن فلاں کا آج درود تو نے پیش نہیں کیا کہا یا رسول اللہ آج وہ **مرگیا** اور حال اسکا ایسا ہو رہا ہے
یہ سنکر میں نہ رہ سکا کہ میرے راحت رساں کا یہ حال ہے میں چلے آیا وہ شخص کہتا ہے ....
کہ جب میں نے نماز صبح کی پڑھی تو میں کیا دیکھتا ہوں کہ تمام **خلقت** شہر کی میرے مکان کے دروازہ
کے آگے موجود ہے میں نے ان لوگوں سے دریافت کیا کہ تمکو کس نے خبر دیدی کہ فلاں شخص مرگیا ہے
کہا انہوں نے کہ ہمنے آسمان سے ندا سنی کہ جو کوئی چاہتا ہے کہ میں نجات پاؤں تو وہ اسکے جنازہ
کی نماز پڑھے کہا اے شیخ یہ سنکر ہر وقت نبی عربی پر درود نہ پڑھوں - کہا شیخ شبلی نے میں
بھی کہتا ہوں کہ مت چھوڑ تو یہی باعث نجات کا ہے الحمد للہ فی زماننا اللہ کے بندے دیندار عالی مقام
ایسے ایسے موجود ہیں کہ پیر کامل کی صحبت نے انہیں ایسا اثر کیا ہے کہ ہر وقت محبت رسول مقبول

اس کتاب کی [illegible] ہے صلے بدون اجازت مصنف اسمیں سے اکثر نہیں نکال

www.sirat-e-mustaqeem.com

صلی اللہ علیہ وسلم کے عشق میں مستغرق ہیں چنانچہ **حضرت عالیجناب** معزز مراتب شیخ مولا بخش
صاحب چشتی انسپکٹر سوبلا نظامت نارنول دام اقبالہ۔ شیخ صاحب بڑے ملنسار۔ محب رسول خدا
نیک نیت۔ مہمان نواز۔ متقی۔ مقید فریضہ۔ پابند نوافل و سنن و تلاوت قرآن مجید۔ اوراد نہ سفر نہ
ترک ہوتے ہیں حضر میں یہ حضرت اعلے درجہ کی خلیق اور خیر آدمی ہیں۔ آپکو علمی لیاقت بھی ماشاء اللہ بہت اچھی ہے
اور ظالم و مظلوم کو خوب پہچانتے ہیں ایسے لوگونکا ہونا ریاستوں میں فی زمانا غنیمت ہے۔ فقیر بھی شیخ صاحب کا
دل سے شکریہ ادا کرتا ہے یا الٰہی آپکی عمر طویل ہو اور آپکے دشمن ذلیل ہوں۔ آمین **حدیث** فرمایا
حضرت نے کہ جو کوئی فراموش کرے مجھپر درود بھیجنا گویا اُس نے فراموش کیا راستہ جنت کا یعنی دن قیامت کے
اُنکو راستہ جنت کا نہ ملیگا فرشتے کہینگے افسوس اے شخص تیرے پر کہ تو نے دنیا میں ایسے نبی عربی صلی
اللہ علیہ وسلم پر درود شریف نہ بھیجا اسبب نہ بھیجنے درود شریف کی تو اسوقت جنت سے محروم ہے سبحان اللہ
کیا اچھے وقت پر خبر ہوئی کہ جسکا اب بندوبست ہو سکتا ہے آئیے بھائیو اب نبی عربی پر درود بھیجو اگر جنت چاہتے
ہو شعر وہ جنت جسکی شہرت ہی وہ نقشہ ہے تیرے گھر کا ٭ وہ طوبے جسکا چرچہ ہے ستون ہے تیری مسجد کا
روایت ہے کہ آسمان میں ایک دریا ہے اُسکو دریا ے برکات کہتے ہیں اور کنارے پر اُسکے ایک درخت
ہے اُسکو درخت تحیات کہتے ہیں اور اُس درخت پر ایک جانور ہے اُسکا نام مرغ صلوٰۃ ہے اُسکے بیشمار پر ہیں
جب کوئی بندہ اللہ کا حضرت پر درود بھیجتا ہے اُسوقت وہ مرغ دریا میں غوطہ لگاتا ہے پھر اُس درخت
پر آبیٹھتا ہے اور پر اپنے جھاڑتا ہے ہر قطرہ سے اُسکے ایک فرشتہ پیدا ہوتا ہے اور سب فرشتے حمد و
ثنا اللہ تعالیٰ کی کرتے ہیں۔ ثواب اُن سبکا اُس درود پڑھنے والے کے دفتر میں لکھا جاتا ہے **نقل** کیا ہے
شیخ ابو موسیٰ ضریر نے کہ ہم ایک جماعت کے ساتھ کشتی میں بیٹھے تھے کہ ناگہاں ہوا مخالف چلنی شروع ہوئی
کہ نوبت ہلاکت کشتی کی پہنچی اہل کشتی نے گریہ وزاری شروع کی اور ایک دوسرے کو وصیت کرنے لگا ناگاہ
مجھے نیند آگئی خواب میں دیکھا کہ رسولخدا تشریف لائے اور فرمایا ابو موسیٰ اہل کشتی کو ہدایت کر کہ درود
تنجینا ایک ہزار بار پڑھیں میری آنکھ کھل گئی تو درود شریف تنجینا پڑھنا شروع کیا ہوا طوفان کی
بند ہو گئی اور سلامتی کے ساتھ کشتی روانہ ہوئی درود تنجینا یہ ہے اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ

صلوٰۃ تنجینا بہا من جمیع الاہوال والآفات وتقضی لنا بہا جمیع الحاجات
وتطہرنا بہا من جمیع السیئات وترفعنا بہا عندک اعلی الدرجات وتبلغنا
بہا اقصی الغایات من جمیع الخیرات فی الحیات وبعد الممات انک علی کل شیءٍ قدیر

حدیث فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جو کوئی پڑھے درود شریف جمعہ کے دن اسی بار بخشے جاتے ہیں اسکے گناہ اسی برس کے **حدیث** فرمایا حضرت نے جو کوئی پڑھے درود شریف پانسو بار درات جمعہ کے دن کبھی محتاج نہ ہوگا اور حدیث میں ایسا بھی آیا ہے کہ جو کوئی جمعہ کی رات حضرت پر ہزار بار درود پڑھیگا وہ البتہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو خواب میں دیکھیگا - یہاں پر دو چار قسم کے درود لکھتا ہوں جسکو جس سے محبت ہو پڑھے اسکو اس سے فائدہ ہوگا اللّٰہم صل علی محمدٍ وعلی آل محمدٍ وبارک وسلم یہ تو عام درود ہے سب لوگوں کی زبان پر ہے اور یہ درود واسطے زیادتی مال کے اکسیر کا حکم رکھتا ہے اللّٰہم صل علی محمدٍ عبدک ورسولک وعلی المؤمنین والمؤمنات والمسلمین والمسلمات جو کوئی اس درود کو پڑھتا ہے اسکے عمل قبول ہوکر آسمان کو چڑھتے ہیں اور امن میں رہتا ہے سب بلا اور آفت سے محفوظ اور قطاع الطریق اور چوروں کے خوف سے اور زیارت رسول خدا ہوتی ہے **نقل** ہے ایک شخص سلطان محمود غزنوی کے پاس گیا اور عرض کیا کہ ایک مدت سے آرزو تھی کہ جمال پاک رسول خدا کا خواب میں دیکھوں اور عرض حاجت کروں سو تمنا ہے کہ خواب ہی میں جمال یار کو دیکھوں ؛ اور اس روئے منور کے وہاں انوار کو دیکھوں قسمت سے ایک رات یہ دولت نصیب ہوئی کہ جمال مبارک مثل قمر لیلۃ البدر اور مانند نور لیلۃ القدر کے دیکھا اور عرض کیا کہ یا رسول اللہ ہزار دینار کا مجھ پر قرض ہوگیا ہے اور میں اسکے ادا پر قادر نہیں ہوں عذاب قیامت سے سخت خوف ہے آپ نے فرمایا تو محمود سبکتگین کے پاس جا وہ تیرا قرضہ ادا کر دیگا میں نے عرض کیا وہ میرا کیونکر اعتبار کریگا فرمایا حضور نے کہ تو اسطرح سے کہنا کہ اے تیس ہزار بار درود پڑھنے والے صبح کو اور تیس ہزار درود پڑھنے والے شام کے میرا قرضہ ادا کر جب اسنے یہ قصہ سنا سلطان رو دیا اور کہا کہ تو نے مجھکو کیونکر جانا عرض کیا کہ حضور سے یہ ارشاد تھا کہ اسطرح سے کہنا اسنے علاوہ قرضہ کے اور بہت

اس کتاب کی ملکیت رجسٹری ہو چکی ہے
بدون اجازت مصنف اسمیں سے اگر چھاپیگا ملزم ہوگا

www.sirat-e-mustaqeem.com

کچھ دیا اسکو مالامال کر دیا سبحان اللہ محبت اسکو کہتے ہیں ایک اس طریقہ سے بھی آپ پر درود شریف
بھیجا جاتا ہے اللّٰھم صل علی محمد و ازواجہ امہات المومنین و ذریاتہ واھل بیتہ کما
صلیت علی ابراہیم انک حمید مجید اللّٰھم صل علی محمد و علی ال محمد دائمۃ ابدًا وابدا
اللّٰھم صل علی محمد و علی ال محمد عبدک و رسولک النبی الامی و علی ازواجہ و ذریاتہ
عدد خلقک و رضاء نفسک و زنۃ عرشک و مداد کلماتک فقیر نے جو درود شریف
ہر قسم سے بھائی مسلمانوں کی حاجت روائی کی واسطے ہدیہ ناظرین رسالت کیا اگرچہ مجھے دخل بنا اس بارہ میں
اور جلیس بننا درباریان خاص کا کمال گستاخی ہے پر فقیر یہ سمجھتا ہے کہ کہاں تک حصہ میں تو نا ہی خالی حسرت
سے نہیں اگر قبول فرماویں تو بندہ نوازی سے بعید نہوگا بسم اللہ الرحمن الرحیم اللّٰھم صل علی
سیدنا و مولانا محمد صلوٰۃ تشفینا من جمیع الامراض والاسقام برحمتک یا اللہ جل شانہ درود بھیج اوپر سردار و
مولا ہمارے کے ایسا درود کہ شفا دیوے ہمکو سب مرضوں سے و توفینا بہا کل الاغراض اور پوری پوری
دے ہمکو اس درود کی برکت سے سب غرضیں ہماری و علی الہ واصحابہ وازواجہ فاشفنا یا مولانا
انک علی کل شئ قدیر ۔ اسوقت بھی اللہ کے بندے مومنین دیندار ہیں ایسے عالی ہمت
موجود ہیں جو ہر وقت درود کو محبوب رکھتے ہیں بعض انکا نام نامی بڑے فخر سے اپنی کتاب میں درج کرتا ہوں
کہ نام نامی کو تبرک رہے چنانچہ حضرت عالیجناب ممدوح الخطاب بیاض الاماثل تشخیص امراض حسنی
ارسطو فطرت افلاطون حکمت شیخ الزمان حکیم خیر الدین خانصاحب ہیں کہیڑی گجو
علاقہ سرکار پٹیالہ حضرت فن طب میں یکتائے جہان اور استعداد حکمت میں علامہ زماں ہیں حکیم صاحب مشہور
متقی ۔ پابند فرائض نیکی پسند و نیک راہ ۔ عالی نسب عالی خاندان خادم علماء و صلحاء و مساکین
بلکہ کتب تفاسیر اکثر حکیم صاحب کی زیر مطالعہ رہتی ہیں ۔ مریضوں سے باخلاق پیش آتے ہیں ادنے مریض سے
بھی رائے پرواہی نہیں فرماتے ۔ جناب کے دست شفا میں بعنایت الہی وہ تاثیر ہے کہ خاک کی مٹھی میں
خاصیت اکسیر ہے ۔ آپکی ذات بابرکات سے اللہ کے بندوں کو بہت فیض ہے بہر حال حکیم صاحب کا دم اس وقت
بہت غنیمت ہے فقیر بھی حکیم صاحب موصوف کا دل سے شکریہ ادا کرتا ہے الٰہی انکی عمر دراز ہو

اس کتاب کی بلفظ رجسٹری ہو چکی ہے اور بدون اجازت مصنف [illegible]

www.sirat-e-mustaqeem.com

اور حشر تو فنا مع الابرار ہو۔

دربیان آداب درود شریف

آداب درود شریف کا یہ ہے کہ حضور قلب سے شان محمدی کا تصور کرکے پڑھے اور آداب یہ ہے جیسے کہ حدیث میں آیا ہے کہ بلند آواز سے پڑھے کہ صیقل ہو جاوے غبار سے کہ اسکے اندر جو حسد و بغض و کدورت کا ایک قسم کا غبار بھرا ہوا ہے اس غبار سے طبیعت صاف ہو جاوے ٭ نام تو صیقلست کہ دلہای تیرہ را روشن کند چو آئینہ ہا سے سکندری ٭ اور ایک آداب یہ ہے کہ درود پڑھنے کے وقت نیت بجا آوری فرمان الٰہی کی ہو کہ وہ یا ایہا الذین امنوا صلوا علیہ وسلموا تسلیما ہے اور ایک آداب یہ ہے کہ خیال شفاعت کا ہووے نقل ہے ایک بزرگ روایت کرتے ہیں کہ عالم رویا میں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے میرا منہ چوم لیا میں نے اسی حالت میں عرض کیا کہ یا رسول اللہ یہ تو اس قابل نہیں ہے آپ نے فرمایا کہ تیری شفاعت مجھپر لازم ہوگئی ہے جنت میں جب قدم رکھونگا جب تجھکو ساتھ اپنے لیلونگا یہ تیرا ہی تو خیال ہے کہ حضرت میری شفاعت کریں تیری شفاعت کے لئے مجھکو جناب باری سے حکم ہو چکا ہے کہ فلاں میرا بندہ اسی خیال سے ایک بڑے ادب سے درود شریف پڑھتا ہے اسکا یہی خیال ہے کہ حضرت میری شفاعت کریں جا تو ہماری طرف سے اسکو خوشخبری دیدے کہ تیری شفاعت میرے پر واجب ہوگئی اسلئے خدا نے مجھکو تیرے پاس رحمت بنا کر بھیجا ہے کہ تجھکو خوشخبری دوں کہ تیرے حق میں میری شفاعت جناب باری سے قبول ہو چکی تیرا حشر میرے ساتھ ہوگا۔ اُن اللہ کے بندوں کو مبارک ہو کہ اس خیال سے ایک بڑے آداب سے درود شریف حضرت پر پڑھتے ہیں اُن معززوں اور عالی ہمتوں کا نام نامی میں ایک بڑی خوشی سے درج کرتا ہوں کہ اُن حضرات کا حشر ہمارے رسول کے ساتھ ہو آمین چنانچہ حضرت رفیع المنزلت منشی شیخ وزیر علی صاحب انسپکٹر ضلع بھوانی گڈھ عرف کڑنگڈ علاقہ ریاست پٹیالہ۔ یہ حضرت بڑے نیکنام و دیندار پابند صوم وصلوٰۃ۔ عادل جس علاقہ کو آپ نے چھوڑا رعایا وہاں کی یاد ہی کرتی ہے پٹیالہ میں ما شاء اللہ آپ نے وہ دہوم دہام اور نیک نیتی سے عہدہ کوتوالی کو انجام دیا کہ آجتک لوگ یاد کرتے ہیں۔ آپ بڑے

www.sirat-e-mustaqeem.com

مہمان نواز - دوست پرور - شریف نواز - بڑے خوش عقیدہ - علماء و فضلاء کے بڑے قدردان
آپ رئیس ابن رئیس ہیں آپکا دم بہرکیف غنیمت ہے - اللہ اکبر آپ بڑے باپ کے بیٹے ہیں یادش
بخیر حضرت کے والد کا نام منشی داود مغفور و مبرور جو کہ میر منشی اجنبشی انبالہ کے تھے - آپ نہایت
نیکنام تھے - ہر کہ و مہ آپکے لطف و کرم کا مداح تھا - اصل تو یہ ہے کہ ارکان مروت آپ پر ختم
تھے - فقیر بھی انکو دعائے خیر سے یاد کرتا ہے یا الٰہی انکو ہمیشہ جنت میں خوش رکھیو - آمین

اتحاد باب درود شریف پڑھنے کا یہ ہے کہ اپنے آپکو اُسوقت حاضر مجلس حضور میں سمجھے خواہی نخواہی
اتنا تو جانے کہ میرا ہدیہ حضور سید المرسلین میں پہنچیگا اگر ایسا نہیں تو فقط زبان ہلانا اور تسبیح کے
دانہ پھیرنے سے کیا ہوتا ہے **فقیر** کہتا ہے ایسے پڑھنے میں اگرچہ حظ اور لذت نہیں ہے مگر امید ہے
کہ خالی تو ثواب سے وہ بھی نہ رہیگا کیونکہ تسلیم امر الٰہی تو اُسنے کی کما قال اللہ تعالٰے یا ایہا الذین
امنوا صلوا علیہ وسلموا تسلیما - اسوقت بھی اللہ کے بندے دیندار نیکنام ایسے ایسے موجود ہیں
کہ جنکی زبان پر ہر وقت درود رہتا ہے چنانچہ حضرت **عالیجناب افتخار الامرا** معلے القاب
سکندر بخت فریدوں تخت جناب **نواب بہادر خانصاحب** بہادر رئیس جوناگڈہ
کا ہمیشہ وا رہے دام فیضہ - یہ حضرت بڑے سخی - فیاض کوئی سائل محروم نہیں جاتا **اشعار عالم**
موجود ہیں تیرا کوئی ثانی نہیں آتا نظر * روم سے لے شام تک اور شام سے تا اصفہاں * برسے اے
ابر کرم جس جا ترا ابر عطا * در مکنوں کیا تعجب ہے جو پیدا ہوں وہاں * آپ بڑے دیندار
محب رسول خدا - رحمدل - خدا ترس - متقی پابند صوم و صلوٰۃ - مشفق - متواضع - دامن اخلاق
آپکا بڑا وسیع اور کشادہ ہے ہمیشہ سے طبیعت بتواضع و تکریم آمادہ ہے - ہر ادنےٰ و اعلیٰ
کیطرف نظر فلاح ہے - ہر کہ و مہ آپکے لطف و کرم کا مداح ہے فی زماننا ایسوں کا ہونا زینت
اسلام ہے **فقیر** بھی نواب صاحب کا شکریہ تہ دل سے ادا کرتا ہے **شکریہ** یہ ہے طہر اللہ قلبک
فی قلوب الابرار و زکی عملک فی عمل الاخیار - بہرحال ہمارے رسول خدا قابل محبت ہیں
فقیر کہتا ہے اگر کوئی کسیکو بسبب خوبصورتی کے دوست رکھتا ہے تو ہمارے رسول اللہ صلی اللہ

علیہ

بدون اجازت مصنف ... اس کتاب کی بلفظ رجسٹری ہو چکی ہے

علیہ وسلم سے زیادہ کوئی خوبصورت نہیں ہے **روایت** ہے کہ شب معراج میں جسوقت رسولخدا صلی اللہ علیہ وسلم کو مسند قرب رب العزت سے مشرف کیا گیا جناب باری سے خطاب آیا اور جبرئیل کو حکم ہوا کہ اے جبرئیل ہمارے حبیب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو جو ستر ہزار پردہ غیرت میں پوشیدہ کیا ہے تو آج رات ایک پردہ ان پردوں جمال با کمال محمد علیہ الصلوۃ والسلام سے اٹھا دے تو قدسی لوگ عالم بالا جمال با کمال میرے حبیب کا ملاحظہ کریں جبرئیل نے حسب الارشاد رب العزت ایک پردہ جمال محمدی سے اٹھا دیا تو ایسا نور ظاہر ہوا کہ جسکی چمک سے عرش کا نور رہا نہ کرسی کا نہ آفتاب کا نہ مہتاب کا نور ستاروں کا اور عالم قدس میں ایک شور برپا ہو گیا اللہ اللہ یہ جلوہ کس محبوب کا ہے اور یہ آمد آمد کس مطلوب کی ہے **شعر** یارب یہ کیسا ہے بشر جسکی ادا سے سر بسر عالم میں آیا ہے نظر سب سے نرالا بانکپن ٭ کیا حسن کیا رفتار ہے کیا طرہ طرار ہے کیا نرگس بیمار ہے کیا ابرو خمدار ہے کیا لب ہے کیا گفتار ہے کیا قد ہے کیا رفتار ہے کیا جامہ کیا دستار ہے پوشاک کیا دیکھو پھبن ٭ بعدہ خطاب آیا کہ اے محمد کب تک تو غم امت کا کھائیگا ہم نے آجکی رات ایک پردہ ستر ہزار پردوں میں سے اٹھایا ہے جسکے سامنے نور آفتاب و ستاروں و عرش و لوح و قلم کا ناچیز ہو گیا فردائے قیامت کو جبکہ یہ ستر ہزار پردے اٹھائے جائینگے اسوقت تیری امت گنہگار کے گناہوں کی سیاہی اسکے سامنے ناچیز ہو جائیگی کیا تعجب ہے جبکہ آپ نے یہ حال شب معراج کا صحابہ کرام کے روبرو بیان فرمایا تو مارے خوشی کے انکی زبان پر یہ مضمون جاری ہو گیا ہو **شعر** آفاقہا گردیدہ ام مہر بتاں ورزیدہ ام ٭ بسیار خوباں دیدہ ام لیکن تو چیزے دیگری **اشعار** پہنچا رسول پردہ قدرت کے پاس جب ٭ دل کانپتا تھا خوف سے لرزاں بدن تھا سب ٭ گردن تھی خم زمین پہ نظر تھی بصد ادب ٭ تنہا ادھر تھا میں تو ادھر ذات پاک رب ٭ خاطر جو تھی خدا کو رسالت مآب کی ٭ پردہ سے صاف آئی صدا بو تراب کی ٭ سبحان اللہ صحابہ کرام کو حضور سے کیا محبت تھی اب بھی فی زماننا جنکو خدا محبت عطا کرتا ہے اور انکے دلوں سے حجاب اٹھا لیتا ہے وہ اس نبی عربی کے حکم کو سب پر مقدم رکھتے

یہ کتاب رجسٹری ہو چکی ہے بدوں اجازت مصنف اسیر ج ایم رف نہیں نقل سکتا

www.sirat-e-mustaqeem.com

رکھتے ہیں اور ہر وقت نبی عربی کی محبت میں مستغرق رہتے ہیں ان حضرت کی عالی ہمتی پر ہزار آفرین ہے کہ باوجود عہدہ ہائے جلیل القدر کے ہر وقت انکو رضا جوئی اللہ و رسول کا خیال رہتا ہے چنانچہ **حضرت عالیجناب** بدر الصلحا رحاجی حرمین الشریفین منشی محمد **عبدالواحد صاحب** منصف ضلع رہتک - آپ نہایت صاحب تقوے دیانتدار اپنی حسن کارگذاری سے حکام میں نیکنام ہیں - آپ بڑے سادہ مزاج پابند صوم و صلوٰۃ عادل ورد و ظائف خواں نہایت متقی آدمی ہیں غرض و صف آپکا جو کچھہ ہو کم ہے - دامن اخلاق آپکا بڑا وسیع اور کشادہ ہے - آپ بڑے مہمان نواز ہیں علما و فقرا کے بڑے قدر دان ہیں احقر کو بھی آپ کی خدمت میں نیاز حاصل ہے - بہر کیف آپکا دم غنیمت ہے **فقیر** بھی آپکا شکریہ تہ دل سے ادا کرتا ہے **شکریہ** ہے طہر اللہ قلبک فی قلوب الابرار و ذکی عملک فی عمل الاخیار - اگر کوئی کسیکو بسبب شفقت کے دوست رکھتا ہے تو ہمارے رسول خدا سے زیادہ کوئی رفیق شفیق بھی نہوگا حضرت کو امت کا بڑا خیال رہتا تھا ہر وقت امت کی کی صلاحیت اور غمخواری میں رہتے تھے رات دن کسو وقت نہیں بھولتے تھے یہانتک کہ جانکندنی وہ وقت نازک ہوتا ہے کسیکو اگر بخار بھی آجاوے تو اسکی شدت میں سبکچھہ بھول جاتا ہے اپنی جان کی پڑ جاتی ہے ایسے وقت نازک میں حضرت نے ملک الموت سے فرمایا جانکندنی کی تکلیف جتنی ہو سکے مجھے میری امت کی بدلے دیدو میری امت کو ندینا اور امت کے واسطے دعائے خیر کرتے کرتے جان بحق ہوئے اور خوشی کی حالت میں بھی آدمی سبکو بھول جاتا ہے معراج کے برابر اور خوشی کیا ہوگی اسوقت بھی حضرت نے اپنے ساتھ امت کو شامل کر لیا یعنی السلام علینا و علی عباد اللہ الصالحین اور شفاعت کا حال دیکھو تو ایسا ہی ہے حدیث آنحضرت علیہ السلام نے فرمایا شفاعتی لاھل الکبائر من امتی کما قال اللہ تعالےٰ کان بالمومنین رحیما ترجمہ تہا اللہ تعالےٰ ازل میں قبل ایجاد ملائکہ مقربین کے مومنوں پر شفیق اور مہربان الٰہ [illegible] شفقت ازل میں تھی جب تو رسول بھی ہم پر شفیق ہیں

www.sirat-e-mustaqeem.com

سورہ توبہ میں فرمایا ہے بِالْمُؤْمِنِیْنَ رَؤُفٌ الخ یعنی ہے رسول مومنوں پر شفیق اور
رحیم بلکہ بڑی عنایت یہ ہے کہ صفت ہمارے رسول کی اسی سورہ میں حریص فرمائی ہے یعنی رسول مومنو
کے ایمان کا حریص ہے اور عزیز اور رؤف اور رحیم اللہ جل شانہ کے یہ تینوں اسم صفاتی ہیں ایسی نہایت
رحمت جو ہم پر ہے کہ خیر الامم فرمایا ہمارے رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم کو عنایت فرمائی بڑی خوشی
اور مبارکبادی ہے ہمکو کہ ہمارا خوب ہی کام بن گیا ورہم اول گئی اور ایسی ہی ہزاروں نعمتیں طفیل
پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم سے ہمکو ملیں انہیں میں سے آیت ہی ہے کہ فرمایا ہے وَلَسَوْفَ يُعْطِيكَ
رَبُّكَ فَتَرْضٰى قریب ہے کہ دیگا تجکو رب تیرا قیامت کے دن ایسا کہ تو راضی ہو جاوے سبحان اللہ
عطا کی انتہا خدائے تعالیٰ نے رضا رسول کی رکھی اور رسول اللہ صلعم نے بعد نزول اس آیت کے فرمایا
میں راضی ہرگز نہوں گا جبتک میرا ایک امتی بھی دوزخ میں رہجاویگا اس آیت سے ہمارا بیڑا پار ہوگیا ہے
؎ چہ غم دیوار امت را کہ دارد چون تو پشتی بان ؎ چہ باک از موج بحر آنرا کہ باشد نوح کشتی بان ؎ بڑا تعجب ہے
کہ حضرت امت پر ایسے مہربان اور امت کو کچھ خیال نہیں یہ حال تمام کا نہیں اسوقت اللہ کے بندے
دیندار ایسے ایسے عالی ہمت موجود ہیں کہ ان حضرات کی عالی ہمتی پر ہزار آفرین ہے کہ باوجود عہدہ
جلیل القدر کے ہر وقت انکو رضا جوئی رسول کا خیال رہتا ہے انکی زبان پر ہر وقت درود شریف
جاری ہے چنانچہ جناب مستطاب معلےٰ القاب کرم دل کتاب فلک انتساب تشنہ زبان زیبا افزاے مسند
دولت و اقبال جلوہ افزاے وسادہ مکنت و اجلال عالی خاندان صاحب عز و شان نواب
سعادت علیخاں صاحب رئیس کرنال مقیم دہلی دام اقبالہ سبحان اللہ عجیب شخص ہیں
؎ کتاب فضل ترا آب بحر کافی نیست ؎ کہ تر کنم سر انگشت و صفحہ بشمارم ؎ آپ نہایت خوش
عقیدہ منکسر المزاج درویش طبیعت رئیس ہیں شریف نواز ادب دوست علما و فضلا خدا
ترس رحمدل آپکی رفعت شان کے آگے بلندی آسمان پست اور دولت و حشمت کے سامنے
قارون تنگدست اخلاق میں مجسم خلق کہوں تو بجا ہے مروت میں مروت مجسم لکھوں تو
زیبا ہے راقم کو اس بندہ ابا کیش روزگار کی خدمت میں نیاز بدرجہ غایت ہے اور انکی بھی نظر

اس کتاب کی ... رجسٹری ہو چکی ہے ... بدون اجازت ...

www.sirat-e-mustaqeem.com

عنایت اور چشم شفقت اس خاکسار پر مرتبہ نہایت سے آپ آخری جمعہ رمضان المبارک اور
عیدین کی نماز ایک بڑی ہی خوشی سے مسجد فتحپوری میں پڑھتے ہیں۔ بہرکیف لو الصاحب موصوف کا
دم غنیمت ہے اصل تو یہ ہے کہ ایسوں ہی سے رونق اسلام ہے فقیر بھی لو اب صاحب ممدوح کا دل سے
شکریہ ادا کرتا ہے شکریہ یہ ہے طہر اللہ قلبك فی قلوب الابرار و زکی عملك فی
عمل الاخیار۔ اگر کوئی کسیکو بسبب اچھے خلق کے دوست رکھتا ہو تو ہمارے رسول خدا سے
زیادہ کوئی خلیق نہیں۔ حدیث میں ہے کہ حجۃ الوداع میں ایک صحابی نے حضور کی خدمت میں
عرض کیا کہ یا رسول اللہ تر کیب ارکان حج میں مجھہ سے بے ترتیبی ہوئی اُسکے جواب میں ہمارے حضور نے
ارشاد فرمایا لا باس اور ایک گنوار نے مسجد نبوی میں پیشاب کر دیا صحابہ کرام اسکے
مارنیکو دوڑے آپنے صحابہ سے فرمایا تم اسکو مت کچھہ کہو بلکہ آپنے اُس سے کہا کہ تم اچھی طرح
سے پیشاب سے فارغ ہو لو جبکہ وہ فارغ ہو لیا تو آپنے فرمایا کہ یہ مسجد اللہ کا گھر ہے اسمیں اللہ
کی کلام پڑہی جاتی ہے سبحان اللہ کیا حضور اُس گنوار کو سمجہاتے ہیں سبحان اللہ ہمارے رسول خدا کا
کسقدر خلق بڑھا ہوا تھا۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ نے بھی کلام پاک میں اپنے حبیب محمد رسول اللہ صلعم کی مدح
فرماتا ہے انک لعلی خلق عظیم ترجمہ یعنی بیشک تمہارا خلق اچھا ہے (خلق بھی ایک عمدہ
چیز ہے) حدیث۔ فرمایا رسول خدا صلعم نے جانتے ہو تم اُس چیز کو کہ بہشت داخل کرتی ہے لوگوں
کو اور آگ میں وہ دو خالی چیزیں ہیں یعنی مُنہ اور ستر فقیر کہتا ہے کہ حسن خلق کا باعث یہ ہوتا ہے
کہ جب عوج پر انوار قدس فائز ہوتے ہیں تو اُسکی قوت نظریہ اور عملیہ دونوں مکمل ہو جاتی ہیں
پھر جو کچھہ صدمہ اسکو پہنچتا ہے اُسکو خدا ہی کیطرف سے جانتے ہیں نہ کسی پر غصہ آتا ہے نہ انتقام
لیتا ہے یا جو راحت غیر کو پہنچتی ہے حسد نہیں کرتا علیٰ ہذا القیاس جسقدر باتیں بد خلقی کی خام خیالی
کے متعلق ہیں سب ہو جاتی ہیں جب اسکو روحانیات کا مشاہدہ ہوتا ہے تو جسمانیات اور یہاں کے
لذائذ اُسکی آنکھوں میں حقیر ہو جاتے ہیں نہ شہوت ناجائز رہتی ہے نہ حب جاہ و مال جو تمام
خرابیوں کا سرچشمہ ہے اسلئے بزرگوں کے اخلاق حمیدہ ہوتے ہیں اسوقت لیسے لیسے اللہ کے بندے

www.sirat-e-mustaqeem.com

دینداری سے کہ اخلاق میں انکو ہمہ تن خلق کہا جاوے تو بجا ہے مروت میں مروت مجسم لکھوں
تو زیبا ہے کہ آنحضرت کے فیض برکت نے ان عالی ہمتوں میں ایسا اثر کیا ہے کہ اللہ کے بندوں
سے اس خلق سے پیش آتے ہیں جیسے کہ صحابہ کرام اور تابعین اور تبع تابعین کا آپس میں اخلاق پایا جاتا
تھا اور ایک دوسرے کو دیکھکر خوش ہوتا تھا۔ چنانچہ **حضرت عالیجناب** ممدوح الخطاب بدر
الصلحا رجناب **صادق محمد خان صاحب** مختار کار سرکار خواجہ صاحب چاچڑان شریف
آنحضرت کو حضور عالی جناب حضرت خواجہ خواجگان دام فیوضہ سے وہ نسبت روحانی حاصل ہے
جو مولانا حسام الدین علیہ الرحمہ کو مولانا جلال الدین رومی رحمۃ اللہ علیہ سے تھی آپ ایک تارک الدنیا
پرہیزگار۔ زاویہ نشین کنج عبادت اور نیک طینت اور نیک نیت ہیں اعلے درجہ کے متقی ہیں نماز
چاشت۔ اشراق تہجد سب پڑھتے ہیں۔ خلیق و بامروت آدمی ہیں۔ منکسر المزاج۔ متواضع
شریفوں اور حاجتمندوں کے ساتھ بڑی فراخ دلی سے سلوک ہوتے ہیں فی زمانہ آپکا دم غنیمت ہے
فقیر بھی آپ کا شکریہ دل سے ادا کرتا ہے طہر اللہ قلبک فی قلوب الابرار وزکے
عملک فی عمل الاخیار۔ حاصل کلام اخلاق حاصل کرنا ہمارے لئے ضروریات سے ہے جبتک کہ ہم
اخلاق نہ پیدا کریں گے اصلی مقصد سے محروم رہینگے بعض روایت میں یوں آیا ہے کہ جب آنحضرت
آئینہ دیکھتے تو یہ دعا پڑھتے تھے اللھم کما حسنت خلقی فاحسن خلقی وحرم وجہی
علی النار یا اللہ جیسے کہ اچھی کی تو نے صورت میری ویسا ہی کر خلق میرا اور حرام کر منہ میرا
جہنم پر **حدیث** فرمایا علیہ السلام نے کیا نہ خبر دوں میں تمہارے اچھوں کی کہا صحابہ کرام نے ہاں فرمایا
فرمایا اچھے تمہارے وہ ہیں کہ بہت بڑی ہوں عمریں انکی اور بہت اچھے ہوں خلق انکے فقیر
کہتا ہے بہت اچھا یہ اخلاق ہے اکرم الکلام اگر کوئی کسی کو بسبب معافی کے دوست رکھتا ہو
تو ہمارے رسول صلے اللہ علیہ وسلم سے بڑھکر معافی میں کون ہوگا۔ حدیث فرمایا علیہ السلام
نے کہ جو کوئی مجھ پر ایک دفعہ درود شریف پڑھے اسکے دو سو برس کے گناہ معاف۔ (حلیۃ المفتقر)
حدیث میں آیا ہے کہ ایکروز حضور سید المرسلین صلے اللہ علیہ وسلم ایک درخت کے نیچے تشریف رکھتے

اس کتاب کی بلفظ رجسٹری ہو چکی ہے بدون اجازت مصنف کسی کو طبع کا اختیار نہیں

نہیں تو اس درخت نے کہا سبحان من جعل تحت ظلی سید الانبیاء ترجمہ پاکی ہے واسطے خدائے عزوجل کے کہ جسنے میرے سایہ کے نیچے پیغمبروں کے سردار کو بٹھایا آپنے تبسم کیا اور فرمایا قولہ تعالیٰ ھو العزیز الحکیم اسکے بعد اس آیت کو تلاوت فرمایا وتعز من تشاء وتذل من تشاء سبحان اللہ ہمارے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو درختوں تک نے چاہا افسوس ہے انسانوں پر جو حضرت سے محبت نہیں کرتے ۔ ہمارے حضرت قابل محبت ہیں **اشعار** ایک شب کہ آسمان رسالت کا آفتاب ٭ تھا عائشہ کے گھر شرف افزائے فرش خواب ٭ حاضر ملک تھے بہر نگہبانی جناب ٭ چونکی جو عائشہ تو ہوا سخت اضطراب ٭ بالائے فرش زینت عرش خدا نہ تھا ۔ حجرہ شریف میں جلوہ شمس الضحیٰ نہ تھا ٭ نکلی جو ڈھونڈنے کو نبی کے وہ ناگہاں ٭ دیکھا کہ سقف بام پہ ہیں قبلہ زماں ٭ عریاں ہے سر دوش سے ڈھلکی ہے طیلسان ٭ اٹھے ہوئے ہیں دست دعا سوئے آسمان ٭ کہتے ہیں ال کا حال سمیع و علیم ہے ٭ آنسو رواں ہیں چشم رسول کریم سے ٭ مضمون فقرہ ہائے دعا ہے کہ اے کریم ٭ حادث ہیں سب جہان میں تیری ذات ہے قدیم ٭ تجھکو قسم ہے اسکی جو کوثر کا ہے قسیم ٭ رکھیو صراط پر مری امت کو مستقیم ٭ ۔ ہمارے حضرت کو امت کا ہر وقت خیال رہا جو ایسے رسول سے بھی خوش نہیں ہوا اسکا بھی جنم اکارت ہی گیا فرمایا علیہ الصلوٰۃ والسلام لا یومن احدکم حتی یکون ھواہ تبعا لما جئت بہ یعنی نہ پورا مومن ہوتا ایک تمہارا یہانتک کہ ہو خواہش اسکی تابع واسطے اس چیز کے کہ لایا میں اسکو یعنی دین اسلام کا اور شریعت کو فقیر کہتا ہے کہ عذاب ہو لحد سے ایسی محبت ہو کہ بمقابلہ اللہ و رسول کے اپنی خواہش کو بالکل مٹادے الحمد للہ فی زماننا اللہ کے بندے ایسے ایسے دیندار مومنین ابرار صالحین میں موجود ہیں کہ اُن حضرات کی عالی ہمتی پر ہزار آفرین ہے کہ باوجود عہدہ ہائے جلیل القدر کے ہر وقت انکو اللہ اور رسول کی رضا جوئی کا خیال دامنگیر رہتا ہے کہ بمقابلہ احکام اسلام انہوں نے اپنی نفسانی خواہشوں کو بالکل مٹادیا اور محبت الٰہی نے ان پر ایسی ترقی کی ہے کہ ہر ایک کام و کاروبار میں اسیکا واسطہ اسیکا ذکر مقدم ہے چنانچہ حضرت عالیجناب **محمد عبدالرحمن خان صاحب** دام فیوضہ ۔ میں بڑی خوشی سے اپنے معزز دوست کا نام بھی

یہ کتاب بلحاظ رجسٹری ہو چکی ہے کتاب بدون اجازت مصنف اسمیں سے کوئی ہرگز نقل نہیں کر سکتا

کتاب میں اپنی یادداشت لکھتا ہوں - اہل دہلی کی تقدیر اچھی ہے کہ ڈاکٹر محمد عبد الرحمان خاں صاحب سہارنپوری مقیم دہلی جیسے بزرگ متقی - دیندار پرہیزگار ہیں - یہ بزرگ بڑے لائق اور خوش اخلاق ڈاکٹر ہیں جنکا دم دہلی میں غنیمت ہے - آنکھ میں حیا و شرم بہت ہے - نیک نام نیکی پسند - نیک صلاح - نیک طینت محبت کرنے والے ہیں - اور مریض سے بہت ملتفت ہوتے ہیں - اسوقت آپکی تقریر ہی شفا ... یا الٰہی ڈاکٹر صاحب کو دو جہان میں سرفراز رکھیو - آمین - اور حضرت مولانا صاحب میرے معتقد دوست منشی عبد الرحمن صاحب نائب داروغہ بیل دہلی دام اقبالہ - منشی صاحب پابند فرائض بڑے رحمدل - فیاض خدا ترس - از عشاق رسول خدا خادم علماء و مساکین - اعلےٰ درجہ کے دیندار متقی ہیں - امین متین - کم گو - متواضع - جوان صالح و احسن اخلاق حضرت کا بڑا وسیع اور کشادہ ہے ہمیشہ سے طبیعت بتواضع و تکریم آمادہ ہے - بہرحال دہلی میں آپکا دم غنیمت ہے یا الٰہی انکو دارین میں خوش رکھیو ؛

فضائل تسبیح

عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ كَلِمَتَانِ خَفِیْفَتَانِ عَلَی اللِّسَانِ ثَقِیْلَتَانِ فِی الْمِیْزَانِ حَبِیْبَتَانِ اِلَی الرَّحْمٰنِ سُبْحَانَ اللّٰهِ وَبِحَمْدِهٖ سُبْحَانَ اللّٰهِ الْعَظِیْمِ (متفق علیہ) ترجمہ روایت ہے ابی ہریرہ سے کہ کہا فرمایا رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے دو کلمے ہیں ہلکے زبان پر بھاری ترازو میں یعنی ثواب انکا بھاری ہوگا میزان اعمال میں پیارے طرف بخشنے والے خدا کے وہ دو کلمہ یہ ہیں پاک ہے اللہ اور موصوف ہے ساتھ حمد ہی کے پاک ہے اللہ بڑا نقل کی یہ بخاری و مسلم نے **ف** وہ دو کلمے یہ ہیں سُبْحَانَ اللّٰهِ وَبِحَمْدِهٖ سُبْحَانَ اللّٰهِ الْعَظِیْمِ ۔ **حدیث** فرمایا علیہ السلام نے جو کوئی کہے سبحان اللہ وبحمدہ سو بار شام کے وقت اور سو بار صبح کی اللہ تعالےٰ مٹا دیگا گناہ اسکے اگرچہ ہوں دریا کے کف کے برابر یا ریگ بیابان کی مقدار کیوں نہوں **شعر** پس از سی سال این معنی محقق شد بخاقانی ؛ کہ یکدم با خدا بودن بہ از تخت سلیمانی - **حدیث** فرمایا علیہ السلام نے جو کوئی کہے ہر روز میں سو مرتبہ

اس کتاب کی بلفظہ رجسٹری ہو چکی ہے — بدون اجازت مصنف کے کوئی اسکو نقل نہیں کر سکتا

www.sirat-e-mustaqeem.com

سُبْحَانَ اللّٰہِ وَالْحَمْدُ لِلّٰہِ وَلَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَاللّٰہُ اَکْبَرُ لکھا جاویگا نام اُسکا صدیقوں کے دفتر میں اور ہوگا رفیق میرا جنت میں حدیث میں ہے کہ ایکدن ایک اعرابی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کیا کہ یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سکہا و مجھے وہ چیز کہ جس سے خدا تعالے خوش ہووے فرمایا حضور نے کہ سبحان اللہ والحمد للہ ولا الہ الا اللہ و اللہ اکبر اعرابی نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تمام تسبیح وتہلیل اُسکے واسطے ہے میرے واسطے کیا ہے فرمایا حضور نے کہ بعد اسکے کہا کر اللہم اغفرلی وعافنی واعف عنی وتب علی وارض عنی ترجمہ یعنی بار خدایا بخش مجھے اور عافیت دے مجکو اور عفو کر میرے سے اور توبہ قبول کر میری اور راضی ہو میرے سے پھر اُس اعرابی نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ آلہ وسلم یہ تو میرے لئے دنیا میں ہے اور آخرت میں میرے لئے خدا سے کیا عطا ہوگا فرمایا حضرت نے اے اعرابی سبحان اللہ تیرے آگے ہوگا اور الحمد للہ تیرے پیچھے اور لا الہ الا اللہ تیرے بائیں طرف ہوگا اور اللہ اکبر تیرے سیدھی طرف ہوگا اعرابی نے عرض کیا یا رسول اللہ لا الہ الا اللہ بہترین کلام سب سے ہے بائیں طرف کیوں ہوگا آپنے فرمایا دن قیامت کی دوزخ بائیں طرف ہوگا جبکہ آگ اُسپر حملہ کریگی لا الہ الا اللہ اُسکو باز رکھیگا عرض کیا اعرابی نے یا رسول اللہ میرے لئے خاص ہے فرمایا نہیں میری تمام امت کے لئے سبحان اللہ ہمارے رسول خدا کی کیا رحمت ہے کیا امت کو نواز لیا صحابہ کرام اور تابعین اور تبع تابعین اور بزرگان دین کو ان کلمات طیبات سے کیا محبت تھی کہ ہر وقت اُنکی زبان ان کلمات طیبات سے تر رہتی تھی صحابہ اور کاملین کا سجدے میں رونا اور اُنکے وظائف کا اور اُنکی تمام عاشقانہ ہیئت بنا کی ادب کے ساتھ اُنکی جناب کبریائی میں جانا تو بیان سے باہر ہے۔ الحمد للہ فی زمانناہی اللہ کے بندے ایسے ایسے متقی اور دیندار امرا کے صالحین و ابرار اخیار میں سے موجود ہیں جو ہر وقت اُنکی زبان اللہ و رسول کے ذکر میں تر رہتی ہے۔ انکے نام نامی و اسمائے گرامی بطور یادداشت اپنی تفسیر میں درج کرتا ہوں جبکہ انسے میرا نیک گمان ہے خدا و رسول کا بھی انسے نیک گمان ہے اور انکا حشر حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ہوویگا وہ نام نامی و اسمائے گرامی یہ ہیں حضرت عالیجناب

www.sirat-e-mustaqeem.com

سالار الابرار منشی عبد اللہ صاحب اصلیاتی نویس صدر جنگا دم جالندھر میں نہایت مغتنمات ملیر
سے ہیں آپ اعلیٰ درجہ کے دیندار اور بابرکت شخص ہیں ہیں حضرت مشہور متقی باخبر معصوم
نیک اندیش نیک نہاد عالی نسب خادم علماؤ و مساکین اور بڑے خلیق ہیں یہ ہر حال منشی صاحب کا
دم غنیمت ہے فقیر بھی منشی صاحب موصوف کا دل سے شکریہ ادا کرتا ہے شکر ہے یا الٰہی انکی عمر
دراز ہو اور حشر انکا و فتوحنا مع الابرار ہو حضرت صدر الصدور منشی نادر علی صاحب
محافظ دفتر جنگا دم نابھہ بھی ایک مغتنمات سے ہیں آپ بڑے متقی مشہور دیندار متدین با
بامروت آدمی ہیں دامن اخلاق انکا بڑا وسیع اور کشادہ ہے یہ صاحب حاجی حرمین شریفین ہیں
اس عالی منصب بدرجے کے وہ نیکنامی حاصل کی کہ نابھہ کے ارا کین لوگ آپکو مداح ہو گئے آپ نہایت
مشہور استاد وقت ہیں آپ بڑے درجہ کے لئیق ہیں آپکی لیاقت علمی کا یہ حال ہے کہ معانی تازہ
سے قالب الفاظ میں جان ڈالدی اور انفاس عیسوی سے معنی پر مردہ کو تازہ تر اور شگفتہ کیا حضرت ہی کا
کام ہے آپ کے محاورات نازک سے خوے دلبراں خجل اور مضامین پاکیزہ سے مزاج لطیفان منفعل
آپکے ارشادات بابرکات سے اہل نابھہ کو بہت فیض ہوا کہ آپکے تلامذ بڑے بڑے جلیل القدر حکام
وقت ہیں چنانچہ حضرت سالار الابرار عالی جناب معلے القاب **بخشی ولی محمد خانصاحب**
بہادر ہیں جو بڑے لئیق مقنن نیکنام نیک مزاج جنہوں نے عہدہ بخشی گری کو اس دیانت و محنت
لیاقت و ارادت سے انجام دیا جسکی ہر ایک ریاست مداح ہے یہ رئیس مدار خلق و ہمت میں انتخاب
ہیں جنکی ہر اعلیٰ و ادنیٰ کیطرف نظر فلاح ہے ہر کہ و مہ لطف و کرم کا ثناخواں ہے کہو تو یہ کسکی لیاقت
کا باعث یہ صرف منشی نادر علی صاحب کا ہی فیض ہے بہر کیف فی زماننا ہر دو صاحبان مغتنمات
میں سے ہیں فقیر بھی ہر دو عالیجناب کا دل سے شکریہ ادا کرتا ہے شکریہ یہ ہے طہر اللہ قلبکما
فی قلوب الابرار و زکی عملکما فی عمل لاخیار حضرت عالیجناب معلے القاب ممدوح الخلائق
نباض لاثانی مشخص امراض بدانی رشک افزاے سخن سنجان متقدمین خجلت دہ ہنر پروران متاخرین
یکتاے جہاں وقار الحکما حضرت **حکیم محمد عبد الکریم صاحب** خلف الصدق **حکیم بدر الحسن صاحب**

www.sirat-e-mustaqeem.com

دام فیوضہ جو جو خوبیاں اللہ تعالیٰ نے آپکی ذات بابرکات میں عطا فرمائی ہیں لیاقت اداکی اصلاح نقل کیا
اسکا بیان حسن خوبی کو جو میزان فکر میں وزن کیا تو ایک سے ایک برتر پایا۔ حکیم صاحب کے اوصاف حمیدہ اخلاق
پسندیدہ خارج از تقریر و بیرون از تحریر ہیں اخلاق اور حسن معاملات میں لاثانی اور بے نظیر ہیں شافی مطلق نے
وہ دست شفا عطا کیا ہے کہ جس مریض کے علاج سے مسیحا ہاتھ اٹھائے وہ حضرت کے ایک نسخہ میں جلد
چنگا ہو جاتا ہے آپکا دم ریاست نابھہ میں غنیمت ہے آپ امیر ابن امیر ابن امیر ہیں۔ مریضوں کے لئے اکسیر ہیں۔
حضرت بڑے معزز اور مقتدر حکمائے ریاست میں سے ہیں مہاراجہ نابھہ آپکو بڑا قرب ہے۔ مہاراجہ نابھہ
کے محلسرائے یعنی رانیوں کا معالجہ آپ ہی کرتے ہیں یہ کچھ تھوڑی عزت نہیں ہے۔ یہ مرتبہ ہر ایک کو
نصیب کہاں ہے۔ آپکے بزرگوں نے ریاست نابھہ میں بڑی عزت پائی ہے اور آپ کے دردولت پر بڑے بڑے
جلیل القدر مہمان حاضر باش رہتے ہیں حکیم صاحب کے بزرگوں کے مناصب جلیلہ اعزاز اور نیکنامی اور نیک نیتی
انکی ریاست میں مشہور ہے۔ آپ قدیم سے ایک معزز حکیم ریاست نابھہ میں آپکے بزرگوں نے عزت پائی ہے وہ کسکو
نصیب ہوئی آپکے بزرگوں سے اللہ کے بندوں کو بڑا فیض ہوا اور ہو رہا ہے حکیم صاحب نہایت دیندار پابند فرائض
متحمل خلیق۔ آپ مشفق شفیق۔ نیکنام نیکی پسند نیک طینت۔ نیک نیت۔ نیک مزاج اور عشاق رسول
اللہ۔ دوست پرور غریب نواز۔ علماء فضلا کے بڑے قدردان مسافر نواز ہیں دامن اخلاق آپکا بڑا
وسیع اور کشادہ ہے۔ مریضوں سے با اخلاق پیش آتے ہیں۔ ادنے مریض سے بھی نذرانہ لینے کا اتفاق نہیں
فرماتے۔ بہرحال ہمارے معزز اور مقتدر حکیم صاحب موصوف کا دم ریاست نابھہ میں غنیمت ہے راقم کو اس ابد اکبیر
روزگار کی خدمت میں ایک تعلق مریدانہ ہے فقیر بھی حکیم صاحب ممدوح کا شکریہ دل سے ادا کرتا ہے شکریہ
ہے یا الٰہی حکیم صاحب کی عمر طویل اور دشمن ذلیل ہوں حکیم صاحب کا حشر و توفنا مع الابرار ہو۔ آمین۔
حضرت عالی مرتبت بدر العلما منشی الٰہی بخش صاحب خوشنویس دام فیضہ۔ آپکی لیاقت علمی اور آپکی
خوبیاں بیان نہیں ہو سکتی ہیں حسن خوبی کو جو میزان فکر میں وزن کیا تو ایک کو ایک سے برتر
پایا۔ یہ حضرت خط نستعلیق میں مشہور قریب و بعید ہیں آپ شاگرد رشید مرزا عباد اللہ بیگ مغفور دہلوی
کے ہیں۔ اگر میر عماد آپکے قطعات کو معائنہ کرتے تو اپنی خوش قلمی کے دعوے کو بالائے طاق دھرتے۔ ریاست

اس کتاب کی بلفظ رجسٹری ہو چکی ہے نابھہ بدون اجازت مصنف اسیر کے کوئی شخص نہ چھاپ سکے

www.sirat-e-mustaqeem.com

نابھہ جیسا ایسے کم دیکھنے میں نہ دیکھا نہ سنا حضرت فی زمانہ ریاست نابھہ میں بر سرکار ہیں عنایت الٰہی سے
صاحب عزو وقار ہیں یعنی کل بیج نابھہ میں ملازم ہیں۔ آپ اعلے درجہ کے متقی اور پرہیزگار ہیں۔ ماشاء
اللہ آپکی دینداری مشہور ہے آپکو تلاوت قرآن کا بڑا شوق ہے اور قرآن بہت صحیح پڑھتے ہیں۔ آپ
بڑے ذی علم ہیں حضرت کے کلام بلاغت نظام میں اوج سخن نظامی پیدا ہے۔ آپکی شیریں بیانی پر لطف کلام
جامی ہویدا ہے فقیر یوسف منشی صاحب کا دل سے شکریہ ادا کرتا ہے شکریہ ہے طہر اللہ قلبک
فی قلوب الابرار و زکی عمالک فی عمل الاخیار۔ حضرت ممدوح الخطاب عوالی مرتبت حکیم
حذاقت منش طبیب عیسیٰ روش حکیم الحکماء اکمل الکملاء زبدۃ الاطباء حکیم محمد عمر صاحب خلف الرشید
حضرت بدر الصلحاء و رئیس الحکماء حکیم کرم بخش صاحب دام فیضہ۔ آپکی خوبیاں اور اخلاق پسندیدہ
حیز تحریر اور حیطہ تقریر سے باہر ہیں ادنے اور اعلے حضرت کی مروت جبلّی اور خلق طبعی سے ماہر ہیں
شافی مطلق نے وہ دست شفا بخشا ہے کہ آجتک دیکھا نہ سنا جو مریض لا دوا ہوا انکے علاج سے ایک دم
میں چنگا ہوا آپکا دم بھی ریاست نابھہ میں بسا غنیمت ہے آپ بھی امیر ابن امیر ابن امیر ہیں معلول
المزاجوں کے لئے اکسیر ہیں یہ حضرت بڑے معززین اور مقتدر حکماء میں سے ہیں مہاراجہ صاحب نابھہ
آپ پر بہت مہربان ہیں اور بہت عزت کرتے ہیں۔ واقعی یہ حضرت بڑے دیندار خدا ترس حشیم
مہماں نواز متقی مقید فریضہ۔ پابند نوافل و سنن محب رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم ہیں۔
عابد۔ نیک مزاج۔ عالی ہمت ہیں۔ علماء کی بہت عزت کرتے ہیں آپکو علمی لیاقت ماشاء اللہ خوب
ہے یہ حضرت نبض شناسی اور مرض دانی میں بے عدیل و بےنظیر ہیں کسیکو معاصرین سے انکے ساتھ یارائے
مناظرہ نہیں آپکے مذاق کلام پر ایک عالم فریفتہ ہے۔ راقم کو اس بدہ اراکین روزگار کی خدمت
میں ایک تعلق بزرگانہ ہے بہر کیف حکیم صاحب ریاست نابھہ میں ایک مغتنمات میں سے ہیں فقیر
حکیم صاحب ممدوح کا دل سے شکریہ ادا کرتا ہے شکریہ ہے طہر اللہ قلبک فی قلوب الابرار
و زکی عمالک فی عمل الاخیار۔ حضرت معزز مقتدر حکیم یکرنگ طبیب با فرہنگ فلاطون
زمان حکیم محمد رمضان علی صاحب خلف الرشید حضرت ممدوح الخطاب قدوۃ کملاء دوران

اس کتاب کی ملفظ رجسٹری ہو چکی ہے فقیر بدوں اجازت اسمیں سے ایک حرف نہیں نکل سکتا

www.sirat-e-mustaqeem.com

فخر حکما زمان **حکیم محمد امیر الدین صاحب** مرحوم و مغفور مبرور دام اجلالہ و عم فیضہ
یہ صاحب نبض شناسی میں یگانہ اور مرض دانی میں مشہور زمانہ ہیں آپکا دامن اخلاق بڑا وسیع و کشادہ
ہے طبیعت حضرت کی ہمیشہ تواضع و تکریم آمادہ ہے آپکا دم بھی ریاست نابہہ میں غنیمت ہے۔ آپ سرکار نابھہ
میں معزز اور معتمد ملازم ہیں۔ آپ باخیر و بامروت آدمی ہیں۔ شریفوں اور حاجتمندوں سے بڑی
فراخ دلی سے پیش آتے ہیں۔ اللہ اکبر آپ بڑے باپ کے بیٹے ہیں۔ آپ میر ابن امیر ابن امیر ہیں اصل
تو یہ ہے کہ علم طب آپ ہی کے خاندان کا حصہ ہے۔ بہرحال حکیم صاحب نابہہ میں مغتنمات میں سے ہیں **فقیر** بھی
حکیم صاحب ممدوح کا دل سے شکریہ ادا کرتا ہے **شکریہ** ہے۔ طہر اللہ قلبک فی قلوب
الابرار و زکی عملک فی عمل الاخیار۔ **حضرت** عالیجناب معین الضعفاء و الفقراء محب العلماء
والصلحاء برگزیدہ حضرت لا الہ الا اللہ و مقبول درگاہ محمد رسول اللہ۔ وکیل **شیخ**
مستان علی صاحب دام اقبالہ جو جو خوبیاں اللہ تعالے نے ذات بابرکات میں عطا فرمائی ہیں انکا تو
بیان کرنا دشوار ہے۔ یہ حضرت بڑے نیکبخت۔ نیکنام پسندیدہ لسان۔ آپ بڑے سخن سنج اور
سخنداں ہیں۔ انکے مذاق کلام پر ایک عالم فریفتہ ہے۔ آپکی بذلہ سنجیاں اور حسن گوئیاں اللہ
اللہ کیا ہیں دل یہی چاہتا ہے کہ سنے جائیں۔ انکا دم ریاست پٹیالہ میں مغتنمات سے ہے۔
جنکے وجود با جود سے با عتبار دین و دنیا ادہر تو مجمع اتقیا کو رونق ہے اودہر بزم وکلا کو زیب و زینت
انکے کلام بلاغت نظام میں مذاق سخن نظامی پیدا ہے اور شیرینی بافی ہیں لطف کلام جامی ہویدا
ہے۔ آپ بڑے دیندار باخیر۔ پابند صوم و صلوۃ۔ بڑے فیاض باذل۔ عالی ہمت۔ محب رسول اللہ
صلے اللہ علیہ وسلم۔ علماء فضلاء کی قدردان۔ رحمدل۔ خداترس۔ امین متین۔ بامروت آدمی
ہیں۔ دامن اخلاق آپکا بڑا وسیع اور کشادہ ہے ہمیشہ سے طبیعت تواضع و تکریم آمادہ ہے
فی زمانا شیخ صاحب کا ہونا غنیمت ہے **فقیر** بھی **شیخ صاحب** کا دل سے شکریہ ادا کرتا ہے **شکریہ**
یہ ہے طہر اللہ قلبک فی قلوب الابرار و زکی عملک فی عمل الاخیار۔ **صاحب**
خلق محمدی تابع شریعت احمدی افضل الکرام اشرف العظام حضرت منشی **شیخ عبید اللہ صاحب**

www.sirat-e-mustaqeem.com

داعم اقبالہ - آپکی خوبیاں بیان نہیں کر سکتا ہوں - اللہ تعالیٰ نے آپکو مجموعہ محامد پیدا کیا ہے -
آپ اعلیٰ درجہ کے دیندار سچے مسلمان ہیں جنکا دم پٹیالہ میں غنیمت ہے آپکا صحابہؓ تابعینؒ اور تبع تابعینؒ
کیسا تریاد پایا جاتا ہے - یہ سچا دیندار - عالی ہمت کپڑے کی تجارت کرتا ہے - انکی سچی کوٹھی راجہ
کی پٹیالہ نیز چلا بن خاص مشہور ہے - یہ شخص بڑے نیکنام نیک نیت اور نیک طینت - نیک مزاج
صادق الوعد - بامروت - آدمی ہیں - دامن اخلاق آپکا بڑا وسیع اور کشادہ ہے - یہ حضرت
منشی صاحب - پابند صوم و صلوٰۃ عامل بالحدیث - مہمان نواز دوست پرور - شریفوں اور
حاجتمندوں سے بڑی فراخ دلی سے سلوک کرتے ہیں - راقم کو اس پارسا دیندار زبدہ ارکین بزرگان
کی خدمت میں نیاز بدرجہ نہایت ہے اور انکی بھی نظر عنایت بدرجہ غایت ہے - بہر کیف منشی صاحب
کا پٹیالہ میں ہونا غنیمت ہے اصل تو یہ ہے کہ ایسوں ہی سے زیب و زینت اسلام ہے فقیر بھی
حضرت کا دل سے شکریہ ادا کرتا ہے شکریہ یہ ہے اللھم اختم بالخیر واحشر مع النبیین
خصوصاً حضرت صلعم والصدیقین والشہداء والصالحین - آمین
اے بار خدایا شیخ صاحب کا خاتمہ بالخیر کر اور انکا حشر نبیوں اور خاصکر حضرت سید المرسلینؐ اور
صدیقوں اور شہیدوں اور صالحوں کے ساتھ کر آمین - حکمت مآب کمالات اکتساب
عیسیٰ دم مسیحا قدم قدوۂ کملاء زبان زد حکماء جہاں حضرت عالیجناب معلی القاب زین الصلحاء
حکیم کرم بخش صاحب دام فیضہ - اس پارسا دیندار - تابع شریعت احمدی صاحب خلق
محمدی الفضل الکرام اشرف العظام ملک سیرت فرشتہ صورت کو اوصاف و کمال کی صفت نہ
زبان قلم سے ادا ہو سکتی ہے نہ حیطہ خیال میں سما سکتی ہے - یہ حضرت دیندار اولو العزم شب و روز
عبادت الٰہی میں بسر کرتے ہیں - آپ بڑے سیر چشم - فیاض فراخ - بزرگ بامروت
آدمی ہیں - حضرت کے دست شفا میں بعنایت الٰہی وہ تاثیر ہے کہ خاک کی چٹکی میں خاصیت
اکسیر ہے - آپکا دم پٹیالہ میں بسا غنیمت ہے - یہ حضرت مہاراجہ پٹیالہ کے بڑے معززین اور معتقدین میں سے
ہیں - راجہ صاحب بہادر آپکی بہت تعظیم کرتے ہیں اور بڑی عزت سے پیش آتے ہیں - آپ ایک معمر

اس کتاب کی بلفظ رجسٹری ہو چکی ہے
آدمی
بدون اجازت مصنف اسمیں سے ایک حرف بھی نہیں نکل سکتا

www.sirat-e-mustaqeem.com

آدمی ہیں یعنی ۹۰ برس کا سن شریف ہے چراغ سحری ہیں خدا نگہبان فقیر بھی اس بابا
کا دل سے شکریہ ادا کرتا ہے **شکریہ** یہ ہے یا الٰہی حکیم صاحب کی عمر دراز اور حشر و توفنا مع الابرار ہو
حضرت معلی القاب سرآمد حکمار سرحلقہ اطبا حکیم یکرنگ طبیب با فرہنگ **حکیم دیدار بخش**
صاحب خلف الرشید حضرت بدر الصلحا رئیس الاطبا **حکیم محمد بخش صاحب** مغفور
مرحوم مبرور دام فیضہ۔ آپکی خوبیوں کا تحریر میں لانا آب دریا کو پیمانہ میں ناپنا ہے حکیم صاحب
کی کمالات کا بیان حیطۂ قلم کرنا آفتاب کا منہ چڑانا ہے۔ آپ بڑے معزز معتقد نامور حکما میں سے ہیں
آپکا ہونا ہمیں مغتنمات میں سے ہے۔ یہ نیکبخت نیکنام حکیم صاحب فن طب میں یکتائے زماں اور استعداد
حکمت میں علامۂ زمان ہیں۔ آج ناپید میں ما شاء اللہ جو بات آپکو حاصل ہے شاید کسیکو نصیب ہو اصل تو یہ ہے
کہ مہاراجہ نابہ کو آپکی ذات سے فخر ہے کہ ہیں ایسے سیر چشم۔ نیک مزاج خلیق حکیم میری ریاست
میں موجود ہیں۔ آپکی ذات بابرکات سے بندگان خدا کو بڑا فیض ہو رہا ہے۔ حکیم صاحب حاجی حرمین
الشریفین بڑے دیندار پابند صوم و صلوٰۃ۔ فیاض مرتاض! خیر آدمی ہیں بہر حال آپکی
ذات فی زماننا غنیمت ہے سچ تو یہ ہے کہ ایسوں سے زیب و زینت اسلام ہے فقیر بھی حکیم صاحب
موصوف کا دل سے شکریہ ادا کرتا ہے یا الٰہی حکیم صاحب کو دو جہان میں سرخرو رکھیو۔
حدیث فرمایا علیہ السلام نے جبکہ گذرو تم صحرا میں بہشت کے تو میوہ خوری یعنی چرو اُس سے صحابہ
کرام نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کیا ہے وہ صحرا فرمایا وہ مسجدیں ہیں ——
عرض کیا صحابہ کرام نے یا رسول اللہ کیا چیزیں چریں ہم اُس سے فرمایا کہو سبحان اللہ والحمد
للہ ولا الہ الا اللہ واللہ اکبر **حدیث** حضرت انس رضی اللہ نے روایت کیا کہ رسول خدا
صلی اللہ علیہ وسلم کا گذر ایک درخت سوکھے پر ہوا پس حضور نے اُس درخت پر تازیانہ مارا تمام پتے
اُسکے گر گئے فرمایا آپ نے جو کوئی کہے سبحان اللہ والحمد للہ ولا الہ الا اللہ واللہ اکبر
گرتے ہیں گناہ اُسکے جیسے کہ گرے پتے اس درخت کے **حدیث** فرمایا رسول علیہ السلام نے لا
تقتلوا الضفدع فانہ کثیر التسبیح وتسبیحہ سبحان المعبود **ترجمہ** نہ مارو مینڈک کو

اس کتاب کی بلفظہ رجسٹری ہو چکی ہے کوئی بدوں اجازت مصنف اسمیں سے ایک حرف بھی نہیں نکال سکتا

www.sirat-e-mustaqeem.com

کو تسبیح کرتا ہے بہت - افسوس اے مومن تو مینڈک سے بھی کم مت ہو خیال تو کر طرف مینڈک
کے کیونکر پکارتا ہے حدیث ایک روز رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم ایک درخت کے نیچے بیٹھے تھے آواز
تسبیح مینڈک کی آپکے گوشِ مبارک میں آئی تو حضور اُس مینڈک کے قریب گئے اُسی وقت حضرت جبرئیل علیہ السلام
تشریف لائے اور بعد درود و سلام کے کہا کہ اللہ فرماتا ہے کہ یہ مینڈک جو بیٹھا ہوا ہے اس ہی درخت کے نیچے
بیٹھا ہوا میری تسبیح کر رہا ہے دنیا و ما فیہا کی کچھ خبر نہیں رکھتا ہے - جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم
اُسکا حال دیکھکر رو پڑے اور فرمایا طوبیٰ لک یا ضفدع بہ سبحٰن ربی فرمایا آپنے اے مینڈک تو کتنی
بار دن رات میں میرے خدا کی تسبیح کرتا ہے عرض کیا یا سید المرسلین صلی اللہ علیہ وسلم میں دن رات میں دو لاکھ
بار اپنے خدا کی تسبیح کرتا ہوں تم کو انسان ہو کر اسقدر غفلت ہو فاعتبروا یا اولی الالباب مگر کیوں
نہیں اس وقت بھی اللہ کے نیکنام دیندار بندہ امراء صالحین جلیل القدر ایسے موجود ہیں کہ جنکی ہر وقت
زبان پر سبحان اللہ اور درود شریف جاری رہتا ہے جنکے اسم سامی و اسماء گرامی میں سے جستجو کی تمام
برکت یادداشت اپنی تفسیر میں درج کرتا ہوں اور اپنے نامہ اعمال کو نیکی سے پُر کرتا ہوں چنانچہ حضرت
عالیجناب معلی القاب ممدوح الاوصاف عندلیب گلستان فصاحت بلبل بوستان بلاغت سرو سخن گویان
جہان سراج فصیحان زمان علامہ حکیم منشی غوث محمد خان صاحب نائب عبد النبی سرکار پٹیالہ
خلف الصدق حضرت ممدوح الخطاب فلک کا آفتاب الامراء امیر الہند والاجاہ المخاطب بخطاب
میر منشی عبد النبی خان صاحب بہادر میر منشی ریاست پٹیالہ جنت مرحوم و مغفور مسرور دام اجلالہ
عبد النبی صاحب کی اوصاف بیان نہیں ہو سکتی اللہ اکبر آپ بڑے عالی حوصلہ نیکنام کے صاحبزادہ ہیں - آپ بڑے
لئیق ہیں اور آپکے علم کی لیاقت کا یہ حال ہے کہ کملائے متقدمین و متاخرین کو اپنے کلام معجز
نظام پر شیدا کیا فصاحت و بلاغت کا یہ طرز و انداز ہے کہ لطافت و ملاحت کا اثر برستا ہے
آپکی کلام انوری و خاقانی مائل ہے - آپکے مذاق کلام پر ایک عالم فریفتہ ہے - آپ بڑے نیکنام
عادل - عدل و انصاف آپکا منصف حقیقی کو پسند - مرادوں والے کی طرف نظر فلاح سے
ہر کرمہ آپکے لطف و کرم کا مداح ہے - آپ پابند صوم و صلوٰۃ ہیں ارکان شرع آپ پر ختم ہیں - سچ تو یہ ہے کہ خلق مجسم

ہیں

اس کتاب کی بلفظہ رجسٹری ہوچکی ہے بدون اجازت مصنف اسمیں سے ایک حرف نہیں نکل سکتا

ہیں۔ حضرت اعلیٰ مرتبہ کے دیندار۔ محب رسول اللہ۔ پابند صوم و صلوٰۃ۔ منکسر المزاج۔ بادل۔ مخیر۔ با مروت آدمی ہیں۔
آپ رئیس ابن رئیس آپکا پیدا ہونا ایسا غنیمت ہے فقیر بھی عبدالنبی صاحب کا دل سے شکریہ ادا کرتا ہے
شکریہ یہ ہے یا الٰہی خانصاحب کی عمر دراز خانصاحب کا حشر مع النبیین خصوصاً حضرت محمد رسول
اللہ و الصدیقین و الشہداء و الصالحین کے ساتھ کریو۔ آمین۔ یادش بخیر عندلیب ہزار داستان سخن
گستری طوطی شکرستان معنی پروری۔ سرمست نشہ سخندانی۔ نظر باز شاہد نکتہ دانی۔ غواص محیط
تدقیق آشنائے بحر تحقیق۔ افصح الفصحا ابلغ البلغا حضرت عالیجناب ممدوح الاوصاف بدر الصلحا
افتخار الامرا یعنی **میر منشی عبدالنبی خانصاحب** مرحوم و مغفور طاب اللہ ثراہ و جعل الجنۃ مثواہ
آپکے کمالات لکھنے کی زبان قلم میں کہاں طاقت ہے۔ کلام معجز نظام آپکا ہمہ تن فصاحت و بلاغت تھا۔ نثر ایسی کہ
نظم ثریا اسیر تھی اور نظم ایسی کہ سلک گوہر اس سے شرمسار تھی علاوہ اسکے آپ بڑے دیندار۔ پابند
صوم و صلوٰۃ۔ محب رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم تھے۔ آپ بڑے فیاض دریا دل سیر چشم تھے۔ آپ
کی رفعت شان کے آگے بلندی آسمان کی بھی پست تھی۔ اور دولت و حشمت کے سامنے قارون
بھی تنگدست تھا۔ دامن اخلاق آپکا بڑا وسیع اور کشادہ تھا۔ ارکان مروت آپ پر ختم تھے۔ ریاست پٹیالہ
و نیز ہندوستان میں جو آپنے نام پایا تھا آجتک وہ بات کسیکو میسر آئی۔ آپکو امیر الہند بھی کہا جائے تو بجا ہے
فن طبابت میں آپ یکتائے جہان تھے۔ اور استعداد حکمت میں آپ علامہ زمان تھے شافی مطلق نے
آپکے ہاتھ میں ایسی شفا رکھی تھی۔ جو مریض علاج حضرت سے رجوع لاتا تھا وہ ایک نسخہ میں شفا پاتا تھا
اللہ اللہ آپکی بذلہ سنجیاں اور چہ میگوئیاں ایسی عام پسند تھیں جو آپ ہی پر تمام ہو گئیں۔ آپ بڑے
متواضع منکسر المزاج تھے فقراء اور علماء کے بڑے قدردان تھے۔ حضرت کو میاں بہادر علیشاہ خلیفہ سید بہیک
صاحب رحمۃ اللہ علیہم سے بڑا حسن ظن تھا۔ راقم کو اس بدہ ایاکین روزگار کی خدمت میں نیاز بدرجہ
غایت تھا اور حضرت کی نظر عنایت اور چشم شفقت اس خاکسار پر مرتبہ نہایت تھی **فقیر** بھی اس
عالی منش نیکنام کو دعا خیر سے یاد کرتا ہے یا اللہ میر منشی صاحب مرحوم و مغفور کو ہمیشہ جنت میں خوش رکھیو
حضرت عالیجناب عندلیب گلستان دولت و اقبال بلبل بوستان حشمت و جلال **شیخ علی احمد صاحب**

اس کتاب کی باقاعدہ رجسٹری ہو چکی ہے

بدون اجازت مصنف [illegible]

www.sirat-e-mustaqeem.com

خلف الرشید شیخ چراغ الدین کے ابن شیخ رحیم علی صاحب رئیس اعظم قدیم جبال پورہ ضلع حصار
تحصیل سروا الہتھانہ ٹوہانہ دام اجلالہ۔ آپکی خوبیوں کا حال تحریر میں لانا آب دریا کو پیمانہ سے ناپنا
ہے۔ عالیجناب بڑے نیکنام۔ اللہ تعالے نے آپکو مجموعہ محامد پیدا کیا ہے۔ آپ اعلےٰ درجہ کے دیندار
فیاض۔ متواضع۔ باذل۔ سخی۔ مسکین پرور۔ شریف نواز۔ بڑے دریا دل۔ محب رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم۔ کوئی سائل آپکے دروازہ سے محروم نہیں جاتا ہے۔ شفیق۔ بامروت آدمی ہیں۔
علما و فضلا کے بڑے قدرداں ہیں۔ دامن اخلاق آپکا بڑا وسیع اور کشادہ ہے۔ ہمیشہ سے
طبیعت متواضع و تکریم آمادہ ہے۔ اس نیکنام کا مہاراجہ صاحب والی پٹیالہ سے غمی شادی میں برابر اور
برتاؤ ہے۔ ماشاء اللہ یہ کچھ تھوڑی عزت نہیں موقع نہیں جاتا کہ اس عالی ہمت کا نام نامی
یادداشت اپنی تفسیر میں تحت ابرار و اخیار ذکر کروں اور میں بھی ممدوح موصوف کا دل سے شکریہ
ادا کرتا ہوں۔ یا الٰہی اس نیک نیت حمیدہ خصلت رئیس کو دونوں جہان میں خوش رکھیو
آمین۔ عالیجناب بدر الصلحا صاحب خلق محمدی تابع شریعت احمدی فضل الکلام اشرف
المعظم ملک سیرت فرشتہ صورت افضل الفضلا اکمل الکملا مولانا مولوی عبد الصمد
صاحب تحصیلدار شام دام فیوضہ۔ یہ حضرت عالم باعمل ہیں از حد ماہر ہیں حدیث و
تفسیر میں ایسا کمال بہم پہنچایا ہے۔ کہ آجتک سلف سے ایسا مفسر دیکھا ہے نہ سنا۔ جواہر التحمید
آپ ہی کی تصنیفات میں سے ہے۔ یہ صاحب بڑے دیندار خدا ترس۔ نیکنام رحمدل۔ باذل۔ سخی
پابند صوم و صلوٰۃ۔ متقی۔ مہمان نواز۔ شریف پرور۔ محب رسول اللہ۔ تلاوت قرآن و
اوراد و وظیفہ میں ترک ہوتے نہیں منحصر ہیں۔ آپ بڑے ملنسار۔ منکسر۔ خلیق۔ بامروت۔ بابرکت
شخص ہیں۔ جنکا دم پٹیالہ میں غنیمت ہے۔ فقیر بھی مولانا صاحب کا دل سے شکریہ ادا کرتا ہے
شکریہ ہے طہر اللہ قالبك فی قلوب الابرار وزکی عملك فی عمل الاخیار
حضرت معلی القاب ممدوح الخلائق جناب صاحب ولی محمد خان تحصیلدار راجپورہ دام اقبالہ
جو جو خوبیاں اللہ تعالے نے آپکی ذات بابرکات میں عطا فرمائی ہیں انہیں سے اگر شمہ لکھوں تو کیا

اس کتاب کی بابت حق طبع رجسٹری ہو چکی ہے اعلان بدون اجازت مصنف اصلی کے کوئی نہیں چھاپ سکتا

www.sirat-e-mustaqeem.com

امکان ہے حسن خوبی کو جو میزان نظر میں وزن کیا تو ایک سے ایک کو برتر پایا - آپ بڑے عالیخاندان - نیک طینت - بڑے عالی حوصلہ - اعلے درجہ کے دیندار متقی - پابند صوم و صلوۃ مخیر باخبر آدمی ہیں - خوش عقیدہ - برتاو آپکا عمدہ ہے - شریفوں اور حاجتمندوں سے بڑی فراخ دلی سے پیش آتے ہیں - علماء کی بڑی قدر کرتے ہیں - آپکو ماشاءاللہ علمی لیاقت بہت ہے کیوں نہو یہ حضرت تحصیلدار برادر طولی ہند میر منشی عبدالغنی خان صاحب سابق میر منشی ریاست پٹیالہ مرحوم کے ہیں جنکی یادگار تحریریں نے ایک بڑے فخر سے اپنی کتاب میں ہماری یادداشت لکھی ہے کہ نام نامی کو اقرار ہے تحصیلدار صاحب کا دم غنیمت فقیر بھی ان صاحب موصوف کا دل سے شکریہ ادا کرتا ہے شکریہ ہے یا الہی ان صاحب ممدوح کو دین و دنیا میں سرسبز رکھیو حشر انکا حضرت سید المرسلین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ ہو آمین -

ہمارے رسول صلی اللہ علیہ وسلم پر خدا نے عقل کو ختم کیا

حدیث میں وارد ہے کہ خدا تعالے نے عقل کو سو حصہ پر پیدا کیا اسمیں سے ننانوے حصہ عقل ہمارے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو عطا فرمائے اور ایک حصہ تمام جہان کے حصہ میں دیگئی چنانچہ فقیر بطور نمونہ مشتے از خروارے بیان کرتا ہے عقلمند خوب سمجھینگے - حدیث ایک شخص آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت بابرکت میں حاضر ہوا اور عرض کیا کہ یا رسول اللہ مجھہ میں چار خصلتیں بہت بری ہیں - ایک تو زنا کرنا دوسرے چوری کرنا تیسرے شراب پینا - چوتھے جھوٹھ بولنا - سو ان چاروں چیزوں کا ایکبارگی چھوٹنا مجھہ سے ممکن نہیں - ان چاروں میں سے ایک چیز آپ بتادیں اسکو میں چھوڑ دوں رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ تو جھوٹھ بولنا چھوڑ دے - اسکو اسنے ایک آسان امر سمجھکر مان لیا اور اپنے گھر میں گیا جب رات ہوئی تو ارادہ کیا کہ شراب پیئے اور زنا کرے اسکے دل میں یہ خیال آیا کہ صبح کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہونگا اگر آپ مجھہ سے پوچھینگے کہ آجکی رات تو نے شراب پی یا زنا کیا پھر اگر سچ کہونگا تو فضیحتی ہوگی اور حد شراب اور زنا کی مجھپر جاری ہوگی اور اگر انکار کرونگا

اس کتاب کی بلفظہ رجسٹری ہوچکی ہے ... بدون اجازت مصنف ... کے کوئی شخص نقل نہیں کر سکتا

www.sirat-e-mustaqeem.com

تو جھوٹھا ہوگا آخر ان دونوں چیزوں سے باز آیا اور چھوڑا پھر جب بات بہت آئی سب
لوگ شہر کے سونے میں مشغول ہوئے اسوقت ارادہ چوری کا کیا اسکے ساتھ ہی فی الفور ہی خیال پر
آیا کہ اگر اس صبح رات کا حال مجھسے پوچھینگے پھر مینے اگر اقرار کیا تو میرا ہاتھ کاٹا گیا اور اگر
جھوٹھ بولا اور انکار کیا تو توبہ کے خلاف ہوگا ۔ حاصل کلام اس سے بھی ہاتھ اٹھایا اور صبح کو
رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت بابرکت میں مشرف ہوا اور عرض کیا کہ یا رسول اللہ صلے
صلی اللہ علیہ وسلم آپنے ایسی چیز کی مجھسے توبہ کی جتنی بری خصلتیں مجھ میں تھیں سب چھوٹ گئیں
آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم بھی بہت خوش ہوئے **سبحان اللہ** اللہ نے حضرت کو کیا عقل عطا
فرمائی تھی اللہ نے ایسا نبی عربی ہمکو عطا فرمایا۔ کما قال اللہ جل جلالہ **لقد من اللہ**
علی المؤمنین اذ بعث فیھم رسولا من انفسھم یتلوا علیھم ایتہ و
یزکیھم و یعلمھم الکتب والحکمۃ ط وان کانوا من قبل لفی ضلل
مبین ۵ ترجمہ ایمان والوں پر احسان کیا جبکہ انہیں کا رسول بھیجا پڑھکر سناتا ہے انکو
اسکی آیتیں اور انکو پاک کرتا اور انکو کتاب اور حکمت سکھاتا ہے اور بیشک وہ اس سے پہلے صریح گمراہی
میں تھے **فقیر کہتا ہے** عرب کی جو اسوقت حالت ذلیل و خراب تھی کیسی نہ ہوگی وہ لوگ محض وحشی
جاہل شہوت پرست درندہ خصلت تھے آنحضرت نے انکو آیات الٰہی سناکر تزکیہ کر دیا پر وحشی جاہل
عالم اور اخلاق حمیدہ کا سرچشمہ ہو گیا صحابہ کی تاریخ سے اسکا بخوبی ثبوت ہوسکتا ہے اور پھر انکو
کتاب حکمت سکھا کر تمام بنی آدم کے لئے حکیم اور معلم کر دیا چنانچہ جہاں جہاں صحابہ گئے توحید اور
خداپرستی اور راستبازی کے آفتاب سے ان ملکوں کو منور کر دیا ۔ سبحان اللہ صحابہ اور تابعین اور
تبع تابعین اور انکے چلنے والے تو نور علی نور تھے الحمد للہ **فی زماننا** ایسے ایسے نیک نام عقلمند دیندار
امرائے جلیل القدر صالحین بھی موجود ہیں کہ جنکا نام نامی و اسمائے گرامی میں ایک بڑے فخر کے ساتھ
اپنی کتاب میں درج کرتا ہوں اسلئے کہ اسمائے گرامی کو تفاخر ہے **چنانچہ** حضرت عالیجناب مستطاب
معلے القاب گردوں رکاب فلک انتساب حاتم زماں سکندر دوراں زیب افزائے مسند دولت و

واقبال جلوہ آرا اسے وسادہ مکنت واجلال عالی خاندان صاحب عزوشان الخاطب بخطاب
خان بہادر میر ابراہیم علی صاحب وزیر اعظم ریاست بہاولپور دام اجلالہ وعم فیضہ
جو جو خوبیاں اللہ تعالےٰ نے ذات بابرکات میں عطا فرمائی ہیں بیان کرنا انکا دشوار ہے خان بہادر
بڑے منصف شہرہ داد گستری اور آوازہ رعایا پروری اُن کا چار دانگ گیتی میں بلند ہے - عدل و
انصاف انکا منصف حقیقی کو پسند ہے - ہر ادنے و اعلی کیطرف نظر فلاح ہے ہر کہ و مہ انکے لطف و
کرم کا مداح ہے - ارکان مروت انپر ختم ہیں - آپ بڑے حلیم اور نیک مزاج اور نیک طینیت ہیں - یہ حضرت
بڑے امین متین - سیر چشم - حقیقت میں میر صاحب موصوف بڑے لائق آدمی ہیں - آپنے برٹش
گورنمنٹ کی عمدہ عمدہ خدمات کو اس دیانت - محنت - لیاقت - ارادت سے انجام دیا کہ سینو لوسرور
میں میر صاحب ضرب المثل ہو گئے میر صاحب قابل تعریف ہیں - اللہ تعالےٰ نے مجکو دلی جوش دلایا کہ میں میر صاحب
کا حال اپنی کتاب میں تبقائے یادداشت لکھوں - عالیجناب کا دم ہندوستان میں غنیمت ہے - آپ ابرار الابرار
ہیں - یہ صاحب بڑے فیاض - دریا دل - اعلے درجہ کے متقی - پابند فریضہ محب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
بڑے شریف پرور علماء فضلاء کی بڑی عزت کرتے ہیں آپکی لیاقت کا یہ حال ہے کہ آپکے محاورات نازک
سنے ہوئے دلبران خجل اور مضامین پاکیزہ سے مزاج لطیفان منفعل - بہر حال میر صاحب کا دم غنیمت ہے اصل تو
یہ ہے کہ ایسوں ہی سے زیب و زینت اسلام ہے فقیر بھی وزیر صاحب ممدوح کا دل سے شکریہ ادا کرتا ہے
شکریہ یہ ہے اللھم اختم بالخیر واحشر مع النبیین خصوصًا محمد رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم وآل عبا وصحابہ وتابعین وتبع تابعین - آمین - یا اللہ میر صاحب
کو دنیا میں ہر بلا سے محفوظ رکھ اور خاتمہ بالخیر کر اور حشر کیا جائے نبیوں خصوصًا محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم اور آل عبا اور صحابہ اور تابعین اور تبع تابعین کے ساتھ آمین **حضرت جامع صفات**
پسندیدہ مجمع اوصاف حمیدہ یگانہ عماید روزگار رجسٹرار آئین شہر و دیار خورشید آسمان دولت
وحشمت مہر سپہر خلق و مروت فیض بخش فیاض زمان میاں **نظام الدین صاحب** وزیر ریاست
پونچھ دام اقبالہ وعم فیضہ - وزیر صاحب بڑے حامی سلام ہیں - آپ سے اہل اسلام اور اسلام کو

اس کتاب کی بلفظہ رجسٹری ہو چکی ہے رجسٹری بدون اجازت مصنف اسمیں سے ایک حرف بھی نقل کرسکتا

بڑی تقویت ہے آپ کے دم سے ایک انجمن حمایت اسلامیہ پونچھ قایم ہوئی ہے آپکا برتاؤ صحابہ کرام اور تابعین و تبع تابعین کا سا پایا جاتا ہے یہ حضرت بڑے اعلیٰ درجہ کے مشہور متقی ۔ دیندار محب رسول اللہ صلعم متواضع منکسر المزاج ۔ خادم علماء و مساکین ہیں ۔ پابند فرائض ۔ عالی نسب ۔ دامن اخلاق آپکا بڑا وسیع اور کشادہ ہے ہمیشہ سے طبیعت تواضع و تکریم آمادہ ہے ۔ بڑے دیانتدار امین ۔ رحمدل خدا ترس ۔ غرض جو جو خوبیاں صلحا سلف و خلف کے ساتھ مخصوص تھیں وہ تمامہ حضرت کی ذات بابرکات میں موجود ہیں ۔ وزیر صاحب موصوف کا دم پنجاب میں بسا غنیمت ہے ۔ سچ تو یہ ہے کہ آپکی ذات سے اسلام کو رونق ہے **فقیر** بھی فدوی ممدوح کا دل سے شکریہ ادا کرتا ہے ۔ **شکریہ** یہ ہے یا اللہ انکو دو جہان میں سرخرو رکھیو اور حشر انکا و توفنا مع الابرار کریو ۔ سلہ

حضرت عالیجناب حکمت مآب حکیم و ڈاکٹر **سبحان علی صاحب** متعینہ شفاخانہ اکبرآباد عمہ فیضہ اللہ تعالے نے آپکو ایک مجموعہ محامد پیدا کیا ۔ آپ بڑے عقیل و دانا ہیں اللہ تعالے نے ڈاکٹر صاحب کو وہ دانائی کہ خزانہ غیب سے عطا فرمائی ہے کہ حضرت قرآن سے ڈاکٹری ثابت کرتے ہیں ذلک فضل اللہ یوتیہ من یشاء یہ اللہ کا فضل ہے جسکو چاہے عنایت کرے ۔ ڈاکٹر صاحب بڑے اعلے درجہ کے مشہور دیندار ہیں ۔ اور محب رسول خدا ہیں ۔ بڑے منکسر المزاج ہیں ۔ اللہ تعالے نے آج آپکو لائق کیا ہے ۔ خلق آپکا اس درجہ بڑھا ہوا ہے کہ ادنے مریض سے بھی ہمہ تن ملتفت ہو جاتے ہیں ۔ آپ چاند سر کے رئیس ہیں ۔ علماء فضلا کے آپ بڑے قدردان ہیں جنکا دم اکبرآباد میں غنیمت ہے **فقیر** ڈاکٹر صاحب کا دل سے شکریہ ادا کرتا ہے **شکریہ** طمس اللہ قلبک فی قلوب الابرار و ذکی عملک فی عمل الاخیار **حضرت** جناب سید سندی اولاد علی آل نبی **شیدہ گردید صاحب** خلق الصدق حضرت بدر الصلحاء **میر قاسم علی صاحب** مرحوم و مغفور میر و دام اجلالہ ۔ میں سید صاحب کی خوبیاں بیان نہیں کر سکتا ہوں جو جو اللہ تعالے نے ذات بابرکات میں خوبیاں عطا فرمائی ہیں جس نے بھی کو جو میزان فکر میں وزن کیا ۔ تو ایک سے ایک کو برتر پایا ۔ آپ بڑے عقیل اور متقی سخندان سخنور سخن سنج آدمی ہیں ۔ کونسل کو سید موصوف

سلہ ۔ ... ریاست داری میر ... نے انکو دو ... نشدہ بعد انتقال ... سکو بھی ... ریاست داری میر ... اسلام ... شیعہ ... نقیں ... باقی ہیں

اس کتاب کی بلفظہ رجسٹری ہو چکی ہے بدوں اجازت مصنف امیر سے ایک حرف شیر نکل سکتا

www.sirat-e-mustaqeem.com

کالکھ خیال ہوا کہ سید صاحب ایسے متقن آدمی ہیں اور محرر و نئیں میں ہیں جسوقت راجہ صاحب باختیار خود
ہوئے اُسیوقت خیال ہوا کہ سید صاحب بڑے لائق اور متقن آدمی ہیں انکو تحصیلداری پٹیالہ کا کیا کیوں
نہ ہو قدر جوہر جوہری ہی انمیا شد بار اند بیشک صاحب ممدوح قابل تعریف ہیں اسلئے میں بہی نام نامی
ایک بڑے فخر سے اپنی کتاب میں تحت ذکر ابرار بقای یادداشت ذکر کرتا ہوں آپ بڑے دوست پرور
نیکنام آدمی نیکی پسند ۔ برتاو عمدہ ۔ حضرت نبور کے رہنے والے محلہ گڑہی میں آپکا ورود لیت
ہے ۔ یہ صاحب بڑے فیاض ۔ عالی ہمت ۔ باذل ۔ پابند صوم وصلوۃ ۔ بڑے دیندار مومنین میں
سے ہیں ۔ آپکے کلام میں بڑا مذاق ہے ۔ سودا کو رشک سخن ہے جنہوں ۔ اور بہر انکی کلام بلاغت
نظام سے سرنگوں ۔ علماء فضلا کے آپ بڑے قدردان ہیں بہرحال آپکا دم نبور میں بسا غنیمت ہے
فقیر بہی تحصیلدار صاحب کا دل سے شکریہ ادا کرتا ہے **شکریہ یہ ہے** طہر اللہ قلبک فی
قلوب الابرار و زکی عملک فی عمل الاخیار ۔ **یادش بخیر** میر صاحب کے والد ماجد
حضرت میر قاسم علی صاحب طاب اللہ ثراہ وجعل الجنۃ مثواہ آپ بڑے نیکی پسند مشہور متقی
تہے ۔ مزاج میں نہایت رحم تہا فقراء علماء سے خوشی سے ملتے تہے اسلئے میر صاحب کا نام شاہ گرد مشہور کہا
چونکہ حضرت میر صاحب مرحوم کو سید صاحب موصوف سے بہت الفت تہی ۔ اس جوش محبت میں شاہ گردیز
کہا کرتے تہے ۔ میر صاحب اسی نام سے مشہور ہوگئے راقم کو میر صاحب مرحوم کی خدمت میں نیاز زبدہ صاحب
تہا ۔ انکی بہی نظر عنایت اور چشم شفقت اس خاکسار پر مرتبہ نہایت تہی ۔ یا الٰہی میر قاسم شاہ مرحوم
کو ہمیشہ جنت میں خوش رکھیو ۔ **گلدستہ** حدیقہ دولت بلبل چمن حشمت مہر سپہر جاہ و ثروت
ماہ برج عظمت کوکب چرخ اجلال خورشید گردون اقبال عالی مرتبت والا شان حضرت معلی القاب
ممدوح الخطاب **نواب اکرام علی خان صاحب** خلف الصدق نواب فیض محمد علیخان صاحب بہادر
بہا سو دام اقبالہ ۔ جو جو خوبیاں اللہ تعالے نے انکی ذات بابرکات میں عطا فرمائی ہیں نہیں ہے
اگر ایک شمہ لکھوں تو کیا امکان ہے حسن خوبی کو جو میزان فکر میں وزن کیا ایک سے ایک کو برتر
پایا ۔ جو خصلت ہے مطبوع طبایع جہان ہے ۔ انکی رفعت شان کے بلندی آسمان کی پست اور ردو لیت

اس کتاب کی بلفظ رجسٹری ہو چکی ہے حشمت بدون اجازت مصنف کسی کو طبع کا حق نہیں ہے

حشمت کے سامنے قاروں تنگ دست ہے۔ اخلاق میں یہ تن خلق کہوں تو بجا ہے۔ مروت میں
مروت مجسم لکھوں تو زیبا ہے۔ یہ نیکنام نیک طینت نیکی پسند۔ نیک مزاج۔ عدیم المثل۔ نرم طبیعت۔
سیر چشم۔ سعادتمند نواب نبیرہ حامی اسلام جو ایک بے مشہور متقی۔ اعلے درجہ کے دیندار اعنی نواب
ممدوح الخطاب بدر العلما نواب فیض علیخانصاحب بہادر رئیس پہاسو کے ہیں۔ یہ عالیجناب
اس عنفوانی سی عمر میں بڑے دیندار پابند صوم و صلوۃ ہیں جوان صالح بھی انہیں کو کہنا چاہیئے
آپ اعلے درجہ کی خلیق ہیں۔ محب رسول خدا ہیں علماء کے آپ بڑے قدر دان ہیں۔ کیوں نہو۔ آپکے
اتالیق ہمارے معزز معتقد دوست مولانا مولوی **محمد سلیم صاحب** ہیں جو حضرت بڑے نیک
خصلت متقی ہیں۔ یہ آپکی ہی فیض صحبت کی برکت ہے کہ اس عمر میں نواب صاحب کے مزاج میں اسقدر
اتقا ہے۔ فی زمانا نواب صاحب ممدوح علیگڈہ مدرسہ سید احمد صاحب میں پڑھتے ہیں اور آپکے
دادا حضرت نواب فیض علیخاں صاحب بہادر بسبب غلبہ محبت آپکے پاس رہتے ہیں ہم بھی ان سے دعا
کرتے ہیں کہ اللہ تعالے نواب صاحب کو علم میں پاس کرے۔ خداوند کریم نے مجکو ایک دلی جوش دلایا کہ آپکا
نام نامی اپنی کتاب میں تحت صالحین بقا سے یادداشت درج کردوں کہ اس نام نامی کو بقا رہے
بہرحال نواب صاحب کا دم ہندوستان میں غنیمت ہے **فقیر** بھی نواب صاحب موصوف کا دل سے
شکریہ ادا کرتا ہے یا الٰہی نواب صاحب کی عمر طویل ہو اور دشمن ذلیل ہوں۔ **حضرت** عالیجناب
معلے القاب عالیجناب نداں فیاض زماں **مہربانعلی خانصاحب** ڈپٹی انسپکٹر خلف الرشید جناب خانصاحب
نواب علیخاں مرحوم و مغفور میرور لونوی دام سرسترہ۔ خانصاحب بڑے نیکنام۔ عالی نسب
پابند فرائض۔ بڑے مخیر۔ فیاض۔ باذل۔ خداترس۔ رحمدل۔ صادق الوعد۔ نیک طینت
نیک نیت۔ متواضع۔ امین۔ متین۔ سیر چشم۔ محب رسول خدا۔ جوان صالح۔ آپ ماشاء اللہ
نہایت خوشرو۔ اور وجیہ ہیں۔ بڑے ملنسار۔ مہمان نواز۔ شریف اور شریف پرور۔ بڑی با مروت
آدمی ہیں فقرا اور علماء کو بہت دوست رکھتے ہیں اور تواضع سے پیش آتے ہیں۔ بہرحال خانصاحب
موصوف کا دم غنیمت ہے۔ **فقیر** بھی آپکا دل سے شکریہ ادا کرتا ہے **شکریہ** یہ ہے کہ

قلبك فی قلوب الابرار وذکر عملك فی عمل الاخیار - ۵

دربیان فضائل پوری امام حسین علیہ السلام

ان فی الجنۃ نہرٌ لکنا لمحمدٍ و علیا و فاطمۃ و الحسنین ترجمہ ایک نہر دودھ کی ہے
جنت میں واسطے محمدؐ اور علیؑ اور فاطمہؑ اور حسنینؑ کے

✦ اشعار ✦

حقا کہ عجب رتبہ سبط نبی ہے ٭ کیا خالق اکبر نے شرافت اُسے دی ہے ٭ ہے فاطمہ ماں نانا نبی باپ علی ہے
بچپن سے وہ مقبول جناب احدی ہے ٭ جبریل سوا کیا کوئی اس راز کو جانے ٭ جس شے پہ پہنا ہے وہی بھیجی ہے خدا نے
درگاہ الٰہی میں یہ تھی عزت و توقیر ٭ اٹھتی جو بہر طاعت کی لئے مادر دلگیر ٭ جبریل سے فرماتا تھا یہ مالک تقدیر
جھولے کو جھلاتو کہ بچپن ہو شبیر ٭ زہرا کے پسر سے کوئی پیارا نہیں ہمکو ٭ ایذا اُسے ہو وے یہ گوارا نہیں ہمکو
کیا رتبہ ہے جبریل نے جھولے میں جھولایا ٭ اور فاطمہ نے سینۂ اقدس پہ سُلایا ٭ جو ناز کیا شیر خدا نے وہ اٹھایا
اللہ کے محبوب کے کاندھے پہ چڑھایا ٭ یہ لطف و کرم تھا یہ عنایت تھی خدا کی ٭ مقبول وہیں ہوگئی جس وقت دعا کی

فقیر کہتا ہے اللہ تعالےٰ نے آل عبا کو کیا عالی مرتبہ بخشا ٭ **فقیر** کہتا ہے اُسکو ایمان نصیب نہیں ہے، جو آل عبا کو دوست نہیں کہتا الحمد للہ فی زمانا بھی ایسے ایسے اللہ کے بندے دیندار مومنین اولاد علی آل نبی امرائے جلیل القدر ابرار و اخیار میں سے موجود ہیں کہ جنکا جان و مال آل عبا پر فدا ہے اُن حضرات عالی ہمت کے نام نامی اسمائے گرامی تحت ذکر آل عبا بہت خوشی اور فخر سے اپنی کتاب میں بغائے یادداشت درج کرتا ہوں - اپنے نامہ اعمال کو سعادت سے پر کرتا ہوں چنانچہ نواب مستطاب معلے القاب مسند آرائے عز و جلال جلوہ افزائے چہار بالش تمکنت و اقبال فخر خاندان شرف و دودمان راجہ باقر علیخاں صاحب عباسی سی آئی ای بہادر رئیس پنڈراول ضلع علی گڈہ دام اقبالہ - انکی عدالت گستری اور رعایا پروری نے نام نوشیرواں کا مٹا دیا اور سخاوت اور بلند حوصلگی نے قصہ حاتم کا جہان کے دلوں سے بھلا دیا - ابر نیساں انکی گہر باری سے عرق آلود انفعال ہے اور دریا انکے جود و کرم سے مالامال ہے - کوئی سائل محروم نہیں جاتا ہے - اوصاف حمیدہ بیرون از حد تحریر اور اخلاق پسندیدہ آپکے خارج از تقریر ہیں - راجہ صاحب بہادر اعلے درجہ کے مشہور دیندار مومنین میں سے ہیں - پابند صوم و صلوٰۃ صاحب دل - نرم طبیعت - رحمدل - خدا ترس - علماء و فضلاء و حکما کے

اس کتاب کی بلفظہ رجسٹری ہو چکی ہے بدون اجازت مصنف کے کوئی صاحب اسکو طبع نہ فرمائیں

کی بڑے قدردان۔ چنانچہ میر صاحب موصوف نے ایکہزار روپیہ مدرسہ طبیہ حمیدیہ میں مرحمت فرمایا۔
دامن اخلاق آپکا بڑا وسیع اور کشادہ ہے۔ بڑے محب آل عبا ہیں۔ بہرحال راجہ صاحب ممدوح کا دم ہندوستان
میں غنیمت ہے فقیر بہی عالیجناب کو دل سے دعا دیتا ہے۔ یا الٰہی راجہ صاحب بہادر کو قیامت تک سلامت
رکہیو۔ اور حشر آل عبا کی ساتھ کریو۔ آمین۔ رفعت و عوالی مرتبت حضرت عالیجناب میر محمد علی صاحب
خلف الرشید حضرت بدر الصلحا افتخار الامرا منشی [illegible] علی صاحب مرحوم و مغفور میر و وکیل کمشنری
دہلی دام اقبالہ۔ آپ بڑے متقی نیکی پسند پابند صوم و صلوٰۃ۔ انکو ہمیشہ پردہ شرم بہت ہے۔ امین
دیانتدار عادل۔ باخبر آدمی ہیں۔ آپ سید [illegible] ہیں۔ محب [illegible] ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے
آپکو مجموعہ محامد پیدا کیا ہے۔ شگفتہ المزاج۔ متواضع۔ شریفوں اور حاجتمندوں کے ساتھ بڑی فراخ
دلی سے سلوک ہوتے ہیں۔ نماز چاشت۔ اشراق۔ تہجد ہمیشہ ادا کرتے ہیں۔ کلمۃ الخیر کے کہنے اور
لکہنے میں دریغ نہیں کرتے۔ آج ماشاءاللہ جو بات آپکو حاصل ہے شاید کسیکو نصیب ہووے۔ یہ حضرات
بڑے عالی نسب اور ذی اقتدار ہیں۔ بہت بڑا آبا و اجداد سے [illegible] کو میر صاحب موصوف نے چہوڑا اور وہاں
کی رعایا [illegible] ہیں۔ آپ [illegible] اول ہی۔ بہر عالیجناب سرکار پٹیالہ
کی طرف سے وکیل کمشنری دہلی کے ہیں۔ [illegible] جسکا بیان نہیں ہو سکتا ہے
ہمارے حضرت وکیل [illegible] امیر ہیں۔ انکے [illegible] خلیق ہیں۔ راقم کو اس بندہ کمین
روزگار کی خدمت میں [illegible] اور چشم شفقت اس خاکسار پر بہت ہی
ہے بہرحال [illegible] کا دم غنیمت ہے فقیر بہی وکیل ممدوح کا دل سے شکر ادا کرتا ہے
شکریہ [illegible] طاہر اللہ قلبک فی قلوب [illegible] ذی علم [illegible] الاخیار جامع صفات
پسندیدہ مستجمع [illegible] حضرت میر صاحب منشی غلام شبیر صاحب دام اجلالہ۔ اوصاف
انکے خارج از تقریر و تحریر ہیں۔ آپ بڑے پرہیزگار متشرع پابند فرائض تہجد گذار۔ از
عشاق رسول خدا۔ [illegible] صحبت [illegible] زہد و تقویٰ بدرجہ غایت ہے اور خلق [illegible]
نہایت ہے۔ حدیث و تفسیر و مسائل [illegible] مطالعہ میں رہتے ہیں۔ اعلیٰ درجہ کے [illegible] امین۔

زمانہ خورد۔ آپ بھی بڑے عالی خاندان اہل سادات عظام میں سے ہیں گھر آپکا قصبہ منور علاقہ سہر کے
بعنایت الٰہی ریاست پٹیالہ میں بصیغہ محرران ملازم ہیں۔ حضرت کی تعیناتی بہمارمعز ز مقتدر رفعت
و عوالی مرتبت میر محمد علی صاحب وکیل کمشنری دہلی کے پاس ہے۔ نیاز مند کو بھی منشی صاحب کی خدمت میں
نیاز حاصل ہے یا الٰہی منشی صاحب کو دو جہان میں خوش رکھیو۔ آمین حضرت صاحب خلق محمدی
تابع شریعت احمدی افضل الکرام اشرف العظام ملک سیرت۔ فرشتہ صورت عالی جناب میر منا علی
صاحب ناظم نارنول علاقہ پٹیالہ دام اجلالہ۔ آپکی اوصاف میں نہ بانکو طاقت تقریر ہے نہ قلم کو
یارائے تحریر ہے۔ میر صاحب بڑے نامور۔ نیکنام۔ متقی مشہور متقی۔ پابند صوم وصلوۃ سخیر
فیاض مسکین پرور۔ سید سندی پایہ ہمت آپکا بلند۔ سلوک آپکا حق کو پسند۔ حضرت چشمۂ فیض
ہیں۔ شعر۔ مدح تیری کیا کروں اے زینت ہندوستاں ٭ کشور تقریر میں گویا ہیں میری زباں
ماشاء اللہ علمی لیاقت آپکو بہت ہے آپکی شیریں زبانی میں لطف کلام جامی ہویدا ہے۔ کلام سعدی
انکے خوان فیض کے نمک خوار۔ حضرت کی کلام مذاق پر ایک عالم فریفتہ ہے۔ دامن اخلاق آپکا بڑا وسیع
او کشادہ ہے۔ طبیعت ہمیشہ تواضع و تکریم آمادہ ہے باجود والی کمالات کے مزاج میں عالیجناب کے
نہایت عجز و انکساری ہے یہی مقتضا دینداری ہے۔ بہر حال آپکی ذات فی زمانہ بہت غنیمت ہے سچ تو یہ ہے
کہ ایسوں ہی سے اسلام کی زینت ہے فقیر بھی میر صاحب ممدوح کو دل سے دعا دیتا ہے یا الٰہی ناظم صاحب کو دو جہان
میں سر سبز کریو اور حضرت کا حشر آل عبا اور ائمہ اثنا عشر مع النبیین والصدیقین والشہداء والصالحین
کے ساتھ ہو۔ آمین۔

دربیان مصائب امام حسین علیہ السلام

حدیث میں وارد ہے کہ جسوقت حضرت فاطمہؑ کے گھر سے حضرت امام حسینؑ کے رونے کی آواز آتی تھی
تو حضرت سید المرسلین صلے اللہ علیہ وسلم حضرت بی بی فاطمہؑ کے گھر کا طواف کیا کرتے تھے اور فرماتے تھے کہ اے بیٹی
فاطمہ حسینؑ کا رونا مجکو بے چین کرتا ہے اللہ اللہ حضرت کی روح کو اُسوقت کیا صدمہ ہوا ہو گا کہ جسوقت
امام علیہ السلام گھوڑے سے زمین کربلا میں گرے اور ایکہزار ۵۱ زخم آپکے جسم اطہر پر تھا اور شمر ملعون نے

www.sirat-e-mustaqeem.com

چاہا کہ سر اقدس تن اطہر سے جدا کرے اسوقت تمام اہلبیت سر و پا برہنہ خیموں سے نکل پڑے اور بیقرار
ہو گئی اب کہاں کا پردہ ہے ہمارے امام مظلوم کا اب وقت اخیر ہے روتے پیٹتے افتاں خیزاں مقتل حسین میں قریب
پہنچکر کہنے لگے اے شمر لعین خدا کی واسطے اس سینہ گنجینہ اقدس سے اتر جا واللہ ہمارے حضرت میں کچھہ باقی نہیں رہا
اللہ اللہ ہمارے امام مظلوم اب تو کوئی دم کے مہمان ہیں خدا کی لیے ہمارے روبرو تو اس سینہ اقدس پر مت بیٹھہ
اتر جا اسوقت حضرتکو زخموں سے بڑا صدمہ ہے **راوی** لکھتا ہے کہ تمام اہلبیت اسکی منتیں کرتے تھے
کہ تو ذرا سینہ اقدس سے اتر جا ہم مل لیویں مگر وہ بیحیا انکی عاجزی کرنے پر کچھہ خیال ہی نہیں کرتا تھا اور اہلبیت
کمال منتیں کرتے تھے کہ خدا کی واسطے اے شمر ہم سبکے پر رحم کر ہم قابل رحم ہیں ہمارے سید مظلوم کو مت
شہید کر تجھکو خوشی تمام ہم سب کو اجازت دیتے ہیں کہ ہم سبکو قتل کر دے مگر ہمارے امام مظلوم کو
مت تکلیف دے لکھا ہے کہ اسوقت حضرت امام نہایت ضعف میں تھے آپکے کان میں جبکہ یہ عاجزی
کرنا اہلبیت کا پہنچا آپکا یہ حال تھا کہ منہ سے نہیں بول سکتے تھے پیاس کی اسقدر تکلیف تھی کہ
حضرت امام علیہ السلام کی زبان میں بدرجہ غایت لکنت تھی بولا نہ جاتا تھا اسوقت حضرت امام
علیہ السلام نے رو با سماں کیا اور آسمان کیطرف دیکھکر ایک آہ کی اور حسرت کی نگاہ سے اہلحرم
کیطرف دیکھکر رو پڑے۔ وہ وہ حسرتیں دل میں بھری ہوئی تھیں مگر کہہ نہ سکتے تھے۔ آپنے اسوقت
آنکھیں کھولیں اور آسمان کو دیکھکر رو پڑے آپ میں اسوقت اسقدر طاقت نہ تھی کہ آپ ہاتھہ سے
اہلبیت کو اشارہ کرتے اور منہ سے کچھہ فرماتے یا آنکھہ سے اشارہ کرتے کہ آپ یہاں پر کیوں آئے
راوی کہتا ہے کہ آپکا اسوقت یہ منشا تھا کہ اہلبیت کو کہتے کہ تم خیمہ سے نکلکر یہاں پر کیوں
آئیں تم نے برا کیا مگر بسبب شدت پیاس کچھہ کہہ سکے آسمان کیطرف نظر حسرت سے دیکھتے تھے اور
رو رہے تھے اسوقت اہلبیت شمر ملعون سے کہتے تھے کہ اے شمر ہم تمام اپنے عزیزوں اور انصار کا خون
اللہ کے واسطے معاف کرتے ہیں مگر اسوقت ہماری تین آرزوئیں بر آجائیں پھر جو تیرا جی چاہے وہ کرنا تو
اچھی طرح سے جانتا ہے کہ یہ سید مظلوم جناب سید المرسلین کا لاڈلا ہے اور فرزند علی اور
لخت جگر فاطمہ کا ہے کیا تجھے نہیں معلوم کہ یہ ہمارا وارث ہے بخدا ذرا تو اس سینہ گنجینہ اقدس سے

اس کتاب کی بلفظ رجسٹری ہو چکی ہے

بدون اجازت مصنف اسمیں سے ایکحرف بھی نہ نکلنا

www.sirat-e-mustaqeem.com

ہماری تین آرزوئیں ہیں اول تو یہ آرزو ہے کہ قبل حلقت گلو کے یہ وقت امام کا آخر ہے
شاید پھر ہماری ملاقات ہو یا نہو۔ ہم اس گلے اطہر سے جو کہ بوسہ گاہ جناب سید الشہداء ہے بوسہ لے لیں تا کہ
ہماری تمنائے دلی بر آوے اور تمام غم غلط ہو جاویں دوسری تمنا ہماری یہ ہے کہ ہمکو اسقدر مہلت
دے کہ کسیطرح کچھ پانی بہم پہنچا دیں اور چہرۂ انور پر چھڑکیں۔ شاید کہ ہمارے سید مظلوم کو اس سے کچھ
فرصت پہنچے اور بحالت غشی سے افاقہ ہو جاوے تا کہ ہمکو کچھ وصیت کریں اور ہم مراتب نیاز ان سے
پوچھ لیں تیسری تمنا یہ ہے کہ ہمارا ایسا نازنین امام جو آغوش فاطمہ میں پلا ہو اور انکا پیارا لاڈلا ہو
زخم جسم اطہر پر ہوں ایسا شخص اس دھوپ و حرارت آفتاب میں اس ریگستان گرم جو مثل برادۂ آہن
کے ہے پڑا ہو۔ اسلئے ہم تجھ سے اجازت چاہتے ہیں کہ اپنی چادر جسم اطہر پر سایہ کر دیں اور زخموں پہ
پٹی باندھ دیں تاکہ ذرا سا کچھ آرام فرمائیں۔ کیونکہ یہ وقت اخیر جان کندنی کا ہے اور یہ وقت
بڑا سخت ہوتا ہے۔ اور ہمدردی اسوقت عزیز و اقارب کی ضروریات سے ہوتی ہے۔ ہم فرزند
ہو کر اس جان زار سے ٹکڑے پر نثار ہو جاویں مگر شمر ملعون نے عاجزی اہلبیت پر کچھ خیال نہ کیا اسی حالت
میں روبروئے اہلبیت کے گلے اطہر پر خنجر پھیر دیا۔ روح پرواز ہو گئی۔ انا للہ و انا الیہ راجعون
الحمد للہ کہ اس زمانہ میں بھی اللہ کے بندے مومنین و دیندار جاں نثار آل عبا و اولاد علی و آل نبی و نیز
محبان اہلبیت ایسے ایسے مرد صالحین جلیل القدر میں سے موجود ہیں کہ جنکے نام نامی میں ایک
بڑے فخر سے اپنی کتاب میں درج کرتا ہوں یا رب انکو ہمیشہ بقا رہے چنانچہ عندلیب شاخسار فصاحت
بلبل بستان بلاغت سرآمد سخن گویان جہاں سرتاج فصیحان دوران حضرت نواب معلے القاب
جناب نواب سید سلطان مرزا صاحب بہادر آنریری مجسٹریٹ دہلی دام اقبالہ
انکے کمالات کا اندازہ ظرف خیال سے بیرون اور حیطۂ شمار سے افزوں ہے۔ آپ بڑے
نیک نام۔ پاک طینت۔ نیک مزاج عدیم المثل۔ از عشاق رسول خدا۔ و جاں نثار آل عبا۔
امین متین۔ دیانتدار۔ متقی۔ سید سندی باخبر آدمی ہیں۔ کلمۃ الخیر کہنے اور لکھنے
سے درگذر نہیں کرتے ہیں اس حدیث پر آپکا خیال رہتا ہے حدیث فرمایا علیہ السلام نے

www.sirat-e-mustaqeem.com

من ستر مسلمًا سترہ اللہ فی الدنیا والاخرۃ ومن یسر علی معسر یسرہ اللہ علیہ
فی الدنیا والاخرۃ واللہ فی عون العبد ما کان العبد فی عون اخیہ **ترجمہ** جسنے
پردہ ڈھانکا کسی مسلمان کا یعنی اُسکا عیب چھپایا پردہ ڈھانکیگا اللہ تعالیٰ اُسکا دنیا و آخرت میں اور
جسنے آسانی کی کسی تنگدست پر آسان کریگا اللہ تعالیٰ مصیبت اُسکی دنیا و آخرت میں اور اللہ تعالیٰ
بندہ کی مدد میں ہے جبتک کہ بندہ اپنے بھائی کی مدد میں ہے ذالک فضل اللہ یؤتیہ من یشاء۔
نواب صاحب بڑے سچے مسلمان دیندار صادق الوعدہ اور بامروت آدمی ہیں۔ شریفوں اور حاجتمندوں
سے بڑی فراخ دلی سے سلوک ہوتے ہیں یہ حضرت رئیس ابن رئیس نامدار خلق و ہمت میں انتخاب
حلم و مروت میں لاجواب۔ علم میں استعداد کامل ہے سرکار سے عہدہ آنریری مجسٹریٹی حاصل ہے جو آج دہلی بھر
میں ما شاء اللہ بات آپکو حاصل ہے شاید کسی اور کو نصیب ہو جنکا دم دہلی میں مغتنمات میں سے ہے
فقیر بھی نواب صاحب ممدوح کو دل سے دعا دیتا ہے یا الٰہی نواب صاحب کو دو جہان میں سرخرو
رکھیو۔ اور حشر آپکا آل عبا مع النبیین ہو۔ آمین۔ حضرت عالیجناب افتخار الامرا امیر
افضل حسین صاحب خلف الرشید حضرت امیر الامرا امیر امداد علی صاحب سابق حاکم عدالت صدر مرحوم
مغفور سرور طاب اللہ ثراہ وجعل الجنۃ مثواہ۔ قلم کو طاقت نہیں کہ انکے اوصاف حمیدہ سے
ایک حرف لکھے زبان کو یارا نہیں کہ انکے محامد بیان کرسکے ایک لفظ کہے۔ قسام ازل نے
صاحب ممدوح کو مجموعہ محامد پیدا کیا ہے میر صاحب نے اس چھوٹی سی عمر میں وہ لیاقت پیدا کی کہ منصب
صدارت سرکار سے حاصل ہے طبیعت داد دہی عدل گستری کیطرف ازحد مائل ہے۔ آپ بڑے
نیکنام جوان صالح۔ اعلے درجہ کے دیندار پابند صوم و صلوٰۃ۔ با دل سخی۔ بامروت آدمی
ہیں محب آل عبا۔ ریاست پٹیالہ کی تقدیر اچھی تھی کہ یہ بزرگ بڑے لائق اور خوش اخلاق حاکم
صدر عدالت ہیں دامن اخلاق آپکا بڑا وسیع اور کشادہ ہے اللہ اکبر میر صاحب ممدوح بڑے باپ کے بیٹے
ہیں جنکا دم فی زماننا ریاست پٹیالہ میں غنیمت ہے۔ اصل تو یہ ہے کہ ایسوں ہی سے اسلام
کی زینت ہے فقیر بھی حضرت حاکم عدالت صدر کا دل سے شکریہ ادا کرتا ہے۔ طہر اللہ قلبہ

اس کتاب کی بلفظہ رجسٹری ہو چکی ہے ق بدون اجازت مصنف اسمیر سے ایکو شائع کرنیکا حق نہیں

www.sirat-e-mustaqeem.com

فی قلوب الابرار وذکی عملات فی محل الاخیار بادش بخیر حضرت میر صاحب کی والد بزرگ
کے رکن اعظم اور ریاست کی قدیم الخدمت میر امداد علی صاحب حاکم صدر عدالت مرحوم و مغفور بڑے رتبہ کے آدمی تھے
کرنیلی عدالت کے آگے شیر بھی بزدل تھے۔ جب میر صاحب نے قضا کی تو مہاراجہ صاحب نے قدر دانی قدیم
پروری فیض رسانی۔ کرم گستری بندہ نوازی۔ انصاف پروری کی دریا بہادیئے یعنی بجرد استماع خبر مرگ
شاہانہ غمگساری فرما کر ایک شاہانہ روز دفاتر کے ساتھ کچہری گھڑیال گزشتہ توپ کو بھی بند رکھا اور بڑے
خاوندی میر صاحب مرحوم کی لائق فرزند میر تفضل حسین صاحب کو بجائے باپ کی صدر عدالت کا مستقل حاکم
مقرر کیا۔ اس تقرر کو نہ صرف پٹیالہ نے پسند کیا بلکہ تمام ہندوستان نے اس پر واہ واہ کیا۔ یہاں تک
میں نے بھی بڑی خوشی سے آپکا حال برائے یادداشت اپنی کتاب میں لکھا کہ نام نامی کو بقا رہے۔ ہم دعا
کرتے ہیں کہ آپ اس عدل و داد کے ساتھ صد ہا سال سلامت رہیں۔ اور اللہ تعالیٰ میر صاحب مرحوم
کو ہمیشہ جنت میں خوش رکھے۔ یارب ایسے نیک ناموں کا پیدا ہونا بہت مشکل ہے کہ ہماری ملک
قیصر ہند کو بھی یہ حسرت رہی کہ میں نے میر صاحب مرحوم کو نہ دیکھا کہ کیسا عالی ہمت آدمی تھا میر صاحب مرحوم کے
کابل کے حالات جو گورنمنٹ کے ملاحظہ سے گذرے تو حضرت مغفور کی جوانمردی سے ششدر رہ گئے
میں نے بھی ایک بڑی خوشی کے ساتھ میر صاحب مرحوم کا حال صفحہ ۱۳۸ میں لکھا ہے۔ کیا معلوم تھا کہ
حضرت ایسے جلدی عازم خلد ہو جاوینگے۔ حضرت زندہ ہوتے تو میری بڑی قدر دانی کرتے۔ اب بھی
انکے صاحبزادہ میر تفضل حسین صاحب سے بڑی امید ہے کہ ضرور میری قدر دانی کر کے اپنا مشکور کرینگے

حضرت عالیجناب میر رونق علی صاحب وکیل ریاست پٹیالہ خلف الرشید حضرت میر احسن علی صاحب
مرحوم و مغفور سابق وکیل ریاست سرہند سرکار پٹیالہ دام اقبالہ۔ یہ حضرت بڑے عالی حوصلہ۔ نرم
طبیعت جوان صالح۔ اخلاق میں ہمہ تن خلق لکھوں تو بجا ہے۔ مروت میں مروت مجسم کہوں
تو زیبا ہے۔ آپ سید سندی۔ خدا ترس۔ بردبار۔ فیاض۔ سخی باخبر آدمی ہیں۔ پابند فرائض
محتاج اعبا۔ بہرکیف اسوقت میر صاحب کا دم بسا غنیمت ہے۔ راقم کو بھی اس زبدۃ الاراکین کی
کی خدمت میں نیاز حاصل ہے انکی بھی نظر چشم شفقت اس خاکسار پر بدرجہ عنایت ہے آپکی

www.sirat-e-mustaqeem.com

حضرت سید شتی میر امام علی صاحب بڑے متدین اور نیکنام ہیں یا الٰہی میر صاحب ممدوح کو ہمیشہ خوش
رکھیو اور حشر اپنا آل عبا سے ہووے ۔ رشک فزائے سخن سنجان متقدمین خجلت دہ سخن پردازان
متاخرین حضرت عالیجناب حکیم محمد احسن خاں صاحب تحصیلدار انبالہ خلف الرشید حضرت
رئیس الاطبا حکیم حسام الدین عرف حکیم منجھلے صاحب مغفور مرحوم دام اقبالہ آپکے اوصاف حمیدہ
اور اخلاق پسندیدہ حیز تحریر اور حیطہ تقریر سے باہر ہیں ۔ حکیم صاحب بزرگ متقی ۔ پرہیزگار جوان
صالح ۔ عدیم المثل ۔ دیندار ۔ پابند فرائض ۔ یہ حضرت بڑے لائق اور خوش اخلاق تحصیلدار ہیں
سچ تو یہ ہے کہ ایسا کوئی ہوشیار ۔ لائق حاکم دیانتدار نہیں ۔ آپ بڑے عالی خاندان میں آپکا
خاندان ہمیشہ بادشاہوں کے حضور میں باعزت و توقیر رہا ہے ۔ یہ عالی ہمت پرہیزگاری اور
دیانتداری میں ہم پلہ ہمارے لائق معزز حضرت نواب معلے القاب بدر الصلحا مرزا احمد حسین خاں صاحب
عرف میاں خضر تحصیلدار جگادھری کے ہیں ۔ بہرحال حکیم صاحب کا دم اسوقت میں غنیمت ہے
فقیر بھی حضرت تحصیلدار ممدوح کا دل سے شکریہ ادا کرتا ہے شکریہ کے ساتھ طہّر اللّٰہ قلبک فی
قلوب الابرار و زکی عملک فی عمل الاخیار ۔ مجھکو خداوند کریم نے دلی جوش دلایا کہ میں
خوشی کے ساتھ تحصیلدار صاحب کی والد مرحوم کا ذکر یادش بخیر اپنی کتاب میں تحت ذکر آل عبا لکھکر
اپنے نامہ اعمال کو سعادت سے پُر کردوں کہ اس نام نامی کو قیامت تک بقا رہے آمین یادش بخیر
حضرت معلّے القاب ممدوح الخطاب رئیس الاطبا حکیم یکہ یک طبیبان فرہنگ فلاطون زمان حکیم
حسام الدین خاں عرف حکیم منجھلے صاحب مرحوم خلف الصدق حضرت عالیجناب
زبدۃ الصلحا حکیم محمد بخش خاں صاحب مغفور ۔ یہ بزرگ مشہور متقی نبض شناسی میں یگانہ
اور فن طبابت میں مشہور زمانہ تھے ۔ بیشتر علاج آنکھوں کا کرتے تھے نابینا کو چشم زدن میں بینا کردیتے
تھے ۔ گل نرگس انسے چارہ بے رونقی چاہتی تو بیمار تھا اور صنوبر علاج خفقان کے واسطے انسے رجوع لاتی
تو زیبا تھا ۔ اس فن میں یہ مشہور و نیز زبدۃ الصالحین بے بدل تھے نظیر اپنا نہیں رکھتے تھے
باوجودیکہ ولایت انگلستان میں بڑے بڑے صناع اور ہمہ دان اسوقت موجود تھے مگر حضرت

اس کتاب کی بلفظ رجسٹری ہوچکی ہے حکیم بدون اجازت مصنف کے کوئی بغیر نقل نہیں کرسکتا

حکیم صاحب مرحوم کے آگے سپہ دالان سے آپکو حکیم مسیح الملک بھی کہتے ہیں۔ بڑے اعلے درجہ کے خلیق تھے آپکی اولاد نے مریض سے بہت ملتفت ہو جاتے تھے آپکا خاندان دہلی میں نقاشی کی نام مشہور ہے۔ اللہ تعالے نے حکیم صاحب مغفور اور اجداد و الا تبار کو ہمیشہ جنت میں خوش رکھے۔ آمین صاحب خلق محمدی تابع شریعت احمدی افضل الکرام اشرف العظام ملک سیرت فرشتہ صورت حضرت مولانا مولوی محمود الحق صاحب دام فیضہ۔ آپ مشہور متقی۔ نیکی پسند نیک خواہ۔ سیر چشم۔ عابد۔ مرتاض اعلے درجہ کے دیندار۔ سچے مسلمان۔ صادق الوعد۔ امین متین۔ کم گو۔ نرم طبیعت۔ رقیق القلب حضرت کی صحبت کیمیا اثر ہے۔ بڑے دریا دل۔ خدا ترس۔ حاجی حرمین الشریفین ہیں۔ مولانا از عشاق رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم ہیں۔ مولانا موصوف کو رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی مع صحابہ کرام رضی اللہ عنہم خواب میں وقت صبح زیارت ہوئی کہ ایک جگہہ پر سایبان لگا ہوا ہے وہاں پر حضرت مع صحابہ تشریف رکھتے ہیں اور وہاں پر ایک گھوڑا موجود ہے حضور نے ارشاد فرمایا کہ اے محمود تم یہ گھوڑا لوگے۔ تو مولانا نے عرض کیا فداک روحی یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اسکی کیا قیمت ہے حضور نے اسکی دو قیمتیں فرمائیں ایک سو تیس یا ایکسو اکتیس روپیہ مولانا ممدوح نے لے لیا اس حالت میں بیدار ہوگئے۔ مولانا شخص بابرکت ہیں آپ حضرت مولانا حضرت عالیجناب شیخ عبد الحق محدث دہلوی کی اولاد میں سے ہیں۔ حضرت کے دو صاحبزادے ہیں دونوں سعادتمند نیکی پسند۔ نیک طینت نیک مزاج۔ پابند فرائض۔ عدیم المثل۔ جوان صالح اعلے درجہ کے دیندار مشہور متقی۔ متدین۔ امین متین۔ کم گو خلیق۔ بامروت ہیں۔ جو جو خوبیاں اللہ تعالے نے ان دونوں صاحبزادوں میں عطا کی ہیں میں بیان نہیں کر سکتا ہوں ایک کا نام تو مولوی فتح الاسلام صاحب اور دوسرے مولوی بدر الاسلام صاحب ہیں ماشاء اللہ دونوں حضرت معزز عہدوں پر ممتاز ہیں مولوی فتح الاسلام صاحب تو ضلع حصار میں متلخوان ہیں۔ اور مولوی بدر الاسلام صاحب خاص دہلی میں بعہدہ محافظ دفتر کمشنری متعین ہیں۔ ہمارے معزز مولانا ممدوح کا دامن اخلاق بڑا وسیع اور کشادہ ہے بہرحال آپکی ذات فی زمانا دہلی میں غنیمت ہے سچ تو یہ ہے کہ ایسوں ہی سے اسلام کی زینت ہے راقم کو

اس کتاب کی بلفظہ رجسٹری ہو چکی ہے		اس		بدون اجازت مصنف کسی سے اسکو ما نہیں نکال سکتا

www.sirat-e-mustaqeem.com

اس بندہ ارا کین روزگار کی خدمت میں نیاز بدرجہ غایت ہے اور حضرت کی بھی نظر عنایت اور چشم شفقت اس خاکسار پر مرتبہ نہایت ہے فقیر دل سے حضرت مولانا اور دونوں صاحبزادوں کا شکر ادا کرتا ہے شکریہ ہے طہر اللہ قلوبہا فی قلوب الابرار و ذکی عملکما فی عمل الاخیار

حضرت عالی جناب منشی مبارک علی صاحب دام اقبالہ۔ یہ صاحب بزرگ متقی۔ پرہیزگار ہیں منشی صاحب منکسر المزاج۔ اور اعلیٰ درجہ کے خلیق ہیں۔ یہ حضرت پابند فریضہ ہیں کمربستہ رہتے ہیں۔ علماء کے ساتھ بڑی فراخ دلی سے پیش آتے ہیں۔ آپ بعہدہ حوالداری کوتوالی دہلی تعینات ہیں۔ یا الٰہی انکو خوش رکھ۔ آمین حضرت معلےٰ القاب حاجی سلام بدر الصلحا منشی سید امتیاز علی صاحب منصف شہر انبالہ دام اقبالہ۔ قلم کو طاقت نہیں کہ انکے اوصاف حمیدہ سے ایک حرف لکھے زبان کو یارا نہیں کہ حضرت کی محامد پسندیدہ سے ایک لفظ کہے۔ منصف صاحب عجیب شخص بابرکت ہیں ایک کاردان و تجربہ کار ہونے کے علاوہ ایسے با اخلاق اور زندہ دل آدمی ہیں کہ پژمردہ خاطر اور افسردہ طبیعت انسان بھی انسے ملکر باغ باغ ہوجاتا ہے سید صاحب بڑے مشہور متقی اور متدین ہیں۔ آپ از عشاق رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم۔ پابند صوم و صلوٰۃ رحمدل۔ فیاض۔ متواضع دوست پرور مہمان نواز۔ با اول سخی ہیں کوئی سائل عالیجناب کے دروازہ سے محروم نہیں جاتا ہے۔ حضرت کو منصب منصفی سرکار انگریزی سے حاصل ہے طبیعت داد و دہش کیطرف از حد مائل ہے۔ علمی لیاقت میں بھی ماشاء اللہ اختیار تام ہے۔ باوجود اس مناصب اور مراتب کی خلق عام ہے۔ فی زماننا منصف صاحب کا دم غنیمت ہے۔ اصل تو یہ ہے کہ ایسوں ہی سے زینت اسلام ہے فقیر بھی حضرت کا دل سے شکریہ ادا کرتا ہے یا الٰہی منصف صاحب کو دارین میں خوش رکھ اور حشر انکا آل عبا سے کر۔ آمین۔

صلہ رحمی کے بیان میں

حدیث عن جریر ابن عبد اللہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا یرحم اللہ من لا یرحم الناس (متفق علیہ) **ترجمہ** روایت ہے جریر ابن عبد اللہ سے

[illegible]

سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے نہیں رحم کرتا اللہ اس شخص پر کہ نہیں رحم کرتا لوگوں پر (نقل کی بخاری نے) حدیث عن انس قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من قضی لاحد من امتی حاجۃ یرید ان یسرہ بہا فقد سرنی ومن سرنی فقد سر اللہ ومن سر اللہ ادخلہ الجنۃ ترجمہ روایت ہے انس سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ جو شخص روا کرے حاجت دینی یا دنیوی واسطے کسی کے امت میری سے ارادہ کرتا ہے یہ کہ خوش کرے اسکو ساتھ اسکے پس تحقیق خوش کیا اسنے مجکو یعنی میں خوش ہوتا ہوں بسبب خوشی امت کی اور جسنے خوش کیا مجکو پس تحقیق خوش کیا اللہ کو اور جسنے خوش کیا اللہ کو داخل کریگا اسکو اللہ بہشت میں۔ اللہ والو فقط کیا کیا نہ اللہ اور رسول کو خوش کیا۔ گیا کیا غریبوں کی دلجوئی کی۔ الحمد للہ فی زمانا ایسے ایسے اللہ کے بندے دیندار متقی نیکبخت۔ نیکنام۔ نیکی پسند باخیر مومنین امرا جلیل القدر صالحین میں سے موجود ہیں کہ جنکا ذکر خیر میں اپنی کتاب میں بطور تقاضے یادداشت ایک بڑی خوشی سے درج کرکے اپنا نامہ اعمال سعادت سے پر کرتا ہوں چنانچہ **حضرت** عالیجناب معلے القاب **نواب عبدالشکور خانصاحب** بہادر دام اقبالہ رئیس بھیکن پور ضلع علیگڈھ۔ آپکے کمالات کے لکھنے کی زبان قلم میں کہاں طاقت ہے۔ حضرت کا ذکر خیر میں بڑی خوشی سے لکھتا ہوں۔ یہ وہ خیر مجسم عالی ہمت۔ بلند حوصلہ فراخ دل رئیس ہیں جنہوں نے ایکہزار روپیہ بڑی خوشی کے ساتھ مدرسہ طبیہ مجیدیہ میں مرحمت فرمایا۔ ہم ایسے ذی لیاقت نفع رسان بلکہ قوم والیان ملک کو بڑی وقعت کے لائق جانتے ہیں۔ رئیس صاحب ممدوح بڑے نیکنام۔ نیکی پسند مشہور متقی۔ دیندار۔ نیک مزاج۔ رحمدل ادائے نماز پنجوقتہ میں کمربستہ ہیں۔ علماء کے بڑے قدردان ہیں بہرحال حضور کا دم اسوقت غنیمت ہے۔ ایسوں ہی سے اسلام کی زینت ہے **فقیر** بھی رئیس موصوف کا دل سے دعاگو ہے یاالٰہی نواب صاحب ممدوح تا صد وسی سال سلامت رہیں آمین۔ **حضرت** فرشتہ رو ملک خو افضۃ عہد جناب **محمد ہادی یار خاں صاحب بہادر** رئیس ادون ضلع علیگڈھ دام اقبالہ۔ آپکی خوبیاں کچھ نہیں بیان ہوسکتی ہیں۔ اللہ تعالے نے حضور کو مجموعہ محامد پیدا کیا ہے۔ **عالیجناب** وہ نیکنام رئیس باخیر ہیں جنہوں نے بہزار خوشدلی اپنی جیب خاص سے ایکہزار روپیہ

ہمارے معزز حکیم حافظ صاحب عبدالمجید خاں صاحب نے مدرسہ طبیہ میں عنایت فرمایا - آپ بڑے باذل سخی
فیاض - عالی ہمت بامروت آدمی ہیں - شریفوں اور حاجتمندوں کے ساتھ بڑی فراخ دلی سے سلوک
ہوتے ہیں - یہ صاحب متشرع - دیندار پابند صوم و صلوٰۃ از عشاق رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم ہیں -
بہرکیف رئیس صاحب کا دم مغتنمات سے ہے سچ تو یہ ہے کہ ایسوں ہی سے رونق اسلام ہے فقیر بھی
رئیس ممدوح کا دل سے شکریہ ادا کرتا ہے شکریہ یہ ہے اللھم اللہ قلبک فی قلوب الابرار
وزکی عملک فی عمل الاخیار - حضرت عالیجناب حاتم روزگار آیۂ رحمت پروردگار جناب میر
احمد حسن صاحب نائب ناظم راجپورہ علاقہ ریاست پٹیالہ دام اقبالہ - یہ بزرگ بڑے لائق اور
نیکی پسند نیک نیت خوش اخلاق حاکم ہیں - یہ صاحب متقی - بڑے شریف پرور ہیں جسکو ایک دفعہ اپنے
دامن سے لگاتے ہیں پھر اسکو جواب نہیں دیتے ہیں - بڑے رحمدل آنکھ میں حیا و شرم بہت ہے - بڑے فیاض
باذل سخی ہیں کہ کوئی سائل آپکے دروازہ سے محروم نہیں جاتا ہے - یہ حضرت اعلے درجہ کے دیندار اور
متدین آدمی ہیں علماء کے آپ بڑے قدردان ہیں - میر صاحب سید سندی عالی نسب ہیں - برتاؤ حضرت
کا بہت عمدہ ہے - دامن اخلاق آپکا بڑا وسیع اور کشادہ ہے - میر صاحب موصوف نے جس مقام کو چھوڑا -
وہاں کی رعایا چشم پر آب ہے - بہرحال ایسے نیک نیتوں کا ایسے زمانہ میں ہونا بسا غنیمت ہے
اصل تو یہ ہے کہ ایسے ہی حاکموں سے اسلام کو تقویت ہے فقیر بھی میر صاحب کے لئے دل سے دعا دیتا ہے
کہ یا الٰہی میر صاحب کو ہمیشہ خوش رکھ - اور حشر میر صاحب ممدوح کا آل عبا سے کر آمین - حضرت عالیجناب
منشی سعید الدین صاحب ڈپٹی انسپکٹر ریواڑی دام اقبالہ - آپ اعلے درجہ کے دیندار -
جوان صالح - فیاض متواضع - امین متین - مہمان نواز - خادم علماء و مساکین - محب رسول خدا
نیک مزاج خوش فکر - نازک خیال - فصیح اللسان - عالی نسب - سید سندی - ریواڑی کی تقدیر
اچھی ہے کہ ڈپٹی انسپکٹر منشی سعید الدین صاحب سا بزرگ متقی یہاں موجود ہے - یہ بزرگ بڑے لایق اور
خوش اخلاق ڈپٹی انسپکٹر ہیں کیوں نہو یہ صاحب منجھلے بھائی ہمارے معزز معتقد مربی و حامی اسلام
حضرت حاجی مولانا مولوی حافظ وکیل عزیز الدین صاحب مدفیضہ کے ہیں - کہ جنکا دم آج دہلی

www.sirat-e-mustaqeem.com

ہیں ۔ غنیمات میں سے ہے ۔ ہمارے وکیل صاحب کے دم سے اسلام کو رونق ہے ۔ غریبوں کو فیض ۔ علما
کو عزت یا الٰہی حاجی قطب جی صاحب اور ڈپٹی انسپکٹر صاحب کو دین و دنیا میں خوش رکھیو آمین **حضرت** عالیجناب
معلے القاب ممدوح الخطاب نجابت نصاب **سلطان محمد خاں صاحب** دام اقبالہ ۔ قلم کو طاقت نہیں کہ
آپکے اوصاف حمیدہ سے ایک حرف لکھے زبان کو یارا نہیں کہ آپکے محامد پسندیدہ سے ایک لفظ کہے منصب وکالت
حضرت نواب وجاہت سے حاصل ہے یعنی عالیجناب نواب وجاہت کے وکیل ہیں آپ بڑے عالی نسب ہیں ہمارے
معزز وکیل ممدوح کے اجداد والاتبار عالی خاندان والا دودمان حضرت نواب جھجھر مرحوم کے بڑے بڑے
عہدوں پر معزز و ممتاز تھے آپکے جد امجد حضرت خانصاحب عبد الصمد خاں مرحوم و مغفور تھے جو
نواب جھجھر کے اول درجہ کے اہلکار اور قریبی رشتہ دار تھے ۔ حضرت خانصاحب مرحوم بڑے عالی حوصلہ
اور بہادر اور نیکنام تھے اللہ انکو جنت میں خوش رکھے ۔ حضرت وکیل صاحب اس نیکنام کی اولاد میں سے
ہیں آپ قصبہ سنور ریاست پٹیالہ کے قدیمی رئیس ہیں ۔ آپ بڑے خلیق پابند فریضہ ۔ ملنسار ۔ دوست
نواز ۔ بامروت آدمی ہیں ۔ آنکھ میں حیا و شرم بہت ہے ۔ جنکا دم فی زمانا غنیمت ہے یا الٰہی انکو
دوجہاں میں خوش رکھیو ۔ **حضرت** فرشتہ سیرت نوشیروان ماں جناب **محمد بہاء الدین**
خاں صاحب بہادر مدار المہام ریاست جوناگڈہ دام اقبالہ ۔ حضرت مدار المہام صاحب اعلےٰ
درجہ کے متقی متدین آدمی ہیں ۔ آپ بڑے رحمدل فیاض ۔ خدا ترس ۔ سیر چشم ۔ نیک مزاج ۔
پابند صوم و صلوٰۃ ۔ محب رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم **شعر** کتاب مفصل ترا آب بحر کافی نیست * کہ تر کنم
سر انگشت و صفحہ بشمارم ۔ آپ نہایت خوش عقیدہ ۔ درویش طینت رئیس ہیں ۔ یا الٰہی انکو
دارین میں خوش رکھیو **جناب** وحید عصر فریدون دہر حاجی حرمین شریفین و زائر بیت المقدس
و روضہ مبارک جناب رسولخدا صلی اللہ علیہ وسلم **حاجی خیر اللہ صاحب** بنگش دام اقبالہ
حاجی صاحب شخص بابرکت ہیں ۔ آپ بڑے سیاح ۔ دریادل نیکنام ۔ از عشاق رسول خدا
صلی اللہ علیہ وسلم ہیں ادائے نماز پنجوقتہ میں کمربستہ ہیں ۔ حضرت بڑے خلیق باخیر آدمی ہیں
کلمۃ الخیر کے کہنے میں دریغ نہیں کرتے ہیں ۔ مخیر ۔ مہمان نواز ۔ فروتن اور دیندار ہیں یا الٰہی

اس کتاب کی بالفعل رجسٹری ہو چکی ہے
انکو
بدوں اجازت مصنف اسمیں سے کوئی صاحب نقل نہ کریں

www.sirat-e-mustaqeem.com

انکو بھی دو جہان میں خوش رکھیو حضرت عالیجناب حاتم روزگار آیۂ رحمت پروردگار صاحبزادہ **رسول خان صاحب** بہادر رحیم فیضہ و کرمہ ۔ صاحبزادہ صاحب بزرگ ۔ متقی ۔ پرہیزگار بابرکت آدمی ہیں یہ بزرگ بڑے لائق اور خوش اخلاق ہیں ۔ دامن اخلاق آپکا بڑا وسیع اور کشادہ ہے ۔ سبحان اللہ وبحمدہ عجیب شخص ہیں ۔ خداتعالے نے عالیجناب کو ایک مجموعۂ محامد پیدا کیا ہے ۔ جنکے وجود باجود سے باعتبار دین و دنیا اتقیا کو رونق ہے ۔ بڑے مہمان نواز شریف پرور مقید فریضہ ۔ پابند نوافل و سنن ہیں ۔ شب و روز عبادت الٰہی میں بسر کرتے ہیں ۔ اور عاشق رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم ۔ آجتک سلف سے ایسا رئیس دیکھا نہ سنا کہ زہد و تقوے درجۂ غایت ہے اور خلق بمرتبہ نہایت ۔ یا الٰہی دارین میں انکو سرسبز کر۔ آمین ۔ **عالیجناب** افتخار الامرا ابر ر الصلحا **نواب ولایت محمد خان صاحب** خلف الرشید نواب فیض محمد خان صاحب رئیس اعظم اجنلی سہور احسن الخالقین نے انکو نہایت خوش رو پیدا کیا ہے ویسے ہی خصائل عمدہ ہیں ۔ باوجود انگریزی خوان ہونیکے ایسا متقی نہ دیکھا نہ سنا ۔ پابند صوم و صلوٰۃ ۔ سیر چشم ۔ دریا دل ۔ امین ۔ باذل ہیں ۔ سائل کو خالی جواب دینا نہیں جانتے ۔ ہمیشہ جواب باصواب ہی دیتے ہیں ۔ بڑے مسکین پرور ۔ دوست نواز ۔ خلیق ۔ متواضع بامروت اور باخبر آدمی ہیں ۔ شریفوں اور حاجتمندوں کی ساتھ بڑی فراخ دلی سے سلوک ہوتے ہیں ۔ علماء دین سے بڑی تواضع سے پیش آتے ہیں ۔ اصل تو یہ ہے اسلام کی زینت انہیں سے ہے **فقیر** بھی نواب صاحب موصوف کا دل سے **شکریہ** ادا کرتا ہے **شکریہ** یہ ہے طہر اللہ قلبك فی قلوب الابرار و زکی عملك فی عمل الاخیار ۔

جامع صفات پسندیدہ مستجمع اوصاف حمیدہ یگانۂ عماید روزگار وحید اراکین شہر و دیار حضرت عالیجناب **منشی علیم اللہ صاحب** اکسٹرا اسسٹنٹ کمشنر بہادر بنگلہ فاضلکا دام اقبالہ ۔ اوصاف انکے خارج از تقریر اور بیرون از تحریر ہیں ۔ یہ صاحب اعلےٰ درجہ کے دیندار نیکی پسند ۔ ملنسار ۔ متقی ۔ عالی نسب ۔ پابند فرائض و نوافل ۔ مہمان نواز ۔ محب رسول خدا صلعم متواضع ۔ خادم علماء و مساکین نحیر باخبر آدمی ہیں ۔ خلیق بھی آپ بڑے درجہ کے ہیں

اس کتاب کی بلفظ رجسٹری ہو چکی ہے ہمت بدون اجازت اسمیع اکبر کے نہیں نکل سکتا

www.sirat-e-mustaqeem.com

ہمت میں انتخاب۔ حلم و مروت میں لاجواب۔ خوش عقیدہ۔ خدا ترس۔ علمی لیاقت ماشاءاللہ منشی صاحب کو بہت ہے۔ آپکے محاورات نازک سے خوبے دلبراں خجل اور مضامین پاکیزہ سے مزاج لطیف لطیفاں منفعل۔ یہ حضرت ہمارے معزز حبیب سند۔ حامی اسلام حاجی الحرمین الشریفین حضرت مولانا حافظ عزیز الدین صاحب وکیل دہلی کے داماد ہیں۔ بہرحال فی زمانا منشی علیم اللہ صاحب کا دم غنیمت ہے میں بہت خوشی سے آپکا شکریہ ادا کرتا ہوں یا الہی انکو تا صدہا سال سلامت رکھیو حشر انکا مع النبیین حضور صاحب محمد رسول اللہ و آلہ و اصحابہ سے کریو آمین

نبی عربی کا نام گناہوں کو مٹاتا ہے

حدیث قال النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم من صلی علی مرۃ واحدۃ صلی اللہ علیہ عشر مرات **ترجمہ** فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے جسنے درود پڑھا ایک بار مجھپر درود پڑھیگا اللہ تعالےٰ اُس پر دس بار **حدیث** قال النبی صلی اللہ علیہ وسلم اولی الناس بالجنۃ اکثرھم علی و آلی بالصلوٰۃ **ترجمہ** فرمایا نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اچھے لوگ جنتی ہیں جو اکثر درود بھیجتے ہیں مجھپر اور میری آل پر **حدیث** قال النبی صلی اللہ علیہ وسلم من صلی علی و آلی الف مرۃ لا یموت حتی یبشر لہ بالجنۃ **ترجمہ** فرمایا نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے جو کوئی درود پڑھے مجھپر اور میری آل پر ہزار بار تو نہ مریگا یہاں تک کہ خوشخبری ہوگی اسکو جنت کی۔ **حدیث** قال النبی صلی اللہ علیہ وسلم من صلی علی و آلی الف صلوٰۃ لم تمس النار جلدہ ابدا **ترجمہ** فرمایا نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے جو کوئی درود پڑھے مجھپر ہزار بار اور میری آل پر اسکی جلد دوزخ کی آگ کو کبھی نہ چھوئیگی **حدیث** قال النبی صلی اللہ علیہ وسلم صلوٰتکم علی و آلی محو ذنوبکم کما یمحو الماء النار **ترجمہ** فرمایا نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے درود پڑھنا تمہارا مجھپر اور میری آل پر مٹا دیتا ہے گناہ تمہارے جیسا کہ بجھا دیتا ہے پانی آگ کو **حدیث** قال النبی صلی اللہ علیہ وسلم من نسی الصلوٰۃ علی و آلی

www.sirat-e-mustaqeem.com

فقد اخطا طریق الجنۃ ترجمہ فرمایا نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے جسنے بھولا درود
بھیجنا مجھپر اور میری آل پر پس تحقیق بھول گیا وہ راستہ جنت کا **حدیث** قال
النبی صلی اللہ علیہ وسلم من صلی علی وآلی فی یوم الجمعۃ اربعین مرۃ
محی اللہ عنہ ذنوب اربعین سنۃ ترجمہ فرمایا نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم
نے جسنے درود پڑھا مجھپر اور میری آل پر جمعہ کے دن چالیس مرتبہ مٹا دیتا ہے خدا
تعالیٰ اسکے گناہ چالیس برس کے **حدیث** قال النبی صلی اللہ علیہ وسلم
ما من دعاء الا بینہ وبین اللہ حجاب حتی یصلی علی وعلی الی
وتابعی واذا فعل ذلک تخرق ذلک الحجاب ودخل الدعاء
واذا لم یفعل ذلک ترجع الدعاء ترجمہ فرمایا نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم
نے نہیں کوئی دعا مگر درمیان اُس دعا اور درمیان خدا کے پردہ ہوتا ہے یہانتک کہ
درود پڑھے مجھپر اور آل میری پر اور تابع میر پر جب کرے یہ تو پھٹ جاوے وہ پردہ اور
داخل ہووے دعا اور جب نکرے یہ تو پھر جاوے دعا۔ یہاں پر ایک ابرار کا حال لکھا
جاتا ہے **حکایت** روایت ہے کہ حضرت موصلی نے ایک دفعہ کچھ جناب باری میں
اپنی تمنا ظاہر کرکے دست دعا بدرگاہ جناب باری اُٹھائے تھے اور درود شریف جناب
رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم پر بھیجنا بھول گئے تو اُسوقت غیب سے ایک آواز آئی کہ اے
موصلی تو نے ہمارے حبیب محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر درود شریف نہیں بھیجا۔
اور ہماری جناب میں اپنی تمنا ظاہر کی اس وقت میں تمہاری کل کی کل عبادت ساٹھ سال مرد
ہوگئی میں نہیں قبول کرونگا جبتک تیرے سے میرے حبیب محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم کی روح خوش ہوگی۔ لکھا ہے کہ یہ بزرگ کسیوقت درود شریف کے پڑھنے سے
ایک دم غافل نہ رہتے ہیں ہر وقت درود شریف پڑھا کرتے تھے اور روپا کرتے تھے
حتیٰ کہ چالیس برس تک آپ سے ایک نوبت او خواب میں آپ کو زیارت رب العالمین

www.sirat-e-mustaqeem.com

کی ہوئی تو جناب باری نے حکم کیا کہ اے موصلی تو کیوں رویا کرتا ہے۔ انہوں نے
عرض کیا یا الٰہی تیرے حبیب محمد رسول اللہ پر ایک دفعہ درود بھیجنا بھول گیا تھا تیری جناب
سے اُسپر مجھکو زجر ہوئی تھی اسروز سے روتا ہوں حکم ہوا کہ اے موصلی ہم تو چالیس برس سے
تیرے نامۂ اعمال میں کوئی گناہ نہیں لکھتے ہیں تیرا درود شریف ہماری جناب میں
قبول ہو گیا وہ خطا ہمنے بسبب درود کے بخشدی سبحان اللہ درود شریف
بھی کیا عمدہ نعمت ہے الحمدللہ فی زمانا بھی اللہ کے بندے دیندار روسار جلیل القدر
ہیں ہے ایسے ایسے دیندار موجود ہیں کہ جنکی ہر وقت زبان پر درود شریف جاری رہتا ہے
میں بھی ایک بڑی خوشی سے ان دیندارونکا نام ایک لقا ہے یادداشت اپنی کتاب
میں درج کرتا ہوں اپنے نامۂ اعمال کو حسنات سے پر کرتا ہوں چنانچہ حضرت عالیجناب
بدر الصلحا افتخار الامرا احباب اعجاز حسین خانصاحب بہادر رئیس اعظم دام اقبالہ۔
یہ حضرت مشہور متقی۔ پابند فریضہ۔ عالی خاندان۔ منکسر المزاج۔ فروتن۔ فیاض بابرکت شخص
ہیں۔ دامن خلاق اس بزرگوار کا بڑا وسیع اور کشادہ ہے۔ محب رسولخدا ہیں۔ ہر وقت
درود شریف ورد زبان ہے حدیث قال النبی صلے اللہ علیہ وسلم صَلٰوتُکُمْ عَلَیَّ اَوَّالِیْ مُحُوْ
ذُنُوْبِکُمْ کَمَا یُحُوْلَمَاءُ النَّارَ آپکا دم شاہجہانپور میں اسوقت غنیمت ہے فقیر بھی دل
سے دعا دیتا ہے اَللّٰھم احشرہ مع النبیین خصوصاً محمد رسول اللہ صلی اللہ
علیہ و الہ۔ اور اس جہان میں خوش رکھہ۔ حضرت عالیجناب افتخار الامرا رئیس اعظم
مسعود خاں صاحب بہادر تحصیلدار پیلی بہیت دام اقبالہ۔ جو جو خوبیاں اللہ تعالے نے
ذات بابرکات میں عطا فرمائی ہیں انمیں سے اگر ایک شمہ لکھوں بیان نہیں ہو سکتے حسن
خوبی کو جو میزان فکر میں وزن کیا تو ایک سے ایک کو برتر پایا۔ یہ حضرت بڑے دیندار
پابند صوم و صلوٰۃ۔ ملنسار از عشاق رسولخدا ہیں۔ اور خلیق بھی آپ اعلے درجہ کے ہیں
ایک ادنے آدمی سے بھی ملتفت ہو جاتے ہیں۔ بڑے قدر دان علما و فضلا، کے ہیں

بیان رؤسا، عظام شاہجہانپوری

اس کتاب کی بلفظہ رجسٹری ہو چکی ہے
حدیث
بدون اجازت مصنف اسمیں سے ایک حرف نہیں نکالنا

www.sirat-e-mustaqeem.com

حدیث قال النبی صلی اللہ علیہ والہ وسلم من اکرم عالما فقد اکرمنی و
من اکرمنی فقد اکرم اللہ ومن اکرم اللہ فماواہ الجنۃ" ہرادنے واعلے
کیطرف نظر فلاح ہے - ہر کہ وجہ آپ کے لطف وکرم کا مداح ہے فی زمانا رئیس صاحب ممدوح
کا دم ہی از بس غنیمت ہے **فقیر** بھی دل سے دعاگو ہے طہر اللہ قلبک فی قلوب الابرار
وذکی عملک فی عمل الاخیار - **عالیجناب** زین الامراء والعلما حضرت مولانا مخدومنا
مسیح الزمان خان صاحب بہادر رئیس جلیل القدر مدفیضہ واقبالہ - احسن الخلائقین
نے مولانا ممدوح کو ایک مجموعہ محامد پیدا کیا ہے حضرت از عشاق رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم
اعلے درجہ کے اشہر متقی - بڑے سخی ہیں بقولہ علیہ السلام الجنۃ دار الاسخیاء - حامی دین
متین - بہت رحمدل - مزاج میں انکساری بدرجہ غایت ہے یہی مقتضا ہے دینداری کا رئیس صاحب
بڑے علمار نواز شریف پرور غریبوں اور مسکینوں سے بڑی فراخ دلی سے سلوک ہوتے ہیں
اسوقت بغیرت اسلام میں جناب مولانا رئیس موصوف کا دم بسا غنیمت ہے **فقیر** بھی بڑی خوشی
سے انکو دعا دیتا ہے - یا الٰہی انکو دارین میں خوش رکھیو - آمین **عالیجناب** رئیس الامرا
محمود حسن خان صاحب بہادر رئیس اعظم دام اقبالہ - آپکی خوبیاں بیان نہیں ہو سکتیں ہیں
خدائے تعالے نے رئیس موصوف کو ہمہ صفت موصوف پیدا کیا ہے - آپ بڑے عادل -
عدل و انصاف آپکا منصف حقیقی کو پسند ہے - بڑا وعدہ صادق الوعدہ - بڑے نمازی
پرہیزگار بابرکت آدمی ہیں - یہ حضرت خادم علمار و مساکین باخبر شخص ہیں - سائل کو دروازہ
سے محروم نہیں جانے دیتے ہیں اس حدیث پر آپکا عمل ہے **حدیث** قال النبی صلی اللہ علیہ
والہ وسلم صدقۃ السر تطفی غضب الرب وصدقۃ العلانیۃ تنجیۃ من النار
تحفہ کو بڑی خوشی سے قبول کرتے ہیں - اور اسکا صلہ معقول دیتے ہیں آپکا قول ہے کہ
حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا - تحفہ من جانب اللہ بہت خوشی سے قبول کرو ودیگر
خدام ازل نے آپکو نہایت نیکنام پیدا کیا ہے - اسلام کی رونق ایسوں ہی سے ہے

www.sirat-e-mustaqeem.com

فقیر بھی دعا دیتا ہے یا الٰہی رئیس صاحب کو دو جہان میں سرسبز کر اور حشر تو فنا مع
الابرار کر۔ آمین۔ **عالیجناب محمد ظہور خاں** صاحب بہادر وکیل حجی پوری
دام اقبالہ۔ قلم کو کہاں طاقت ہے کہ جناب والا کے اوصاف لکھے اور زبان کو یارا
نہیں کہ حضرت کے محامد پسندیدہ سے ایک لفظ کہے۔ آپ کی ذات فیض آیات سے باعتبار
دین اسلام کو بڑی تقویت ہے اور ادھر باعتبار دنیا فرقہ وکلا کو زیب و زینت۔ وکیل
صاحب بڑے عالی حوصلہ متقی متحمل و بردباری کی گویا زینت ہیں۔ بڑے متواضعین خلق سے
ہیں علما کو دیکھکر باغ باغ ہو جاتے ہیں۔ اور بڑی قدردانی کرتے ہیں۔ اور ادائے نماز پنجگانہ
میں لگے رہتے ہیں۔ لیاقت علمی میں ماشاء اللہ استعداد تام حاصل ہے۔ باوجود اس منصب
و مراتب کے خلق عام ہے اصل تو یہ ہے ایسوں ہی کے زیب و زینت اسلام ہے **فقیر** بھی وکیل صاحب
ممدوح کا دل سے دعاگو ہے یا الٰہی آپکی دو جہان میں آبرو رکھ۔ آمین۔ **عالیجناب** فرشتہ
رو ملک خو آصف عہد زبدۃ الامرا جہاں **تجمل حسین خاں** صاحب بہادر رئیس اعظم دام اقبالہ۔
سبحان اللہ و بحمدہ اللہ تعالے نے آپکو عجیب شخص بابرکت خیر مجسم پیدا کیا ہے۔ آپکے
خیالات پاکیزہ آپکو آفاق میں بلند کرنیوالے اور شہرت دینے والے ہیں۔ آپ بڑے باخبر آدمی
ہیں اور یہ حضرت بڑے خوش اخلاق رئیس ہیں۔ ادائے فرائض و سنن میں مستعد ہیں اور بڑے
خداترس ہیں۔ بڑے مسکین پرور علما نواز ہیں۔ فی زماننا عالیجناب کا دم اس غنیمت ہے
فقیر بھی تہ دل سے رئیس موصوف کو دعا دیتا ہے **طہر اللہ قلبک فی قلوب الابرار**
وذکی عملک فی عمل الاخیار۔ صاحب خلق محمدی تابع شریعت احمدی افضل
الکرام اشرف العظام ملک سیرت فرشتہ صورت صلحائے زمان عالیجناب حضرت
مولانا **مطیع اللہ خاں صاحب** بہادر رئیس اعظم دام اقبالہ۔ احسن الخالقین
نے ذات بابرکات کو جس حسن خوبی کے ساتھ پیدا کیا ہے اس سے اخوبیاں عطا
کی ہیں۔ عالیجناب مولانا رئیس موصوف اعلے درجہ کے خلیق ہیں۔ خلق و ہمت میں انتخاب

اس کتاب کی باضابطہ رجسٹری ہو چکی ہے ختم بدون اجازت مصنف اسمیں سے ایک حرف بھی نقل نہیں ہو سکتا

حلم و مروت میں لاجواب۔ بڑے عابد مرتاض۔ سیر چشم۔ دریا دل۔ باذل۔
متواضع منکسر المزاج حسن سیرت متقی۔ دیندار اور بزرگ شخص ہیں۔ بڑے علما نواز نیز
فی زماننا ذات فیض آیات آپکی شاہجہاں پور میں بسا غنیمت ہے **فقیر** بھی رئیس موصوف
کو دل سے دعا دیتا ہے طہر اللہ قلبات فی قلوب الابرار و ذکی عملک فی
عمل الاخیار۔ فضائل پناہ کمالات دستگاہ سرتاج فضیلت آبروے
شریعت جامع علوم معقول و منقول حاوی فروع و اصول حضرت عالیجناب
افتخار الامراء والعلماء مولانا مولوی محمد الیاس خان صاحب بہادر رئیس اعظم
صدر اعلیٰ دام اقبالہ۔ جو جو خوبیاں اللہ تعالیٰ نے آپکی ذات بابرکات میں
عطا فرمائی ہیں ان میں سے اگر ایک شمہ لکھوں تو کیا امکان ہے حسن و خوبی کو جو
میزان فکر میں وزن کیا تو ایک کو ایک سے بڑھ کر پایا رئیس ممدوح بڑے نیکنام
اور نیکی پسند عدیم المثل ہیں۔ بڑے دریا دل اعلیٰ درجہ کے باذل اور فیاض۔
متقی متدین متحمل فہیم اور بزرگ شخص ہیں۔ نماز پنجگانہ اور تلاوت قرآن
کبھی قضا نہیں ہوتی۔ سخاوت رحمدل ہیں دروازہ سے کوئی سائل خالی نہیں جاتا
بڑے مسافر نواز ہیں۔ فی زماننا جناب کا دم بہت غنیمت ہے۔ اصل تو یہ ہے
کہ ایسوں ہی سے اسلام کو زیب و زینت ہے **فقیر** بھی مولانا رئیس موصوف کا
دل سے دعا گو ہے۔ یا الہی آپکو دارین میں خوش و خرم رکھ۔ آمین۔

عالیجناب حاتم روزگار آیہ رحمت پروردگار منشی مقصود علیخاں صاحب
بہادر رئیس اعظم صدر اعلیٰ دام اقبالہ آپکی خوبیاں حیطہ تقریر سے افزوں
اور حیز تحریر سے بیروں۔ آپ بڑے رئیس اعظم درویش سیرت ہیں۔ مزاج میں ازحد
انکساری ہے **حدیث** ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال ان
اللہ رفیق یحب الرفق فرمایا صلی اللہ علیہ وسلم نے اللہ نرمی کرنیوالا ہے

اس کتاب کی بلفظہ رجسٹری ہو چکی ہے درست بدون اجازت مصنف اصلی سے ایک حرف نہیں نکال سکتا

www.sirat-e-mustaqeem.com

دوست رکھتا ہے نرمی کو۔ اور آپ بڑے صاحب حیا ہیں **حدیث** فان الحیاء من الایمان - والایمان فی الجنۃ۔ عالی جناب بڑے صادق الوعدہ ہیں۔ دیندار ی میں منتخب ہیں۔ خلق و مروت بدرجہ اتم ہے مسکین پرور اور علما نواز ہیں۔ سچ تو یہ ہے کہ ایسوں ہی سے اسلام کی زینت ہے اسوقت آپکا دم بہت غنیمت ہے **فقیر** بھی رئیس موصوف کو دل سے دعا دیتا ہے طہر اللہ قلبک فی قلوب الابرار و زکی عملک فی عمل الاخیار۔ جامع صفات حمیدہ مجمع اوصاف پسندیدہ یگانہ روزگار وحید اراکین شہر و دیار فیاض زمان عالیجناب شیخ **عبد الرسول** صاحب اکسٹرا اسسٹنٹ کمشنر سابق حال پنشن یافتہ متوطن فریدآباد دام اقبالہ۔ انکی خوبیاں بیان نہیں ہو سکتی ہیں۔ اللہ تعالے نے انکو ایک خیر مجسم مخیر باخیر آدمی پیدا کیا ہے۔ آپ نیک کاروں کی امداد میں سب سے پہلے سبقت لیجاتے ہیں۔ آپ بڑے متقی نمازی پابند صوم و صلوۃ۔ مہمان نواز۔ شریف پرور عالم سے بڑی خاطر سے پیش آتے ہیں اور بہت عزت کرتے ہیں۔ **حدیث** قال النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم من اکرم عالما فقد اکرمنی ومن اکرمنی فقد اکرم اللہ ومن اکرم اللہ فماواہ الجنۃ۔ خلیق بھی اعلے درجہ کے ہیں۔ واحسن اخلاق آپکا بڑا وسیع ہے۔ عجیب بیمن و برکت طینت ہیں اصل تو یہ ہے کہ ایسوں ہی سے رونق اسلام ہے جنکا دم فریدآباد میں غنیمت ہے **فقیر** بھی تہ دل سے رئیس اکسٹرا اسسٹنٹ شیخ موصوف کا دعاگو ہے۔ یاالٰہی ہمارے معزز شیخ صاحب کو دو جہان میں سرخرو رکھ۔ اور حشر شیخ صاحب کا جناب رسولخدا صلی اللہ علیہ آلہ وسلم کے ساتھ کر۔ آمین۔

ہم اپنے معزز تحصیلدار صاحب کا حال اپنی کتاب میں ایک تقاپا یادداشت لکھتے ہیں اور نامہ اعمال حسنات سے پر کرتے ہیں۔ عالیجناب افضل الکرام اشرف العظام اعنی حضرت پیرجی **رفیع الدین** صاحب تحصیلدار دہلی رئیس ہانسی دام اقبالہ۔ اللہ تعالے نے انکو ہمہ صفت موصوف پیدا کیا ہے۔ دیندار بھی آپ اعلے درجہ کے ہیں نماز پنجگانہ

www.sirat-e-mustaqeem.com

تلاوت قرآن مع اوراد قضا نہیں ہوتی آپ منکسر المزاج ایسے ہیں کہ باوجود اس جاہ و حشم کے نخوت و غرور کا نام تک نہیں - بربنا و عمدہ اوصاف آپکا مصنف حقیقی کو پسندیدہ ہے جس مقام کو آپ نے چھوڑا رعایا وہاں کی چشم پر آب رہی - محب رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم ہیں ہر وقت درود زبان پر جاری ہے خلیق بھی ایسے ہیں کہ گویا خلق مجسم ہیں عقیل فہیم متین - سیر چشم - چاشنی چشیدہ بابرکت آدمی ہیں - خادم علما و فقرا ہیں حضرت مولانا قطب جمال ہانسوی رحمۃ اللہ آپ کے جد امجد ہیں - آپکی آنکھ میں حیا و شرم بہت ہے - تحصیلدار صاحب بزرگزادہ ہیں اور مخیر باخیر آدمی ہیں - علاوہ اسکے آپ زندہ دل ایسے ہیں کہ پژمردہ خاطر اور افسردہ طبیعت انسان انسے ملکر باغ باغ ہوجاتا ہے دہلی میں نشانگاہ آپکے دم سے جاری ہوئی ہے - بہرکیف آپ کا دم دہلی اور ہانسی میں غنیمت ہے اسلام کو ایسوں ہی سے رونق ہے - میرے محسن اور میرے مربی حضرت مولانا حافظ وکیل عزیز الدین صاحب دام اقبالہ کے یار غار ہیں - یا الٰہی میری تمنا ممدوح کو ہمیشہ خوش رکھ اور حشر آپکا محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ کر - آمین -

میں بڑے فخر کے ساتھ اپنے معزز رئیس جناب منشی عبد الحق صاحب موضع رتول ضلع میرٹھ کا حال لکھکر اپنا نامۂ اعمال حسنات سے پُر کرتا ہوں - عالیجناب صاحب خلق محمدی **منشی عبد الحق** صاحب خلف الرشید شیخ **عنایت علی** صاحب مرحوم جعل الجنۃ مثواہ ہمارے معزز منشی صاحب - بڑے نیکنام - نیک طینت - درویش سیرت بابرکت آدمی ہیں منشی صاحب موصوف بڑے سخنور سخندان سخن سنج - چاشنی چشیدہ - ایک کاردان تجربہ کار متقی بابرکت آدمی ہیں - ہمیشہ کتب نفیسہ و صحف لطیفہ و کتب تواریخ آپکے مطالعہ میں رہتی ہیں - الحمد اللہ منشی صاحب کی بذلہ سنجیاں ایک عالم پسند ہیں - آپکے محاورات نازک سے خوبے دلبراں خجل اور مضامین پاکیزہ سے مزاج لطیف طبعان منفعل - آپ علما کے بڑے قدر دان اور مخیر باخیر ہیں بہرکیف آپکا دم تعلقہ رتول میں مغتنمات سے ہے

اس کتاب کی بلقطہ رجسٹری ہو چکی ہے — تقیر — بدون اجازت مصنف اسمیں سے ایک حرف نقل نہیں ہوسکتا

www.sirat-e-mustaqeem.com

قصیر بھی منشی صاحب کو دل سے دعا دیتا ہے یا الٰہی منشی صاحب کو دین و دنیا میں معزز رکھنا آمین۔

میں بہت خوشی سے اپنی کتاب کا خاتمہ اس عالی ہمت پر کر کے مصروف مناجات بدرگاہ قاضی الحاجات ہوتا ہوں۔

مناجات مصنف دربارگاہ الٰہی

یا الٰہی میں نے اپنے نیک گمان کے بموجب ان حضرات کے نام نامی اور اسمائے گرامی تفسیر ابر کریم المعروف مناقب الاسمی امرائے باخیر میں تحت ذکر ابرار و اخیار لکھے ہیں ان حضرات کو دنیا میں خوش رکھ اور آخرت میں انکی حشر کر۔ اَللّٰھُمَّ احْشُرْھُمْ مَعَ النَّبِیِّیْنَ خُصُوْصًا مُحَمَّدٌ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَ آلِہٖ وَ اَصْحَابِہٖ وَ آلِ عَبَا وَ صَحَابَہ وَ تَابِعِیْنَ وَ تَبْعِ تَابِعِیْنَ وَ اَوْلِیَاءِ الْعِظَامِ وَ صَالِحِیْنَ۔ رِضْوَانُ اللّٰہِ عَلَیْھِمْ اَجْمَعِیْنَ اِلٰی یَوْمِ الدِّیْنِ بِرَحْمَتِکَ یَا اَرْحَمَ الرّٰحِمِیْنَ سُبْحَانَ رَبِّکَ رَبِّ الْعِزَّۃِ عَمَّا یَصِفُوْنَ وَ سَلَامٌ عَلَی الْمُرْسَلِیْنَ وَالْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ ٥

اعلان

تفسیر ہذا کی بموجب قانون بست و پنجم ۱۸۴۷ء کے رجسٹری لفظ بلفظ ہو چکی ہے بغیر اجازت راقم کوئی صاحب قصد

چھاپنے یا چھپوانے کتاب ہٰذا کا نہ کریں ورنہ نقصان پائینگے

جس صاحب کو کتاب منگوانی منظور ہو تو اس پتہ سے

طلب فرمائیں ـ دہلی کوچہ پنڈت برمکان مولوی محمد

امیر الدین احمد المشہور واعظ جامع مسجد دہلی ۲۰ ربیع الثانی

سنہ ۱۳۰۷ ہجری نبوی صلعم ـ جس کتاب پر میری مہر اور قلمی دستخط نہوں وہ مسروقہ ہے

العبد مولوی محمد امیر الدین احمد دہلوی

بدون اجازت مصنف کسی کو ایک حرف نقل کا حق نہیں